

خیز مرکہ صفحہ قرطاس پر ابھر آیا۔ جس کے نقوش انہت ہیں۔ ایک ایسی خونریز اور جان لیوا جدوجہد کہ جس کا ہر لمحہ بھیانک سے بھیانک ترین موت کا لمحہ ثابت ہوتا چلا گیا اور اس طرح یہ مرکہ عمران کی زندگی کے ناقابل فراموش مرکے کے روپ میں ڈھلتا چلا گیا۔ مجھے یقین ہے کہ اہتمائی دلچسپ، بے پناہ اور اہتمائی تیز رفتار ایکشن ناقابل برداشت اور اعصاب ٹھنکن سپنس کی حامل یہ کہانی جاسوسی ادب میں ایک ایسے لافانی شاہکار کی حیثیت اختیار کر لے گی جسے صدیوں فراموش نہ کیا جاسکے گا۔ حب سابق آپ کی آراء کا منتظر ہوں گا۔

اب اجازت دیجئے
والسلام
آپ کا مخلص
مظہر کلیم ایم اے

ہوٹل پارک وے کے خوبصورت اور دسیع سبزہ زار میں اس وقت رونقیں پور عروج پر تھیں ہر طرف رنگ برنگے ہہراتے ہوئے آنجل اور اہتمائی قیمتی کر دے اور جدید تراش کے بساوں میں ملبوس افراد نظر آ رہے تھے موسم گرمایش میں شام کے وقت سب سے زیادہ رونق ہوٹل پارک وے کے اس سبزہ زار میں ہی نظر آتی تھی۔ ہوٹل کا یہ دسیع اور خوبصورت سبزہ زار موسم گرمایش کی شام گزارنے کے لئے افسانوی حیثیت اختیار کر گیا تھا۔ شام ہوتے ہی دارالحکومت کا اعلیٰ طبقہ جنہے اس سبزہ زار کی طرف کھنچا چلا آتا تھا ہر طرف ستر نم قائم ہے اور خوبصورت اور دلکش آوازوں کے جلت رنگ سے بجھتے سنائی دے رہے تھے دسیع سبزہ زار میں موجود تقریباً تمام میزیں بھر چکی تھیں اس کے باوجود لوگ اندر چلے آ رہے تھے اور ان کے لئے طلاق چھوٹے باغ میں مخصوص نشستیں لگائی جا رہی تھیں۔ باور دی اور مستعد دیر میزیوں کے درمیان بھلی کی

"اس بے چارے کی اتنی جرات کہاں میں تو شریا کی شادی کی وجہ سے کہہ رہا تھا۔ قاہر ہے اب اماں بی کو نبھی میں اکیلی رہ جائیں گی اور یقیناً انہوں نے اصرار کرنا ہے کہ اب آپ ان کے ساتھ کو نبھی میں رہیں۔ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اکیلی کیوں رہ جائیں گی اور سنوا اماں بی کے سامنے ایسی بات منہ سے نہ نکالی بیٹھنا ورنہ تم تو کیا جھماری آئندہ آنے والی نسلیں اگر پیدا ہوئیں تو کبھی پیدا ہوں گی۔ ڈیڑی کی زندگی میں اماں بی کو اکیلی کہنے والا ان کے خیال کے مطابق ان کا سب سے بڑا دشمن ہو سکتا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدر کے پھرے پر بے اختیار شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"خدا نخواستہ میرا یہ مطلب نہ تھا عمران صاحب۔ میں تو شریا کے جانے کی وجہ سے کہہ رہا تھا۔ صدر نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔ "تمہیں کس نے کہا ہے کہ شریا چلی گئی ہے۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صدر کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھی بھی چونک پڑے۔

"اب اس میں کوئی شک رہ گیا ہے۔ صدر نھیک کہہ رہا ہے۔ تم خواہ نخواہ ہر بات میں ڈھنائی پر اتر آتے ہو۔ تصور نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اماں بی کچی گولیاں نہیں کھیلا کرتیں۔ وقار حیات ڈیڑی کے رشتہ داروں میں سے ہیں اور یہ رشتہ ڈیڑی کی خواہش پر ہوا ہے اور تم حاصل کر لیا ہے۔ عمران نے پریشان سے لجھے میں کہا۔

یہ تیز رفتاری سے گھومتے پھر رہے تھے اور اس وسیع سرہزار کے ایک کونے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس عمران سمیت موجود تھی۔ آج کی یہ خصوصی دعوت عمران کی طرف سے ہی تھی عمران کی بہن شریا کی شادی ایک ہفتہ قبل ہوئی تھی گو پوری سیکرٹ سروس نے شریا کی شادی میں بھرپور انداز میں شرکت کی تھی اور نہ صرف شادی میں شرکت کی تھی بلکہ عمران کے بہنوئی وقار حیات خان کی طرف سے دیئے گئے اہمیت پر تلفظ دلیے میں بھی ان سب نے عمران کے ساتھ شرکت کی تھی۔ لیکن اس کے باوجود آج سب نے عمران کو شریا کی شادی کی خوشی میں خصوصی دعوت کھلانے پر مجبور کر دیا تھا اور پوری سیکرٹ سروس نے عمران کو کچھ اس طرح گھیرا تھا کہ آخر کار عمران کو خصوصی دعوت پر رضا مند ہونا ہی پڑا اور پرستویر کی تجویز پر یہ دعوت ہوٹل پارک وے کے سرہزار میں کھائے جانے کا فیصلہ ہوا اور اس دعوت کے نتیجے میں وہ سببہاں موجود تھے۔

"اب تو آپ کو شاید فلیٹ چھوڑنا پڑے۔ صدر نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو کوئے ہوئے سفید براہ کرتے اور سفید ڈھنیلے پاجامے میں واقعی بے حد ویسہ لگ رہا تھا باقی ساتھی بھی گرمیوں کے لباس میں تھے اور ان سب کے پھرے سرت سے چمک رہے تھے۔

"ارے کیوں کیا سو پرفیاپس نے عدالت سے بے دخلی کا وارث حاصل کر لیا ہے۔ عمران نے پریشان سے لجھے میں کہا۔

”یہ وقار صاحب کیا بزنس کرتے ہیں۔۔۔۔۔“ عمران نے پوچھا۔
”کاروں کے سپریٹ بارنس کا بزنس کرتا ہے۔۔۔۔۔“ عمران نے جواب
دیا اور سب نے اثبات میں سر ملا دیا۔

”میرا تو خیال ہے کہ اس شرط کے بھی لازماً عمران صاحب کا ہی
ہاتھ ہو گا۔۔۔۔۔“ کیپشن ٹھکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاتھ نہیں دماغ کھو۔ درست واقعی بھی فلیٹ چھوڑنا پڑتا۔۔۔“ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

”ویسے اب ہمیں عمران صاحب کی دعوت ویسے میں شرکت کرنے
کی تیاری شروع کر دینی چاہئے۔ اب یقیناً اماں بی کسی بھی وقت عمران
صاحب کی گردن پکڑ کر انہیں دوہما بنا دیں گی۔ اب تک شاید وہ ثریا
کی وجہ سے خاموش تھیں لیکن اب ثریا کی شادی کے بعد وہ صورت حالی نہ
رہے گی۔۔۔۔۔ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم کسی بھی وقت کہہ رہے ہو۔ اماں بی تو ثریا کی شادی کے روز
ہی بھی دوہما بنانے پر مل گئی تھیں اور انہوں نے نادر شاہی حکم صادر
بھی کر دیا تھا لیکن پھر نجاتے میری کون سی نیکی اللہ تعالیٰ کو پسند آگئی کہ
بات مل گئی۔۔۔۔۔“ عمران نے منہ بنتے ہوئے کہا۔

”اچھا تو کیا انہوں نے کوئی رشتہ طے کر دیا تھا۔۔۔۔۔“ تصور نے
ٹھک کو پوچھا۔

اس میں کوئی خاص بات ہوگی۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”کیا مطلب کیا کوئی خاص شرط طے ہوئی ہے۔۔۔۔۔“ سب نے بے
اختیار چونک کر پوچھا۔

”ہاں اور وہ شرط یہ ہے کہ ثریا اور وقار ہمیں مون کے بعد مستقل
کوٹھی میں رہیں گے اس وقت تک جب تک اماں بی زندہ ہیں
تمہیں شاید تفصیل کا علم نہیں ہے۔۔۔ وقار کے والد اور والدہ دونوں
وفات پا جکے ہیں۔۔۔ وقار کے چار بڑے بھائی ہیں اور چاروں ہی والدین
کی زندگی میں ہی ایکریمیا میں سیٹل ہو جکے ہیں۔۔۔ انہوں نے شادیاں
بھی دیں کی ان کا توبے حد اصرار تھا کہ وقار بھی پاکیشیا چھوڑ کر ان
کے ساتھ مستقل طور پر ایکریمیا سیٹل ہو جائے لیکن وقار نے پاکیشیا
چھوڑنے سے انکار کر دیا وہ اپنی آبائی حوالی میں اکیلا ملازموں کے ساتھ
رہتا ہے اس لئے اس کے لئے اس آبائی حوالی میں رہنا یا کوٹھی میں
رہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ اس وقت تو ان کی آبائی حوالی میں بے
پناہ رونق ہے کیونکہ وقار کے چاروں بھائی اپنے پھوٹ سمیت شادی پر
آئے ہوئے ہیں اور دوسرے رشتہ دار بھی موجود ہیں لیکن بہر حال
انہوں نے واپس جانا ہے اور حوالی دار الحکومت سے دور قبے میں ہے
اس لئے وہاں قبے میں مستقل رہنے کی بجائے ہمہان کوٹھی میں رہنا
وقار کے لئے کوئی مسئلہ نہ بننے گا ویسے بھی اس کا بزنس دار الحکومت میں

ان کے خیال کے مطابق تو میرے لئے رشتہوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ لیکن انہیں تپہ تھا کہ میں نے ہر رشتے میں کوئی ش کوئی ایسی بات ڈھونڈنا لگائی ہے کہ انہیں مجبور اُر شتہ چھوڑنا پڑ جائے گا اس لئے انہوں نے رشتہ بھی میری مرضی پر ڈال دیا کہ بس میں اشارہ کر دوں۔ لیکن ساتھ ہی یہ حکم بھی تھا کہ اشارے میں در نہیں، ہوتی چاہئے لیکن میں نے اماں بی کے کان میں ایک ایسی بات ڈال دی کی اماں بی میری شادی کی بات ہی سرے سے بھول گئیں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب کیا بات آپ نے کر دی“۔ صدر اور دوسرے ساتھیوں نے حیران ہو کر کہا۔

”میں نے اماں بی کو بتا دیا کہ ڈیڈی میری شادی کے انتظار میں ہیں کہ جسے ہی میری شادی ہو وہ دوسری شادی کر لیں کیونکہ اگر میری شادی سے پہلے انہوں نے شادی کی تو لوگ کیا کہیں گے کہ بیٹھے کی شادی نہیں کی اور باپ نے پہلے شادی کر لی۔ بس پھر کیا تھا اماں بی کو ایسا خصہ آیا کہ انہوں نے فوراً ہی ش صرف اپنانا در شاہی حکم واپس لے لیا بلکہ ساتھ ہی یہ اعلان بھی کر دیا کہ میں دیکھتی ہوں کہ کون کرتا ہے تمہاری شادی۔ ڈیڈی اس روز مرد اسے میں تھے اس لئے نج گئے ورنہ ایسا زور دار رن پڑتا کہ الامان والحفیظ۔“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سارے ساتھی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

”کیا ضرورت تھی باپ پر الزام لگانے کی۔ کر لیتے شادی۔ وہاں

تمہارے خاندان کی ساری لڑکیاں موجود تھیں ایک سے ایک بڑھ کر حسین تھی۔ جو لیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ اب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ اب پہلی بار اس نے بات کی تھی۔

”اچھا..... کمال ہے۔ میں تو ایک ایک کو بڑے غور سے دیکھتا رہا لیکن حسن کا جو معیار میرے ذمیں میں ہے اس پر تو کوئی بھی پوری ش کوئی تھی ہاں اللہ تھا ایک لا کی تھی۔ وہ واقعی حسین تھی لیکن اب میں کیا کروں وہ تو سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتی تھی۔“۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو جو لیا بے اختیار چونک پڑی۔

”کون کس کی بات کر رہے ہو۔“ جو لیا نے بے اختیار ہو کر پوچھا۔ اس کے چہرے کارنگ یلکھت بدل گیا تھا۔

”وہی جس کے متعلق سارے خاندان والے پوچھ رہے تھے کہ یہ کون ہے اور اماں بی سب کو فخر سے بتا رہی تھیں کہ یہ ان کی بیٹی شریا کی سہیلی ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جو لیا کارنگ یلکھت گلنار سا ہو گیا وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران اس کی بات کر رہا ہے۔ کیونکہ عمران نے شریا کو پہلے ہی جو لیا کے متعلق بrif کر دیا تھا اور شریا نے اماں بی سے جو لیا کا تعارف اپنی خاص سہیلی کے طور پر کر دیا تھا کیونکہ عمران جانتا تھا کہ جو لیا کے متعلق وہاں لازماً پوچھ چکھ ہو گی اور اگر اس کا تعارف اس طرح ش کرایا گیا تو مسئلہ شیرخا ہو جائے گا۔

”صاحب آپ کا فون ہے۔“ اچانک ایک باور دی ویڑنے عمران کے قریب آتے ہوئے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے ہاتھ

میں کارڈ لیں فون پیس تھا۔

”میرا..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”جی ہاں۔ عمران صاحب آپ ہی ہیں ناں ”..... ویڑ نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اس کے ہاتھ سے فون لے لیا۔ قاہر ہے ویڑ سے جانتا تھا۔ ویڑ مسکراتا ہوا اپس چلا گیا۔

”ہیلو علی عمران بول رہا ہوں ”..... عمران کے لمحے میں سنجیدگی تھی کیونکہ اس دعوت کا عالم تو بلیک زیر د کو بھی نہ تھا۔ پھر ہبھاں کس نے اسے فون کیا تھا۔

”ٹائیگر بول رہا ہوں باس ”..... دوسری طرف سے ٹائیگر کی مُودبائی آواز سنائی دی اور ٹائیگر کی آواز سن کر نہ صرف عمران بلکہ عمران کے سارے ساتھی بھی چونک پڑے تھے۔

”کیا بات ہے۔ کیے فون کیا ہے۔“ عمران نے قدرے ناخوٹکوار سے لمحے میں کہا اسے شاید ٹائیگر کا ہبھاں فون کرنا ناگوار گزرا تھا۔

”باس آپ کو صرف یہ اطلاع دینی تھی کہ آپ جس میزر موجود ہیں اس کے نیچے یا آپ کے ارد گر دریموت کنٹرول بنن بہم موجود ہے۔“ گوئیں نے اس کا ریموت کنٹرول لپٹے قبضے میں لے لیا ہے لیکن اس کے باوجود میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ کوئی اور چکر نہ چلا دیا جائے۔

آپ اس بہم کو ناکارہ کر دیں۔ دعوت کے بعد آپ کو تفصیلات بتا دوں گا۔ دوسری طرف سے ٹائیگر کی مُودبائی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران ٹائیگر کی بات سن کر بے اختیار کر سی

سے انھ کھرا ہوا جونکہ فون میں لاڈر موجود تھا تاکہ خور کے باوجود آواز صاف سنائی دے اس لئے سارے ساتھیوں تک ٹائیگر کی آواز پہنچ رہی تھی اور وہ سب بے اختیار اپنی ایسی کر سیوں سے انھ کر کھرے ہو گئے تھے اور دوسرے لمحے صدر اور لیپٹن شکیل نے بھلی کی سی تیزی سے درمیان میں موجود میز کو برتوں سمیت انھا کر ایک طرف رکھا تو واقعی ایک پائے کے قریب گھاس میں سیاہ رنگ کا ایک چھوٹا سا بٹن موجود تھا۔ عمران نے بھلی کی سی تیزی سے وہ بٹن انھا یا اس کے ہونٹ بھینچ ہوئے تھے۔ اس نے اس بٹن کے چھوٹے حصے پر اپنی انگلی رکھی اور اسے تیزی سے شخص انداز میں جھٹکا دے کر دائیں بائیں گھما دیا اور اس چھوٹے سے بٹن کے اوپر والے حصے میں موجود سفید رنگ کا چمکتا ہوا چھوٹا سا دائرہ یا لفٹ غائب ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور اس بٹن کو عنور سے دیکھنے کے بعد اسے جیب میں رکولیا۔

”یہ واقعی ریموت کنٹرول بہم تھا۔ اور اہتمامی طاقتور اگر یہ پھٹ جاتا تو ہم میں سے ایک بھی زندہ نہ بچتا۔“ عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”یہ سی یہ سہبھاں کیسے آگیا۔ کسی نے رکھا ہو گا اسے۔ اور پھر ٹائیگر نے اسے کیسے چیک کر لیا۔“ سب نے بے اختیار ہو کر کہا۔ ان سب کے چہرے سستے ہوئے تھے۔

”کسی طرح اسے علم ہو گیا ہو گا۔ بہر حال بال بال بچ ہیں۔ یعنی اب کوئی فکر والی بات نہیں اور ٹائیگر نے بھی اسی لئے زیادہ تفصیل ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران ٹائیگر کی بات سن کر بے اختیار کر سی

نہیں بتائی کہ رنگ میں بھنگ نہ پڑے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں عمران صاحب۔ یہ اہتمامی خوفناک واقعہ ہے۔ ہمیں فوراً یہ جگہ چھوڑ دینی چاہئے۔ ٹائیگر کا خدشہ بھی درست ہے۔ جس نے بھی یہ کام کیا ہے۔ وہ لازماً اکیلانہ ہو گا۔ صدر نے تیز لمحے میں کہا۔

”بہاں کی بنگ چیک کی گئی ہو گی لیکن بنگ تو تسور کی طرف سے تھی۔ میرے نام سے نہ تھی جب کہ ٹائیگر کے مطابق یہ حملہ بھپ پر کیا گیا تھا۔ عمران نے الجھے ہوئے لمحے میں کہا۔

”اصل صورت حال تو ٹائیگر سے ہی معلوم ہو گی۔ اگر آپ بہتر سمجھیں تو اسے کال کر کے پوری تفصیل پوچھ لیں۔ ہمارے ذہنوں میں تو کھلسلی مچی ہوتی ہے۔ صدر نے کہا۔

”تم سب سے پہلے بہاں سے انہوا اور ہال کے اندر چلو بہاں کسی بھی لمحے کوئی خطرناک واقعہ پیش آسکتا ہے۔ جو لیانے تیز لمحے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جو کچھ پیش آنا تھا وہ آچکا اب اطمینان سے بیٹھ کر دعوت الا او۔

بعد میں دیکھ لیں گے۔ عمران نے سارے ساتھیوں کے پریشان چہرے دیکھتے ہوئے کہا۔

”بس، ہو گئی دعوت اب انہوں بہاں سے۔ جو لیانے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا، اچانک عمران نے چیخ کر سب کو نیچے جھکنے کے لئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی گھاس پر غوطہ لگا

دیا۔ دوسرے لمحے مشین گن کی تیز فائرنگ کے ساتھ ساتھ انسانی چیزوں سے ماحول گونج اٹھا۔ فائرنگ چند لمحوں تک ہوتی رہی پھر یہ لفت خاموشی طاری ہو گئی۔ دوسرے لمحے عمران نے یہ لفت جب پکایا اور وہ سبزہ زار کی سائیڈ بار چھلانگتا ہوا سڑک پر آیا اور بھلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا سائیڈ کی گلی میں گھستا چلا گیا۔ یہ گلی آگے جا کر بند ہو جاتی تھی اور عمران دوڑتے دوڑتے یہ لفت رکا اور دوسرے لمحے اس نے اچھل کر ایک طرف پڑے ہوئے کوڑے کے ڈرم کے بیچے چھلانگ لگادی اور اس کے ساتھ ہی گلی ایک بار پھر ریٹ ریٹ کی مخصوص آوازوں سے گونج اٹھی اور گویوں کی بوچھاڑی اس کوڑے کے ڈرم سے آنکھیں جس کے بیچے عمران ایک لمحہ پہلے اوث لے چکا تھا اور اس کے ساتھ ہی عمران کے حلق سے کر بنا کچھ نکلی اور وہ ایک دھماکہ سے نیچے گرا ہی تھا کہ یہ لفت مشین گن کی فائرنگ کی آوازیں ختم ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں ڈرم کی طرف آتی سنائی دیں ڈرم کے بیچے دین پر پڑا عمران کا جسم تیزی سے سمنا اور اس کے ساتھ ہی وہ ڈرم کی دوسری طرف کو کھسک گیا اسی لمحے ایک پستہ قامت غیر ملکی کو اس نے ڈرم کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا جس طرف وہ پہلے گرا تھا اس غیر ملکی کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور وہ تیزی سے آگے بڑھا چلا جا آرہا تھا۔

”حااو۔ عمران نے یہ لفت اس کے بیچے دبے پاؤں بڑھتے ہوئے کہا اور غیر ملکی ”حااو“ کی آواز سنتے ہی اچھل کر مڑا ہی تھا کہ عمران کا بازو

گھوما اور دوسرے لمحے پستہ قامت غیر ملکی بری طرح جیحتا ہوا اچھل کر ڈرم کے پیچے بختہ دیوار سے جانکرا یا۔ مشین گن اس کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گری تھی۔ اس غیر ملکی نے نیچے گرتے ہی تیزی سے انٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے لات بڑھا کر اس کی گردان پر رکھی اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے پیر کو گھما دیا غیر ملکی کا تیزی سے سمنتا ہوا جسم یونکت ایک جھنکے سے سیدھا ہوا اور اس کے ہاتھ سے خرخراہست کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے پیر کو واپس موزا۔

”کون ہو تم سب لوگوں ہو۔ کیوں مجھ پر حمدہ کیا ہے تم نے بولو؟“
عمران نے عزاتی ہوئے کہا۔

”ہاسہات۔ ہاسہات فیلڈ ہاس۔ ہاس۔ اس غیر ملکی نے سر کو ادھر ادھر پٹختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے یونکت ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے فضائی اچھال دیا ہو یہ احساس صرف ایک لمحے کے ہزاروں حصے تک رہا پھر آخری احساس جو اس کے ذہن میں ثابت ہوا وہ اس کے لپنے جسم کے ہزاروں نکزوں میں بکھر جانے کا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریک چادر تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔“

و سیع و عریفیں کرے کے ایک کونے میں ایک بڑی سی دفتری میز موجود تھی جس کے پیچے ریوالونگ کرسی پر ایک گنچے سر اور بھاری جسم والا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سر درمیان سے انڈے کی طرح صاف تھا جبکہ سائیڈوں میں سفید رنگ کے بالوں کی جھال رہی تھی، ہوتی تھی اس کی آنکھوں پر سیاہ فریم کی نظر کے شیشیوں والی عینک تھی پھرہ بڑا تھا لیکن نہوڑی کے نیچے کا گوشہ تھوڑا سا لٹکا ہوا تھا جس کی وجہ سے اس کی نہوڑی ڈبل لگتی تھی اس کے جسم پر گہرے سیاہی مائل براؤن رنگ کا سوت تھا۔ سامنے میز پر پانچ مختلف رنگوں کے فون پڑے ہوئے تھے اس میز اور اس کے پیچے کرسی کے علاوہ باقی سارا کمرے ہر قسم کے فریپر سے خالی تھا۔ کرسی پر بیٹھا ہوا آدمی ایک کاغذ پر تیزی سے کچھ لکھنے میں معروف تھا کہ اچانک سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی کرخت آواز میں زنج اٹھی۔ گنچے سر والے نے گھنٹی کی آواز سننے کے باوجود شہی قلم

گیا سچانچہ ایک دیڑ کے ذریعے تھی۔ ایکس کو وہاں پہنچایا گیا۔ ادمر تحری تحری ایون کی ڈیوٹی نگائی گئی کہ وہ اس سبزہ زار کے ساتھ مڑک پر موجود رہے گا اگر فی ایکس کسی طرح کام نہیں کرتا تو تحری تحری ایون اس پر ڈائریکٹ فائز کھول دے گا۔ ایکس تحری تحری تحری شین نے آپریٹ کرنا تھا۔ وہ ہوٹل کی دوسری منزل پر کمرے میں موجود تھا لیکن پھر اچانک معلوم ہوا کہ تحری تحری تحری شین کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور عمران نے گھاس میں موجود تھی۔ ایکس کو بھی آف کر دیا تو تحری تحری ایون کو ڈائریکٹ فائز نگ کا حکم دیا گیا۔ تحری تحری ایون نے مشین گن کا فائز کھول دیا اور پھر واپس چلا گیا لیکن پھر عمران کو اس کے بیچے جاتے ہوئے دیکھا گیا۔ عمران نے تحری تحری ایون پر قابو پایا اور اس کی زبان کھلانے لگا تو مجبوراً اسے فائز کر دیا گیا ہے۔ پی۔ ون نے مزید تفصیل سے روپورث دیتے ہوئے کہا۔

”سنوبی ون۔ تمام پرو جیکٹس پر جملہ درآمد کے ساتھ ساتھ عمران پر مسلسل تخلیے جاری رکھو۔ اسے ہر قیمت پر ہلاک ہونا چاہئے۔ ہر قیمت پر۔ اس کے لئے چاہے تمہارے دونوں سیکھنڈ کا ایک ایک آدمی کیوں نہ ہلاک ہو جائے۔ میں عمران کی موت چاہتا ہوں۔ ہر حالت اور ہر قیمت پر۔ گرانڈ ماسٹر نے فیصلہ کرنے لجئے میں کہا۔

”تو پھر جزل آرڈر کر دیں تاکہ ہم آزادی سے کام کر سکیں۔ پی دن نے کہا۔

”اوے کے عمران کی حد تک جزل آرڈر تم تک پہنچ جائے گا۔ تمہیں

روکا اور نہ کاغذ پر سے نظریں ہٹائیں۔ وہ مسلسل تیزی سے لکھتا چلا جا رہا تھا گھنٹی مسلسل نج رہی تھی اور جب گنجے سروالے نے کاغذ پر آخری لائن لکھ کر اس کے نیچے دستخط کئے، تب اس نے اطمینان بھرے انداز میں قلم کا غذ پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسور انٹھا لیا۔

”یہس گرانڈ ماسٹر سپیکنگ۔ گنجے کے لجئے میں کر جھگی اور تینی تھی جیسے اس نے بات کرنے کی بجائے فون کرنے والے کے ہمراہ پر زور دار تھہڑا مار دیا ہو۔

”پی ون بول رہا ہوں۔ دوسری طرف سے ایک موڈ بانہ آواز سنائی دی۔

”ہاں کیا روپورث ہے۔ گرانڈ ماسٹر نے منہ بناتے ہوئے اسی طرح کرخت اور لجئے میں کہا۔

”علی عمران پر قاتلانہ حملہ ناکام رہا ہے تحری تحری ایون فائز ہو چکا ہے۔ اسی طرح تحری تحری شین کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ پرو جیکٹ زیر وزیر اور پرو جیکٹ فور شین کا میاں ب رہے ہیں۔ اب پرو جیکٹ ڈبل ون اور پرو جیکٹ نائن پر کام ہو رہا تھا۔ دوسری طرف سے موڈ بانہ لجئے میں جواب دیا گیا۔

”علی عمران پر حملہ کیسے ناکام رہا۔ تفصیل بتاؤ۔ گنجے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”علی عمران پر نو فولڈ حملے کی پلاتٹگ کی گئی تھی۔ علی عمران کو جب چیک کیا گیا تو وہ ایک مقامی ہوٹل کے سبزہ زار میں پیٹھا ہوا پایا

چاہے پورے دارالحکومت کو کیوں نہ تباہ کرنا پڑے۔ ہٹ فیلڈ ہر قیمت پر عمران کو قبر میں دیکھنا چاہتی ہے۔ گرانڈ ماسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسپور کھا اور پھر سفید رنگ کا فون انھا کر اس نے اس کے نیچے لگا، واکیک بٹن دبادیا۔

”لیں سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے موڈبانہ آواز سنائی دی۔

”پی۔۔۔۔۔ وون کو جنل آرڈر بھجواد کہ وہ پاکیشیا کے علی عمران کو ہلاک کرنے کے لئے جو حرب چاہے استعمال کر سکتا ہے لیکن ساتھ ہی یہ نوت بھی دے دینا کہ ناکامی کی روورث اس کی اور اس کے پورے سیکشن کی موت سمجھی جائے گی۔..... گرانڈ ماسٹر نے تیز لمحے میں کہا۔

”لیں سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور لجے نے رسپور کھا اور دراز سے ایک اور کاغذ نکال کر اس نے قلم انھایا اور ایک بار پھر کاغذ پر لکھنے میں مصروف ہو گیا۔ یہ سالم کاغذ لکھ کر اس نے قلم بند کر کے جیب میں ڈالا اور پھر دونوں کاغذ انھا کر دہ کری سے انھا اور میز کے نیچے سے نکل کر اس خالی کرے کے درمیان میں آ کر اس نے ایک جگہ زور سے پیرمارا تو فرش کا ایک کافی بڑا حصہ سرر کی آواز سے ایک سائیڈ پر ہٹ گیا اور اس کے اندر سے ایک مستطیل مشین ابھر کر باہر آگئی اس نے مشین کے چند بٹن آن کئے تو مشین میں زندگی کی ہر سی دوڑ گئی بے شمار رنگ برسنے بلب تیزی سے جلنے لگئے۔ گرانڈ ماسٹر نے دونوں کاغذوں کو اس مشین کے ایک خانے میں ڈال کر خانہ بند کیا اور مشین کو دوبارہ آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کی بٹن دبانے کے بعد وہ

چند لمحے خاموش کھرا مشین کے مختلف ڈائلوں کو دیکھتا رہا پھر اس نے مشین کا مین بٹن آف کر دیا مشین خاموش ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے واپس فرش میں غائب ہونے لگ گئی۔ جب مشین فرش کے اندر چلی گئی تو سرر کی آواز کے ساتھ فرش دوبارہ براہر ہو گیا۔ گرانڈ ماسٹر نے ایک طویل سانس لیا اور تیزی سے واپس مژکر ایک بار پھر میز کے نیچے کری پڑا کہ بیٹھ گیا اب اس کی نظریں نیلے رنگ کے فون پر جھی ہولی تھیں پھر تقریباً دس منٹ کے انتظار کے بعد نیلے رنگ کے فون کی گھنٹی مخصوص آواز میں نجاح اٹھی۔ گرانڈ ماسٹر نے جھپٹ کر رسپور انھا یا۔

”گرانڈ ماسٹر۔۔۔۔۔ اس بار گرانڈ ماسٹر کا ہجہ موڈبانہ تھا۔ ہٹ فیلڈ ہیڈ کوارٹر۔۔۔۔۔ ایک مشینی آواز سنائی دی جیسے کوئی روٹ کھڑ کھراتے ہوئے لمحے میں بول رہا ہو۔۔۔۔۔ گرانڈ ماسٹر بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ گرانڈ ماسٹر نے دوبارہ کہا۔ یہ کیوں کال کیا ہے۔ کیا ایمر جنسی ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے وہی مشینی آواز سنائی دی۔

”پی۔۔۔۔۔ نے پاکیشیا میں کام شروع کر دیا ہے۔ جلد ہی مشن مکمل ہو جائے گا اور اہتمامی بھاری رقم موصول ہو جائے گی۔۔۔۔۔ گرانڈ ماسٹر نے موڈبانہ لمحے میں کہا۔

”ہیڈ کوارٹر کو رقم سے زیادہ اس بات سے دلچسپی ہے کہ وہ اوپن نہ ہو اور اس شرط پر تمہیں اس مشن کی اجازت دی گئی تھی۔ اس بات کا

ہر حالت میں خیال رکھا جائے۔ ” دوسری طرف سے کہا گا۔
” یہ سرپی۔ وہ کواس کی خاص ہدایات دے دی گئی ہیں۔ ”
گرانڈ ماسٹر نے کہا تو دوسری طرف ڈسکنٹ کی آواز کے ساتھ ہی رابطہ
ختم ہو گیا اور گرانڈ ماسٹر نے رسیور رکھا اور اطمینان کا ایک طویل
سانس لے کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دردرازے کی طرف
بڑھ گیا۔

عمران کی آنکھوں کھلی تو وہ ہسپیال میں موجود تھا اس کے ساتھ ڈاکٹر
صدیقی کھدا تھا۔ عمران کے جسم پر کسل پڑا ہوا تھا۔ آنکھوں کھلنے ہی
عمران کو درد کی تیزی ہر سی پورے جسم میں دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔
ڈاکٹر صدیقی ایک انجکشن تیار کرنے میں مصروف تھا۔

مہلتے زمانے میں کن سوئیاں ٹھہر ہو اکرتی تھیں اب ان کی جگہ
انجکشن کی سوئیوں نے لے لی ہے۔ کن سوئیوں کو بھی برا کھا جاتا تھا
اور انجکشن کی سوئیاں بھی تکلیف ہمچلتی ہیں۔ عمران نے آہستہ
سے کہا تو ڈاکٹر صدیقی بے اختیار چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔
اس کے ہمراہ پریلکٹ مرت کے بے پناہ تاثرات ندوار ہوئے۔

” اوہ خدا کا شکر ہے۔ آپ کو ہوش آگیا ہے۔ ڈاکٹر صدیقی نے
مرت بھرے لجے میں کہا۔

” ہوش تو توب آتا جب تمہاری جگہ یہاں کوئی خوبصورت سی ہمدرد

چہرے والی نر کھوئی ہوتی۔ چہار اچھہ دیکھ کر تو مجھے یوں لگتا ہے جیسے تم آپریشن داتوں سے کرتے ہو۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

بہت خوب عمران صاحب آپ کا یہ فقرہ سن کر یقین کجھے میرے دل کو بے پناہ سکون ملا ہے۔ اس فقرے کا مطلب ہے کہ آپ کا ذہن نہ صرف بیدار ہو چکا ہے بلکہ پوری طرح کام بھی کر رہا ہے۔ ورنہ بورڈ نے آپ کے ذمی خلیات میں گڑ بڑ پیدا ہو جانے کے یقینی خطرے کی نشاندہی کر دی تھی اور اس بات نے مجھے بے حد پریشان کر دیا تھا۔ ڈاکٹر صدیقی نے یہ لفظ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کے بازو میں آہستہ سے انہجکش کی سوئی اتاری اور محلول کو انہجک کرنے لگا۔

”بورڈ نے کیا مطلب“..... عمران نے بھی اس بار سنجیدہ اور قدرے فکر مند لمحے میں پوچھا۔

”عمران صاحب آپ کو ایک ہفتے بعد ہوش آیا ہے۔ آپ کی اس بے ہوشی کو چیک کرنے کے لئے سلطان نے فوری طور پر غیر ملکی ڈاکٹر طلب کئے تھے اور مقامی اور ان غیر ملکی ڈاکٹرز کے بورڈ نے آپ کو تین بار چیک کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس بے ہوشی کے دوران آپ پر دوبار مزید قائمکارہ مملکہ بھی ہو چکا ہے۔..... ڈاکٹر صدیقی نے اہتمانی سنجیدہ لمحے میں جواب دیا اور پھر سوئی واپس کھینچ لی۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”ایک ہفتہ یعنی سات دن۔ وہری بیٹھا۔..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”تجھی ہاں سات دن۔ آپ کو جب پہلی بار بھائی لایا گیا تو آپ کے جسم پر انسانی خون اور گوشت کے لو تھرے سے چمٹنے ہوئے تھے اور اس کے ساتھ ہی آپ کے جسم پر ایسے زخم تھے جیسے لوہے کے باریک چھرے مارے گئے ہوں۔ آپ کے سر کے عقبی حصے میں گہرا زخم تھا اور اس زخم نے دراصل ہمیں پریشان کر دیا تھا۔ زخم زیادہ گہرا نہ تھا لیکن اس کے باوجود جب ہماری کوششوں سے آپ کو دور روز تک ہوش نہ آیا تو ہم شدید پریشانی کا شکار ہو گئے۔ اور ابھی ہم سوچ رہے تھے کہ اس بارے میں کیا کیا جائے کہ آپ پر قائمکارہ مملکہ ہو گیا۔ ایک غیر ملکی ڈاکٹر کے روپ میں میرے دفتر میں آیا۔ اس نے اپنا تعارف کرایا۔ میں بعد خوش ہوا کہ چلو قدرت نے خود ہی ایک میخانجھ دیا ہے۔ میں نے اس سے آپکا ذکر کیا۔ وہ فوراً آپ کو دیکھنے کے لئے تیار ہو گیا۔ چنانچہ میں اسے ساتھ لے کر آپ کے کمرے میں آیا تو اس غیر ملکی ڈاکٹر نے اہتمانی اطمینان سے جیب سے ریو الورٹکالا اور پھر اس سے جھٹے کہ ہم کچھ سمجھتے اس نے آپ کے جسم میں اکٹھی چار گولیاں اتار دیں۔ میرے ساتھ دوسرے ڈاکٹر بھی تھے اسے پکڑ دیا گیا لیکن وہ مطمئن تھا جیسے اس نے کوئی برا مشن مکمل کر دیا ہو۔ ہم نے اسے باندھ کر ایک کمرے میں ڈالا اور فوراً آپ کو آپریشن تھیز میں لے گئے۔ بس سمجھہ ہو گیا تھا کہ آپ کا دل نجھ گیا تھا۔ چاروں گولیاں اس نے آپ کے دل میں

اتارنے کی کوشش کی تھی، لیکن آپ کے دل کی دھڑکن کو چیک کرنے کے لئے میں نے سر جینا پلیٹ آپ کے سینے پر باندھی ہوئی تھی اس لئے آپ کا دل نجع گیا۔ گولیوں کو آپریشن کر کے نکال دیا گیا ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس خوفناک قاتلائد حملے سے بال بال نجع گئے۔ پھر آپ کو ریڈ روم میں بہنچا دیا گیا۔ آپریشن کے بعد جب اس غیر ملکی ڈاکٹر کو چیک کیا گیا تو اس کا پورا جسم کمرے میں اس طرح پھیلا ہوا تھا جیسے اس کے جسم کے اندر کوئی بہم بلاست کیا گیا ہو۔ اس غیر ملکی کی لاش سینکڑوں نہیں بلکہ لاکھوں کروڑوں ٹکڑوں میں تقسیم ہو چکی۔ اس کے بعد سر سلطان نے فوری طور پر خود ایکریمیا سے دو ڈاکٹر میرے مشورے پر بلوائے اور دو ڈاکٹر مقای تھے۔ اس طرح بورڈ بن گیا۔ پانچواں صدر میں تھا۔ آپ کی ساری رپورٹیں چیک کی گئیں۔ سب کچھ دیکھا گیا۔ بہر حال بورڈ نے یہ رائے ضروری تھی کہ اگر آپ ہوش میں آگئے تو بھی آپ کے ذہن کے خلیات شاید پوری طرح حرکت نہ کر سکیں۔ قاتلائد حملے کے بعد میں نے ذاتی طور پر آپ کی خبر گیری شروع کر دی۔ آج مجھے تیسرا روز ہے، آج آپ کو ہوش آیا ہے ڈاکٹر صدیقی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر ڈاکٹر صدیقی کے لئے بے اختیار تشكرا نہ تاثرات ابرا آئے۔

موت زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ڈاکٹر صدیقی لیکن جس محبت سے تم نے میری تیمارداری اور علاج کیا ہے۔ میں اس کے لئے تمہارا بھر مشکور ہوں اور اب مجھے تمہارا بھرہ نیک دل پری جسما

خوبصورت اور دلکش نظر آنے لگا ہے۔ عمران نے کہا اور ڈاکٹر صدیقی ایک یار پھر اس پردا۔

”اب آپ آرام کریں مجھے سر سلطان کو آپ کے ہوش میں آنے کی اطلاع دیں ہے۔ میں تو تین دن اور تین راتوں سے جاگ رہا ہوں۔ وہ شاید پورے ایک ہفتے سے جاگ رہے ہیں۔ ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

”پلیز ڈاکٹر صدیقی ایک منٹ۔ عمران نے اسے روکتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر صدیقی تیزی سے مڑ آئے۔

”فی الحال آپ کسی کو اطلاع نہیں دیں گے۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ میری پوزیشن اس وقت کیا ہے۔ کیا میں چل پھر سکتا ہوں۔ کام کر سکتا ہوں یا نہیں۔ عمران نے اس بار خاصے تکلف بھرے لیکن اہتمامی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”مجی ہاں آپ کے ذخیرہ مندل ہو چکے ہیں۔ سر کا ذخیرہ بھی اور جسم کے ذخیرہ بھی۔ ہم نے اس کے لئے خصوصی ادویات منگوائی تھیں۔ لیکن اس کے باوجود آپ ابھی تیزی سے حرکت نہ کر سکیں گے اور بہتر یہی ہے کہ آپ ایک ہفتہ آرام کریں۔ ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ مجھے فون لادیں اس کے بعد میں فیصلہ کروں گا کہ مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔ عمران نے سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”بہتر ہے۔ ابھی لادیتا ہوں۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور ایک

ہوئے جو بعد میں ہسپتال جا کر ختم ہو گئے۔ اس کے علاوہ دارالحکومت کے میں بازار میں اندھا دھنڈ فائرنگ کر کے تباہی پھیلائی گئی۔ دارالحکومت کے سب سے بڑے دکٹری پل کو بم سے اڑا دیا گیا۔ تاجک ذیم کو تباہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ وزیر داخلہ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا جو کامیاب رہا اور وزیر داخلہ موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ پھر قومی اسمبلی کی بلڈنگ کو ڈاتا میٹ بھوں سے اڑانے کی کوشش کی گئی اور یہ ڈاتا میٹ اس وقت بلاست ہوئے جب اجلاس جاری تھا لیکن چونکہ ہالِ مکمل طور پر بم پروف تھا۔ اس نے وہ نجیگیا البتہ کیفے نیڑا اور دوسرے لمحہ ہالِ مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔ شوگران کے سفارت خانے کو بم سے اڑانے کی ناکام کوشش کی گئی۔ دفعہ واقعہ سے مختلف بازاروں میں بھی بے تحاشا اور اندھا دھنڈ فائرنگ کی گئی۔ غرضیکہ مسلسل اور بے شمار ایسی تجزیبی کارروائیاں کی گئیں کہ پورا دارالحکومت بوکھلا اٹھا۔ سیکرٹ سروس نے دن رات محنت کر کے آخر کار مجرموں کا ہیڈ کوارٹر میں کر لیا اور پھر ہاں سے ان کا سراغنہ پکڑا گیا جس کا نام، ہیری تھا جو نکہ اب تک جتنے بھی مجرم پکڑے گئے تھے وہ دوران قاتلانہ حملہ بھی ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس بار کوئی خاص تنظیم سامنے آئی ہے۔ کیا صرف میں ہی ان کا نشانہ تھا یا کچھ اور جیک کیا گیا لیکن اس کے جسم میں بم موجود نہ تھا۔ اس ہیڈ کوارٹر کے نیچے تھہ خانے میں جدید ترین مشیزی بھی جیک کی گئی۔ وہ سراغنہ اس مشیزی کی مدد سے ساری کارروائیوں کو نہ صرف کنٹرول کرتا تھا بلکہ قیامت نوٹ پڑی تھی۔ سبزہ زار میں ہونے والی فائرنگ سے چوہاں اور خاور بھی دخی ہوئے۔ ان کے ساتھ ساتھ چار اور آدمی بھی زخمی پہنے ساتھیوں کے جسموں میں موجود بم بھی اسی وقت بلاست کر دیتا

بار پھر واپس دروازے کی طرف ہرگز نہ ہو اور پھر دس منٹ بعد جب وہ واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک کارڈ میں فون پیس تھا۔ انہوں نے فون پیس عمران کے ہاتھ میں دیا اور بغیر کچھ بولے واپس چلے گئے۔ جب ان کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا تو عمران نے فون پیس پر موجود بہن پریس کرنے شروع کر دیتے۔
”ایکسٹو“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسرا طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔
”عمران بول رہا ہوں۔ بلیک زیرو“..... عمران نے کہا۔
”کیا۔ آپ۔ اوہ آپ کو ہوش آگیا۔ کہاں سے بول رہے ہیں خدا یا تیر لاکھ ٹھکر ہے۔“..... بلیک زیرو کا ہوجہ یکخت بے حد جذباتی سا ہو گیا تھا۔ اس نے اسے شاید خود بھی معلوم نہ تھا کہ وہ جذبات کی شدت میں کیا کہہ رہا ہے۔
”فی الحال تو ہسپتال سے بول رہا ہوں۔ ابھی قبر سے بولنے کی نوبت نہیں آئی۔“ داکٹر صدیقی نے مجھے بتایا ہے کہ بھج پر بے ہوشی کے دوران قاتلانہ حملہ بھی ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس بار کوئی خاص تنظیم سامنے آئی ہے۔ کیا صرف میں ہی ان کا نشانہ تھا یا کچھ اور بھی ہوا ہے۔“..... عمران نے سنجیدہ لمحہ میں کہا۔

”عمران صاحب آپ پر چلتے ہمیں کے بعد تو دارالحکومت پر جیسے قیامت نوٹ پڑی تھی۔ سبزہ زار میں ہونے والی فائرنگ سے چوہاں اور خاور بھی دخی ہوئے۔ ان کے ساتھ ساتھ چار اور آدمی بھی زخمی پہنے ساتھیوں کے جسموں میں موجود بم بھی اسی وقت بلاست کر دیتا

تلاش کیا گیا اور آخر کار انہیں ٹرین کر دیا گیا۔ لیکن یہ لوگ ایکریمیا کی ایک مجرم تنظیم یافت حاک کے عام سے غفلتے تھے۔ ان کا تعلق براہ راست اس ہٹ فیلڈ سے نہ تھا۔ بلیک زر و نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران کا پھر وہ یہ تفصیلات سن کر سرخ پڑ چکا تھا۔
”وہ فائل، اس کا کیا ہوا۔ عمران نے پوچھا۔

”وہ فائل ایکریمیا ہنخ چکی تھی لیکن اتفاقاً ایک کیلو مل جانے کی وجہ سے ایکریمیا میں فارن اجتہش اسے بروقت حاصل کر لینے میں کامیاب ہو گئے اور وہ واپس آگئی جبے حکومت کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ بلیک زر و نے جواب دیا۔

”کس طرح می پوری تفصیل بتاؤ۔ عمران نے ہونٹ چلاتے ہوئے پوچھا۔

”ہیڈ کوارٹر سے ایک کاغذ مل گیا جو کہ ایک انٹرنیشنل کوریر سروس کی رسید تھی اور ایک پیکٹ بک کرایا گیا تھا اس کو ریز سروس کے رجسٹر سے اس پیکٹ پر لکھا گیا تھا معلوم کیا گیا تو یہ پتہ ایکریمیا کے سٹی بینک کی میں برائی کے سپیشل لاکر کا تھا۔ میرے کہنے پر ایکریمیا میں فارن اجتہش ہو مرنے کا روانی کی اور وہاں باقاعدہ ڈکٹی کر کے اس لاکر کو توڑا گیا تو پیکٹ اس کے اندر موجود تھا چنانچہ وہ فائل اسی طرح بند پیکٹ کی صورت میں واپس میرے پاس ہنخ گئی اور میں نے اسے دوبارہ حکومت کے حوالے کر دیا اور یہ لاکر، ہیری جارنس کے نام بک تھا۔ بلیک زر و نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تحا جس وقت وہ زبان کھلتے تھے۔ اس سر غنہ کی زبان کھلوانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی لیکن یہ شخص اعصابی طور پر اہمیتی ہے جس ثابت ہوا چنانچہ میں نے آخر کار اسے جوزف اور جوانا کے حوالے کر دیا اور جوزف نے اس کی ناک میں جونک ڈال کر آخر کار اسے زبان کھولنے پر مجبور کر دیا۔ اس نے صرف اتنا بتایا ہے کہ اس کا تعلق کسی ہٹ فیلڈ ناہی تنظیم سے ہے اور اس کا چیف گرانڈ ماسٹر ہے اور ساری کارروائیاں ایک خاص پلاتنگ کے تحت کی گئی ہیں اور اس کے ”د مقاصد تھے ایک تو آپ کو ہلاک کرنا اور دوسرے پولیس، اشیلی جنس اور سیکریٹ سروس کو تجزیبی کارروائیوں میں لختا کر وزارت دفاع کے سپیشل روم سے پاکیشیا کے زر و دلیفس سسٹم کی فائل اڑانا۔ اور بقول اس کے وہ اپنے دونوں مقاصد میں کامیاب رہا ہے۔ آپ کو بھی اس کے آدمی نے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا اور زر و دلیفس سسٹم کی فائل کی کافی بھی اس نے اپنے ہیڈ کوارٹر بھجوادی ہے اور ابھی اس سے مزید پوچھ جا ری تھی کہ اچانک وہ ایک جھنکے سے ساکت ہو گیا وہ اس طرح ختم ہو گیا تھا جس طرح چابی سے چلنے والا کھلونا چابی ختم ہونے پر رک جاتا ہے۔ اس کی پوسٹ مارٹم رپورٹ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس کے دل کے اندر کوئی چھوٹا سا نامعلوم آلة موجود تھا جس نے کسی کاشن پر اس کے دل کی حرکت روک دی تھی۔ بہر حال اس کے ہیڈ کوارٹر سے ملنے والی ایک فائل کے مطابق پھیس افراد اس کے ساتھ آئے تھے جن میں انحصارہ ہلاک، ہو چکے تھے پھر باتی افراد کو

”اس کا مطلب ہے کہ میری اس ہے ہوشی کے دوران ہی سب کچھ ہو گیا اور اب مطلع صاف ہے عمران نے کہا۔
”میں ہاں خوفناک بجلیاں کو کیں۔ بادل گر جے۔ لیکن سیکرٹ سروس نے آخر کار یہ جگ جیت لی۔ اس میں آپ کے شاگرد نائیگر اور جوانانے پے عد کام کیا ہے۔ اب بہر حال ہر طرف سکون ہے اور مجھے اب آپ کے ہوش میں آنے کا انتظار تھا تاکہ اس ہاتھ فیلڈ کے بارے میں مزید کارروائی کی پلاتنگ بنائی جاسکے بلیک زردو کی مسکراتی ہوتی آواز سنائی دی۔

”تم نے اب تک اس سلسلے میں کیا کوششیں کی ہیں ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”میرا خیال ہے یہ ایکریمیا کی کوئی خفیہ تنظیم ہے کیونکہ ہمیری اور ہس کے سارے ساتھیوں کا تعلق ایکریمیا سے ہی تھا۔ میں نے ایکریمیا کے تمام فارن اجتنس کو اس کے متعلق کھوچ لگانے کو کہہ دکھا ہے لیکن ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ میں نے کراس درلاڈ آر گنائزیشن اور علی سارے بھی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن انہیں ہاتھ فیلڈ کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ اسی طرح دو دوسری مجلسیاں بھی ڈاکلم ہیں بلیک زردو نے جواب دیا۔

خود فون کر کے کہہ دو کہ میں نہ صرف ہوش میں آچکا ہوں بلکہ بخیریت ہوں۔ لیکن وہ ابھی اس بارے میں کسی سے ذکر نہ کریں۔ میں نہیں چاہتا کہ ایک بار پھر مجھ پر جملے شروع ہو جائیں ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ ”ٹھیک ہے۔ میں ڈاکٹر صدیقی کو بھی کہہ دیتا ہوں کہ وہ آپ کو فارغ کر دے اور جوزف کو بھی بھجوارتا ہوں ۔۔۔۔۔ بلیک زردو نے جواب دیا اور عمران نے او۔ کے کہہ کر فون آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر اب ٹھکنوں کا جال سا پھیل گیا تھا اور آنکھیں اس انداز میں سکڑ کی تھیں جیسے وہ کسی گھری سوچ میں ہو۔

کیا۔ کیا کہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے۔ ابھی دو روز
بھلے تو پیون نے رپورٹ دی ہے کہ قائل اس نے سپیشل سیف میں
ہنچا دی ہے اور وہ علی عمران بھی ہلاک ہو چکا ہے اور وہ اب والپیں آرہا
ہے۔ اور تم یہ بکواس کر رہے ہو۔ گرانڈ ماسٹر نے یکٹ بھرے
ہوئے اور پھر اکھانے والے لجھے میں کہا۔

”میں ماسٹر دو روز بھلے تک یہ رپورٹ درست تھی لیکن آج نہیں۔
میں نے سکیز مشین کو معمول کے مطابق چکی کیا تو مجھ پر یہ انکھاف
ہوا کہ رابطہ آف ہو چکا ہے اس پر میں نے ہیڈ کوارٹر مشیزی کو چکی
کرنا چاہا تو نک شہ ہو سکا۔ اس پر میں نے فوری طور پر اے دن سے
رابطہ قائم کیا اور اسے تفصیلی رپورٹ دینے کے لئے کہا۔ اے دن کی
رپورٹ کے مطابق ہیڈ کوارٹر کی تمام مشیزی تباہ کر دی گئی ہے۔ سی۔
دن کے دونوں سیکھنڑ کے افراد ہلاک ہو چکے ہیں یا اگر قفارہ کرنے کے
ہیں۔ اور ہمارا نارگٹ علی عمران جس کے متعلق۔ پی۔ دن نے
رپورٹ دی تھی کہ اسے ہلاک کر دیا گیا ہے وہ رپورٹ بھی فلکٹ ثابت
ہوئی ہے۔ وزارت خارجہ کے سیکریٹ کے ایک اہم آدمی سے یہ
معلومات ملی ہیں کہ عمران ہلاک نہیں ہوا۔ وہ زندہ ہے۔ البتہ ابھی
تک اسے ہوش نہیں آسکا۔ اس پر میں نے فوری طور پر ایک پیام میں
ڈبل۔ دن سے رابطہ کیا تاکہ سپیشل سیف کو چکی کرایا جاسکے اور
ابھی ابھی وہاں سے رپورٹ ملی ہے کہ سپیشل سیف کو ڈکیت کے
درaran توڑ دیا گیا ہے اور وہ خالی ہے۔ رو جرنے تفصیل سے

ٹیل فون کی گھنٹی بجتے ہی گرانڈ ماسٹر نے چونک کر میز پر موجود
خلف رنگوں کے فون سیٹس کی طرف دیکھا اور پھر باختر بڑھا کر زرد
رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا۔ اس کے رسیور اٹھاتے ہی گھنٹی کی آواز
پہنچ ہو گئی۔

”گرانڈ ماسٹر سپیکنگ۔ گرانڈ ماسٹر نے خفت لجھے میں کہا۔
”ڈاکٹر رو جربول رہا ہوں جتاب میں لیبارٹری سے۔ دوسری
طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

”ہاں کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ گرانڈ ماسٹر کا لجھے اور
زیادہ خفت ہو گیا۔

”ماسٹر پی۔ دن مشن مکمل طور پر ناکام ہو گیا ہے۔ دوسری
طرف سے کہا گیا تو گرانڈ ماسٹر سکری ہوئی آنکھیں یکٹ پھیلتی چلیں
گئیں اس کے ہمراہ پر دن لے کے سے آثار پیدا ہو گئے۔

پرورٹ دیتے ہوئے کہا۔
”اوہ اوہ ویری بیڈ۔ ریتلی ویری بیڈ۔ یہ سب کس طرح ہو گیا۔
کس نے ایسا کیا ہے۔ گرانڈ ماسٹر نے دامت پینے کے انداز میں
کہا۔

”اسی پاکیشیا سیکرٹ سروس نے جس کو آپ نے باوجود میرے کہنے
کے قطعی نظر انداز کر دیا تھا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے آپ سے کہا تھا
کہ جس قسم کی پلاتنگ آپ بنارہے ہیں اس سے ہو سکتا ہے وہ علی^ع
حران ہلاک ہو جائے لیکن اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس چونکا ہو
جائے گی اور پھر اس کی کار کردگی کو روکنا ہمارے بس میں نہ رہے گا۔
لیکن آپ نے میری بات سے اتفاق نہ کیا تھا۔ روح نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

”واقعی تم تھیک کہتے تھے۔ بہر حال تم ابھی ہیڈ کوارٹر کوئی
پرورٹ نہ کرنا۔ میں اب نئے سرے سے اس کی پلاتنگ کرنا ہوں اور
اس پلاتنگ میں تمہارے مشورے کو بنیادی اہمیت حاصل ہوگی۔
گرانڈ ماسٹر نے تیز لمحے میں کہا۔

”لیں سر لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ فوری طور پر مجھ سے
بالمشفافہ بات کر لیں کیونکہ آپ جلتے ہیں کہ ہیڈ کوارٹر سکیزہ
لٹک ہے۔ اسے جلد ہی تپہ چل جائے گا کہ سکیزہ آف ہو چکا ہے اور پھر
ہم کچھ بھی نہ چھپا سکیں گے اس لئے آپ میرے مشورے کے مطابق
ہیڈ کوارٹر پرورٹ کریں تو پھر گرانڈ سیکشن نجی جائے گا۔ روح نے کہا

”اوہ تھیک ہے۔ تم فوراً آجاو میرے پاس جلدی۔ گرانڈ
ماسٹر نے تیز لمحے میں کہا اور رسیور رکھ دیا اس کی پیشانی پر پہنچنے کے
قطرے چوداہ ہو گئے تھے۔ پھرے پر داشت اور خوف کے تھرات
ٹھوڈاہ ہو گئے۔ اس نے جلدی سے ایک دوسرے فون کا رسیور اٹھایا
اور اس کے نیچے لگے ہوئے ایک بٹن کو پرسیں کر دیا۔

”لیں سر۔ دوسری طرف سے ایک موڈبائی آواز سنائی دی۔
”میں لیبارٹری کا انچارج رو جو میرے پاس آ رہا ہے۔ اسے اندر آنے
دیا جائے اور فوراً میرے پاس پہنچا دیا جائے۔ گرانڈ ماسٹر نے تیز
لمحے میں کہا۔

”لیں سر۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور گرانڈ ماسٹر نے رسیور
رکھ دیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔
”یہ سب کہے ہو گیا۔ میری تو آج تک کبھی بھی ناکام نہیں
ہوا۔ پھر یہ سب کہے ہو گیا۔ سب کہتے برا ہوا۔ سب کہتے ہی برا ہوا۔
گرانڈ ماسٹر نے بڑاستے ہوئے کہا اور پھر وہ کری سے اٹھا اور کرے میں
بڑے افطراب بھرے انداز میں شلنے لگا۔

”کس طرح ہیڈ کوارٹر کو مطمئن کیا جائے۔ آخر کس طرح کیا
جائے سیے تو بے حد برا ہوا۔ بے حد برا۔ گرانڈ ماسٹر نے مسلسل
بڑاستے ہوئے کہا۔ پھر وہ نجاتے کتنی تر تک اس طرح ٹھیٹا رہا کہ
اچانک کرے میں ہلکی سی سیئی کی آواز سنائی دی اور گرانڈ ماسٹر تیزی
سے بڑھ کر دوبارہ کری پر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا

"آپ نے ہیڈ کوارٹر کو اس مشن پر کیا رفاقت کیا تھا۔"..... رو جر
نے پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر کی ایک ہی شرط تھی کہ تنظیم کا نام اور پسندیدہ میں
نے پوری کردی اور پیون کو خصوصی احکامات دے دیئے کہ کسی
طرح بھی تنظیم کا نام سامنے نہ آئے بلکہ جو کوئی بھی اس بارے میں
زبان کھولنے لگے اسے فوری طور پر بلاست کر دیا جائے اور تینجا ایسا ہی
ہوا ہو گا جہاں تک پیون کی گرفتاری کا تعلق ہے تو تمہیں معلوم ہے
کہ پیون کے اصحاب سے متعلق ذہنی خلیات کو اس طرح بے حص
کر دیا گیا ہے کہ اس پر کسی قسم کا تشدد کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس نے
اس کی طرف سے بھی ایسا کوئی خدشہ نہیں ہے۔ اس نے گوئی۔ ون
اور اس کے دونوں سیکشنز ٹھیک ہو گئے ہیں اور مشن بھی ناکام ہو گیا ہے
لیکن بہر حال ہیڈ کوارٹر کی شرط تو پوری ہو چکی ہے۔"..... گرانڈ میسر
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ کو گھبرا نے کی کیا خود روت میسر۔ ایسے معمولی چکر تو چلتے
ہی رہتے ہیں۔ آپ ہیڈ کوارٹر کو خود ہی پوری تفصیل بتا دیں۔ ورنہ
اگر ہیڈ کوارٹر کو کسی اور ذریعے سے اس کا علم ہو گیا تو پھر مستند فراب
بھی ہو سکتا ہے۔ میرا تو ان حالات میں ہی مشورہ ہے میسر۔"..... رو جر
نے جواب دیا۔

"گلا۔ تم نے میری بات کا تائید کر کے میرا خوصلہ بڑھا دیا ہے۔".....
گرانڈ میسر نے ہبھلی بار مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے کہا۔

ایک بہن دبایا تو سر کی آواز کے ساتھ ہی میز کے دوسرے سرے پر
فرش سے ایک کرسی نمودار ہو گئی۔ گرانڈ میسر نے ایک اور بہن دبایا تو
کرے کا اکٹوٹا فولادی دروازہ خود نمود کھلتا چلا گیا اور دوسرے سرے لمجے ایک
لبے قد اور بھاری جسم کا او حصہ مگر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہمراہ
پہلی سی سختی کا تاثر شاید قدر تی طور پر موجود تھا۔ اس کے جسم پر گہرے
نیلے رنگ کا تمہری چینیں سوت تھا اور وہ اپنی مردانہ وجہت کی بناء پر
اہتمائی معزز طبقے کا آدمی لگ رہا تھا۔

"کم ان رو جر۔ میں تمہارا انتظار ہی کر رہا تھا۔"..... گرانڈ میسر نے
بے چین سے لمحے میں کہا۔

"میں میسر۔"..... آنے والے نے سنبھال لمحے میں کہا اور آگے بڑھ
کر وہ میری طرف کری پر بیٹھ گیا۔

"اب بتاؤ تم کیا مشورہ دیتے ہو۔" کس طرح ہیڈ کوارٹر کو ملٹین
کیا جائے۔"..... گرانڈ میسر نے ہو ٹھپ جاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا کیا خیال ہے وہ کس طرح ملٹین ہو گا۔"..... رو جر نے
مشورہ دینے کی بجائے اثاثا سوال کر دیا۔

"میرا تو خیال ہے کہ میں اسے ابھی اطلاع ہی نہ دوں اور سی دن کو
دوبارہ اس مشن پر تعینات کر دوں اور اس کی مدد کے لئے تاکن
گروپ کو ایکریمیا سے بھجوادوں۔ جب وہ کامیاب ہو جائیں تب ہیڈ
کوارٹر کو اطلاع دی جائے۔ تمہارا کیا مشورہ ہے۔"..... گرانڈ میسر
نے کہا۔

دیا ہے۔..... گرانڈ ماسٹر نے سامنے بیٹھے ہوئے روجر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور روجر مسکرا دیا۔

”روجر کہاں ہے اس وقت۔..... مگر باس نے پوچھا۔
”ماسٹر روم میں میرے پاس۔ میں نے اسے بلوایا تھا تاکہ ہم مل کر
مشن کی فنی پلانٹگ بناسکیں۔..... گرانڈ ماسٹر نے جواب دیا۔
”روجر کو رسپورتو۔..... مگر باس نے تیز لمحے میں کہا۔
”میں باس۔..... گرانڈ ماسٹر نے کہا لیکن اس کے لمحے میں حریت
تمی اس نے رسپور روجر کی طرف بڑھا دیا۔
”میں مگر باس روجر بول رہا ہوں۔..... روجر نے رسپور لے کر
اہتمائی مودبانت لمحے میں کہا۔

”آرڈر کر دیئے گئے ہیں۔..... اب تم باقی کارروائی مکمل کر سکتے ہو۔“
دوسری طرف سے تیز لمحے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
ختم ہو گیا۔ روجر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسپور کریڈل پر
رکھ دیا۔

”کیسے آرڈر روجر کس کارروائی کی بات مگر باس نے کی ہے۔
گرانڈ ماسٹر نے اہتمائی حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”آپ کو ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ حریت ہے۔..... روجر نے
مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی دوسری جیب میں
 موجود ہاتھ باہر آیا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں سے سرخ رنگ کی
روشنی نکل کر گرانڈ ماسٹر پڑی اور گرانڈ ماسٹر یونٹ اس طرح ساکت

نے ایک فون کا رسپور اٹھایا اور اس کے نیچے لگا ہوا بہن دبا دیا۔

”میں ہمیڈ کوارٹر۔..... ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

”گرانڈ ماسٹر بول رہا ہوں مگر باس سے بات کراؤ۔..... گرانڈ
ماسٹر نے مودبانت لمحے میں کہا۔

”میں ہولڈ آن کرو۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور جند لمحوں بعد
ایک تیواں اور صحیحتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”مگر باس اٹھنگ یو۔..... بولنے والے کی آواز اس طرح تیز
تمی جسمے کا نوں کے اندر رونی پر دوں کو تیز چھری سے کامی، ہوئی گئوں رہی
ہو۔

”مگر باس۔ آپ کو پاکیشیا مشن کی روپورٹ دینی تھی۔ گرانڈ
ماسٹر نے کہا۔

”کیا روپورٹ ہے۔..... دوسری طرف سے اسی طرح صحیحتی ہوئی
آواز میں کہا گیا اور گرانڈ ماسٹر نے روجر سے ملنے والی ساری تفصیلات
دوہرائیں۔

”تو نتیجہ یہ نکلا کہ تمہارا یہ مشن مکمل طور ناکام ہو گیا ہے۔ حالانکہ
تم نے تو کہا تھا کہ تمہارا یہ مشن ہر صورت میں کامیاب رہے گا۔“

”مگر باس کی آواز میں چیخ کا ضرر ہٹلے سے کہیں بڑھ گیا تھا۔

”میں مگر باس۔ مشن کامیاب ہو گیا تھا لیکن پھر اپاٹانک نامعلوم
وجوہات کی بناء پر ناکام ہو گیا۔ اب میں سی ون کی مدد سے دوسرے
انداز میں اسے کامیاب کرنا چاہتا ہوں اور روجر نے بھی مجھے یہی مشورہ

ہو گیا جیسے انسان کی بجائے تمہر کا بنا ہوا مجسم ہو۔ رو جرنے ہاتھ دالپس جب میں ڈال لیا۔ اس کے چہرے پر موجود مسکراہٹ اور زیادہ گھری ہو گئی۔

”تمہارا کیا خیال تھاًگر انڈ ماسٹر کے باوجود ہیڈ کوارٹر تمہیں کوئی سزا نہ دے گا اور تم نے کیسے یہ سوچ لیا کہ میں ہیڈ کوارٹر کو پورٹ نہ دوں گا۔ حق کہا گیا ہے کہ جب آدمی کی موت آتی ہے تو ہبھے اس کی مقل سلب کر لی جاتی ہے۔ میں نے ایکریمیا سے اے دن کی روپورٹ ملتے ہی ہیڈ کوارٹر کو کال کیا تھا اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے تھا کہ ہیڈ کوارٹر کو ہبھے ہی روپورٹ میں مل چکی تھیں۔ اس کے پنے بھی ذرائع لازماً ہوں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے یہ روپورٹ میں جمل چکی ہیں کہ ہاتھ فیلڈ کا نام پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ گیا ہے۔ کیونکہ پاکیشیا سے کسی نے ٹیلی شار اور دوسری معلومات فروخت کرنے والی ٹینسیوں سے اس بارے میں تفصیلات طلب کی تھیں چنانچہ ہیڈ کوارٹر نے فوری طور پر تمہیں معزول کر کے مجھے گرانڈ ماسٹر بنادیا۔ لیکن ظاہر ہے گرانڈ ہاؤس پر تمہارا قبضہ تھا اور ہیڈ کوارٹر نے چاہتا تھا کہ تم کوئی جدوجہد کر دے۔ اس طرح گرانڈ ہاؤس کی احتیائی قیمتی مشیزی کو نقصان پہنچنے اس نے مجھے تمہارا ہمدرد بن کر بھاگ ہبھنا پڑا۔ تمہیں نہ صرف گرانڈ ماسٹر کی سیٹ سے معزول کر دیا گیا ہے بلکہ ناکام پلائٹنگ کی وجہ سے تمہیں موت کی سزا دے دی گئی ہے اب میں

اُس طرح ساکت صامت بیٹھا رہا۔ رو جر جانتا تھا کہ وہ سن سکتا ہے۔ سمجھ سکتا ہے لیکن نہ بول سکتا ہے اور نہ حرکت کر سکتا ہے اس لئے اسے بھی جواب کی توقع نہ تھی۔ اسی لمحے ایک فون کی گھنٹی نجاح اٹھی اور رو جر نے ہاتھ بڑھا کر روپورٹ میں کہا۔

”میں رو جر انڈنگ یو۔..... رو جر نے پاٹ لجھے میں کہا۔

”جتاب میں گرانڈ ہاؤس کا انجصارج جیکسن بول رہا ہوں۔ ہیڈ کوارٹر سے احکامات موصول ہو گئے ہیں کہ آپ کو نیا گرانڈ ماسٹر مقرر کیا گیا ہے اور سابقہ گرانڈ ماسٹر لارین کو موت کی سزا دے دی گئی ہے اب میرے لئے کیا حکم ہے۔..... دوسری طرف سے احتیائی مودباش لجھے میں کہا گیا۔

”تمام سیکیورٹی کو اس تبدیلی سے آگاہ کر دو اور چار مسلح افراد گرانڈ ماسٹر روم میں بھجوادو تاکہ ہیڈ کوارٹر کی ہدایات پر عمل درآمد کیا جاسکے یہ رو جر نے اس بات سخت لجھے میں کہا۔

”میں ماسٹر۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور رو جر نے روپورٹ کا ماسٹر بنادیا۔ لیکن ظاہر ہے گرانڈ ہاؤس پر تمہارا قبضہ تھا اور ہیڈ کوارٹر نے چاہتا تھا کہ تم کوئی جدوجہد کر دے۔ اس طرح گرانڈ ہاؤس کی احتیائی قیمتی مشیزی کو نقصان پہنچنے اس نے مجھے تمہارا ہمدرد بن کر بھاگ ہبھنا پڑا۔ تمہیں نہ صرف گرانڈ ماسٹر کی سیٹ سے معزول کر دیا گیا ہے بلکہ ناکام پلائٹنگ کی وجہ سے تمہیں موت کی سزا دے دی گئی ہے اب میں

سیک مجھے معاف کر دو۔..... لارین نے زبان کملئے ہی احتیاً منت
بھرے لجھے میں گو گوا کر کہنا شروع کر دیا اس کے ہمراے پر اب ہدید
ترین خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے اور خوف کی فردت سے اس کے
ہمراے کے علاطات پھرک رہے تھے۔

تم جلتے ہو لارین کہ ہیڈ کوارٹر سے سزا کے اعلان کے بعد محافی
کا سوال ہی ختم ہو جاتا ہے تم نے خود ہزاروں بار ہیڈ کوارٹر کے
احکامات پر عمل درآمد کرایا ہو گا۔ اور یقیناً ان لوگوں نے بھی اسی طرح
تم سے محافی مانگی ہو گی لیکن کیا تم نے انہیں معاف کر دیا تھا اس لئے
حوالوں کا حملہ پیدا کرو۔ آخر کار ایک نہ ایک دن ہمارے انداز میں دندہ رہنے
کے ساتھ ہی کرسی کے ایک بازو سے لوہے کے بیضوی راڈنکل کر
ہونے پہنچوں کی طویل قطار میں سے ایک بیٹن دبایا تو کرکی تیز آواز
دوسرے بازو میں غائب ہو گئے اور اب لارین کا جسم ان راڈز میں
معلوم ہے کہ تم نے پاکیشیا سے وہ فائل حاصل کرنے کا مشن یا تھا تو
میں نے تمہیں منع کیا تھا کیونکہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے
میں بہت کچھ جانتا ہوں اور خاص طور پر اس علی عمران کے بارے میں
اور پھر تمہارے کہنے پر جب میں نے تمہیں اس علی عمران کے بارے
میں تفصیلات بتائیں تو تم نے لپٹنے مشن کو ختم کرنے کی بجائے اس
عمران کے خاتمے کا مشن بھی شامل کر لیا۔ ہیڈ کوارٹر سے اجازت
لپٹنے وقت تم نے ہیڈ کوارٹر سے بھی بھی ہکنا کہ تمہرے ایسی پلاٹنگ
بنائی ہے کہ مشن ہر صورت میں کامیاب رہے گا اس پر ہیڈ کوارٹر نے
تمہیں اس شرط پر مشن مکمل کرنے کی اجازت دے دی کہ تنظیم کا نام
اوپن نہ ہو۔ اس پر میں نے تمہیں سمجھایا کہ تم عمران کو نہ چھڑو اور

لمحے دروازہ کھلا اور چار مسلح افراد اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے رو جر کو
بڑے مودبانتہ انداز میں سلام کیا۔
”لارین کو اٹھا کر سامنے والی کرسی پر بٹھاؤ۔“ رو جرنے سخت لمحے
میں کہا۔

”لیں ما سڑ۔“..... انہوں نے جواب دیا اور پھر فرش پر ساکت پڑے
ہوئے اس گنجے کو اٹھا کر انہوں نے اس لوہے کی کرسی پر بٹھا دیا جس پر
تحویلی ریڑھلے خود رو جر بیٹھا ہوا تھا۔ رو جرنے میز کے کنارے پر گئے
ہوئے پہنچوں کی طویل قطار میں سے ایک بیٹن دبایا تو کرکی تیز آواز
کے ساتھ ہی کرسی کے ایک بازو سے لوہے کے بیضوی راڈنکل کر
دوسرے بازو میں غائب ہو گئے اور اب لارین کا جسم ان راڈز میں
پوری طرح جکڑا گیا تھا۔

”ایک طرف گھوڑے ہو جاؤ تاکہ قانون کے مطابق لارین کو موت
سے بچلے فر درجہ سنادی جائے۔“..... رو جرنے ان مسلح افراد سے کہا اور
وہ چاروں تیزی سے بیٹھے ہئے اور ایک طرف گھوڑے ہو گئے۔ رو جرنے
جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نما آلہ نکالا اور اس کا پنسل نما سرا اس
نے میز کی دوسری طرف کرکی پر بیٹھے گنجے لارین کی طرف کر کے ہاتھ کو
خصوص انداز میں پر لیں کیا تو اس پنسل نما سرے سے سرخ رنگ کی
روشنی کا دھارا سا نکل کر کرسی پر بیٹھے ہوئے گنجے لارین پر پڑا اور اس
کے ساتھ ہی لارین کا جسم مرکت میں آگیا۔

”م۔ م۔“ مجھے معاف کر دو۔ مجھے معاف کر دو رو جر۔ پلیز فار گا۔

اپنا مشن وہاں کی کسی مقامی تنظیم کے ذریعے یا ایکریمیا کی کسی جرام پیشہ تنظیم کے ذریعے مکمل کراو۔ اس طرح تنظیم کا نام اوپن نہ ہو گا لیکن تم نے میرا یہ مشورہ بھی رد کر دیا۔ تمہیں اپنی پلائیگ پر مکمل اعتماد تھا اور اب تم نے دیکھ دیا کہ تمہاری پلائیگ کا کیا حشر ہوا۔ تم نے دو سیکشنز بھی مردا دیئے۔ تنظیم کا نام بھی سامنے آگیا۔ نہ ہی عمران ہلاک ہوا اور نہ ہی مشن مکمل ہوا۔ اور اس ناکامی اور ہمیڈ کوارٹر کی شرط پوری نہ ہونے پر تمہیں موت کی سزا بھی دے دی گئی۔ روجر نے سپاٹ لججے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”وہ عمران مرجائے گا۔ ہر صورت میں مرجائے گا۔ اس کے دل میں بیک وقت چار گولیاں اتار دی گئی تھیں وہ کسی صورت بھی نہیں نجع سکتا اور تنظیم کا نام سامنے نہیں آیا۔ تم نے صرف گرانڈ ماسٹر بننے کے لئے ہمیڈ کوارٹر کو غلط روٹ دی ہے یہ سب تمہاری سازش ہے۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ تم جو بظاہر میرے سامنے بھیگی ملی بنے رہتے ہو آئین کا سانپ ہو گے تو میں سب سے چہلے تمہارا سر کپل دیتا اور مجھے یقین ہے کہ جب ہمیڈ کوارٹر کے سامنے اصل حقیقت آئے گی تو وہ تمہیں بھی اس دھوکے کی عبرت ناک سزادیں گے۔ لارین نے یکفت غصے سے چھکتے ہوئے کہا۔

”ہمیڈ کوارٹر کو کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا مسٹر لارین۔ فرد جرم تم نے سن لی ہے اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ روجر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک سائیڈ پر کھڑے

چاروں مسلح افراد کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا اور ان چاروں نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنیں سیدھی کر لیں۔

”سنوسنیہ دھوکہ ہے۔ جیکسن کو جا کر بلا لاوہ یہ دھوکے باز ہے دھوکے باز ہے۔ لارین نے بڑی طرح چھکتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے چاروں مشین گنیں بیک وقت چلیں اور لارین کے ہلق سے ادھوری ہی چیخ ہی نکل سکی۔ اس کے جسم میں بلا مبالغہ سینکڑوں سوراخ ہو گئے تھے اور اس کا جسم چند لمحے کری پر پھر کرنے کے بعد ڈھیلایا پڑ کر ایک طرف کو لٹک گیا وہ ختم ہو چکا تھا۔ روجر نے بٹن دبایا کر دیا۔

”اب اسے اٹھا کر لے جاؤ اور بر قی بھی میں ڈال دو اور جیکسن کو میرے پاس بھجوا دو۔ روجر نے ان چاروں سے کہا اور چاروں مشین گنوں کو کاندھے ہے لٹکا کر آگے بڑھے اور انہوں نے لارین کے مردہ جسم کو کری سے گھسیت کر نیچے فرش پر ڈالا اور پھر اسی طرح گھسیتے ہوئے اسی دروازے کی طرف لے گئے روجر نے ایک بٹن دبایا تو دروازہ کھل گیا اور وہ چاروں لارین کی لاش گھسیتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے اور ان کے عقب میں دروازہ خود بخوبی بند ہو گیا۔ روجر نے ایک طویل سانس لیا اور سفید رنگ کے فون کار سیور اٹھا کر اس کے نیچے لگا، ہوا بٹن دبادیا۔

”ہمیڈ کوارٹر۔ دوسری طرف سے وہی مشینی آواز سنائی وی۔ ”روجر گرانڈ ماسٹر بول رہا ہوں مگ بس سے بات کرائیں۔

روجر نے مُوڈ بانش لجھے میں کہا۔
”یہ بگ بس اشنڈنگ یا اور“..... وہی کرخت اور تجھنی ہوئی آواز جند لہوں بعد سنائی دی۔

”روجر بول رہا ہوں بگ بس حکم کی تعییل کر دی گئی ہے اور لارین کو موت کے گھٹ اتار دیا گیا ہے۔“ روجر نے اہتمائی مُوڈ بانش لجھے میں کہا۔

”یہ اب پاکیشیا کے بارے میں تم کیا کرنا چاہتے ہو۔“ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”جو آپ کا حکم ہو بگ بس میں تو حکم کا غلام ہوں“..... روجر نے اہتمائی خوشامدانہ لجھے میں کہا۔

”سنو ہیڈ کوارٹر نہیں چاہتا کہ ابھی تنظیم کا نام اوپن ہو کیونکہ تنظیم جس پر اجیکٹ پر کام کر رہی ہے وہ ابھی مکمل نہیں ہوا اور جب تک وہ مکمل نہ ہو اس وقت تک ہیڈ کوارٹر کسی بھی قیمت پر اسے اوپن نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے تم پاکیشیا کا مش منوخ کر دو اور اس پارٹی کو جس نے لارین کو یہ مشن دیا تھا اس کی رقم واپس کر دو۔“ ہاں اگر وہ عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی طرح تھہار اسرا غ نگاتی ہوئی تم تک پہنچ تو پھر یہ تھہار افرض ہے کہ پوری قوت استعمال کرو اور ان کا خاتمه کر دو۔“..... بگ بس نے تحریکانہ لجھے میں کہا۔

”یہ بگ بس آپ کے حکم کی حرف بحروف تعییل کی جائے گی۔“ دیے میں پاکیشیا میں نمبروں کا جال پھیلا دیتا ہوں۔ تاکہ اگر عمران یا

سیکرٹ سروس ہمارے خلاف کوئی اقدام کرے تو ہمیں فوری معلومات مل سکیں اور اگر وہ حرکت میں آئے تو پھر وہ نہیں ان کی موت حرکت میں آئے گی۔..... روجر نے جواب دیا۔

”اوے..... باقی سپلائی اور دوسرے سیکشنز حسب معمول چلتے رہیں گے۔“ بگ بس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور روجر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کھا اور میز کے کنارے موجود بے شمار بٹنوں میں سے ایک بٹن دبایا اور سامنے موجود خون سے تحریک ہوئی کری خود بخود زمین میں غائب ہو گئی۔ روجر نے دوسرا بٹن دبایا تو ایک اور کری فرش سے بخودار ہو گئی اسی لمحے کرے میں سیٹی کی آواز سنائی دی تو روجر نے میز کے کنارے پر موجود ایک اور بٹن پر لیں کر دیا دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک چھپرے بدن کا نوجوان اندر روانچل ہوا۔

”گرانڈ ماسٹر بننا مبارک ہو روجر“..... اس نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہی اہتمائی بے تکلفا نہ لجھے میں کہا۔

”ٹکریہ جیکن آؤ بیٹھو۔“..... روجر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور آنے والا مسکراتا ہوانی بخودار ہونے والی لوہے کی کری پر بیٹھ گیا روجر نے اسے بگ بس کی تازہ ترین ہدایات تفصیل سے سنادیں۔

”یہ سب سے اچھا فیصلہ ہے۔“ لارین احمد تھا جس نے ایک معمولی سی رقم کے لئے بھروسے کے چھتے میں ہاتھہ ڈال دیا تھا۔ حالانکہ اسے تم نے بھی اور میں نے بھی بتایا تھا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ

سروس کو چھپرنا خطرناک ثابت ہو گا لیکن اسے اپنی پلانٹنگ، مشیری اور پی دن پر بے حد بھروسہ تھا جس کا نتیجہ اس نے خود ہی بھگت یا۔ جیکن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں وہاں اس مفران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کرانا چاہتا ہوں بھرپور اور فول پروف نائپ کی نگرانی۔ تمہارا کیا مشورہ ہے۔“ کے اس کام پر لگایا جائے۔..... روجرنے پوچھا۔

”وہاں کا کوئی مقامی گروپ ہی یہ کام آسانی سے کر سکے گا۔ تم اس پولی واک کی خدمات کیوں نہیں جاصل کرتے۔ وہ بے حد محمدار آدمی بھی ہے اور اس کا کام بھی ہی ہے۔..... جیکن نے کہا۔

”پولی واک اور واقعی تم نے بے حد اچھی شب دی ہے جیکن پولی واک واقعی ہترن آدمی ثابت ہو گا۔..... روجرنے چونکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نیلے رنگ کے فون کار سیور انٹھایا اور اس کے نیچے لگے ہوئے بنن کو پریس کر دیا۔

”میں آپریشنل ہاؤس۔..... دوسری طرف سے ایک موڈبائن آواز سنائی دی۔“

”روجربول رہا ہوں۔..... روجرنے سخت لمحے میں کہا۔“ میں گرانڈ ماسٹر حکم فرمائیے۔..... دوسری طرف سے موڈبائن لمحے میں کہا گیا۔

”پاکیشیا میں پولی واک کو نکالش کردا اور پھر میری اس سے بات کراؤ فوراً۔..... روجرنے تحکماں لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے رسیور کہ دیا۔
پولی واک کو کہہ دینا کہ وہ نگرانی اس طرح کرے کہ اس مفران کو اس پر کسی طرح شک نہ ہو سکے۔..... جیکن نے کہا۔
”ظاہر ہے اسے ایسے ہی کرنا پڑے گا۔ درد وہ کس طرح نگرانی کر سکتا ہے۔..... روجر نے جواب دیا اور پھر تقریباً اس منٹ کے اختتام کے بعد اس نیلے رنگ کے فون کی گھنٹی نج اٹھی اور روجر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا۔

”میں گرانڈ ماسٹر سپیکنگ۔..... روجرنے کہا۔“
”رابرٹ بول رہا ہوں جاب آپریشنل ہاؤس سے پولی واک لائن پر موجود ہے۔ بات کچھے۔“ دوسری طرف سے موڈبائن آواز سنائی دی۔
”ہمیو ہمیو پولی واک بول رہا ہوں۔..... چند لمحوں بعد رسیور پر ایک آواز سنائی دی۔

”پولی واک میں روجربول رہا ہوں۔..... روجرنے کہا۔“
”روجر۔ اور اور۔ مگر مجھے تو کہا گیا کہ گرانڈ ماسٹریات کرنا چاہتا ہے۔“ دوسری طرف سے حریت بھرے لمحے میں کہا گیا۔
”اب میں ہی گرانڈ ماسٹر ہوں۔..... روجرنے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ تم۔ ویری گڈ۔ مگر لارین کا کیا ہوا۔..... دوسری طرف سے حریت بھرے لمحے میں کہا۔“
”آنے موت کی سزادے دی گئی ہے۔..... روجرنے جواب دیا۔

وہ تھا ہی اس قابل۔ بد دماغ اور مغز و رآدمی۔ بہر حال مبارک ہو
میرے لئے کیا حکم ہے..... پولی واک کی آواز سنائی دی۔
” تمہیں معلوم ہو گا کہ لارین نے پاکیشیا میں ایک مشن پر کام کیا
تھا..... رو جرنے کہا۔

” ہاں اچھی طرح معلوم ہے۔ اس نے چہلے مجھے اس مشن پر کام
کرنے کے لئے کہا لیکن میں نے انکار کر دیا تھا کیونکہ دریا میں رہ کر مگر
چھ سے بیرون لئے کامیں قائل نہیں ہوں۔ پھر اس نے پی دن کو ہبھاں
بھیجا۔ ولیے اس کے لئے عمارتوں، گاؤں اور مشینزی کو منگوانے اور
اس کی تھیب کا سارا کام میں نے ہی کرایا تھا۔ میں نے پی دن کو
مشورہ دیا تھا کہ وہ اس علی عمران کو نہ چھیڑے لیکن وہ نہ مانا اور نتیجہ تو
تمہیں بھی معلوم ہو گیا ہو گا۔ سب کچھ ہی ختم ہو گیا۔..... پولی واک
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” ہاں اس نے میرا اور جیکسن کا کہانہ مانا تھا۔ بہر حال وہ لپٹنے انعام
کو پہنچ گیا اور اب میں نے اس مشن کو سرے سے ہی شوٹ کر دیا ہے
لیکن مجھے خطرہ ہے کہ وہ عمران جواب بھی سنائے کسی ہسپتال میں بے
ہوش پڑا ہے۔ ہوش میں آگیا یا پھر وہ ہوش میں نہ بھی آیا تو تب بھی
پاکیشیا سیکرٹ سروس گرانڈ ماسٹر کے خلاف لازماً کام کرے گی۔ اس
لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر وہ لوگ گرانڈ ماسٹر کے خلاف کام
کریں تو پھر ان کے خاتمے کی کوئی فول پروف پلاتنگ کی جائے۔ اب
تم نے اس عمران کی اس طرح نگرانی کرنی ہے کہ اس کی سرگرمیوں

کی روپورٹ مجھے ملتی رہے تاکہ میں اس کے خلاف بروقت پیش پنڈی کر
سکوں۔ اس کے لئے تمہیں تمہارا منہ مانگا معاوضہ دیا جائے گا۔ رو جرنے
نے کہا۔

” ٹھہریک ہے۔ یہ کام میں آسانی سے کر سکتا ہوں۔ لیکن یہ بات
اچھی طرح سن لو کہ میں صرف نگرانی کروں گا۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں
اور معاوضہ پچاس لاکھ ڈالر لوں گا اور وہ بھی ایٹڈا نس۔..... پولی
واک نے کہا۔

” یہ تو بے حد بڑا معاوضہ ہے پولی واک۔..... رو جرنے میں
بناتے ہوئے کہا۔

” تم کام کی نوعیت بھی دیکھو۔ چہلے اس کام کے لئے اہتمامی تربیت
یافتہ افراد کو تعینات کرنا ہو گا اور عمران کے ارد گرد رہنے والے افراد
کو بھاری قیمت دے کر غریب نا ہو گا۔..... پولی واک نے کہا۔

” پھر بھی یہ معاوضہ بہت ہے۔ میں تمہیں بیس لاکھ ڈالر دے سکتا
ہوں۔ اگر تمہاری مرضی آئے تو اسے قبول کر لو ورنہ میں کوئی اور
بندوبست کر لوں گا۔..... رو جرنے اس بار خلیفہ مجھے میں کہا۔

” اچھا۔ تمہیں لاکھ دے دو بس اب کوئی جنت نہ کرو۔..... دوسری
طرف سے پولی واک نے کہا اور رو جرنے کے چہرے پر مسکراہٹ تیرنے
لگی۔

” چلو تم پرانے دوست ہو۔ اس لئے پانچ لاکھ تمہاری دوستی کے
نام پر دے دوں گا۔ اب تو خوش ہو لیکن کام بھر پورا نہ اڑ میں ہونا

چاہئے۔.....روجر نے کہا۔
• ٹھکریہ - کام کی فکر مت کرو۔ تم مجھے جلتے ہو کر میں کام کس انداز میں کرتا ہوں۔ دوسری طرف سے پولی واک نے صرت ہرے لمحے میں کہا۔

• اوے کے میں آج ہی رقم چہارے اکاؤنٹ میں متصل کراویتا ہوں اکاؤنٹ نمبر اور بینک کا نام وغیرہ بتاؤ۔ روجر نے کہا۔
• وہیں ناڈر میں لارنس بینک میں برائغ میں جمع کراوے وہی پرانا اکاؤنٹ۔ پولی واک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

• اوے کے۔ روجر نے کہا اور سیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔
• رقم اس کے اکاؤنٹ میں جمع کراوے جیکسن اور اس کے ساتھ ہی آج شام جنرل میٹنگ بھی کال کرلو۔ تاکہ اب گرانڈ ماسٹر کے تمام کاموں کے بارے میں درست لائے عمل طے کر لیا جائے۔ روجر نے ر سیور رکھ کر جیکسن سے کہا۔

• تھیک ہے۔ اب مجھے اجازت۔ جیکسن نے کسی سے انجھٹہ ہوئے کہا اور روجر نے اخبات میں سر ٹلا دیا۔ جیکسن تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ روجر نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا تو دروازہ خود بخود کھل گیا اور جیکسن لمبے لمبے قدم اٹھا کرے سے باہر نکل گیا۔

“تو ہاتھ فیلڈ کا اصل مشن ڈیپنس سسٹم کی فائل اڑانا تھا لیکن اس کے لئے انہوں نے اس قدر خوفناک انداز میں تحریک کاری کیوں کی یہ بات میری بھی میں نہیں آرہی۔ عمران نے ہونٹ چھاتے ہوئے سامنے بیٹھنے، ہوئے بلکہ زرد سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ اس وقت دانش میزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ اسے ہسپیت سے آئے ہوئے آج دوسرا روز تھا۔ اور ان دو دنوں میں پوری سیکرٹ سروس ان ہلاک ہونے والے غیر ملکیوں کے بارے میں چنان بین میں صرف تھی تاکہ کوئی ایسا کلیو حاصل کیا جاسکے جس سے ہاتھ فیلڈ کے بارے میں مزید کوئی تفصیلات حاصل ہو سکیں۔ خود عمران نے بھی دنیا بھر کی تمام معلومات فروخت کرنے والی ۶ جنسیوں سے رابطہ کر کے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ہر جگہ سے یہی جواب تھا کہ اس نام کی کسی تشکیم کا وجود ہی نہیں ہے۔ غیر ملکیوں کا تعاق

کسی ایسی تنظیم کے آلا کار تھے جنہوں نے انہیں لپنے مخصوص مقاصد کے لئے استعمال کیا ہے اور ہاث فیلڈ کا نام صرف ڈائج دینے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ بلیک زردو نے کہا۔

”ہاں لگتا تو ایسا ہی ہے لیکن وہ تنظیم کون سی ہو سکتی ہے۔ اس کے بارے میں کلیو کیسے مل سکے گا۔ مجھے تو ان کے انداز اور ان کے وسائل سے یہ شک گزرتا ہے کہ یہ گروپ بلیک تحضیر کا گروپ تھا جنہیں بلیک تحضیر نے آج تک اس انداز میں کبھی کام نہیں کیا۔“
عمران نے تشویش بھرے لمحے میں کہا۔

”واقعی جس طرح کی مشیزی ان لوگوں نے استعمال کی ہے۔ اس کے مطابق تو یہی لگتا ہے کہ یہ کام بلیک تحضیر کا ہی تھا۔“ بلیک زردو نے اشبات میں سر ملاتے ہوئے کہا۔

”ٹائیگر کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ نجات دہ کیا کرتا پھر رہا ہے۔ ذرا انٹائیگر کی فریکچوں سی ایڈ جست کرو۔“ عمران نے کہا تو بلیک زردو نے ٹرانسیسیٹر ٹائیگر کی فریکچوں سی ایڈ جست کرنا شروع کر دی اور پھر اس نے ٹرانسیسیٹر آجے کھکا کر عمران کے قریب کر دیا۔
عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بثن دبا دیا۔

”ہیلو ہیلو عمران کانگ اور۔“ عمران نے کال دینی شروع کر دی۔ تھوڑی در بعد ٹرانسیسیٹر سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

”ٹائیگر اشنڈنگ بس اور۔“ ٹائیگر کا لمحہ مودباش تھا۔

”تم نے اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی اور۔“ عمران کا لمحہ

چونکہ ایکریمیا سے تھا اور وہ فائل بھی ایکریمیا سے ہی واپس حاصل کی گئی تھی۔ اس لئے ایکریمیا میں سیکرٹ سروس کے فارن ایجنسیس بھی کلیو کے بچھے کام کرتے رہے۔ لیکن صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ ہیری جس کے نام پر وہ سپیشل لاکر تھا ایکریمیا کی ایک مجرم تنظیم پی۔ دون کا چیف تھا اور سارا گروپ جو ہلاک ہوا۔ اس کا تعلق اس پی۔ دون سے ہی تھا۔ مشیزی بھی ایکریمیا سے ہی ہبھاں لائی گئی تھی اور تمام عمارتیں اور خاص طور پر جو ہمارت ہیڈ کوارٹر کے لئے حاصل کی گئی تھی وہ اس ہیری کے نام سے ہی فریدی گئی تھیں اور پی۔ دون ایکریمیا کی ایک عامی تنظیم تھی اس کے متعلق جو کچھ معلوم ہوا تھا اس کے مطابق وہ اتنی بڑی تنظیم نہ تھی کہ اس قدر خوفناک انداز میں ہبھاں تخریب کاری کرتی اور اب اس قدر جدید اور بحیثیہ مشیزی استعمال کرتی۔ اس کے علاوہ وہ ایسی تنظیم بھی نہ تھی کہ اس کے جسموں میں اس قدر جدید انداز کے بھ نصب ہوتے اور اس کے چیف کے دل میں ایسا آلہ فٹ ہوتا کہ جس کی مالیت شاید لاکھوں ڈالر سے بھی زیادہ ہو سکتی تھی جب کہ ایکریمیا سے اس پی۔ دون کے بارے میں جو مسلسلہ اطلاعات ملی تھیں اس کے مطابق یہ لوگ کبھی اس طرح کے بڑے کاموں میں لوث ہی نہ رہے تھے اور خاص طور پر یہ بات کہ اس پی۔ دون کے ساتھ کبھی بھی ہاتھ فیلڈ نام کی کسی تنظیم کا کوئی رابطہ نہ سنائی گیا تھا۔

”عمران صاحب میں نے خود بھی اس پر غور کیا ہے۔ میں تو اس بیچ پر ہنچا ہوں کہ یہ پی۔ دون یا جو بھی ان کا اصل نام ہو۔ یہ دراصل

خت تھا۔

جی ہاں لیکن وہ عام سا حلیہ ہے۔ اس میں کوئی خاص بات نہیں

”باس میں ایک خاص کلیوپر کام کر رہا ہوں کہ ان لوگوں نے ہبھڑا ہے۔ البتہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس تصدق حسین کی دائیں کنپنی پر ایک کوارٹر والی عمارت خریدنے کے لئے ہبھڑا کس کا سہارا ایسا تھا۔ جس دو مز سا ابھرا ہوا ہے۔ بس اتنا معلوم ہو سکا ہے اور.....“.....ٹائیگر نے آدمی نے یہ سو دا کرایا تھا اسے دوسرے روز کیفے گرین سے لٹکتے ہوئے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گولی مار دی گئی تھی۔ حالانکہ وہ سید حاسادھا کارڈ باری آدمی تھا۔ گولی دایں کنپنی پر گوڑا ابھرا ہوا ہے۔ یہ تو خاص نہایتی ہے اور.....“.....مارنے والے کے متعلق صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ سرخ رنگ کی نیز ہمراں نے کہا۔

کار سے فائزگ کی تھی اور اس سرخ رنگ کی کار میں دو غیر ملکی دیکھا۔ یہ بس لیکن میں نے اس نہایتی کے تحت اس آدمی کو تلاش گئے اس سرخ رنگ کی کار پر نمبر پیٹ بھی موجود نہ تھی لیکن اس کے دردندے کی بے حد کوشش کی ہے لیکن کامیابی نہیں ہو سکی اور.....“.....ایک خاص نہایتی مجھے معلوم ہو گئی کہ اس کار کے دائیں طرف کی ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

بیک لائٹ کے نیچے نیشنل آٹوز کا سٹکر موجود تھا۔ چنانچہ میں نے ”تم کر ڈینٹ کالوں کی کوئی نمبر چار کے بارے میں معلومات نیشنل آٹوز سے معلومات حاصل کیں تو وہاں سے پتہ چلا کہ یہ کار ایک ایسی حاصل کر دا اور ڈینٹ کلب میں اس نہایتی کے تحت بھی معلومات مقامی آدمی تصدق حسین نے خریدی تھی لیکن اس تصدق حسین کا ہمیشہ حاصل کر دا اور پھر مجھے فوراً ٹرانسیور پورٹ دو۔ میں انتظار کر رہا تھا رجسٹر میں درج ہے وہ جعلی ہے اس کالوں کا وجود ہی نہیں ہے۔“.....ہمراں نے اور.....“.....

اوور.....ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”میں بس اور.....“.....ٹائیگر نے جواب دیا اور ہمراں نے اور اینڈ کون سی کالوں کا نام لکھوا یا گیا ہے اور.....“.....ہمراں نے پوچھا۔

”ڈینٹ کالوں کوئی نمبر چار کا پتہ درج ہے۔ لیکن ڈینٹ نام کی“.....اس پر میری شخصی فریکننسی ایڈ جسٹ کر دو۔“.....ہمراں نے کوئی کالوں نہیں ہے اور.....“.....ٹائیگر نے جواب دیا۔

”کر ڈینٹ کالوں تو ہے اور اس میں ڈینٹ نام کا ایک لکب بھی۔“.....موس فریکننسی ایڈ جسٹ کرنی شروع کر دی۔

”موجود ہے۔ اس تصدق حسین کا حلیہ معلوم کیا ہے۔“.....پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹرانسیور کاں آنی شروع ہو گئی اور ہمراں نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسیور آن کر دیا۔

ہمراں نے پوچھا۔

نے بڑی زبردست تفتیش کی ہے لیکن کار کے متعلق کسی کو کچھ معلوم نہیں ہوا کا اور نائیگر نے جواب دیا۔

”کس وقت یہ واقعہ ہوا تھا اور عمران نے پوچھا۔

”رات آٹھ بجے کے قریب اور نائیگر نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے تم مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ کوشش فرض ہے۔ شاید کوئی بات سامنے آجائے اور اینڈآل ” عمران نے کہا اور ڈرامسیر آف کر دیا۔

”اب مزید کیا کوشش کرے گا وہ بھلے ہی اس نے کافی کوشش کر رہا ہے۔ حلیہ بھی ملتا ہے اور نفلانی بھی لیکن اس کا نام راحت عزیز بتائیا گیا ہے اور یہ راحت عزیز ایک ہفتہ بھلے ایک کار کے نیچے آ کر کچلا گیا ہے اور آج تک اس کار کا پتہ نہیں چل سکا اور نائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جو لیا بول رہی ہوں دوسری طرف سے جو لیا کی آواز سنائی دی۔

”ایکسو عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

”لیں باس جو لیا کا ہمہ لیکھت مودبانت ہو گیا۔

”لبرٹی پلازو کے سامنے ایک آدمی جس کا نام راحت عزیز بتایا گیا

ہے اور جو کر لیہنٹ کالونی میں واقع ڈیمنٹ کلب کا مینجر تھا۔ کئی دن پہلے رات کو آٹھ بجے کار کے نیچے آ کر کچلا گیا ہے، لیکن اس کار کا پتہ

نہیں چل سکا۔ تم صدر۔ کیپشن ٹھکیل اور نعمانی کو فون کر کے وہاں بھجو اور انہیں کہو کہ وہ موقع پر موجود دکانداروں اور دوسرے لوگوں

”ہیلو ہیلو نائیگر کانگ اور ڈرامسیر سے نائیگر کی آواز سنائی دی۔

”یہ عمران اینڈنگ یو کیا رپورٹ ہے اور عمران نے پوچھا۔

”پاس کوئی نمبر چار میں تو ایک کرشل کالج قائم ہے اور طویل عرصے سے قائم ہے۔ البتہ ڈیمنٹ کلب سے اس گورنمنٹ آدمی کے

بارے میں معلومات ملی ہیں۔ اس نشان والا آدمی وہاں اسٹیشن ٹینجر

رہا ہے۔ حلیہ بھی ملتا ہے اور نفلانی بھی لیکن اس کا نام راحت عزیز بتائیا گیا ہے اور یہ راحت عزیز ایک ہفتہ بھلے ایک کار کے نیچے آ کر کچلا گیا ہے اور آج تک اس کار کا پتہ نہیں چل سکا اور نائیگر نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ پلاتنگ کے تحت کام کیا گیا ہے اور

ہر کلیو بھلے سے ہی ختم کر دیا گیا ہے۔ کس علاقے میں یہ کار کے نیچے کچلا گیا ہے۔ اور عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

”لبرٹی پلازو کے سامنے وہ وہیں رہتا تھا اور نائیگر نے جواب دیا۔

”تم نے وہاں کے تھانے سے معلومات حاصل کی ہیں۔ شاید کسی نے اس کار کو دیکھا ہوا اور عمران نے پوچھا۔

”لیں باس لیکن تھانے والوں نے اب تک سوائے ایک رپورٹ لکھنے کے مزید کوئی کام نہیں کیا۔ ویسے ان کے کہنے کے مطابق انہوں

سلیمان کا مودباداہ ہجہ اور بیگم صاحبہ کے الفاظ سن کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ وہ سمجھ گیا کہ سٹنگ روم میں یقیناً اماں بی موجود ہوں گی اس لئے سلیمان کا ہجہ اس قدر مودباداہ ہے اسی لمحے دروازے سے سلیمان باہر نکلا اور پھر وہ عمران کو دیکھ کر ٹھہر گیا۔

”یہ تم دروازہ کیوں نہیں بند رکھتے۔ ہزار بار سمجھایا ہے کہ دروازہ بند رکھا کرو۔ کوئی روح دغیرہ اندر آگئی تو۔.....“..... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

”بڑی بیگم صاحبہ تشریف لائی ہیں۔.....“..... سلیمان نے جواب دیا اور تیزی سے مذکر کچن کی طرف بڑھ گیا۔

”بڑی بیگم صاحبہ یعنی اماں بی۔ اور اسی لئے مجھے فلیٹ روشن روشن اور پر نور نظر آ رہا تھا۔.....“..... عمران نے تیز لمحے میں کہا اور پھر وہ جان بوجھ کر تیزی سے چلتا ہوا سٹنگ روم میں داخل ہوا۔

”السلام علیکم ورحمة اللہ..... اماں بی آپ کیسے آئیں مجھے بلوا لینا تھا۔“..... عمران نے جلدی سے کہا اور جا کر اماں بی کے سامنے قالمیں پر بنیجھ گیا۔

”وعلیکم السلام۔ تم شادی کے بعد اب تک کوئی کیوں نہیں آئے۔ تمہیں معلوم ہے کہ کتنے دن گزر چکے ہیں ہمارا فون کرو تو تمہی جواب ملتا ہے کہ تم کہیں گئے ہوئے ہو۔ کہاں آوارہ گردی کرتے رہتے ہو۔ اور یہ تمہارا نگ اس قدر پیلا کیوں ہو گیا ہے۔ آنکھیں بھی

اندر کو دھنسی ہوئی ہیں۔..... اماں بی کا فصیلہ لمحے بنت کرتے ہیں۔..... اسی لمحے اسے سٹنگ روم سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

سے مل کر اس کار کے متعلق کوئی خاص کلیو کلاش کریں ”..... عمران نے ایکسو کے لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”یہ بس۔..... دوسری طرف سے جواب دیا اور عمران نے رسپورٹ کھو دیا۔

”میں فلیٹ پر جا رہا ہوں اگر کوئی خاص اطلاع ملے تو مجھے کال کر لینا۔.....“..... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”یہ سر۔..... بلیک زیر دنے کہا اور احتراماً کرسی سے اٹھ کر داہوا عمران آہستہ سے مڑا اور پھر آہستہ آہستہ قدم المحماتہ پیروںی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ پوری طرح ٹھیک نہ ہوا تھا۔ زیادہ تیز طلنے سے اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگتے تھے اس لئے وہ آہستہ آہستہ چلتا تھا اور شاید اسی وجہ سے وہ خود اس انکو اتری کے لئے نہ گیا تھا۔ تھوڑی در بعد اس کی کار دانش منزل سے نکل کر فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ فلیٹ کے نیچے گیراج میں کار بند کر کے وہ آہستہ آہستہ سریھیاں چھڑتا ہوا فلیٹ پر پہنچ گیا۔ اس نے کال بیل بجائے کے لئے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ اسے احساس ہوا کہ دروازہ کھلا ہوا ہے اس نے دروازے کو آہستہ سے دبایا تو وہ داقچی کھلا ہوا تھا۔ عمران کے اعصاب تن سے گئے۔ وہ ہونٹ بھینچ آہستہ آہستہ چلتا ہوا آئے بڑھنے لگا۔

”صاحب آرہے ہیں بیگم صاحبہ۔ ابھی تھوڑی در میں پہنچ جائیں۔..... اسی لمحے اسے سٹنگ روم سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

ہوئے اچانک لفکر مندی میں تبدیل ہو گیا۔
”اماں بی اب کیا جاؤں۔ شریا کی خاطر مجھے بڑا سخت چلہ کرنا پڑا ہے۔
اسی لئے تو آپ کو سلام کرنے بھی نہیں آسکا۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”مگر اماں بی آیت الکرسی نیک جن کو تو نہیں روک سکتی۔ وہ تو
چھٹ سکتا ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سلیمان
ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا اس نے ٹرے میں دودھ سے بھرے
ہوئے دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔

”نیک جن۔ کیا بکواس کر رہے ہو جو جن نیک ہو گا اسے کیا
ضرورت ہے کسی سے چھٹنے کی۔ نیک جن تو الا ہم انسانوں کی
حافظت کرتے ہیں۔..... اماں بی نے سلیمان کے ہاتھ سے دودھ کا
گلاس لیتے ہوئے کہا۔ دودھ ان کا پسندیدہ ترین مشروب تھا۔ اور ظاہر
ہے سلیمان اچھی طرح جانتا تھا کہ بڑی بیگم کو کیا پیش کرنا ہے۔

”نہیں اماں بی نیک جن بھی چھٹ جاتے ہیں جیسے یہ سلیمان میری
جان کو چھٹا ہوا ہے۔..... عمران نے دوسرا گلاس سلیمان کے ہاتھ سے
لیتے ہوئے کہا۔

”خبردار اگر سلیمان کو کچھ کہا۔ یہ اہتمائی نیک بچہ ہے۔ اللہ بخش
اس کی ماں بھی اہتمائی نیک اور پرہیزگار عورت تھی۔ اسے دودھ
پلاتے وقت قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتی تھی۔..... اماں بی نے کہا
اور سلیمان مسکراتا ہوا اپس چلا گیا۔ عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔
وہ سمجھ گیا تھا کہ دودھ کا گلاس پیش کر کے سلیمان نے اماں بی کی
بحدروں حاصل کر لی ہیں۔

”اماں بی اسی لئے تو میں نے اسے نیک جن کہا تھا۔ جیسے وہ وقار
صاحب ہیں۔ وہ بھی مجھے نیک جن ہی لگتے ہیں۔..... عمران نے
غصیلے لمحے میں کہا۔

”شریا کی خاطر چلہ کیا مطلب یہ کیا بکواس شروع کر دی ہے تم نے؟“
اماں بی نے اہتمائی غصیلے لمحے میں کہا۔
”اماں بی ایک بزرگ نے بتایا تھا کہ اگر نئی دہن کے تحفظ کے لئے
جلالی چلہ نہ کیا جائے تو نئی دہن سے جن چھٹ جاتے ہیں اور اماں بی
اب ڈیڈی تو چلہ کرنے سے رہے۔ آپ بھی بیمار رہتی ہیں۔ اس لئے
بڑا بھائی ہونے کے ناطے اگر میں شریا کے تحفظ کے لئے چلہ نہ کرتا تو کیا
کرتا۔ خدا کا شکر ہے کہ چلہ کامیاب رہا۔..... عمران نے کہا۔
”کس بزرگ نے بتایا تھا۔..... اماں بی نے غصیلے لمحے میں کہا۔
”کالے شاہ برکاتی نے۔ اماں بی بہت بڑے بزرگ ہیں۔ چلہ بھی
میں نے ان کی نگرانی میں کیا تھا۔..... عمران نے کہا۔

”تم نے مجھ سے تو پوچھ لینا تھا خواہ تکلیف اٹھاتے رہے کوئی
ضرورت نہیں تھی چلے کی۔ میں نے شریا کے لگے میں آیت الکرسی لکھوا
کر ڈال دی تھی اور آیت الکرسی جس کے پاس، بکواس کا کوئی کچھ نہیں
بگاڑ سکتا۔ سمجھے۔ اور خبردار آئتہ اگر یہ چلہ دغیرہ کیا تو جو تیوں سے
بکھر پڑی توڑ دیں گی۔ تمہاری عمر ہے چلے کرنے کی۔..... اماں بی نے
غصیلے لمحے میں کہا۔

مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ خردار اگر آستہہ بہنوی کے متعلق الیہ الفاظ منہ سے نکالے۔ وہ اتنا چھا اور فرمانبردار بچہ ہے۔ تمہاری طرح آوارہ گرد نہیں ہے۔ مجھے۔..... اماں بی نے دودھ پیتے پیتے گلاس ہٹا کر آنکھیں نکلتے ہوئے کہا۔

”اسی لئے تو جلای چپہ کیا ہے اماں بی۔ تاکہ وہ فرمانبردار اور اچھا بچہ بنارہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اچھا چھوڑو اس بکواس کو اور میرے ساتھ چلو۔..... اماں بی نے کہا اور دودھ کا آخری گھونٹ لے کر انہوں نے الحمد للہ کہا اور گلاس میز پر رکھ دیا۔

”کہاں اماں بی۔..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”شریا کے سرال جانا ہے۔..... اماں بی نے جواب دیا۔

”سرال کیوں۔ کیا شریا نے بلوایا ہے۔..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”اس نے کیوں بلوانا ہے۔ یہ رسم ہوتی ہے کہ دو ہفتواں بعد لڑکی کے میکے سے بزرگ جاتے ہیں۔..... اماں بی نے کہا۔

”تو پھر ڈیڈی کو جانا چاہئے آپ کے ساتھ۔ میں تو ابھی بزرگ نہیں بنتا۔..... عمران نے جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا۔

”وہ کسی سرکاری دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ ایک تو یہ دورے جان کاروگ بن گئے ہیں۔ ختم ہونے میں نہیں آتے۔ اور تم بھی شریا

کے بڑے بھائی ہو۔ اس لحاظ سے تم بھی اس کے بزرگ ہو۔..... اماں بی نے کہا۔

”لیکن اماں بی میری تواب بھی شادی نہیں ہوئی اور میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ اگر غیر شادی شدہ آدمی رسم کے وقت چلا جائے تو خوست پڑ سکتی ہے۔ آپ تمہارا منتظر کر لیں۔ ڈیڈی دورے سے واپس آجائیں گے پھر آپ دونوں اکٹھے ٹپے جائیں۔..... عمران نے کہا وہ دراصل کسی نہ کسی طرح وہاں جانے سے جان چھروانا چاہتا تھا کیونکہ اس حالت میں وہ وہاں جانا نہ چاہتا تھا۔

”یہ تم سے کون سے بزرگ ایسی اللہ سیدھی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ بتاؤ مجھے۔..... اماں بی نے فصلیلے لجھے میں کہا۔

”اماں بی بڑے ہنسنے ہوئے بزرگ ہیں۔ کالے شاہ برکاتی وہ روحانی دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ واپس آجائیں گے تو میں انہیں کوٹھی لے آؤں گا۔ وہ بھی کہہ رہے تھے کہ تمہاری اماں بی بے حد نیک ہیں۔ میں انہیں سلام کرنے جاؤں گا۔..... عمران نے خوشادانہ لجھے میں کہا۔

”مجھے ضرور طوانا اس سے اچھا تھیک ہے۔ پھر تمہارے ڈیڈی کے ساتھ چلی جاؤں گی لیکن اب میں کوٹھی کیسے جاؤں گی کارتوں میں نے واپس بھجوادی تھی۔..... اماں بی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”میں آپ کو چھوڑ آتا ہوں اپنی کار میں۔..... عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”اپنی کار میں لا حول ولا قوہ وہ کار ہے۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے پھون کو سیر کرانے والی گاڑی ہو۔ تم فون کر کے ڈرائیور کو کہہ دو کہ کار لے آئے۔“..... اماں بی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران نے جلدی سے رسیور انٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ رابطہ قائم ہوتے ہی اس نے ملازمہ کو کہہ دیا کہ وہ ڈرائیور کو کار سمیت فوراً فلیٹ ٹھیک دے اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اماں بی ہاتھ میں پکڑی ہوئی تسبیح کے دانے گھماتے میں مصروف تھیں۔

”سلیمان۔ سلیمان۔“..... عمران نے سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

”جی صاحب۔“..... سلیمان نے فوراً ہی کسی جن کی طرح تنوادار ہوتے ہوئے کہا۔

”اماں بی کو دودھ کا دوسرا گلاس لادو۔“..... عمران نے سلیمان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

”نہیں بس رہنے دو۔ جاؤ سلیمان۔ ارے ہاں سنواس کارنگ دیکھا ہے۔ کس قدر پیلا ہو رہا ہے۔ اس لئے اسے روزانہ چار گلاس دودھ کے پلانا اگر یہ انثار کرے تو مجھے فون کر دینا۔“..... اماں بی نے کہا۔

”جی بڑی بیگم صاحبہ میں نے ہزار بار کہا ہے منت کی ہے کہ آپ چائے نہ پیا کیجئے لیکن صاحب ملتے ہی نہیں۔“..... سلیمان کو موقع ملا تو وہ بات کرنے سے باز نہ آیا۔

”چائے۔ کتنی پیالیاں پیتا ہے یہ چائے کی۔“..... اماں بی نے

غصیلے لمحے میں پوچھا۔

”اماں بی میں تو صرف ایک دو پیالیاں پیتا ہوں سوہ بھی بس چائے کی لگاگ ہوتی ہے۔ باقی تو دودھ ہوتا ہے۔“..... عمران نے مسکے سے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”چلو ایک دو پیالی تو تھیک ہے لیکن خردوار اگر اس سے زیادہ ایک بھی پیالی پی تم نے۔ رنگ دیکھا ہے اپنا کس طرح جلا جا رہا ہے۔“..... اماں بی نے کہا۔

”اماں بی آپ نے سلیمان کارنگ نہیں دیکھا۔ سارا دن چکن میں گھسا چائے ہی پیتا رہتا ہے۔ لا کھ میں نے منع کیا ہے کہ چائے نہ پیا کر دو رہ اس قدر کالے ہو جاؤ گے کہ پھر تمہارے لئے افریقیہ سے کوئی صبحن منگوانی پڑے گی لیکن یہ باز ہی نہیں آتا۔ بس چائے کی پیالیوں پر پیالیاں پیئے چلا جاتا ہے۔“..... عمران نے اب بات سلیمان پر رکھتے ہوئے کہا۔

”کیوں۔ کیا عمران درست کہ رہا ہے۔ تمہارا رنگ تو واقعی ہتلے سے فراب ہو رہا ہے۔“..... اماں بی نے پھنکارتے ہوئے لمحے میں کہا۔

”جی ہاں بڑی بیگم صاحبہ صاحب تھیک کہ رہے ہیں۔“..... سلیمان نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور اماں بی کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔ اسے شاید تصور بھی نہ تھا کہ سلیمان اس طرح یہ بات مان لے گا۔ حالانکہ وہ جانتا تھا کہ سلیمان دیکھے بھی زیادہ چائے پینے کا عادی نہیں ہے۔

لیوں - کیوں پیتے ہو اس قدر چائے سب لو اماں بی کا
نعت عروج پر چکنگیا۔

کیا کروں جنی بیگم صاحبہ - صاحب کا حکم ہے - اور آپ نے خود
ہی کہا تھا کہ میں صاحب کی خدمت کیا کروں سلیمان نے رو
بینے والے لجھے میں کہا۔

ارے ارے خواہ تو وہ بھوک پر ازالہ لگا رہے ہو - میں نے کبھی
تمہیں کہا ہے کہ اتنی چائے تو میران نے داقتی بو کھلانے
ہونے لجھے میں میں کہا۔

آپ نے کہا نہیں تھا کہ چائے کی پتی کابلی بے حد کم ہے - پچھلے
مہینے کہا نہیں تھا سلیمان نے کہا۔

تو اس سے کیا ہوا - اس سے تو سمجھی ثابت ہوتا ہے کہ چائے میران
کم پی جاتی ہے میران نے منہ بنتا تھے ہوئے کہا۔

تو پھر میں کیا کرنا - بل زیادہ کرنے کے لئے تو قاہر ہے چائے کی
پتی استعمال کرنی پڑے گی - اس لئے مجبوراً مجھے روزانہ بیس پچیس
پیالیاں پڑتی ہیں سلیمان نے بڑے مخصوص سے لجھے میں
کہا اور میران اس کے اس انداز پر بے اختیار نہیں پڑا۔

دیکھا اماں بی کس قدر احمد آدمی ہے یہ میران نے اماں
بی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

احمد تو ہے لیکن ہے فرمانبردار - سنو سلیمان جیسے زیادہ چائے پینے
سے آدمی بیمار ہو جاتا ہے - اس لئے چائے نہ پیا کرو - چاہے یہ میران

تمہیں کچھ بھی کہے کجھے اماں بی نے مسکراتے ہوئے کہا -
انہیں شاید سلیمان کی فرمانبرداری پسند آگئی تھی۔

مجھی اچھا بڑی بیگم صاحبہ سلیمان نے جواب دیا اور اسی لمحے
کاں بیل کی آواز سنائی دی تو سلیمان تیزی سے مذکور دروازے کی طرف
بڑھ گیا۔

وہ ڈرائیور آیا ہو گا میران نے کہا اور اماں بی صوفے سے
انہ کھڑی ہوئیں - سلیمان نے واپس آکر ڈرائیور کے آنے کی اطلاع
دی تو میران اماں بی کو ساتھ لے کر نیچے کار بیک چھوڑنے آیا - جب کار
چلی گئی تو میران ایک طویل سانس لے کر مڑا اور دوبارہ آہستہ آہستہ
سیڑھیاں پر چھٹا ہوا افیٹیٹ میں چھپا۔

ادھر آؤ سلیمان میران نے صوفے پر بیٹھتے ہی فصلیے لجھے
میں کہا۔

نی المآل میں قارغ نہیں ہوں جتاب - جنی بیگم صاحبہ کے آنے
کی وجہ سے میرلنگ ادھورا رہ گیا تھا سلیمان کی آواز سنائی دی -
میں بھی تو تمہیں لجھ لانے کے لئے بلا رہا تھا - اماں بی کے سامنے تو
بڑے فرمانبردار بننے کھوئے تھے - اب اکیلے لجھ کر رہے ہو اور مجھے پوچھا
سکتے ہیں میران نے فصلیے لجھے میں کہا۔

لچکنے کے بعد آپ کے لئے پرمیزی کھانا تیار کروں گا - میں کے
بعد بھی ایک ماہ تک پرمیزی کھانا کھانا پڑتا ہے - دورہ جن چھت جاتے
ہیں سلیمان نے ترکی بہ ترکی جواب دیکھتے ہوئے کہا۔

"اے اے۔ تم نے بھی سن لی تھی چلے والی بات۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بھی شکر کریں میں نے بڑی بیگم صاحبہ کو بتایا نہیں کہ آپ کس لئے چلے کلتے رہے ہیں ورنہ ابھی آپ کے سارے جن نکال کر آپ کی بھتی پر رکھ دیتیں۔"..... سلیمان کی آواز سنائی دی اور پھر وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا دروازے پر گنودار ہوا۔

"کس کے لئے چلے کامتا رہا ہوں۔ کیا مطلب ہے تمہارا۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میرے ساتھ کیا ہوا تھا۔"..... عمران نے آنکھیں نکلتے ہوئے کہا۔

"جب کسی دنیاوی مقصد کے لئے چلے کامنا جائے تو یہی ہوتا ہے۔ آپ تو پھر بھی نجع گئے ہیں ورنہ جن تو گردنیں مردوز دیا کرتے ہیں۔"..... سلیمان نجع کے برتن میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"دنیاوی مقصد کیا مطلب۔"..... عمران نے جان بوجھ کر کہا۔ "ظاہر ہے رقبابت کے سلسلے میں ہی فائزگ ہوئی ہو گی اور رقبابت اس دنیا کی رہنے والی کسی محترمہ کی خاطر ہی ہو سکتی ہے۔"..... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ابھی ایسی نوبت نہیں آئی اور چونکہ تم نے مجھ پر بہتان لگایا ہے اس لئے تمہارے دس سابقہ سالوں اور دس آئندہ سالوں کی تباہ غبیط ہے"..... عمران نے کہا۔

"تبخواہ کی آج کل کون پرواہ کرتا ہے۔ وہ تو بے چاری تباہ رجسٹر

کے کسی کو نہ میں سمجھی پڑی رہتی ہے۔ اصل رقم تو اور ثامن۔ بونس میڈیکل الاؤنس اور اس طرح کے نجاتے کون کون سے الاؤنسوں کی بینتی ہے۔ اس لئے وہ تو نکال پیئے۔"..... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اور ثامن تم لگاتے ہی نہیں۔ بونس تو مالک کو فائدہ ہونے کی صورت میں ہی ملتا ہے سہماں تو فائدے کی کبھی شکل تک نہیں دیکھی۔ میڈیکل الاؤنس تو اتنا مجھے ملنا چاہئے کہ تمہارے ہاتھ کے پکے ہوئے کھانے کھانے کے باوجود ابھی تک زندہ ہوں اور اس کے علاوہ کسی الاؤنس کا تمہیں نام ہی نہیں آتا۔ اس لئے معاملہ ختم۔"..... عمران نجع شروع کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ معاملہ آپ نے ختم کر دیا۔ پس میں نے سفہم کر لیا اب مجھ سے نہ پوچھئے گا کہ پرانے کوٹ کی جیب میں موجود لفافے میں بند رقم کہاں گئی۔"..... سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے ٹرالی دھکیلتا ہوا اپس مڑنے لگا۔

"اے اے رکور کو۔ اے وہ رقم تو کسی اور کسی تھی۔ اے میں نے تو اس لئے پرانے کوٹ میں رکھی تھی کہ تمہاری نظر دوں سے بچ رہے۔"..... عمران نے گھبرائے ہوئے لجھے میں کہا۔

"بزرگ کہتے ہیں کہ خزانے پرانے کھنڈرات سے ہی ملا کرتے ہیں اور بزرگوں کے دور میں ایسا ہی، ہوتا ہو گا۔ لیکن موجودہ دور میں خزانے پرانے کوٹوں سے ہی ملا کرتے ہیں۔ اور یہ بھی بزرگ ہی کہتے ہیں کہ

خزانہ اسی کا ہوتا ہے جس کو ملتا ہے۔..... سلیمان نے جواب دیا اور تیری سے ٹرالی دھکیلتا ہوا چکن کی طرف بڑھ گیا۔
”تو یہ اس شخص کو تو پولیس میں ہونا چاہئے۔ جہاں مرضی چیز چھپا لو۔ یہ بخی جاتا ہے۔..... عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا اور کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔ اور پھر اس نے ابھی کھانا ختم ہی کیا تھا کہ میلیفون کی گھنٹی نجع اٹھی۔

”سلیمان سلیمان دیکھنا اگر کوئی اپنا قرض مل گئے والا ہو تو چارے کو دے دینا اس رقم میں سے۔ میں ذرا ہاتھ دھولوں۔“..... عمران نے صوفی سے اٹھ کر باتھ روم کی طرف جاتے ہوئے اوپنجی آواز میں کہا۔
”کس رقم کی بات کر رہے ہیں وہ کوئی رقم تھی۔ صرف پاس ہزار روپے تھے۔ اس میں سے تو خیرات بھی نہیں دی جا سکتی، قرضہ کیسے چکایا جاسکتا ہے۔..... سلیمان نے دروازے میں نمودار ہوتے ہوئے کہا اور عمران مسکراتا ہوا باتھ روم میں چلا گیا۔ ہاتھ دھو کر اور کھلی دغیرہ کر کے جب وہ واپس آیا تو میلیفون کا رسیور علیحدہ رکھا ہوا تھا اور سلیمان ٹرالی میں خالی برتن رکھنے میں مصروف تھا۔

”ظاہر صاحب کافون ہے۔..... سلیمان نے کہا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”یہ عمران بول رہا ہوں۔“..... عمران نے رسیور الٹھا کر کہا۔
”عمران صاحب۔ صدر کی طرف سے ابھی رپورٹ ملی ہے۔ اس نے اس کا سراغ لگایا ہے۔ جس نے راحت عیز کو کھلا تھا۔ یہ کار

گرین ٹاؤن کے علاقے میں لا دارث کھڑی ہوئی پولیس کو ملی تھی اور اس وقت پولیس کی تحویل میں ہے۔..... بلیک زردو نے جواب دیا۔
”کس طرح معلوم ہوا کہ یہ وہی کار ہے۔..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

”صدر نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر لمبی پلازو کے ارد گرد رات کے وقت مستقل بیٹھنے والے دکانداروں اور دوسرے افراد سے انڈریو کے تو لمبی پلازو سے لفڑا ایک کوٹھی کے چوکیدار نے بتایا کہ اس نے خود اس حداثے کو دیکھا تھا تاکہ پولیس اس سے پوچھے کچھ کرے تو وہ اسے بتائے لیکن پولیس نے اس سے رابطہ ہی نہیں کیا اور خود خوف کی وجہ سے پولیس کے پاس نہ گیا۔ اس کار کا نمبر معلوم ہونے کے بعد صدر نے ایس پی ہاؤس سے رابطہ کیا ہاں اس کا ایک دوست خاصا بڑا افسر ہے۔ اس نے چیک کر کے بتایا کہ اس نمبر کی کار گرین ٹاؤن کے علاقے میں لا دارث کھڑی تھی ہے اور اسے تھانے کی پولیس نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے لیکن اس پر موجود نمبر پلیٹ جعلی ہے۔ اس لئے اس کے مالک کا پتہ نہیں چل سکا۔ اس پر صدر تھانے ہمچا۔ ہباں اس نے کار کا معائنہ کیا ہے۔ اس کے نچلے حصے پر خون کے داغ اور انسانی گوشت کے چھوٹے چھوٹے کئی لو تھرے ابھی تک چھٹے ہوئے موجود ہیں۔..... بلیک زردو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”پولیس کو یہ اطلاع نہیں ہوتی کہ اس کا نے لمبی پلازو کے

سلمنے حادثہ کیا تھا۔..... عمران نے حیرت بھرے لیجے میں کہا۔
”میں نہیں تھا نے والوں کا آپس میں سرے سے رابطہ ہی نہیں وہ
پورا شیں ایس پی آفس بھجوادیتے ہیں جہاں کوئی انہیں چیک کرنے کی
لٹکیف ہی گوارا نہیں کرتا۔ بہر حال صدر نے رجسٹریشن آفس سے
رجوع کیا اور پھر وہاں پڑتال کرنے پر آخر کار یہ معلوم ہو گیا کہ یہ کار
حادثے والے روز حادثے سے چند گھنٹے پہلے میں مارکیٹ سے چوری کی
گئی تھی یہ کار میں مارکیٹ کے ایک دکاندار کی ہے میں نے صدر کو کہا
ہے کہ وہ اس آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کرے جو حادثے
کے وقت کا رچلار ہا تھا۔..... بلیک زیر دنے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ کیو تو اس آدمی سے ہی آگے بڑھ سکے گا۔..... عمران
نے جواب دیا اور سیور رکھ دیا۔

”باس میں نے لبرٹی پلازا کے ارڈرگرد مختلف لوگوں سے معلومات
حاصل کیں تو ایک لڑکا جو وہاں رات کو پھولوں کے ہار بھتا ہے اس
نے مجھے بتایا کہ جس کار نے راحت عنیز کو کچلا تھا اسے ٹوٹی چلار ہا تھا وہ
ٹوٹی کو اس لئے ہبھانتا ہے کہ ٹوٹی رین بو کلب کے مالک احمد خان کا
بادی گارڈ بھی ہے اور ڈرائیور بھی۔ اور اس پھول یعنی پہلے لڑکے کا بڑا
بھائی رین بو کلب میں سپروائزر ہے۔ لڑکا رات کو پھول یعنی کر دہاں
لپنے بھائی کے پاس چلا جاتا ہے اور پھر یہ دونوں بھائی اکٹھے گمراہتے
ہیں اس لئے وہ ٹوٹی سے اچھی طرح واقف ہے اور ٹوٹی کا رلے کر
ذیشان چوک کے پاس کافی دیر کھڑا رہا تھا۔ جب کہ یہ لڑکا ذیشان
چوک میں اپنے چند مخصوص گاہکوں کو پھول یعنی کے لئے کھڑا رہتا ہے

آنکھیں کھول دیں۔ سلیمان کے ہاتھ میں ٹرانسیور موجود تھا۔ عمران
نے اس سے ٹرانسیور لیا اور پھر اس کا ہٹن دباریا۔
”ٹائیگر کا لنگ اور ”..... دوسری طرف سے ٹائیگر کی دروازے سنائی
دی۔

”یہ عمران بول رہا ہوں اور ”..... عمران نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

”باس میں نے اس آدمی کا سراغ نکال لیا ہے جس نے راحت عنیز
کو کچلا تھا۔ اور وہ زندہ بھی ہے اور ”..... دوسری طرف سے ٹائیگر
نے کہا تو عمران چونک کر بے اختیار اٹھ بیٹھا۔

”پوری تفصیل بتاؤ اور ”..... عمران نے پوچھا۔

”باس میں نے لبرٹی پلازا کے ارڈرگرد مختلف لوگوں سے معلومات
حاصل کیں تو ایک لڑکا جو وہاں رات کو پھولوں کے ہار بھتا ہے اس
نے مجھے بتایا کہ جس کار نے راحت عنیز کو کچلا تھا اسے ٹوٹی چلار ہا تھا وہ
ٹوٹی کو اس لئے ہبھانتا ہے کہ ٹوٹی رین بو کلب کے مالک احمد خان کا
بادی گارڈ بھی ہے اور ڈرائیور بھی۔ اور اس پھول یعنی پہلے لڑکے کا بڑا
بھائی رین بو کلب میں سپروائزر ہے۔ لڑکا رات کو پھول یعنی کر دہاں
لپنے بھائی کے پاس چلا جاتا ہے اور پھر یہ دونوں بھائی اکٹھے گمراہتے
ہیں اس لئے وہ ٹوٹی سے اچھی طرح واقف ہے اور ٹوٹی کا رلے کر
ذیشان چوک کے پاس کافی دیر کھڑا رہا تھا۔ جب کہ یہ لڑکا ذیشان

چوک میں اپنے چند مخصوص گاہکوں کو پھول یعنی کے لئے کھڑا رہتا ہے

”ٹرانسیور کا ل ہے صاحب۔..... سلیمان نے کہا اور عمران نے

دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور تھوڑی در بعد وہ نائیگر کی کار میں پٹھا شہر کے مضافات میں ایک درمیانے طبقے کے افراد کی کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

”کیا اس وقت وہ ٹوٹی لپٹے کو اڑتی میں ہو گا۔..... عمران نے نائیگر سے پوچھا۔

”یہ باس وہ شام چھ بجے ڈیونی پر جاتا ہے اور بس وہ اپس گھر چلا جاتا ہوں۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں اور ”..... نائیگر نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔
”تم کار لے کر میرے فلیٹ پر آجائوں میں تمہارے ساتھ جاؤں گا اور یہ عروائیونگ کے بعد کار احمد کالونی میں داخل ہو گئی۔ نائیگر کو اڑتوں کے نمبر دیکھتا ہوا مختلف چھوٹی بڑی گلیوں میں سے کار گھماتا ہوا آگے چلا چلا گیا اور آخر کار اس نے کار ایک چوک پر روک دی۔

”وہ سلمتے گلی میں ہو گا کو اڑنے سے سو اٹھا سی۔..... نائیگر نے بعد سلیمان واپس آگیا۔
”یہ ٹرانسیسٹر لے جاؤ اور نائیگر آ رہا ہے۔ جب وہ آجائے تو مجھے اٹھاں میں اتنی درمیں قیلوں کر لوں۔..... عمران نے کہا اور سلیمان سر ہلاتا ہوا ٹرانسیسٹر اٹھا کر واپس چلا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں۔ پھر تقریباً دس پندرہ منٹ بعد سلیمان نے نائیگر کی آمد کی خبر دی تو عمران اٹھ کر رہا ہوا۔ اب وہ ذہنی اور جسمانی طور پر خاص افسوس ہو گیا تھا۔ باقاعدہ روم میں جا کر اس نے منہ دھویا اور کنکھا کر کے وہ ڈرائیکٹ روم میں ہبھا تو نائیگر وہاں موجود تھا۔

”جی ہاں کو اڑ تو ہی ہے، لیکن اس وقت وہ سویا ہوا ہو گا اور ہوتے ہوئے اگر اسے اٹھایا جائے تو وہ کاث کھانے کو دو دتا ہے۔ اس

اس نے ٹوٹی نے اچانک کار سارٹ کی اور دوسرے لمحے وہ اسے اس کار کا طلاقی سے دوڑاتا ہوا البرٹی پلازہ ہبھا۔ وہ آدمی جو کچلا گیا چڑھا دیکھ کچھ کچھ کچلا ہوا آگے بڑھ گیا۔ میں نے ٹوٹی کو تکاش کر لیا ہے۔ نائیگر کالونی کے ایک کو اڑتی میں رہتا ہے۔ میں اب وہیں جا رہا ہوں۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں اور ”..... نائیگر نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔
”تم کار لے کر میرے فلیٹ پر آجائوں میں تمہارے ساتھ جاؤں گا اور یہ عمران نے کہا۔

”یہ باس اور ”..... دوسری طرف سے نائیگر نے کہا اور عمران نے اور اینڈآل کہہ کر ٹرانسیسٹر کھا اور سلیمان کو آواز دی تو چند لمحوں بعد سلیمان واپس آگیا۔

”یہ ٹرانسیسٹر لے جاؤ اور نائیگر آ رہا ہے۔ جب وہ آجائے تو مجھے اٹھاں میں اتنی درمیں قیلوں کر لوں۔..... عمران نے کہا اور سلیمان سر ہلاتا ہوا ٹرانسیسٹر اٹھا کر واپس چلا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں۔ پھر تقریباً دس پندرہ منٹ بعد سلیمان نے نائیگر کی آمد کی خبر دی تو عمران اٹھ کر رہا ہوا۔ اب وہ ذہنی اور جسمانی طور پر خاص افسوس ہو گیا تھا۔ باقاعدہ روم میں جا کر اس نے منہ دھویا اور کنکھا کر کے وہ آؤ نائیگر۔..... عمران نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے

کے دماغ میں گرمی بہت ہے اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا اور نائیگر نے آگے بڑھ کر زور سے دروازے کی کنڈی بجائی شروع کر دی اس کا انداز خاصا جا رہا تھا۔ عمران خاموش کر دا تھا۔
”کون ہے اچانک اندر سے ایک دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔ لہجہ خمار آلو د تھا۔

”دروازہ کھولو احمد خان کا پیغام ہے نائیگر نے تیز لمحے میں جواب دیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک بھاری جسم اور لمبی لمبی موجھوں والا آدمی دروازے پر کھدا نظر آیا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور پاس مسلما ہوا تھا۔ آنکھوں اور چہرے پر ابھی تک گہری نیند کی خمار صاف نظر آ رہا تھا۔

”کون ہو تم اس نے حیرت سے نائیگر اور عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”کیا تمہارے پاس ہمیں بخانے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے احمد خان کے آدمی ہیں نائیگر نے بگڑے ہوئے لمحے میں کہا۔

”آ جاؤ۔ اندر اور کوئی نہیں ہے ٹوٹی نے ایک طرف ہٹھ ہوئے کہا اور عمران اور نائیگر اندر داخل ہوئے۔ یہ کوارٹر کا چھوٹا سا صحن تھا جس کے بعد ایک برآمدہ اور اس کے اندر دو کمروں کے دروازے نظر آ رہے تھے جن میں سے ایک دروازہ کھلا ہوا تھا جب کہ دوسرا بند تھا۔ ٹوٹی نے دروازہ بند کیا اور انہیں لے کر اس کرے کے

دروازے پر چھپا جو بند تھا۔ اس نے کنڈی کھولی اور اندر داخل ہو گیا۔ عمران اور نائیگر اس کے پیچے کمرے میں داخل ہوئے تو ہیاں ایک صوفہ اور دو کرسیاں موجود تھیں۔ ایک کونے میں ایک میز بھی پڑی تھی جس پر ایک دی سی آر اور کھر میلی دینہن پڑا تھا۔ دونوں آئٹم نے لگ رہے تھے۔ کمرے کی دیواروں پر فلم ایکٹرزوں کے بڑے بڑے پوستر چپاں تھے۔

”ہاں اب بتاؤ کہ کون ہو تم ٹوٹی نے کمرے میں داخل ہو کر خاصے جا رہا مودہ میں پوچھا۔

”راحت عزیز کو کار کے نیچے کھلنے کے بدلتے میں کتنی رقم ملی تھی تھیں عمران نے پہلی بار زبان کھلاتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا کون راحت عزیز کیا کہہ رہے ہو۔ کون ہو تم ٹوٹی نے یہ لفکت اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ تیزی سے پتلون کی جیب کی طرف بڑھا ہی تھا کہ نائیگر کا ہاتھ گھوما اور دوسرے لمحے ٹوٹی جیختا ہوا اچھل کر ایک کرسی سے نکلا یا اور نیچے گرا ہی تھا کہ ہمراں کی لات گھومی اور ٹوٹی ایک بار پھر جیختا ہوا الٹ کر گرا اور پھر یہ لفکت ایک جھٹکا سا کھا کر ساکت ہو گیا کنپی پر مخصوص انداز میں پڑنے والی ایک ہی ضرب نے اسے دنیا و ما فہما سے بے خبر کر دیا تھا۔

”رسی ڈھونڈھ لاؤ۔ اور کوئی چاقو یا خنجر بھی لے آنا۔ یہ آسانی سے زبان کھولنے والا نہیں لگتا۔ اور ہیاں گنجان آبادی میں اس کی جیخیں

خیال تھے۔ وہ حریت بھرے انداز میں اپنے جسم کو کری سے بندھا ہوا دیکھ رہا تھا۔

”دیکھو ٹوٹی۔ ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور شہی وہ راحت عزیز ہمارا آدمی تھا کہ ہم اس کا انتقام لینا چاہتے ہوں۔ ہم تم سے صرف یہ چھنا چاہتے ہیں کہ اس راحت عزیز کو کچل کر ہلاک کرنے کا حکم چھیں کسی کسی نے دیا تھا۔..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”کون راحت عزیز میں کسی راحت عزیز کو نہیں جانتا اور شہی میں نے کبھی کسی کو کار کے نیچے کچلا ہے۔ تم غلط جگہ پر آئے ہو۔“ ٹوٹی نے ہونٹ پھینکتے ہوئے کہا۔

”ٹائیگر دروازہ بند کرو۔.....“ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے مڑ کر کرے کا دروازہ بند کر دیا۔ دوسرے لمحے عمران کا خبر والا ہاتھ گھوما اور ٹوٹی کا ایک نمثنا کٹ گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹوٹی کے ہلق سے یکفت کر بنک چیخ نکلی۔ ابھی اس کی چیخ کرے میں گونج ہی رہی تھی کہ عمران کا ہاتھ دوبارہ ہبرا یا اور ٹوٹی کا دوسرا نمثنا بھی کٹ گیا۔

اس نے اب دوسری باری طرح سرماد نا شروع کر دیا تھا۔ تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ سُخن ہو رہا تھا اور جسم پسینے سے اس طرح شرابوں ہو گیا تھا جیسے وہ ابھی نہا کر آیا ہو۔ عمران نے خبر ایک طرف پھینکنا اور دوسرے لمحے اس کی مڑی ہوئی الٹگی کا ہبک ٹوٹی کی پیشافی پر ابھر آئے والی رُگ پر پڑا اور ٹوٹی کا جسم اس طرح کا پا جیسے اسے جاوے کا بخار چڑھ آیا ہو۔

بھی ہمارے لئے مسئلہ بن جائیں گی۔ عمران نے ایک کری پر بیٹھتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ملاتا ہوا کرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی در بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک رسی تھی۔

”ولیے تو رسی موجود نہ تھی۔ ایک چار پانی کی رسی کھول لایا ہوں اور یہ خبر اس کے بستر کے پاس پڑا ہوا مل گیا ہے۔ ٹائیگر نے خبر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”اے کری پر بٹھا کر اچھی طرح باندھ دو۔“ عمران نے خبر لے کر اسے اب پلن کر خود سے دیکھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے تھوڑی سی جدو جہد کے بعد ٹوٹی کو اٹھا کر ایک کری پر بٹھاتے ہوئے رسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔ اس نے اس کے دونوں ہاتھ کری کے عقب میں کر کے باندھے اور پھر اس کے دونوں چیر بھی کری کے پایوں کے ساتھ ساتھ علیحدہ علیحدہ باندھنے کے بعد باقی جسم کو کری کے ساتھ اچھی طرح جکڑ دیا۔ اب ٹوٹی معمول سی حرکت کرنے کے بھی قابل نہ تھا۔

”اب اسے ہوش میں لے آؤ۔“ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے ایک ہاتھ سے ٹوٹی کا سر پکڑ کر سیدھا کیا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے چہرے پر زور دار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تھپڑ پر ٹوٹی جیختا ہوا ہوش میں آگیا اور ٹائیگر مجھے ہٹ گیا جب کہ عمران کری سے اٹھا اس نے کری اٹھائی اور ٹوٹی کے سامنے رکھ کر اس پر بیٹھ گیا۔ ٹوٹی کے چہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ حریت کے تاثرات

بولو کس نے کہا تھا تمہیں بولو ورنہ عمران کا لمحہ اہتمامی سر د تھا۔

”مم۔ مم۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔ میں نے“ ٹونی نے پھر کتے ہوئے لمحے میں کہا لیکن اسی لمحے میں عمران نے دوسری بار ضرب لگائی اور اس بار ٹونی کی حالت یقینت اہتمامی غیر ہو گئی۔ وہ بہی طرح کانپنے لگ گیا تھا۔ حتیٰ کہ اس کے چہرے کے عضلات بھی اس طرح کانپنے لگے تھے جیسے اسے کسی نے طاقتور الیکٹریک شاک لگا دیا ہو۔

بولو ورنہ عمران نے ایک بار پھر راتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

”ڈیوک۔ ڈیوک نے کہا تھا۔ ڈیوک نے۔ کارسن ہوٹل کے ڈیوک نے ڈیوک نے مجھے پچاس ہزار روپے دیتے تھے اور کار بھی دی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ میں راحت عزیز کو کچل کر کار گرین ٹاؤن میں کسی جگہ چھوڑ دوں۔ آخر کار ٹونی نے زبان کھول دی۔ اس کی حالت دوسری ضرب سے واقعی اہتمامی خستہ ہو رہی تھی۔

ان پچاس ہزار سے تم نے یہ دی اسی آر اور میلی ویڈن غریباً ہے۔

عمران نے پوچھا اور ٹونی نے اشبات میں سر ہلا دیا۔

”تم جلتے ہو اس ڈیوک کو۔ عمران نے مڑکر ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جی ہاں اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ اسی قسم کا آدمی ہے۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

”اوے آؤ۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”اس کا کیا کرنا ہے۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

”ختم کر دی یہ بہر حال قاتل تو ہے۔ عمران نے سر د لمحے میں کہا اور دروازہ کھول کر باہر آیا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا تھوڑی در بعد ٹائیگر بھی اس کے پاس پہنچ گیا۔ عمران نے بیرونی دروازہ کھولا اور وہ دونوں باہر آگئے۔ ٹائیگر نے دروازے کو دیکھ لیے ہی بھیڑ دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اپنی کار کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

”یہ ڈیوک اب کہاں طے گا۔ عمران نے کار میں بیٹھنے لیے کہا۔ ”کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ مجھے فون کرنا پڑے گا۔ ٹائیگر نے کار موزتے ہوئے کہا اور عمران نے اشبات میں سر ہلا دیا۔ پھر کافی دور آکر ٹائیگر نے ایک کیفی کے سامنے کار روکی اور اتر کر اندر چلا گیا جب کہ عمران دیکھ لی۔

”وہ اس وقت کارسن ہوٹل میں ہی ہے۔ وہ متبرہ ہے۔ ٹائیگر نے کار میں بیٹھنے ہوئے کہا۔

”تو وہیں چلواب میں مزید وقت خالع نہیں کرنا چاہتا۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کار آگئے بڑھا دی۔ کارسن ہوٹل باغ روڈ پر واقع تھا جو شہر کا ایک فیشن ایبل علاقہ تھا۔ خاصا بڑا ہوٹل تھا لیکن اس کی شہرت اچھی نہ تھی۔

”ڈیوک تمہیں ہوچاتا ہے۔ عمران نے ہوٹل کے سامنے کار رکھتے ہی ٹائیگر سے پوچھا۔

"اوہ ایسی کوئی بات نہیں جتاب یہ بہت چھوٹی مچھلی ہے۔" نائیگر نے کہا اور عمران نے اشبات میں سرپناہ دیا۔ اور تموزی در بعد وہ دونوں منجر کے دفتر میں موجود تھے۔ ڈیوک ایک اوصیہ عمر آدمی تھا سہرے مہرے سے کاروباری لگتا تھا۔

"تم نائیگر اور اس وقت خیریت۔"..... ڈیوک نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔ وہ عمران کو غور سے دیکھ رہا تھا جیسے اسے ہچانے کی کوشش کر رہا ہو۔

"تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو کہ میں جو کچھ کہتا ہوں وہی کرتا ہوں۔ لیکن جواب کچھ پر مبنی ہونا چاہیے۔ ورنہ تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔" نائیگر نے غرانتے ہوئے کہا۔

"سوالوں کا جواب شرافت سے دے دو۔ تمہارا نام درمیان میں نہ آئے گا۔"..... نائیگر نے سرد لمحے میں کہا۔

"سوالوں کا جواب کن سوالوں کا۔"..... ڈیوک نے چونک کر پوچھا۔

"ٹوپی کو تم نے راحت عینز کو کار کے نیچے کھلنے کے بد لے پچاس ہزار روپے دیئے تھے اور کار بھی مہیا کی تھی۔ کس کے کہنے پر یہ کام کرایا ہے تم نے۔"..... نائیگر نے اسی طرح سرد لمحے میں کہا تو کسی پر بیٹھا ہوا ڈیوک یکھلت اچھل کر کھرا ہو گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہے تم۔ یہ یہ بات۔ تو۔"..... ڈیوک واقعی بری طرح گھبرا گیا تھا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ وقت صائم مت کرو تمہارا نام درمیان میں نہ آئے گا۔"..... نائیگر نے جیب سے ریوالور نکلتے ہوئے جھٹے

سے بھی زیادہ سرد لمحے میں کہا جب کہ عمران اطمینان سے ایک طرف کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"تم۔ تم۔ اوہ۔ کیا تم واقعی میرا نام نہ لو گے۔" ڈیوک نے بڑی طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔ اس کے سہرے پر اس وقت احتیاطی بے بسی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم مجھے جانتے ہو کہ میں جو کچھ کہتا ہوں وہی کرتا ہوں۔ لیکن جواب کچھ پر مبنی ہونا چاہیے۔ ورنہ تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔" نائیگر نے غرانتے ہوئے کہا۔

"پپ پپ پولی واک نے کام دیا تھا۔ ایک لاکھ روپے میں۔" ڈیوک نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"پولی واک وہ واک گروپ کا چیف اسی کی بات کر رہے ہو ناا۔" نائیگر کے لمحے میں خدید حیرت تھی۔

"ہاں وہی۔" ڈیوک نے جواب دیا۔

"مگر وہ تو منجری کا دھندا کرتا ہے۔ یہ قتل وغیرہ اس کی فیلڈ کا کام نہیں ہے۔"..... نائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں وہ تمام دھندا کرتا ہے۔ منجری کا دھندا تو آڑ ہے۔" ڈیوک نے جواب دیا۔

"او۔ کے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اب بھی وقت ہے سورج لو۔ اگر تمہاری بات غلط ثابت ہوتی تو پھر۔"..... نائیگر نے کہا۔

"میں نے سچ کہا ہے لیکن پلیزا اپنا وعدہ یاد رکھنا۔ میرا نام نہ آئے

لئے کہا۔

”جی ہاں ناڈا کا رہنے والا ہے۔ گوشتہ چار پانچ سالوں سے مہماں بیکھا جا رہا ہے۔ خاصاً بڑا مخبر دن کا گروپ بنایا ہے اس نے۔ بڑی بڑی تحقیقوں کے لئے مخبری کرتا ہے۔ سنا ہے کہ ایکریمیا اور ناڈا میں بھی بھی تحقیقوں سے اس کے رابطے ہیں۔ لیکن قتل کرنے والی بات پہلی بار سامنے آئی ہے۔“ نائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ڈیوک کا یہ تو بتا رہا تھا کہ اس نے غلط بیانی نہیں کی ہے۔“
عمران نے کہا۔

”وہ میرے سامنے غلط بیانی کر ہی نہیں سکتا۔ بہت چھوٹی سطح کا
دہنی ہے۔“ نائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سرہلا
بیان۔

تمہوزی در بعد عمران رانا ہاؤس پہنچ چکا تھا۔ جوانا کو اس نے نائیگر
کے ساتھ بیچ دیا اور خود فون والے کمرے میں آکر بیٹھ گیا۔ اس نے
فن کار سیور انٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔
”ایکسٹو۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی
لئی۔

”عمران بول رہا ہوں ظاہر۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب میں نے فلیٹ فون کیا تھا سلیمان نے بتایا ہے کہ
پ نائیگر کے ساتھ کہیں گئے ہیں۔ صدر اور اس کے ساتھیوں نے
اس آدمی کا کھوچ لگایا ہے۔ جس نے راحت عنیز کو کار کے نیچے کپلا تھا

ورث تم جانتے ہو کہ میرا کیا حشر ہو گا۔ یہ تم تھے ہے میں نے بتا دیا ہے۔
ڈیوک نے خوفزدہ سے لجے میں کہا۔
”کیا تمہیں اس نے براہ راست یہ کام دیا تھا۔“..... اس بار عمران
نے پوچھا۔

”نہیں میرا اس سے براہ راست رابطہ نہیں ہے۔ اس قسم کے کام
وہ اپنے خاص آدمی جیکب کے ذریعے کرتا ہے۔“..... ڈیوک نے
جواب دیا۔

”اوے کے۔“..... یہ بات بھی سن لو کہ ہمارے جانے کے بعد اگر
تم نے جیکب یا اس پولی واک کو فون کر کے اطلاع دینے کی کوشش
کی تو پھر تمہارا انعام احتیاطی عہدتاک ہو گا۔“..... عمران نے اٹھتے
ہوئے کہا۔

”میں کیسے اطلاع دے سکتا ہوں وہ تو مجھے فوراً مرادیں گے۔“
ڈیوک نے کہا اور عمران سر ملا تاہوں اباہر کی طرف مڑ گیا۔

”میرا خیال ہے اس پولی واک کو انہوں کو ایسا جانے پھر اٹھینا سے
پوچھ کچھ کی جائے۔“..... عمران نے کار میں بیٹھنے ہوئے کہا۔

”جیسے آپ حکم دیں۔“..... نائیگر نے جواب دیا۔

”تم ایسا کرو جسے رانا ہاؤس ڈریپ کر دو اور جوانا کو ساتھ لے جاؤ۔
پھر پولی واک کو انہا کر رانا ہاؤس لے آؤ۔“..... عمران نے کہا اور نائیگر نے
اثبات میں سر ملا تے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔

”پولی واک نام سے تو ناڈن لگتا ہے۔“..... عمران نے بڑداستے

اس کا نام ٹونی ہے اور وہ رین بو کلب کے مالک احمد خان کا ذرائیور۔
اب صدر اور اس کے ساتھی رین بو کی نگرانی کر رہے ہیں۔ دوسرے
طرف سے بلیک زیرو نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”انہیں وہاں سے بلوالو۔ اب ٹونی کبھی کلب نہ آئے گا کیونکہ
ہلاک ہو چکا ہے۔ نائیگر نے اسے نہ صرف ٹریس کر لیا تھا بلکہ اس کا
بھی تلاش کر لیا تھا۔ میں نائیگر کے ساتھ دیں گیا تھا۔ اس ٹونی
کارسن ہوٹل کے میجر ڈیوک کی ٹپ دی اور کارسن ہوٹل کے
ڈیوک نے کسی مخبر گروپ کے چیف پولی واک کا نام لیا ہے اور نائیگر
اب جوانا کے ساتھ اس پولی واک کو انھا کر لے آنے کے لئے گیا۔
دوسرے ایک آرام دہ کرسی پر پیشا شراب پینے میں معروف تھا کہ پاس
ہے۔ میں رانا ہاؤس سے فون کر رہا ہوں۔ عمران نے جواب دیا۔
”ٹھیک ہے۔ میں انہیں واپس بلا لیتا ہوں۔ دوسری طرف
شراب کا گلاس میں پر کھا اور فون کار سیور انھا لیا۔
سے بلیک زیرو نے کہہ کر رسیور کھ دیا۔
”میں سرد جرنے ساتھ لجھے میں کہا۔

”جیکسن بول رہا ہوں۔ بہر۔ دوسری طرف ہے آواز سنائی دی۔
”اوہ جیکسن تم خیریت کیسے فون کیا۔ رو جرنے چونکے
لئے پوچھا۔

”سپلانی بجوا کر ابھی فارغ ہوا ہی تھا کہ پاکیشیا سے پولی واک کی
لگئی۔ میں نے سوچا کہ تمہیں بتا دوں۔ جیکسن کی آواز سنائی

”اوہ اچھا کیا پورٹ ہے۔ رو جرنے چونک کر پوچھا۔
پولی واک نے اطلاع دی ہے کہ عمران نجع گیا ہے اور اب ٹھیک

پھرے گا۔ ہم تک بہر حال نہ پہنچ کے گا جبکہ یہ پولی واک ناڈا کا باشندہ ہے۔ یہ اگر عمران کے ہاتھ چڑھ گیا تو ہو سکتا ہے کہ عمران کو براہ راست گرانڈ ماسٹر کے بارے میں معلومات حاصل ہو جائیں۔ جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بات تو تمہاری دل کو لگتی ہے۔ لیکن یہ بات تمہیں چھلے سوچتا چاہئے تھی۔ اتنی بڑی رقم بھی ہم نے پولی واک کو ادا کر دی ہے اور اب پولی واک وہاں پا کیشیا میں ہے اور ہم ہمہاں ہیں۔ اسے قتل کروانا بھی تو ایک مسئلہ ہو گا۔“..... رو جرنے تیز لجے میں کہا۔

”رقم کی بات چھوڑو رو جر۔ اگر اتنی رقم ضائع بھی ہو جائے تو کیا فرق پڑتا ہے۔ یہ تم ہر معاملے میں اپنی بہودی فطرت کو سلمانے نہ رکھا کرو۔ اصل بات گرانڈ ماسٹر کو اس عمران کے ہاتھوں سے بچانا ہے۔ جہاں تک اس پولی واک کے قتل کا مسئلہ ہے تو یہ بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ پا کیشیا میں ایک گروپ سے میں واقف ہوں۔ وہ یہ کام فوری اور آسانی سے کر سکتا ہے۔“..... جیکسن نے کہا۔

”او۔ کے ٹھیک ہے۔ جیسے تم چاہو کرو۔ لیکن یہ سوچ لو کہ اس طرح ہمیں عمران کی سرگرمیوں کے بارے میں اطلاع نہ مل سکے گی۔“
رو جرنے جواب دیا۔

”اس کی فکر نہ کرو اس کا بندوبست بھی میں کر لوں گا۔ عمران اگر ملک سے باہر جائے گا تو باقی ایئری جائے گا۔ میں ایئرپورٹ پر اس کی نگرانی اس طرح کراؤں گا کہ جب بھی وہ ایئرپورٹ پر کسی فلاٹ کے

ٹھاک ہو کر فلیٹ پر پہنچ چکا ہے اور فی الحال آرام کر رہا ہے۔ کسی ق کی کوئی سرگرمی سلمانے نہیں آرہی۔“..... جیکسن نے کہا۔
”ٹھیک ہے اسے کرنا بھی یہی چلہئے۔“..... رو جرنے اطمینان سنس لیتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ وہ کچھ روز آرام کرنے کے بعد ہی کام شروع کرے گا۔ اور ایک بات ابھی میرے ذہن میں آئی ہے۔“..... جیکسن نے کہا۔

”کون سی بات۔“..... رو جرنے پوچھا۔

”یہ پولی واک آدمی تو اچھائی تیز اور فہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ آدمی براہ راست گرانڈ ماسٹر کے بارے میں بھی جانتا ہے اور سارے سیٹ اپ سے متعلق بھی رہا ہے۔ اگر عمران اس پولی واک تک پہنچ گیا تو پھر یقیناً ہم خطرے میں آجائیں گے اور عمران کے متعلق جانتے ہو کہ جب وہ کام کرنے پڑتا ہے تو پھر اس سے کوئی چیز حصہ نہیں رہ سکتی۔“..... جیکسن نے کہا تو رو جر کے چہرے پر پریشانی تاثرات ابھر آئے۔

”تو پھر تم کیا چاہتے ہو۔“..... رو جرنے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
”میرا خیال ہے کہ اگر پولی واک کا خاتمہ کر دیا جائے تو پھر عمران کی صورت بھی ہم تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ پی دن اور اس کا سیٹ اپ ایکریمیا کا تھا اس کا ناڈا سے براہ راست کوئی تعلق نہیں۔ اس طرح اگر عمران کچھ حاصل بھی کرے گا تو ایکریمیا میں دھکے کے

کروہ مسلسل لپٹنے آدمیوں کو ختم کرتے چلے جا رہے تھے۔
 ”کاشی کبھی مجھے اس عمران سے براہ راست نکرانے کا موقع مل جاتا
 تو میں دیکھتا کہ وہ کس قدر قیمین اور ہوشیار آدمی ہے۔..... رو جرنے
 پڑتا ہوئے کہا۔ وہ شراب پیتا رہا اور اس طرح کی باتیں سوچتا رہا
 کہ اچانک شیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر نجٹھی۔
 ”ارے اتنی جلدی اطلاع بھی آگئی۔ رو جرنے چونک کر حریت
 بھرے لجھے میں کہا اور رسیور انٹھایا۔

”یہ رو جربول رہا ہوں۔..... رو جرنے کہا۔

”ٹیکر کیا بات ہے۔ آج کیوں کمرے میں گھٹے بیٹھے ہو۔ میں تمہارا
 انتظار کر کے اب سخت بور ہو چکی ہوں۔“ دوسری طرف سے ایک لاڈ
 بھری نسوانی آواز سنائی دی۔

”اوہ گاربو تم۔ کہاں انتظار کر رہی ہو۔..... رو جرنے چونک کر
 پوچھا۔

”کلب میں اور کہاں۔ تپہ ہے اس وقت کیا بجا ہے۔..... گاربو
 نے کہا۔

”اوہ اچھا اچھا میں سمجھ گیا آج تو کلب میں فنکشن تھا۔ میرے تو
 ذہن سے ہی نکل گیا تھا۔ او۔ کے میں آ رہا ہوں۔..... رو جرنے چونکے
 ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ انٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار
 ناڑا کے دار الحکومت ناگ کی فراخ سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی
 جا رہی تھی۔ کار وہ خود ڈرائیور کر رہا تھا اس کے جسم پر اس وقت بہترن

لئے چہنچا ہمیں اس کے بارے میں تفصیلات مل جائیں گی۔“ جیکن
 نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ”اوہ فوری گذ جیکن یہ واقعی بہترن تجویز ہے۔ میں ایسے تو تمہاری
 فہانت کا قابل نہیں ہوں۔ گذشو۔ اب میری طرف سے پوری اجازت
 ہے کہ پولی واک کو فوری طور پر آف کراؤ۔ لیکن یہ نہ ہو کہ عمران
 اس کے قاتل کی گردن جادو پڑے اور وہ تمہارا نام بتا دے۔ پھر تو بات
 وہیں آجائے گی۔..... رو جرنے کہا۔

”ایک ہی وقت میں میری فہانت کی تعریف بھی کر رہے ہو اور مجھے
 احمد بھی قرار دے رہے ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں خود براہ
 راست اس گروپ سے بات کر لوں گا۔ ایسی کوئی بات نہیں رو جر۔
 ایک نقلی نام سے ایکریمیا کے ایک آدمی کے پاس بنگ کر اتنی جائے
 گی اور فوری طور پر ایکریمیا میں اس کے اکاؤنٹ میں رقم جمع ہو جائے
 گی۔ وہ آدمی پاکیشیا میں لپٹنے اس گروپ کو فون کرے گا اور کام فوری
 طور پر شروع ہو جائے گا۔ یہ لوگ اہمیتی تیز رفتاری اور باقاعدہ
 پلائینگ سے کام کرتے ہیں اور پولی واک ختم ہو جائے گا۔ ہمیں اطلاع
 مل جائے گی بات ختم۔..... جیکن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔..... رو جرنے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم
 ہوتے ہی اس نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور
 دوبارہ شراب کا گلاس انٹھایا۔ البتہ اس کی پیشانی پر شکنون کا جال سا
 پھیلا ہوا تھا۔ وہ عمران کے بارے میں سوچ رہا تھا جس سے خوفزدہ ہو

اور جدید تر اش کا سوت تھا اور اس نے آنکھوں پر جدید انداز کا دھوب والا چشمہ لگا کر کھا تھا۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ہلکی کار ایک وسیع و عریض لیکن دلکش ڈیزاٹ کی عمارت کے کپاونڈ گیٹ میں داخل ہو گئی سہماں پارکنگ رنگ برلنگی اور نئے سے نئے مائل اور کمپنیوں کی کاروں سے بھری ہوئی تھی۔ وہاں نادا کے اعلیٰ ترین طبقے کے افراد عمارت میں آتے جاتے دکھائی دے رہے تھے۔ یہ ناگ کا سب سے مشہور کلب آرشار تھا جو اپنے بہترین فلکشنز۔ اہتمائی خوبصورت ماہول اور مستعد سردوں کے لئے پورے نادا میں مشہور تھا رو جر اس کلب کا مستقل صہر تھا۔ اور سب سے دلکش بات یہ تھی کہ اس کلب کی مالکہ گاربو ہی تھی۔ اور رو جر اور گاربو دونوں نے ایک دوسرے کو شادی کے لئے بھی پروپوز کر کھا تھا۔ رو جر اب گرانڈ ماسٹر نامی تنظیم کا چیف تھا لیکن یہ سارا کام خفیہ تھا جبکہ بظاہر رو جر ایک وسیع کاروبار کی حامل شیر کمپنی کا مالک تھا۔ اس کا ناگ کے سب سے اہم کاروباری علاقے میں ایک شاندار ففتر تھا۔ لیکن رو جر وہاں بہت کم جایا کرتا تھا اس کی رہائش گاہ لوزانا کا لوئی میں تھی جو پورے ناگ کی سب سے بڑی اور جدید کا لوئی تھی جاتی تھی گرانڈ ماسٹر نامی یہ تنظیم ہاٹ فیلڈ کی ایک ذیلی تنظیم تھی اور اہتمائی جدید ترین اسلحہ کی سمنگنگ کا دھنہ کرتی تھی ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر اہتمائی خفیہ تھا اس کے متعلق خود رو جر بھی کچھ نہ جانتا تھا۔ صرف مخصوص فون پرہیڈ کو اڑتے سے باتیں ہو سکتی تھی اور یہ ایسا فون تھا جس کا صرف فون سیٹ ہی تھا اس کے

ساتھ نہ کیبل تھی اور نہ یہ کسی فون کے ساتھ منسلک تھا۔ نجانے کس طرح کافی ملتی تھی یہ آج تک رو جر کو کیا کسی کو بھی تھے نہ چلا تھا۔ رو جر طویل عرصے سے گرانڈ ماسٹر کے ساتھ ایج تھا اور سینکنڈ گرانڈ ماسٹر تھا اور انتظامی طور پر گرانڈ ماسٹر کی میں لیبارٹری کا انچارج تھا۔ لیکن اس کی ہمیشہ یہی خواہش رہی تھی کہ وہ خود گرانڈ ماسٹر بن جائے اور اب اس کا موقع اسے مل گیا تھا۔ لارین کی پاکیشیا مشن میں ناکامی اس کی وجہ بن گئی تھی۔ رو جر گرانڈ ماسٹر سے ایج ہونے سے پہلے طویل عرصہ تک ایکریمیا کی ایک سرکاری خفیہ ہجنسی میں کام کرتا رہا تھا پھر وہ ہجنسی ختم کر دی گئی تو رو جر ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم سے والبستہ ہو گیا اور پھر وہاں اس کے چیف سے اختلافات کی وجہ سے وہ واپس لپنے وطن نادا آگیا اور سہماں گرانڈ ماسٹر سے ایج ہو گیا۔ رو جر فیلڈ کا آدمی تھا اس نے بہترین لڑاکا اور اہتمائی بے داغ نشانے کا مالک کھا جاتا تھا۔ جیکسون اس کا کلاس فیلڈ بھی تھا اور دوست بھی اور وہ طویل عرصے تک اکٹھے کام کرتے رہے تھے۔ جیکسون کو گرانڈ ماسٹر میں لے آنے والا بھی رو جر ہی تھا۔ پاکیشیا سیکرٹ سردوں اور خاص طور پر علی عمران کے بارے میں وہ دونوں ایکریمیا کی اس سرکاری ہجنسی میں ملازمت کے دور سے ہی واقف تھے اور انہوں نے عمران کی فہامت۔ کار کر دگی کے بارے میں بے شمار قصے سن رکھتے تھے اس نے وہ اور جیکسون دونوں ہی پاکیشیا سیکرٹ سردوں اور خاص طور پر علی عمران سے ذہنی طور پر مرغوب تھے۔ رو جر سے پہلے گرانڈ ماسٹر لارین اہتمائی

اکھر۔ بد دماغ اور مشتعل مزاج آدمی تھا۔ اس کی ساری عمر جو اُتم کی دنیا میں ہی گزری تھی۔ اس لئے وہ کسی سیکرٹ سروس کی پرواہ نہ کرتا تھا اس کے گرانڈ ماسٹر اخراجات کے لئے اکثر بڑی بڑی پارٹیوں سے بڑے بڑے کام لے لیا کرتا تھا۔ چنانچہ لارین نے جب پاکیشیا کے بارے میں گرانڈ ماسٹر کی خصوصی میٹنگ میں ذکر کیا تو روجر اور جیکسن نے اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس عمران کے بارے میں بتایا اور اسے اس مشن سے باز رہنے کا مشورہ دیا لیکن لارین نے ان کا کوئی مشورہ نہ مانا۔ ویسے وہ بہترین پلائز تھا اور اس کی اس خصوصیت نے اسے گرانڈ ماسٹر بنا دیا تھا وہ جو مشن بھی ہاتھ میں لیتا اس کی اس طرح بیچیدہ اور بے داع پلاتنگ کرتا تھا کہ مشن بھی کامیاب ہو جاتا اور کسی کو کانوں کاں بھی تپ نہ چلتا کہ یہ کام کس نے اور کس طرح سے کرایا ہے اور شاید اس کی اس شہرت کے پیش نظر پاکیشیا کے ایک ہمسایہ ملک نے اسے یہ مشن سونپا تھا۔ گولارین نے لپنے طور پر اس مشن کے لئے کامیاب پلاتنگ کی تھی اور ایک یہی میں اپنی ایک خاص تنظیم پی ون کو اس کے دونوں سیکشنز بھی ختم ہو گئے اور عمران کے بارے میں بھی اطلاع مل گئی کہ وہ ابھی تک زندہ ہے تو سارا کھیل ہی بگڑ گیا رکاوٹ نہ پڑے۔ پکڑے جانے اور زبان کھولنے کے خوف سے بچنے کے لئے اس نے پی ون کے تمام افراد کے جسموں میں خصوصی ساخت کے بہم فٹ کرایئے تھے۔ جن کا کنٹرول ایک مشین کے ذریعے تھا اور یہ مشین ہیری جو پی ون تھا کنٹرول کرتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے

پاکیشیا میں تجزیب کاری کا منصوبہ بھی بنایا تاکہ پاکیشیا حکومت اور اس کے ادارے تجزیب کاری کی طرف متوجہ رہیں اور انہیں اصل مشن کا عالم بھی نہ ہو سکے۔ لیکن اس کی مشتعل مزلقی نے کام خراب کر دیا۔ روجر اور جیکسن نے جب عمران کے بارے میں اسے بتایا تو اس نے عمران کو بھی ختم کرنے کا مشن ساتھ شامل کر لیا اور پی ون کو عمران کے بارے میں تفصیلات جاری کر کے اس نے اس کے یقینی خاتمے کی ہدایات جاری کر دیں اسے مکمل یقین تھا کہ وہ لپنے مشن میں کامیاب رہے گا لیکن جب روزت سمنے آیا تو مشن کامیاب ہو کر بھی ناکام ہو گیا۔ فارمولے کی نقل ایکریمیا ہنچ کر واپس چلی گئی جب کہ عمران دو خوفناک اور یقینی قاتلانہ حملوں سے بھی نجٹ نکلا۔ حالانکہ جب پی ون نے اطلاع دی تھی کہ ہسپتال میں اس کے ایک آدمی نے دو فٹ کے فاصلے سے بیٹھ پڑے، ہوش پڑے عمران کے دل میں چار گولیاں اتار دی ہیں تو روجر اور جیکسن کو بھی یقین آگیا تھا کہ لارین اس بار واقعی لپنے مشن میں کامیاب ہو گیا ہے لیکن پھر جب پی ون خود مارا گیا۔ اس کے دونوں سیکشنز بھی ختم ہو گئے اور عمران کے بارے میں بھی اطلاع مل گئی کہ وہ ابھی تک زندہ ہے تو سارا کھیل ہی بگڑ گیا پاکیشیا کسی آدمی نے معلومات فروخت کرنے والی ۶ جنسیوں سے ہاتھ فیلڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوششیں کیں تو ہاتھ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کو نپنے مخصوص ذرائع سے اس کی اطلاع مل گئی اور یہی اطلاع لارین کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوئی کیونکہ

”شروع کر دیا۔..... آرلین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ارے نہیں آرلین بنس کے دھنڈے کی وجہ سے کبھی کبھی پریشان ہو جاتا ہوں۔ تم سناؤ۔..... روجرنے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آل او۔ کے۔..... آرلین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور روجر سر ملاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ گاربو اپنے شاندار وفتر میں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی ہو گی سچتا نچہ وہ تھوڑی ریر بعد گاربو کے دفتر پہنچ گیا۔ گاربو اہتمامی سمارٹ۔ خوبصورت اور دلکش عورت تھی۔ پھر اس پر اہتمامی قسمتی اور جدید فیشن کالباس پہننا اس کا شوق تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اسے جو دیکھتا تھا بس دیکھتا ہی رہ جاتا تھا اور عام طور پر لوگ اسے پرنسز کہتے تھے اور وہ لگتی بھی شہزادی تھی۔

”اتنی دیر لگادی آتے آتے۔ میں تو انتظار کر کے مر جانے کی حد تک بور، ہو چکی ہوں۔..... گاربو نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”پرنس چارمنگ کا انتظار کرنا ہی پڑتا ہے۔۔۔ روجرنے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور گاربو بے اختیار ٹھکٹھلا کر بنس پڑی۔

”واقعی بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔۔۔ تم ہو بھی پرنس چارمنگ۔۔۔ ایسے تو گاربو تم پر نہیں مر میں۔۔۔ گاربو نے ہستے ہوئے کہا اور روجر بھی بنس دیا۔

”میں تو پرنس چارمنگ تمہاری قدر شاسی کی وجہ سے بن گیا ہوں تم تو اصلی اور سچی پرنسز ہو۔۔۔ اور وہ بھی پرستان کی پرنسز۔۔۔ روجر بڑی گہری سوچ میں گم ہو۔۔۔ کہیں گاربو نے تو پریشان کرنا نہیں

ہاتھ فیلڈ ہیڈ کو ارٹر کسی طرح بھی اپنے آپ کو اوپن نہ کرانا چاہتا تھا۔ اس طرح لاری ہے کے خاتمے کا حکم مل گیا اور روہر اس کی جگہ گرانڈ ماسٹر بن گیا۔ اس نے جیکن کے مشورے سے پاکیشیا والا مشن منون کر دیا اور پارٹی کو رقم واپس کر دی۔۔۔ وہ دراصل ہر صورت میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران سے مقابلے سے بچنا چاہتا تھا۔ اور یہی وجہ تھی کہ جیکن کے ہنپتے پر اس نے پولی واک کے خاتمے کی بات بھی منظور کر لی تھی حالانکہ پولی واک بھی اس کا بچپن کا دوست تھا اور اس کے ساتھ اس کے گھر سے تعلقات تھے پولی واک بھی دراصل اسلئے کی سرگنگ کے دھنڈے میں ملوث تھا لیکن شروع سے ہی بظاہر اس نے مخبری کا دھنڈہ آڑ کے طور پر رکھا ہوا تھا۔ پاکیشیا میں وہ خاص اسیٹ ہو گیا تھا کیونکہ پاکیشیا کے ایک ہمسایہ ملک میں طویل عرصے سے گوریلا وار جاری تھی اور وہاں اسلحہ کی بے پناہ کھپت ہو رہی تھی۔ اسی لئے پولی واک مستقل پاکیشیا میں ہی سیئل ہو گیا تھا۔

”ہیلو رو جر۔۔۔ اچانک ایک آواز اس کے کافوں سے نکل آئی اور وہ اپنے خیالوں سے چونک پڑا۔۔۔ تب اسے احساس ہوا کہ وہ کلب کے سپیشل ہال میں چکنچ چکا ہے۔۔۔ اسے مخاطب کرنے والی ایک خاتون تھی جس سے روہر کی کافی عرصہ دوستی رہی تھی لیکن گاربو کے ساتھ تعلقات کے بعد اس نے سب سے دوستی چھوڑ دی تھی۔

”ہیلو آرلین کیسی ہو۔۔۔ روجرنے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔ بڑی گہری سوچ میں گم ہو۔۔۔ کہیں گاربو نے تو پریشان کرنا نہیں

نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف بہنے ہوئے ریک سے شراب کی بوتل اور جام انٹھائے اور انہیں میز پر رکھ کر اس میں شراب انڈیلنا شروع کر دی۔
کیا بات ہے گرانڈ ماسر ہے، ہو پریشان نظر آتے ہو۔
کوئی گور بد تو نہیں۔..... گاربو نے جام لیتے ہوئے قدرے فکر منداہ لجھے میں کہا۔

پریشان - یہ تم نے کیے کہہ دیا۔..... روجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تم چاہے لاکھ چھاؤ۔ میری نظریں تمہارے ذہن کے اندر ریک دیکھ لیتی ہیں میں نے تمہیں کلب میں داخل ہوتے دیکھا تھا تم اس طرح چل رہے تھے جیسے نیند میں چل رہے ہو۔ پھر سپیشل ہال میں جب آرلین تم سے مخاطب ہوئی تو تم اس طرح چونکے تھے جیسے نیند سے اچانک جاگے ہو کیا چکر ہے یہ۔..... گاربو نے پریشان سے لجھے میں کہا۔

ایک تو تم نے یہ سُم غلط قائم کر رکھا ہے کہ مہیں وفتر میں بینچے پورے کلب میں آنے والے اور موجود ہر آدمی کو چیک کر لیتی ہو۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم عام ہال کو بھی چیک کرتی رہتی ہو۔ روجر نے کہا۔ وہ شاید موضوع ملنے کے لئے ایسا کہہ رہا تھا۔

میں تمہارا انتظار کر رہی تھی اس لئے میں نے انٹنس گیٹ اور عالم ہال کو آن کیا ہوا تھا۔ لیکن تم میری بات مالو نہیں۔ سعیج بتا دو

درستہ تم جلتے ہو کہ میں اگر ناراضی ہو گئی تو پھر منادہ سکو گے۔.....
گاربو نے کہا اور روجر ہنس پڑا۔

”ارے ارے فار گاؤ سیک ناراضی نہ ہو جانا درستہ میں مہیں کھڑکی سے گر کر خود کشی کر لوں گا۔..... روجر نے چونک کر کہا۔

”تو پھر سعیج بتا دو کہ کیا پریشان ہے۔ آرلین کو تو تم نے کاروبار کی بات کر کے ٹال دیا ہے۔ میرے سامنے یہ بات نہ کرنا۔ کیونکہ آرلین تو نہیں جانتی جب کہ میں جانتی ہوں کہ کاروبار کی وجہ سے تم کبھی پریشان نہیں ہو سکتے۔ تمہاری پریشانی کا تعلق یقیناً گرانڈ ماسر تنظیم سے ہی ہو گا۔“ گاربو نے کہا۔

”ایک تو تم خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ بے پناہ ذہین بھی ہو اور جس خاتون میں یہ دونوں خصوصیات اکٹھی ہو جائیں اسے کسی صورت بھی ٹالا نہیں جاسکتا اور ولیے بھی تم جانتی ہو کہ پوری دنیا میں ایک تم ہی میری حقیقی رازدار ہو۔ اس لئے میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔“
روجر نے کہا اور پھر اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کے بارے میں تفصیلات بتانے کے ساتھ ساتھ لارین کے مشن اس کی ناکامی اور پھر پولی واک کی مخبری سے لے کر اب جیکس کی طرف سے پولی واک کے خاتمے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

”علی عمران۔ یہی نام بتایا ہے ناں تم نے۔“ گاربو نے پوچھا۔

”ہاں یہی نام ہے اس عفریت کا۔ پوری دنیا کی مجرم تنظیمیں سیکرٹ سروس۔ خفیہ ہجنسیاں اسی نام سے گھبرا تی ہیں۔“ روجر نے سر

ہلاتے ہوئے کہا۔
”لیکن تم تو کہہ رہے ہو کہ وہ مسخرہ سا آدمی ہے۔ احمد سا۔“ گاربو
نے کہا۔

”ہاں وہ بظاہر ایسا ہی ہے لیکن درحقیقت وہ کیا ہے۔ یہ کوئی نہیں
جانتا۔ اسی لئے اسے عظیم الجھنٹ شیطان عفریت۔ موت کافر شتہ اور
نجانے کیا کیا کہا جاتا ہے۔“..... رو جرنے کہا۔

”جیکسن نے تمہیں صحیح مشورہ دیا ہے۔ جب پولی واک ختم ہو
جائے گا تو سارا مسئلہ ہی ختم ہو جائے گا۔ اب وہ بخوبی تو نہیں ہے کہ
حساب کتاب لگا کر ہماں پہنچ جائے گا۔ اور پھر اگر وہ ہماں آبھی جائے تو
کاری۔ عظیم اس قدر بادسانی، اس قدر فعال اور بہتر ہے کہ ایک
بچھی کا قتل کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ اور اگر تم سے یہ کام نہیں ہو
سکتا تو پھر تمہاری خاطریہ کام میں کر دیتی ہوں۔“..... گاربو نے کہا۔

”تم۔ تم کیا کرو گی۔“..... رو جرنے چونک کر پوچھا۔

”میں اس سے دوستی کر کے اسے لپنے بھی پاگل بناؤ کر جس وقت
چاہوں اس کی گردن کشوادوں۔“ گاربو نے پڑے فخریہ لجھے میں کہا۔

”ہاں یہ بات تو درست ہے۔“ تم احتیاطی خطرناک ترین حسن کی
مالکہ ہو۔ گو عمران کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ عورتوں کے حسن سے
متاثر نہیں ہوتا لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر تم اسے ذرا سی لفت کراؤ تو
وہ تمہارے بھپے بیکنیا پاگل ہو سکتا ہے۔“..... رو جرنے کہا اور گاربو کا
چہرہ گلنار ہو گیا۔

”شکریہ رو جر۔ بس پھر تم مطمئن ہو جاؤ۔ اول تو وہ ہماں آئے گا
نہیں۔ اگر آجائے تو مجھے اطلاع کر دینا اور خود سامنے نہ آنا پھر دیکھنا کہ
اس کا کیا حشر ہوتا ہے۔“..... گاربو نے فیصلہ کیں لجھے میں کہا۔

”دوسرا گذشتہ تم نے واقعی میری بساری پریشانی دور کر دی ہے۔
عمران کے متعلق مشہور ہے کہ جو تنظیم بھی اس سے مقابلہ کے لئے
سلمنے آتی ہے۔ وہ آخر کار ختم ہو جاتی ہے اسی لئے میں پریشان تھا کہ اگر
وہ ہماں ہمچا اور زمیں نے لپنے آدمی اس کے خاتمے کے لئے تعینات کر
دیئے تو پھر وہ بھوت کی طرح ہمارے بھچے پڑ جائے گا۔ لیکن اب مسئلہ
حل ہو گیا ہے۔ اب تم اسے کوکر لو گئی اور نہ میرے آدمی سامنے آئیں
جگے اور نہ وہ ہم تک کسی طرح بھی ہمچنگی کے گا۔“..... رو جر نے احتیاطی
مطمئن لجھے میں کہا اور گاربو بھی اس کے اطمینان پر مسکرا دی اور پھر
اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ میلی فون کی
گھنٹی نجاحی اور گاربو نے رسیور اٹھایا۔

”میں۔“..... گاربو نے مترجم آواز میں کہا۔

”میڈم۔ جتاب رو جر کے دوست جتاب جیکسن ان سے بات کرنا
چاہتے ہیں۔“ دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”ٹھیک ہے کراؤ بات۔“..... گاربو نے کہا اور رسیور رو جر کی
طرف بڑھا دیا۔

”جیکسن کا فون ہے۔“ گاربو نے کہا اور رو جر نے سر ہلاتے ہوئے
ہس کے ہاتھ سے فون لے لیا۔

"اوہ دری گذرا قبی عمران مادام گاربو کے لافارنی حسن سے کبھی نہ
نچ کے گا۔ یہ تو واقعی..... بہترین حل ہے اور جب باوام اشارہ کریں
گی۔ اسے آسانی سے ختم کر دیا جائے گا۔ اس طرح تنظیم بھی سامنے نہ
آئے گی۔" جیکسن نے بھی اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے فی الحال تو اس کے ہبھاں آنے کا امکان ختم ہو گیا ہے۔
ولیے تم ایرپورٹ والی تجویز پر ضرور عمل کر دینا۔ تاکہ اگر کسی بھی
طرح اسے ہبھاں کا سراغ مل بھی جائے تو ہمیں اس کی آمد کا بروقت پتہ
چل سکے۔" روجرنے کہا۔

"کام مکمل ہو گیا ہے۔ پولی واک کو فرش کر دیا گیا ہے۔ اے
ایک چوک پر کار کے ان ڈگوںی مار دی گئی ہے اور اس کی کار ایک ٹرال
سے نکرا کر تباہ ہو گئی ہے۔ اس طرح سائلنسر لگے ریوالور کی گوں کا
پتہ بھی کسی کو نہیں چل سکا۔ سب نے اسے ایکسیڈنٹ ہی سمجھا ہے۔

اس ایکسیڈنٹ کی وجہ سے پولی واک کا پورا جسم نکزوں میں تبدیل ہو
گیا اور پھر کار کو آگ لگ گئی اور پولی واک کے جسم کے تمام نکڑے
جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔" جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گذراں کا مطلب ہے۔ قسمت ہم پر پوری طرح مہربان ہے۔ اب
عمران کو کسی صورت بھی ہمارا علم نہ ہو سکے گا اور ولیے اگر ہو بھی جاتے
تو قدرت نے اس کا بھی بہترین حل تجویز کر دیا تھا۔" روجرنے
ہنسنے ہوئے کہا۔

"کیسا حل۔" جیکسن کے لمحے میں حریت تھی اور روجرنے
اسے گاربو کے ساتھ ہونے والی تمام گلخانوں کی تفصیل بتا دی۔

"ہیلو رو جربول رہا ہوں جیکسن۔" روجرنے کہا۔
رو جر سو ری فارڈسٹر بینس۔ ور اصل پولی واک کے متعلق اطلاع
دینی تھی تھیں۔" دوسری طرف سے جیکسن نے مخدرات بھرے
لمحے میں کہا۔

کا سوچ ہی رہا تھا کہ تم آگئے۔ بیخو..... عمران نے کہا اور نائیگر عمران کے سامنے کری پر بیٹھ گیا۔

”باس پولی واک تو ایکسیڈنس میں ہلاک ہو گیا ہے۔ ہم اس کے کلب میں اس کی والپی کا انتظار کر رہے تھے۔ کیونکہ وہ کسی اور کلب گیا، ہوا تھا اور اس کی والپی کی اطلاع مل چکی تھی کہ اچانک اطلاع آئی کہ البرٹ چوک کے قریب اس کی کار کا خوفناک ایکسیڈنس ہو گیا ہے اس کی کار ایک ٹرالر سے نکلا گئی ہے۔ میں اور جوانا ہبائی پہنچ تو واقعی ہبائی اہتمامی خوفناک ایکسیڈنس ہو چکا تھا۔ پولی واک کی کار کو اگ لگ گئی تھی اور پولی واک جل کر راکھ ہو چکا تھا۔ ولیے ایکسیڈنس کی وجہ سے اس کے جسم کے نکڑے اڑ گئے تھے۔ یو لویس ہبائی ایکسیڈنس کی تفتیش کرنے میں مصروف تھی۔ نائیگر نے کہا تو عمران کے ہونٹ سکر گئے۔

”کیا بات ہے جس کے پیچے ہم جاتے ہیں وہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ تپہ نہیں یہ ٹونی اور ڈیوک کیے نج گئے تھے۔ عمران نے کہا۔

”ڈرانسیسٹر لے آؤ۔ عمران نے کہا اور جوزف سر ملاتا ہوا والپی مزگیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ ڈرانسیسٹر لے کر کمرے میں داخل ہو اس تھوڑی سی انکو اڑی سے ہی تپہ چل گیا ہے کہ واقعی اسے ہلاک کیا ہے۔ ایکسیڈنس تو سب کے سامنے ہوا ہے۔ لیکن ایک آدمی سے تھوڑی دیر بعد نائیگر کمرے میں داخل ہوا اور اس نے موڈ بانہ انداز مجھے اطلاع مل گئی ہے کہ پہلے چلتی کار میں پولی واک کو گولی ماری گئی اور اس طرح اچانک گولی لگنے سے اس کی کارتیزی سے گھومی اور پوری میں سلام کیا۔

”کیا بات ہے۔ بہت دیر لگا دی تم نے۔ اب میں تمہیں کال کرنے کرت سے سامنے آنے والے ٹرالر سے جائیگراہی۔ یہ اطلاع میرے ایک

عمران رانا ہاؤس میں بیٹھا نائیگر اور جوانا کی والپی کا انتظار کرتا رہا لیکن جب انہیں گئے ہوئے ایک گھنٹہ گزر گیا اور ان کی والپی نہ ہوئی تو عمران کے ذہن میں خدشات رستگنے لگے۔

”جوزف۔ عمران جوزف کو بلانے کے لئے آواز دی۔

”یہ جلد ٹھوں بعد جوزف نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”ڈرانسیسٹر لے آؤ۔ عمران نے کہا اور جوزف سر ملاتا ہوا والپی مزگیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ ڈرانسیسٹر لے کر کمرے میں داخل ہو اس تھوڑی سی انکو اڑی سے ہی تپہ چل گیا ہے کہ واقعی اسے ہلاک کیا ہے۔

”کال بیل کی آواز سنائی دی۔ تھوڑی دیر بعد نائیگر کمرے میں داخل ہوا اور اس نے موڈ بانہ انداز اور اس طرح اچانک گولی لگنے سے اس کی کارتیزی سے گھومی اور پوری میں سلام کیا۔

خاص آدمی نے دی ہے۔ اتفاق سے وہ اس وقت ایک دکان کے سامنے موجود تھا۔ اس نے خود سائلر لگے ریوالور سے گولی چلنے کی مخصوص آواز سنی ہے۔ لیکن وہ ہجوم میں قاتل کو نہیں ہبھان سکا۔ پھر رسول میں ایک انسپکٹر میرا واقف تھا اس کے ذریعہ یہ تپے چل گیا ہے کہ پولی واک کے جبلے ہوئے جسم سے ایک گولی بھی برآمد ہوئی ہے جو اس کی گردن میں پیوست تھی۔ ماں سیگر نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے۔ اب نئے سرے سے اس قاتل کو تلاش کرنا پڑے گا۔ عمران نے کہا۔

”ولیے میں اس کے خاص آدمی جیکب کو اٹھالا یا ہوں۔ میں نے سوچا کہ ڈیوک نے جیکب کا ہی نام لیا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے کوئی کام کی بات معلوم ہو سکے۔ ماں سیگر نے کہا تو عمران چونک کہ سیدھا ہو گیا۔

”کہاں ہے جیکب۔ عمران نے پوچھا۔

”جو انہا سے انھا کر اندر لے گیا ہے۔ ماں سیگر نے جواب دیا۔

”وری گذ تم نے واقعی ذہانت بھے کام لیا ہے۔ او۔ کے میں اس سے پوچھے کرتا ہوں تم جا کر اس قاتل کو تلاش کرنے کی کوشش کرو۔ اس قدر چانشانہ کسی عام آدمی کا نہیں ہو سکتا۔ عمران نے کری سے اٹھتے ہوئے کہا اور ماں سیگر بھی سر ملاتا ہوا اٹھ کھرا ہوا۔

”میں پاس۔ ماں سیگر نے کہا اور پھر عمران کے پیچے چلتا ہوا وہ کمرے سے باہر آگیا۔ عمران تو ڈارک روم کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اسے

معلوم تھا کہ جوانا اس جیکب کو وہیں لے گیا ہو گا۔ ڈارک روم میں واقعی جوانا موجود تھا۔ اور ایک قوی الٹہ آدمی راڑز میں جکڑا ہوا کری پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی گردن ڈھکلی ہوئی تھی۔

”یہ جیکب ہے ماسٹر۔ اس پولی واک کا خاص آدمی۔ پولی واک کے متعلق تو ماں سیگر نے آپ کو بتا ہی دیا ہو گا۔ جوانا نے کہا۔

”ہاں اسے ہوش میں لے آؤ۔ آدمی تو خاصا جاندار لگ بھا ہے۔ عمران نے اس کے سامنے کری پر بیٹھے ہوئے کہا۔ اور جوانا سر ملاتا ہوا تیزی سے جیکب کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھ سے بند کر دیا۔ تھوڑی در ب بعد جیکب کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو جوانا پیچے ہٹ گیا۔ عمران خاموش بیٹھا جیکب کو ہوش میں آتے ہوئے دیکھا رہا۔ ہوش میں آتے ہی جیکب نے لا شوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڑز کی وجہ سے جب وہ نہ اٹھ سکا تو اس نے اہتمائی حریت بھرے انداز میں جیکب روم کو دیکھا اور پھر اس کی نظریں عمران اور جوانا پر جنم گئیں۔ اس کے ہمراہ پر شدید حریت کے تاثرات نمایاں تھے۔

”کون ہو تم اور یہ میں کہاں ہوں۔ جیکب کے منہ سے حریت بھری آواز لٹکلی۔

”تمہارا نام جیکب ہے اور تم پولی واک کے خاص آدمی ہو۔ اور تم نے کارسن ہوٹل کے میخ بر ڈیوک کو راحت عزیز کے قتل کا کام سونپا تھا۔ عمران نے خٹک لجھے میں کہا۔

"ڈیوک۔ راحت عین زیب سب تم کیا کہ رہے ہو۔ میں تو ان میں سے کسی کو نہیں جانتا۔"..... جیکب نے کہا۔
"خیر یہ لمبی کہانی ہے۔ اے چھپنے کا اب کوئی فائدہ نہیں۔ اور پولی واک بھی ایک سیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے اس لئے اصولی طور پر اب تمہیں پولی واک سے بھی کوئی خطرہ نہیں ہے۔" تم پولی واک کے رازدار ہو۔ اس لئے میں نے تمہیں یہاں بلوایا ہے۔" تم تجھے بتاؤ گے کہ پولی واک نے کس تسلیم کے اشارے پر پلی۔ دون یا، میری کی سرسری کی تھی..... وہی پی۔ دون جس نے باقاعدہ آر تھرہ اوس میں اہتمامی قیمتی مشیزی نصب کر کے پورے ملک میں تحریب کاری کی تھی۔".....
عمران نے کہا۔

"میں تو کچھ نہیں جانتا۔ ہمارا تو دھنہ صرف خبری ہے۔" تحریب کاری اور قتل تو ہمارا کام ہی نہیں ہے۔"..... جیکب نے ہر اس سے بچے میں کہا۔

"جوانا۔"..... عمران نے مذکر جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔
"لیں ما سڑ۔"..... جوانا نے جواب دیا۔
"مسڑ جیکب کی ایک آنکھ خیبر سے نکال دو۔"..... عمران نے اہتمامی سرد بچے میں کہا۔

"لیں ما سڑ۔"..... جوانا نے کہا اور جیکب سے ایک تیز دھار خیبر نکال کر وہ بڑے مطمئن سے انداز میں جیکب کی طرف بڑھنے لگا۔
"میں بچا کہہ رہا ہوں تم یقین کرو میں بالکل بچ۔"..... جیکب نے

کہنا شروع کر دیا لیکن اس کا فقرہ پورا نہ ہوا اور کہہ اس کے حلقو سے نکلنے والی اہتمامی کربناک بیخ سے گونج اٹھا جوانا نے ایک ہی وار سے خیبر کی نوک کی مدد سے اس کی آنکھ کا ڈھیلہ باہر نکال پھینکا تھا۔ جیکب جھٹکا رہا اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔

بھلے کی طرح دوبارہ اسے ہوش میں لے آؤ۔"..... عمران نے کہا اور جوانا نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اس کا ناک اور منہ دوبارہ بند کر دیا اور اس بار بھلے کی نسبت جیکب جلد ہوش میں آگیا اور جوانا ایک بار پھر بچھے ہٹ گیا۔ خون آلو دخیلہ ستو راس کے ہاتھ میں تھا۔ جبکہ جیکب کا پھرہ تکفی کی شدت اور ایک آنکھ میں پیدا ہونے والے خلا اور اس میں سے نکل کر نہودی تک پہنچنے والے خون کی وجہ سے اہتمامی خوفناک نظر آنے لگ گیا تھا۔ اس کی دوسری آنکھ سرخ ہو گئی تھی جس میں خوف کے تاثرات نمایاں طور پر جھلک رہے تھے۔

"چھننے کا کوئی فائدہ نہیں جیکب اور یہ تو ابھی ابتداء ہے اس لئے بیخ چھکر خواہ خواہ اپنی تو انانی ضائع مت کرو۔ اگر تم مزید تکلیف سے بچنا چاہتے ہو تو جو کچھ میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دے دو۔"..... عمران نے اہتمامی سرد بچے میں کہا۔

"اوہ اوہ تم اہتمامی سفاک اور سنگدل قاتل ہو۔" میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ پلیز بچھے معاف کر دو اس تحریب کاری میں میرا کوئی حصہ نہیں ہے۔ یہ پولی واک کا کام تھا۔"..... جیکب نے اس بار داشت سے پر بچے میں کہا۔ حالانکہ عمران جانتا تھا کہ اس نے نجانے اب تک کہنے

چونک کر پوچھا۔

”اسے قتل کیا گیا ہے۔ اسے اس وقت سائلنسر لگے ریوالور سے گولی ماری گئی ہے جب وہ کار چلا رہا تھا۔ گولی اس کی گردن میں گلی اور اس اچانک حملے کی وجہ سے کار اس کے کنٹرول سے باہر ہو گئی اور شرار سے ٹکرا گئی اس طرح ایکسیڈنٹ ہو گیا اور کار میں آگ لگ جانے کی وجہ سے وہ جل کر راکھ ہو گیا لیکن پولیس کو اس کی گردن میں دوست گولی مل چکی ہے۔ عمران نے کہا۔

”اوہ اوہ پھر یقیناً اسے علی عمران کے آدمیوں نے قتل کیا ہو گا۔“
جیک نے کہا تو عمران اس طرح اچانک اپنا نام اس کے منہ سے سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔ عمران کے ساتھ کہا ہوا جوانا بھی چونک پڑا تھا۔

”علی عمران وہ کون ہے۔ عمران نے اپنے آپ کو سنجدلے ہوئے کہا۔

”میں تو اسے نہیں جانتا اور شہری میں نے جہلے کبھی اس کا نام سنایا۔ لیکن مجھے پولی واک نے بتایا تھا کہ وہ پاکشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ اہمی خطرناک سیکرٹ لیجنسٹ ہے اور اس کی وجہ ہے پی۔ دن کا سارا مشن بھی ختم ہو گیا ہے اور اس نے اپنے خاص آدمیوں کو اس کی مخبری پر تعینات کیا تھا۔ وہ اس کی روپورٹ گرانٹ لیکھنے کو دستارہ تھا۔ اس لئے میرا اندازہ ہے کہ اگر پولی واک قتل ہوا ہے تو اس خطرناک سیکرٹ لیجنسٹ نے ہی قتل کرایا ہو گا۔.....

افراد کو قتل کرایا ہو گا اور دوسروں پر کس قدر سفاکی سے ظلم و ستم توارے ہوں گے لیکن اب اپنی جان پر وہ ایک معمولی سی تکلیف بھی برداشت نہ کر پا رہا تھا۔

”وقت خالص ملت کر دو رہنا استاد میں بھی جانتا ہوں کہ اندر حادی بھی آسانی سے بول لیتا ہے۔ عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”نہیں نہیں فارگاڈ سیک الیامت کرو۔ مجھے اندر حادی ملت میں بتائما ہوں۔ پولی واک نے ہمیری اور اس کے سارے گروپ کے لئے ہبھاں رہائش گاہیں۔ اسلجے۔ کاریں اور سارے انتظامات کئے تھے۔ اس بنے مجھے بتایا تھا کہ ہمیری کا تعلق گرانٹ ما سٹر نامی ایک بین الاقوامی تنظیم سے ہے جو اسلحے کی سملکٹ کرتی ہے اور اسلحے کی دعندے میں اس کا بڑا نام ہے۔ پولی واک بھی اسلحے کا دعندہ کرتا ہے اور ہمسایہ ملک کو اسلحہ سپلائی کرتا تھا اس لئے وہ ہبھاں مستقل سیٹل، ہو گیا تھا بس مجھے اتنا معلوم ہے۔ جیک نے کہا۔

”گرانٹ ما سٹری ہاٹ فیلڈ۔ عمران نے سرد لمحے میں پوچھا۔

”اس نے گرانٹ ما سٹری بتایا تھا۔ لیکن میں نے ایک بار اس کی فون پر ہونے والی بات چیت سنی تھی۔ اس لکھنگو کے دوران ہاٹ فیلڈ کا نام بھی آیا تھا۔ میں مجھے اتنا معلوم ہے۔ جیک نے کہا۔

”اسے قتل کیوں کروا یا گیا ہے۔ کس نے قتل کرایا ہے۔ عمران نے پوچھا۔

”قتل۔ مگر وہ تو ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہوا ہے۔ جیک نے

جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”پولی واک کے کون کون سے آدمی اس عمران کی مخبری کر رہے ہیں۔..... عمران نے ہونٹ بھینختے ہوئے کہا۔

”پولی واک کے سپیشل گروپ کے آدمی ہیں۔ وہ براہ راست پولی واک سے متصل ہیں۔ احتیاتی تربیت یافتہ لوگ ہیں اور پولی واک خاص موقعوں پر انہیں سامنے لے آتا ہے۔..... جیکب نے جواب دیا۔ ایک آنکھ نکلوا کردہ اب تیر کی طرح سیدھا ہو چکا تھا۔
”اب پولی واک کے قتل کے بعد وہ کے روپورٹ دیں گے۔
عمران نے پوچھا۔

”کیا کہہ سکتا ہوں۔ پولی واک کے ساتھ ہی سارا گروپ تھا۔ اس کے ختم ہو جانے پر نجاں کیا ہو۔ وہے میرا خیال ہے۔ گروپ ختم ہو جائے گا اور لوگ دوسرے گروپوں میں شفت ہو جائیں گے۔.....
جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آخر کوئی نہ کوئی تو اس کی جگہ لے گا۔ سارا سیٹ اپ کیسے ختم ہو سکتا ہے۔..... عمران نے ہونٹ بھینختے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے۔ اس کی بیوی روزی اس کی جگہ لے لے۔ کیونکہ پولی واک کی تمام جائیداد اور بیک بلنس روزی کے نام سے ہے اور سب کہتے بھی ہیں کہ پولی واک تو صرف سامنے رہتا ہے۔ سارا دھنہ دراصل روزی کرتی ہے۔..... جیکب نے کہا۔

”یہ روزی کہاں رہتی ہے۔..... عمران نے پوچھا۔

”ولیمیٹر کاریج میں پولی واک کی شاندار رہائش گاہ ہے۔ ایٹھی اے دہوہیں رہتی ہے۔..... جیکب نے جواب دیا۔

”پولی واک کا دفتر کہاں ہے۔ میرا مطلب ہے اس کا کاروباری دفتر؟
عمران نے پوچھا۔

”اس نے اصل دفتر تو اپنی رہائش گاہ پر بنایا ہوا ہے۔ وہے اس کا دفتر واک کلب میں ہے۔ لیکن وہ عام سادہ فتر ہے۔..... جیکب نے جواب دیا اور عمران کرسی سے اٹھا اور کمرے سے باہر آگیا۔ جوانا اس کے بیچے تھا۔

”جوزف اس جیکب کا خاتمہ کر کے اس کی لاش بتی بھٹی کے حوالے کر دو۔ اب اسے زندہ واپس نہیں جانا چاہیے اور جوانا تم میرے ساتھ آؤ۔ اسلوچ لے لو۔ ہم نے اب پولی واک کی رہائش گاہ پر ریڈ کر دی۔..... عمران نے جوزف اور جوانا سے بیک وقت مخاطب ہو کر کہا۔ جوزف تو سرہلاتا ہوا ڈارک روم کی طرف بڑھ گیا جب کہ جوانا اس کرے کی طرف بڑھ گیا جہاں ہر قسم کا اسلوچ سشور تھا۔ عمران پورچ کی طرف بڑھا اور وہاں کھڑی جوانا کی آئندہ سلنڈر کار کی سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی ریز بعد جوانا تیز تیز قدم اٹھا تاہم واپس آیا اور آکر ڈرائیورنگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے ہاتھ میں بیگ تھا جو اس نے عقبی سیٹ پر اچھال دیا۔

”ولیمیٹر کاریج چلو کوئی نہ رہا۔ اے۔..... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کار بیک کی اور اسے پھائک کی

طرف لے گیا۔ تقریباً دس منٹ کی تیز رفتار ڈرائیونگ کے بعد وہ دیسٹر کاریج کے علاقے میں پہنچ گئے۔ سہا شاندار کوٹھیاں تھیں اور تھوڑی در بعده کوٹھی نمبر ایٹھے اے کے سامنے پہنچ گئے۔ جوانا نے کوٹھی کے سامنے جا کر کار روک دی۔

“کون کون سا سلحہ لے آئے ہو ریڈ کے لئے۔ عمران نے پوچھا۔

“ہر قسم کا سلحہ لے آیا ہوں جو آپ حکم دیں۔ جوانا نے کہا۔
” زیادہ گز بڑی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے دراصل اس پولی واک کے دفتر کی تلاشی لینی ہے۔ اس لئے کوٹھی کا پھانک کھلواؤ اور اندر جا کر بے ہوش کر دینے والی کیس فائر کرو۔ جب کیس کا اثر ختم ہو جائے تو پھانک کھول دینا۔ عمران نے کہا اور جوانا نے عقبی سیٹ سے تھیلا اٹھایا اور اس کے اندر سے ایک چھٹی نال والا پسل نکال کر اس نے جیب میں ڈالا اور پھر کار کا دروازہ کھول کر پہنچ گیا۔ تھوڑی در بعده بیل کا بثن دبایا اور پھانک کے پاس کھرا ہو گیا۔ تھوڑی در بعده پھانک کھلا اور ایک ادھیز عمر آدمی باہر آگیا۔ لپٹنے لباس اور ہجرے سے وہ ملازم لگ رہا تھا۔ وہ ابھی حرمت سے کار اور جوانا کی طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ جوانا نے ہاتھ بڑھا کر اس کی گردن پکڑی اور اسے اٹھائے تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ اس ملازم کو چھکنے کا موقع ہی نہ مل سکا تھا۔ عمران اطمینان سے کار میں بیٹھا ہوا تھا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد بڑا پھانک کھلا اور جوانا باہر آگیا۔ اس نے ڈرائیونگ سیٹ

سنجالی اور کار چلا کر اسے پھانک کے اندر لے گیا کچھ اندر لے جا کر اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ واپس کھلے ہوئے پھانک کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے دیکھا کہ وہ ادھیز عمر ملازم چھوٹے پھانک سے ایک طرف فرش پر شیوے میڈھے انداز میں پڑا ہوا تھا۔ کوٹھی کا وسیع و عریض پورچھ خالی نظر آ رہا تھا۔ عمران سمجھ گیا تھا کہ کیس فائر کی وجہ سے بے ہوش پڑا ہو گا۔ چند لمحوں بعد جوانا واپس آیا اور اس نے کار پورچھ کی طرف بڑھا دی پورچھ میں کار رکھتے ہی عمران نیچے اتر آیا دوسری طرف سے جوانا بھی نیچے اتر گیا تھا۔

” تم مہیں رکوتا کہ اچانک کوئی آجائے تو اسے سنجال سکو میں اپنا کام کروں۔ عمران نے کہا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا برآمدے کی سیڑھیاں پڑھتا ہوا اور پہنچ گیا۔ کوٹھی خاصی وسیع و عریض تھی۔ مختلف جگہوں پر اسے تینی حورتیں اور ایک مرد بے ہوش پڑے ہوئے نظر آئے۔ یہ چاروں بھی لپٹنے لباسوں سے ملازم ہی نظر آتے تھے۔ ایسی کوئی حورت ان میں شامل نہ تھی جسے وہ پولی واک کی بیوی روزی سمجھ سکتا۔ پوری کوٹھی کی تلاشی کے بعد آخر کار وہ ایک دفتر کے انداز میں بچے ہوئے کمرے میں پہنچ گیا اور اس نے اس دفتر کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ دفتر کی الماریوں اور درازوں میں سے اسے لپٹنے مطلب کی کوئی چیز نہ مل سکی۔ البتہ وہاں بیرون ملک اسلیے کی سمجھنگ کے سلسلے میں کافذات موجود تھے۔ لیکن عمران کو دراصل کسی ایسی چیز کی تلاش تھی جس سے وہ اس گرانڈ ماسٹر یا ہٹ فیلڈ کے بارے میں کچھ تفصیل جان

فائل کرنے شروع کر دیئے۔
”میں انکو اسی پلیز..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک موڈبائش آواز سنائی دی۔
”ناڑا کے دار الحکومت ناگ کا رابطہ نمبر چاہئے۔ مران نے سپاٹ لجھے میں کہا۔

”میں سر ہولڈ کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
”ہیلو سرنوٹ کریں۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آپریٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ اور پھر اس نے ناڑا کا رابطہ نمبر اور پھر ناگ کا رابطہ نمبر بتا دیا۔ مران نے شکریہ ادا کیا اور کریڈل دبا کر اس نے ہمیں ناڑا کا رابطہ نمبر اور پھر ناگ کا رابطہ نمبر ڈائل کرنے کے بعد فائل پر موجود جیکسن کے سامنے لکھے ہوئے فون نمبر ڈائل کر دیئے۔

”میں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کرختی آواز سنائی دی۔
”مسٹر جیکسن سے بات کرائیں میں پاکیشیا سے پولی واک کا سشنٹ جیکب بول رہا ہوں۔ مران نے جیکب کے لجھے میں بھت کرتے ہوئے کہا۔

”ہولڈ آن کرو۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد لیک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”میں جیکسن بول رہا ہوں کون بول رہا ہے۔ بولنے والے کے لجھے میں قدرے چیرت کے ساتھ ساتھ کر ٹھکی کا تاثر موجود تھا۔
”جتاب میں پولی واک کا اسشنٹ جیکب بول رہا ہوں۔ باس

سکے اور پھر تکاشی کے دوران اس نے ایک دیوار میں چھپا ہوا ایک سیف ٹریس کر لیا۔ سیف کھولنے میں اسے زیادہ سمجھ و دوست کرنی پڑی کیونکہ وہ عام سا سیف تھا اور پھر سیف کے اندر رکھی ہوئی فائلوں میں سے ایک فائل کو چیک کرتے ہوئے وہ چونک پڑا۔ یہ فائل گرانڈ ماسٹر نامی خفیہم کے متعلق تھی۔ لیکن اس فائل میں صرف ایک کاغذ موجود تھا جس میں گرانڈ ماسٹر کے الفاظ کے سامنے لارین لکھا ہوا تھا اور پھر اس سے کاٹ کر اس کے آجے رو جر لکھا ہوا تھا اس کے نیچے ایک خاتون کا نام مادام گاربو اور اس سے آجے آرشار کلب ناگ لکھا ہوا تھا۔ اس سے نیچے جیکسن اور اس کے آجے ایک فون نمبر درج تھا اور اس کے نیچے بڑی بڑی رقمیں اور ناڑا کے دار الحکومت ناگ کے ایک بنک کا نام اور اکاؤنٹ نمبر درج تھا۔ فائل کے عقب میں چند اور اق کے پچھے ہوئے ہے بھی موجود تھے۔ مران نے فائل کو موز کر کوٹ کی جیب میں ڈالا اور سیف بند کر کے اس نے اسے دوبارہ دیوار میں چھپایا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا برآمدے میں موجود تھا۔

”آوجوانا کام ہو گیا ہے۔ مران نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور جوانا بھی سر ہلاکا ہوا اس کے پیچے سیوھیاں اتر کر کار کی طرف بڑھ آیا۔ تھوڑی دیر بعد کار اس کوٹی سے تکل کر دوبارہ رانا ہاوس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ رانا ہاوس پہنچ کر مران نے فائل جیب سے نکالی اور اس میں موجود کاغذ کو ایک بار پھر غور سے پڑھنے لگا۔ پھر اس نے فائل کو میز پر رکھا اور میلین گھن کار سیور انھا کر اس نے نمبر

پولی واک ایک ایکسائز میں ہلاک ہو چکے ہیں اور اب ان کی جگہ میں واک گروپ کا انچارج ہوں اور اب جو کام بس نے کرنا تھا وہ میں سرانجام دوں گا۔ میں نے اسی لئے فون کیا ہے تاکہ آپ کو اگر بس کی موت کی اطلاع ملے تو آپ پریشان نہ ہوں۔..... حمran نے کہا۔

آپ نے کس نمبر فون کیا ہے۔..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لمحے میں پوچھا گیا اور حمran نے وہی نمبر دوہرایا جو فائل میں موجود تھا۔

نمبر تو درست ہے۔ لیکن میرا تو کوئی تعلق کسی پولی واک یا اس کے گروپ سے نہیں ہے اور نہ ہی پاکیشیا سے کوئی تعلق ہے۔ میں تو مقامی کارڈنل ہوں۔ آپ نے یہ نمبر کہاں سے حاصل کیا ہے۔ دوسری طرف سے جیکسن کی اہتمامی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

آپ شاید میری بات سے مطمئن نہیں ہیں ورنہ بس نے میرے سامنے کئی بار اس نمبر پر آپ سے بات کی ہے۔..... حمran نے کہا۔

سوری مسٹر جیکب آپ کو کوئی بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرا کسی گروپ وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ سوری۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ حمran نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

اس کا مطلب ہے یہ لوگ خاصے محتاط ہیں۔..... حمran نے پربراہتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے دوبارہ ناڈا اور پھر شاگ کے رابطہ نمبر ڈائل کئے اور اس بار اس نے جزل انکوائری کے لیکن سر، ہولا آن کریں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند

نمبر ڈائل کر دیئے۔ کیونکہ یورپ۔ ایکریمیا۔ جنوبی اور شمالی ایکریمیا سب میں انکوائری نمبر ایک ہی ہوتے تھے اس لئے اسے انکوائری نمبر دیافت کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

“انکوائری پلیز۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

“آرشار کلب کا نمبر ہے۔..... حمran نے ناڈیں لمحے میں بات دیتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ حمran نے

ریڈل دبایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

“آرشار کلب۔..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

“مادام گاربو سے بات کر لیئے۔ میں چیف اسٹیٹ آفس سے دو گل رہا ہوں۔..... حمran نے ناڈیں لمحے میں کہا۔

آپ نے جو کچھ کہنا ہے میتھر سے کہہ دیں۔ مادام کسی سرکاری آدمی کے بات نہیں کیا کرتیں۔..... دوسری طرف سے سپاٹ لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ حمran نے ایک طویل تسلیتے ہوئے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع نہیں۔

“برائٹ شار۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

شائل سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھپ بول رہا۔..... حمran نے اس بار لہنے اصل لمحے میں بات کرتے ہوئے پھر شاگ کے رابطہ نمبر ڈائل کئے اور اس بار اس نے جزل انکوائری کے

لیکن سر، ہولا آن کریں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند

لمحوں کی خاموشی نے بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔
ہیلو شاکل بول رہا ہوں بولنے والے کا لہجہ سپاٹ تھا۔
سپیشل نمبر ایون تحری دن تحری پرنس آف ڈھمپ۔ ہمراں شاکل نے
نے کہا۔

لیں سر ہو لڑ آن کریں دوسری طرف سے کہا اور چند لمحوں
نے پوچھا۔ بعد پھر وہی آواز سنائی دی۔

ہیلو پرنس آف ڈھمپ فرمائی۔ آپ نے بڑے طویل عرصے میں
تھی ہاں کارڈ منگوانا ہو گا ہو لڑ آن کریں دوسری طرف سے
رابطہ کیا ہے۔ تقریباً چار سال بعد اس بار دوسری طرف سے کہا گیا۔
ہیلو سر لارین کے بارے میں تفصیلات حاضر ہیں چند
لمحوں بعد شاکل کی دوبارہ آواز سنائی دی۔

ضرورت ہی نہیں پڑی لیکن میں لائف سبز ہوں ہمراں
موٹی موٹی باتیں بتا دیں ہمراں نے کہا۔

لارین اہتمامی مضبوط جسم اور تیز دماغ کا مالک ہے۔ طویل عرصے
میں ایک تنظیم ہے گرانڈ ماسٹر۔ اس کے بارے جسے گرانڈ ماسٹر ہے سہبودی ہے اور دولت
کی وجہ سے اسلحے کے علاوہ بھی بھاری معادنے کے ووض کام پکڑ دیتا ہے
ہو لڈ کرچئے۔ میں کمپووز سیکشن سے اس کارڈ منگواؤں میں اس قدر بھیدہ
پلاٹنگ کرتا ہے کہ مشن بھی مکمل ہو جاتا ہے لیکن کسی کو اصل مشن
دوسری طرف سے کہا گیا۔
ہیلو سر کیا آپ لائن پر ہیں چند لمحوں بعد وہی آواز سنائی ہوئی، ہوا تک نہیں لگتی۔ اہتمامی سفاک اور بے رحم طبیعت کا مالک ہے
شاکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ دی۔

بس کافی ہے۔ اب آپ یہ بتائیں کہ ہاتھ فیلڈ کے بارے میں
گرانڈ ماسٹر۔ اہتمامی جدید ترین اسلحے کی سفکنگ کا وسیع عیناً آپ کی ہجنسی کے پاس کیا معلومات ہیں ہمراں نے کہا۔

کاروبار کرتی ہے۔ بہت باوسائل۔ مستلزم اور طاقتور تنظیم ہے۔ لیکن
اس کا ہیڈ کوارٹر خفیہ ہے۔ اس کے بارے میں کسی کو کچھ معلوم
نہیں ہے۔ اس کے سربراہ کا نام لارین ہے شاکل نے
جواب دیا۔

لارین کے بارے میں معلومات ہوں گی آپ کے پاس ۔ ہمراں
نے پوچھا۔

تقطیم گرانڈ ماسٹر کا ہاتھ ثابت ہوا ہے۔..... حمران نے کہا۔
”گرانڈ ماسٹر۔ کیا یہ کوئی نئی تقطیم ہے۔ نام تو جعلے کبھی نہیں سنا دیے وہ لوگ جو مارے گئے ہیں وہ تو سب ایکریمیز تھے۔ اور فائل واپس بھی ایکریمیا سے ہی ملی ہے۔ حب کہ آپ ناڈا کا نام لے رہے ہیں۔“ بلیک زیر و نے کہا۔

”ہاں اسی لئے تو مجھے شک پڑ رہا ہے کہ کوئی پراسرار کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ گرانڈ ماسٹر کے بارے میں جو معلومات ملی ہیں اس کے مطابق وہ جدید ترین اسلئے کی سملگنگ کا دھنہ کرتا ہے اور یہ پولی واک بھی ناڈین ہی تھا وہ بھی دراصل اسلئے کی سملگنگ میں ملوث تھا جبکہ تجزیبی کارروائی اور ڈیفس سسٹم فائل اڈانے میں ملوث ایکریمیز تھے۔ لیکن پولی واک نہیں ان کے سارے انتظامات کرائے اور خاص بات یہ سامنے آئی ہے کہ گرانڈ ماسٹر کی طرف سے پولی واک بیرے خلاف باقاعدہ نگرانی کراہا ہے۔ اس سے تو یہی سچہ چلتا ہے کہ یہ سارا سیٹ اپ گرانڈ ماسٹر کا یہی ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ گرانڈ ماسٹر اور ہاٹ فیلڈ دونوں ایک ہی تقطیم کے نام ہوں۔“..... حمران نے جواب دیا

”جی ہاں لگتا تو الیما ہی ہے۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔“ بلیک زیر و نے کہا۔

”اس گرانڈ ماسٹر یا ہاٹ فیلڈ نے پاکیشیا میں خوفناک تجزیب کاری کی ہے۔ ایک وزیر کو قتل کیا ہے۔ اہمیتی حساس ڈیفس سسٹم کو اپن کر کے پاکیشیا کو ہستا اور مغلوج بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس معلومات مل گئی ہیں۔ اس ساری تجزیب کاری کے بیچے ناڈا کی ایک

ہاٹ فیلڈ نام تو کبھی سامنے نہیں آیا۔ بہر حال میں کمپووٹر سیکشن سے معلوم کرتا ہوں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر جو لمحوں کی خاموشی کے بعد سناکل کی آواز دوبارہ سنائی دی۔
”ہیلو سر۔..... سناکل نے کہا۔

”لیں۔“..... حمران نے جواب دیا۔

”سوری سرباٹ فیلڈ نامی کسی تقطیم یا ادارے کے متعلق ہماری سمجھنی میں کوئی اندر ارج نہیں ہے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
”اوہ کے۔ گذبائی۔“..... حمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
”گرانڈ ماسٹر۔ تو یہ سارا کھیل گرانڈ ماسٹر کا تھا۔ لیکن وہ تو اسلئے کی سملگنگ کرتا ہے۔ اور پراس کے آدمیوں نے گرانڈ ماسٹر کی بجائے ہاٹ فیلڈ کا نام لیا تھا۔ آخر یہ سب چکر کیا ہے۔“..... حمران نے بڑرا تے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”ایکسٹو۔“..... دوسری طرف سے بلیک زیر و کی خصوص آوازا سنائی دی

”حمران بول رہا ہوں ظاہر۔“..... حمران نے کہا۔

”اوہ یہی سراس پولی واک سے کچھ سچہ چلا۔“..... بلیک زیر و نے اس بار اصل لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”پولی واک تو قتل ہو گیا ہے۔ اس کے اسٹیشن سے کافی معلومات مل گئی ہیں۔ اس ساری تجزیب کاری کے بیچے ناڈا کی ایک

کی سزا تو بہر حال اسے ملے گی۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا
”اور آپ پر بھی قاتلانہ جملے کے ہیں۔..... بلیک زردو کی آواز سنائی
ہی

”میرا ذاتی طوبہ رکوفی مسئلہ نہیں ہے۔ میری اگر کوئی ہچان ہے تو
پاکیشیا اور پاکیشیا سیکرت سروس کی وجہ سے ہے۔ اگر انہوں نے مجھے
ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے تو صرف اس لئے کہ میں پاکیشیا کے
مفاد اور پاکیشیا سیکرت سروس کے لئے کام کرتا ہوں۔ مجھے ہلاک
کرنے کی کوشش بھی دراصل پاکیشیا کے خلاف کام کرنا ہے۔ اگر
انہیں میرے ساتھ ذاتی دشمنی ہوتی اور وہ صرف مجھ پر جملے کرتے تو میں
اس کی پرواہ نہ کرتا لیکن پاکیشیا کے خلاف اٹھنے والی ہر انگلی توڑنا میرا
فرض ہے۔ اس لئے تم فارن ٹیم کو الٹ کر د کیونکہ ہم کسی بھی
وقت ٹاگ روائی ہو سکتے ہیں۔..... عمران نے جواب دیا۔

”فارن ٹیم کو۔ مگر ناڈا یا ٹاگ میں تو ہمارے فارن لمحجت ہی
نہیں ہیں۔ آج تک اس کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ آپ کس فارن ٹیم
کی بات کر رہے ہیں۔..... بلیک زردو کی حریت بھری آواز سنائی دی
اور عمران مسکرا دیا۔

”ارے تم کیسے چیف ہو جھیں اپنی ٹیموں کا بھی علم نہیں ہے۔
صغر - کیپشن شکیل۔۔۔ تسویر اور جولیا یا تو ملک سے باہر مکمل ہونے
والے مشن پر بھیجی جانے والی ٹیم کے مستقل ارکان ہیں۔ باقی
ضرورت کے مطابق جو سبڑھتے وہ۔ ان لینڈ ٹیم میرا مطلب ہے

صدیقی۔ نعمان سے ہوہاں اور خادر سے لیا جاسکتا ہے۔ اور نائیگر۔ جوزف
اور جوانا یہ تینوں تو بہر حال مہماں کھلاڑیوں کے زمرے میں ہی آتے
ہیں۔ رہ گیا میں تو میں اعمازی کپتان ہوں۔..... عمران نے
مسکراتے ہوئے تفصیل بیان کی تو بلیک زردو بے اختیار ہنس پڑا۔

”آپ نے اچھا نام تجویز کر دیا ہے۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ فارن ٹیم
کو الٹ کر دیا جائے گا۔..... بلیک زردو نے ہنسنے ہوئے کہا اور
عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

وہ سچے فلاٹ ناگ کے بین الاقوایی اڈے پر بینڈ کرے گی۔ جیکن نے سپاٹ لجھے میں کہا تو رو جربے اختیار کری سے اٹھ کھرا ہوا۔ "اوہ اوہ دیری بیڑا۔ اس کا براہ راست ناگ آنے کا مطلب ہے کہ اسے گرانڈ ماسٹر کے بارے میں معلومات مل چکی ہیں۔ رو جرنے تیز لجھے میں کہا۔

"تمہارا خیال درست ہے۔ اسے نہ صرف معلومات مل چکی ہیں بلکہ اسے میرافون نمبر بھی مل چکا ہے۔ اور اس نے میرے ساتھ بات چیت کرنے کی بھی کوشش کی تھی۔ جیکن نے جواب دیا اور رو جربے آنکھیں پھاڑے اس طرح جیکن کو دیکھنے لگا جسے اسے یقین نہ آ رہا، وہ کہ یہ بات جیکن کے منہ سے نکلی ہے یا کسی اور طرف سے آئی ہے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں ہو یا۔ رو جرنے بھنپی بھنپی آواز میں کہا اور جیکن بے اختیار مسکرا دیا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ میں اس لئے فون پر بات کرنے کی بجائے خود ہمارا آیا ہوں تاکہ تفصیل سے اس پر بات ہو سکے۔ جیکن نے کہا اور رو جرد دوبارہ کری پر بیٹھ گیا۔

"تمہیں میں نے بتایا تھا کہ پولی واک کے استینٹ جیکب نے فون پر مجھ سے بات کی تھی۔ جیکن نے کہا اور رو جرنے اشبات میں سرطاویا۔

"اس وقت میں واقعی سمجھا تھا کہ یہ پولی واک کا استینٹ

دروازے پر دستک کی آواز سننے ہی کری پر بیٹھا ہوا رو جربے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ہمراہ پر حیرت کے تاثرات ابرا نے تھے۔

"یہ کم ان۔ رو جرنے اونچی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے دروازوہ کھلا اور جیکن کمرے میں داخل ہوا۔

"تم جیکن اور اس طرح اچانک خیریت۔ رو جرنے حیرت بھرے لجھے میں پوچھا۔

"جس کام کو روکنے کے لئے ہم نے پولی واک کا خاتمہ کرایا اس کام کا آغاز ہو گیا ہے۔ جیکن نے ایک کری پر بیٹھنے ہوئے کہا تو رو جربے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔ رو جرنے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

" عمران اپنی شیم کے ہمراہ ناگ کے لئے روانہ ہو چکا ہے اور کل بھج

کوارٹر ناگ میں ہے اس لئے وہ براہ راست ناگ آ رہا ہے۔
جیکن نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

”چھارا تجزیہ سو فیصد درست ہے جیکن۔ اب ساری بات میری سمجھ میں آچکی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور گرانڈ ماسٹر کے درمیان ٹکراؤ اب ناگزیر ہو چکا ہے۔“..... رو جرنے ہوئے چباتے ہوئے کہا۔

”ہاں ہم نے اپنی طرف سے تو اسے روکنے کی پوری کوشش کی ہے لیکن شاید تقدیر کو الیما منظور نہیں ہے اور اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت بہر حال گرانڈ ماسٹر کے ہاتھوں ہی لکھی جا چکی ہے۔“..... جیکن نے جواب دیا تو رو جرے اختیار چونک پڑا۔

”چھارا مطلب ہے کہ ہمیں براہ راست اس سے ٹکرانا چاہئے۔ جبکہ ہمیلے فیصلہ ہوا تھا کہ اگر وہ سہا آتا ہے تو ہم اس سے براہ راست نہ ٹکرائیں بلکہ گاربو کو آگے کر دیا جائے۔“..... رو جرنے کہا۔

”اس وقت ہمیں یہ یقین نہ تھا کہ ہمیں عمران کی آمد کی اس طرح حتیٰ اطلاع بھی مل سکتی ہے اور دوسری بات یہ کہ میں نے گرانڈ ماسٹر کی طرف سے براہ راست کوئی اقدام کرنے کی بات نہیں کی سہا ناگ میں بے شمار ایسے پیشہ و رفراہ اور گروپ موجود ہیں جو بھاری معاونتے پر پورے ایئر پورٹ کو ہی بھوں سے اڑا سکتے ہیں اگر ہم کسی بھی گروپ کی خفیہ طور پر خدمات حاصل کر لیتے ہیں اور انہیں عمران

جیکب ہی ہو گا۔ لیکن چونکہ پولی واک کا خاتمه ہم نے اس لئے کرایا تھا تاکہ ہمارا اس سے رابطہ ختم ہو سکے اس لئے میں نے جیکب کی کسی بات کو لفت نہ کرائی اور ہر بات سے مکر گیا۔ لیکن اب یہ اطلاع ملنے پر کہ عمران اور اس کے ساتھی ناگ آ رہے ہیں مجھے شک پڑ گیا کہ فون کرنے والا کیا واقعی جیکب تھا یا خود عمران تھا۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر پاکشیا میں خاص آدمیوں کو فون کر کے اس بات کی چیکنگ کرائی تو مجھے رپورٹ دی گئی کہ پولی واک کا جس وقت ایکسیڈنس ہوا اس کے فوری بعد جیکب غائب ہو گیا ہے اور اب تک اس کے بارے میں کچھ بتہ نہیں چلا کہ وہ کہاں گیا ہے۔ اس سے میں ساری بات سمجھ چکیا کہ پولی واک کی خبری کے بارے میں عمران یا پاکشیا سیکرٹ سروس کو علم ہو گیا ہو گا اور انہوں نے پولی واک پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی۔ لیکن پولی واک ہلاک ہو چکا تھا۔ اس لئے وہ جیکب کو اٹھا کر لے گئے اور ہو سکتا ہے کہ جیکب اور پولی واک رازدار ہوں۔ اس طرح اس عمران کو جیکب کے ذریعے گرانڈ ماسٹر اور ہمارے متعلق علم ہو گیا ہو۔ اور جیکب نے اسے میرافون نمبر دیا ہو اور میرے ساتھ بات کرنے والا جیکب کی بجائے خود علی عمران ہو کیونکہ اس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ہر لمحے اور آواز کی اس طرح ہو۔ ہونقل کر لینے کا ماہر ہے کہ جس کی نقل کی جائے وہ خود بھی اس میں تبدیل نہیں کر سکتا اور جیکب کی وجہ سے اسے یہ ساری بات معلوم ہو گئی کہ پی۔ دون کے بھی گروپ کی خفیہ طور پر خدمات حاصل کر لیتے ہیں اور انہیں عمران

ان کے خاتمے کے ساتھ ہی یہ تنظیم بھی ختم ہو جائے گی۔ ان کا تعلق پاکیشیا اسکرٹ سروس سے ہے اور پاکیشیا ایک ملک ہے۔ ناگ میں ان کے خاتمے کے ساتھ ہی مسئلہ ختم نہیں ہو جائے گا بلکہ پاکیشیا دوسری تنظیم بھیج دے گا۔ اگر وہ ناگ میں ہلاک ہوتے ہیں تو اس سے یہ بات بہر حال یقینی ہو جائے گی کہ ناگ میں واقعی گرانڈ ماسٹر موجود ہے اور گرانڈ ماسٹر نے ان کا خاتمہ کیا ہے۔ یقیناً اس وقت تک وہ شک میں بستکا ہوں گے لیکن یہاں ان کے قتل سے یہ شبہ یقین میں بدل جائے گا۔ لیکن اگر وہ راستے میں کہیں ہلاک ہوتے ہیں مثلاً اس طیارے میں ہی ہم رکھ دیا جاتا ہے اور پورا طیارہ فضائیں تباہ ہو جاتا ہے تو اس بات کا کسی کو خیال نہ آئے گا کہ یہ کام گرانڈ ماسٹر نے کیا ہے یا کسی دوسرے گروپ کی کارستانی ہے۔ رو جرنے کہا۔

”تھہاری تجویز واقعی بہترن ہے رو جر۔ لیکن طیارے کی تباہی والی بات فوری طور پر ممکن نہیں ہے آج کل طیاروں کی حفاظت کے لئے جو خفت ترین سکورٹی انتظامات کے جاتے ہیں اس کی بناء پر یہ ممکن ہی نہیں کہ فوری طور پر یہ کام ہو سکے۔ اس کے لئے طویل اور ہے داغ منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ ہاں البتہ راستے میں جہاں جہاں فلاٹ رکے گی وہاں اس کا بندوبست ہو سکتا ہے۔ جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پر معلوم کرو کہ اس وقت فلاٹ کہاں ہے اور ناگ تک فرق پڑتا ہے۔ جیکسن نے حیران ہو کر کہا اور رو جر مسکرا دیا۔

اور اس کے ساتھیوں کی نشاندہی کر دی جاتی ہے تو وہ آسانی سے ان پر فائز کھول سکتے ہیں۔ اور آخری بات یہ ہے کہ ہمراں اور اس کے ساتھیوں کو یقیناً اس بات کا تصور تک نہ ہو گا کہ ہم ان کی آمد سے باخبر ہیں۔ اس لئے وہ مکمل طور پر مطمئن ہوں گے اور یہی اطمینان انہیں لے ڈوبے گا۔ جیکسن نے جواب دیا۔

”تم نے یہی بتایا ہے کہ ان کی فلاٹ کل دس سچے یہاں پہنچنے گی۔ رو جرنے ہونے چلاتے ہوئے کہا۔

”ہاں ابھی آدھا گھنٹہ چلے پاکیشیا ایرپورٹ سے مجھے فون کیا گیا ہے کہ ہمراں اور اس کے ساتھی جن میں ایک سو تس ٹھاڈ حورت اور چار پاکیشیائی افراد ہیں ناگ کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ میں نے اس سے فلاٹ نمبر اور دیگر تفصیلات بھی معلوم کر لی ہیں اور پھر میں نے ناگ ایرپورٹ سے معلومات حاصل کی ہیں۔ ان کے کہنے کے مطابق اس فلاٹ کا ناگ پہنچنے کا وقت کل بیج دس سچے کا ہے۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ اگر ہم فوری طور پر کوئی ایسا بندوبست کر سکیں کہ ہمراں اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ناگ پہنچنے سے چلے کہیں راستے میں ہی ممکن ہو سکے تو یہ زیادہ بہتر رہے گا۔ رو جرنے کہا۔

”اوہ مگر اس سے فائدہ وہ یہاں ہلاک ہوں یا راستے میں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ جیکسن نے حیران ہو کر کہا اور رو جر مسکرا دیا۔

”ہمراں اور اس کے ساتھی کسی مجرم تنظیم کے رکن نہیں ہیں کہ

بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ کے۔ تمہاری بات صحیح ہے۔ اصل آدمی واقعی یہ عمران ہے۔ اور اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کا خاتمہ گرانڈ ماسٹر کے ہاتھوں ہی ہو گا۔ اب تمہیں کسی گروپ کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے پاس انتہائی منظم تنظیم ہے۔ دوسرا گروپ وہ کام نہیں کر سکتا جو ہم کر سکتے ہیں۔ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے لئے سیکشن تحری کو تعینات کر دو۔ اس کے چیف پائیک کو تم پوری طرح بریف کر دو کہ وہ پورے سیکشن کو حرکت میں لے آئے اور عمران اور اس کے ساتھیوں پر مسلسل حملوں کی اس طرح پلاٹنگ کی جائے کہ ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیرا حملہ ان پر اس طرح کیا جائے کہ انہیں سنبلنے کا موقع ہی نہ مل سکے۔"..... رو جرنے فیصلہ کن لیجے میں کہا۔

"گذسیہ بہترن تجویز ہے۔ پائیک اور اس کا سیکشن ان محاکمات میں بے حد ماهر ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بہر حال انہیں مار گرانے میں ضرور کامیاب ہو جائے گا۔"..... جیکسن نے کہا اور کری سے اٹھ کر واہ۔

"مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا۔"..... رو جرنے کہا اور جیکسن اشبات میں سر ہلاتا ہوا امز کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ہو سکے وہاں فوری طور پر کر دو اور اس کے ساتھ ہی سہماں بھی کسی گروپ سے بات کر لو کہ اگر راستے میں وہ نجع جائیں تو سہماں ایئر پورٹ پر ان کا خاتمہ ہو جائے۔"..... رو جرنے فیصلہ کن لیجے میں کہا۔

"ایک بُجھ کام ہو سکتا ہے رو جرنے دو جگہوں پر نہیں۔ اگر راستے میں ان پر حملہ ہوا اور وہ ناکام ہو گیا تو وہ ہوشیار ہو جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ فلاست چھوڑ کر کسی اور خفیہ ذریعے سے سہماں آئیں یا فلاست پر بھی آئیں تب بھی وہ پوری طرح ہوشیار ہوں گے اس لئے ہمیں بہر حال ابھی یہ بات ملے کر لینی ہو گی کہ ان پر حملہ کہاں کیا جائے سہماں ایئر پورٹ پر یا راستے میں۔"..... جیکسن نے کہا۔

"اگر راستے میں ممکن ہو سکتا ہے تو راستے میں حملہ درست رہے گا۔" رو جرنے کہا۔

"جب کہ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ حملہ سہماں کرانا چاہئے سہماں اگر وہ نجع بھی گئے تو ہم ان کی نگرانی تو کر سکتے ہیں۔ دوسرا تیرا چو تھا حملہ بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن راستے میں حملہ ناکام ہو گیا تو پھر وہ غائب ہو جائیں گے اور ہم مکمل اندر حیرے میں آجائیں گے۔"..... جیکسن نے کہا۔

"لیکن پھر دوسری نیم آنے والی بات بھی تو ہے۔" رو جرنے تذبذب بھرے لیجے میں کہا۔

"اصل آدمی یہ عمران ہے۔ اس کا خاتمہ ضروری ہے۔ اس کے بعد جو نیم بھی آئی اس سے نہجا سکتا ہے۔"..... جیکسن نے کہا تو رو جرنے

نشاندہی بھی ہو جاتی تھی۔ اس وقت بھج کے نو سچے تھے اور اندر نیشنل سیکشن کے استقبالیہ لاڈنگ سے مسلک کیفے کی ایک میز رجیکن موجود تھا۔ اس کے ساتھ ایک چورے بدن کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ یہ پائیک تھا۔ گرانڈ ماسٹر کے سیکشن تحری کا چیف۔ یہ سیکشن صرف اہمی خصوصی کاموں کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اس سیکشن کا ہر آدمی پوری طرح تربیت یافتہ اور لپٹنے کام میں ماہر ہوتا تھا۔ پائیک بذات خود فعال کار کر دگی کا مالک اور اہمی فیلن نوجوان۔ آ۔ شکل و صورت، قد و قامت اور چہرے ہر سے وہ جرام کی دنیا کی بجائے کسی رومنٹک فلم کا ہیر و گلتا تھا۔

”تمام انتظامات مکمل ہیں پائیک۔ اچھی طرح چیک کرو۔ کہیں معمولی سی کمی بھی نہیں ہونی چاہئے۔ تمہارے شکار ہام لوگ نہیں ہیں۔ دنیا کے مانے ہوئے مجنت ہیں۔ ایسے مجنت جہنم اچھائی خطرناک ترین سمجھا جاتا ہے۔“..... جیکن نے سمجھیدہ لمحے میں پائیک سے مخاطب ہو کر کہا اور پائیک بے اختیار مسکرا دیا۔

”کیا بات ہے باس۔ آپ شاید ذہنی طور پر اہمی دباؤ کا شکار ہیں حالانکہ آج سے بھلے میں نے آپ کو کبھی اس حالت میں نہیں دیکھا ہی فقرہ آپ مجھ سے اور نہیں تو بیس بار پوچھ چکے ہوں گے اور میں آپ کو ہر بار تفصیل سمجھا کر مطمئن کر چکا ہوں۔ یہ لوگ چاہے جس ساتھ وہاں سکونرٹی کے بھی اہمی سخت انتظامات کئے گئے تھے۔ آپ کو اندر ہر قسم کا اسلو لے جانے کی قطعی ممانعت تھی اور خور بھی خطرناک ہوں۔ موت سے نہیں نجی سکتے۔“..... پائیک نے وہاں اندر نس گیٹ پر ایسی جدید مشیزی نصب تھی جو نہ صرف بارو دی ہا تو جیکن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

نادا کے دار الحکومت ناگ کا ایرپورٹ اپنی وسعت خوبصورتی اور رونق کے لحاظ سے دنیا کے چند بڑے ایرپورٹس میں شمار کیا جاتا تھا وہاں دنیا کے تقریباً ہر ملک سے مسلسل فلاٹس آتی اور جاتی رہتی تھیں اور ایر پریلیک تقریباً چو بیس گھنٹے ہی جاری رہتی تھی۔ انتظامی طور پر ایرپورٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ بین الاقوامی پروازوں کے لئے ایرپورٹ کا ایک علیحدہ حصہ مخصوص تھا جب کہ ان لینڈ اور قریبی ممالک سے آنے والی فلاٹس کے لئے علیحدہ حصہ مخصوص تھا۔ اندر نیشنل سیکشن پر خصوصی تربیت یافتہ عملہ تعینات ہونے کے ساتھ سکونرٹی کے بھی اہمی سخت انتظامات کئے گئے تھے۔ آپ کو ہر بار لے جانے کی قطعی ممانعت تھی اور اسکا تو جیکن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسکے بلکہ اگر کسی آدمی کے پاس معمولی خجرا یا چاقو بھی ہو تو اس کی

جاری رہیں گے جب تک ان کا آخری آدمی بھی ختم نہیں ہو جاتا۔
پائیک نے جواب دیا اور جیکسن نے اشبات میں سرہلا دیا۔

”تم پیشوں میں چیف کو فون کر کے آتا ہوں۔ تاکہ میں اسے تفصیل سے ان سارے انتظامات کے بارے میں بتاسکوں۔ ورنہ وہ بھی میری طرح پر لیٹھان ہو گا۔“ جیکسن نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر تیزی سے ایک طرف موجود فون بو تھر کی قطار کی طرف بڑھ گیا۔ پائیک نے اس طرح کندھے اچھائے جھیے اسے سمجھنا آرہی ہو کہ آخر جیکسن کو کیا ہو گیا ہے۔ جیکسن فون کرنے کے بعد واپس آیا تو اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔

”چیف نے تمہارے اقدامات پر اطمینان کا اظہار کیا ہے پائیک؟“
جیکسن نے پائیک سے مخاطب ہو کر کہا اور پائیک مسکرا دیا۔
”آپ قطعی بے فکر ہیں باس مشن ہمیں کامیاب ہو گا۔ اور کامل طور پر کامیاب ہو گا۔..... پائیک نے کہا اور جیکسن نے دیڑ کو شراب لانے کا آرڈر دیا اور پھر وہ دونوں اطمینان سے شراب پینے میں صرف ہو گئے۔
انکو ائمی پر موجود کمیوثر یورڈ پر پاکیشیا سے آنے والی فلاست کے بارے میں یہی بتایا جا رہا تھا کہ فلاست اپنے یقینی وقت پر آرہی ہے اور پھر واقعی ثحیک دس بجے فلاست کی آمد کا اعلان ہونا شروع ہو گیا اور پائیک اور جیکسن دونوں کر سیوں سے اٹھ کر رے ہوئے۔ پائیک نے کاؤنٹر پر جا کر ادا سُکی کی اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے استقبالیہ ہال میں ہنگ گئے جہاں فلاست سے آنے والے مسافروں کے لئے آنے والوں کا خاصا

”تم درست کہ رہے ہو پائیک واقعی میں شدید ذہنی وباوہ کا شکار ہوں کیونکہ ان لوگوں کے بارے میں جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔“..... جیکسن نے کہا۔

”میں تسلیم کرتا ہوں بس کہ وہ اہمی خطرناک لوگ ہوں گے لیکن اس وقت وہ کیا کریں گے جب لاڈنگ میں موجود سکورٹی کے باور دی افراد اپنی سرکاری گنوں سے اچانک ان پر فائز کھول دیں گے۔
وہ اگر چوکنا بھی ہوں گے تو عام لوگوں سے ہوں گے۔ باور دی سکورٹی افراد کی طرف سے تو کسی کو اس طرح کے حملے کا تصور بھی نہیں ہو سکتا اور ویسے تو شاید دنیا کا ہر فرد جانتا ہو گا اور یہ لوگ بھی یقیناً اس بات سے باخبر ہوں گے کہ انٹرنیشنل سیکشن میں وہ ہر طرح سے محفوظ ہوتے ہیں سہماں کسی قسم کا کوئی اسلحہ لایا ہی نہیں جاسکتا اور اسلحہ صرف سکورٹی والوں کے پاس ہوتا ہے اور اس وقت میرے آدمی سکورٹی میں شامل ہیں۔..... پائیک نے جواب دیا۔
”اگر فرض کیا کہ وہ لوگ سہماں سے کسی صورت نجٹ نکلتے ہیں تو پھر تم نے مزید کیا انتظامات کئے ہیں۔“..... جیکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”باہر میرے آدمی موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے تعاقب کے لئے بھی آدمی تیار ہیں جو راستے میں ان کی شیکسی یا بس جس پر بھی وہ سوار ہوں بھم ماریں گے۔ جب بھی یہ نجٹ جاتے ہیں تو یہ جس ہوٹل میں جائیں گے وہاں ان پر حملے کئے جائیں گے اور یہ حملے اس وقت تک

ہجوم تھا جن میں ہر قومیت کے مرد اور حور تیں شامل تھیں۔ اچائیک جیکسن کی نظریں ایک آدمی پر پڑ گئیں جو بڑے اٹھینان سے ایک کونے میں کھرا ہجوم کو دیکھ رہا تھا۔ جیکسن نے چونک کر ساتھ اداہ یہ بر سلز ہبھاں کہیے آیا ہے: جیکسن نے چونک کر ساتھ کھرے پائیک سے کہا تو پائیک بھی چونک پڑا۔

بر سلز کہاں ہے پائیک نے حریت سے اور ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس کی نظریں جیکسن کی لٹگا ہوں کا تعاقب کرتی ہوئیں اس کو نے تک پہنچ گئیں جہاں ایک لمبے قد اور ثبوس جسم کا مقامی آدمی کھرا تھا۔ اس کے پر گھرے پر گھرے اٹھینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

بر بلب زرد ہو جاتا اور جب تمام مسافر چیک کر لئے جاتے تب یہ سب ہو جاتا تھا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ بھی کھل جاتا تھا اور پھر تھوڑی بعد بلب کارنگ زرد ہو گیا اور ہال میں موجود افراد میں بے چینی کی پڑی دوڑ گئی سچونکہ مہماں تمام چیکنگ کمپیوٹر مشیری سے ہوتی تھی میں لئے سب کو معلوم تھا کہ زیادہ سے زیادہ بیشنس منٹ کے اندر دروازہ کھل جائے گا۔ اور وہی ہوا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد بلب کارنگ بزر ہوا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ درمیان سے کھل کر دونوں طرف میں غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی مسافر سامان دستی ہائیوں پر رکھے ہال میں داخل ہونا شروع ہو گئے اور ہال میں جیسے گھڈی چی گئی اب پائیک جیکسن کی طرف دیکھ رہا تھا اور جیکسن کی میں دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے ذہن میں عمران کی وہ سور موجود تھی جو اس نے فائل میں دیکھی تھی اور چند لمحوں بعد ہی سے عمران دروازے پر نظر آگیا اس کے ساتھ ایک سوئں ٹاؤن لٹکی اور پہنچے چار لمبے تھنگے اور ثبوس جسموں والے پاکیشیانی تھے اور جیکسن نے پائیک کو بتانا شروع کر دیا۔ پائیک نے اشبات میں سر بلا یا اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا کمپیوول نما آلہ نکال کر اس نے تسلی پر رکھ کر اسے منہ کے قریب لے آیا۔ اس کا انداز الیسا تھا جیسے ہی بدلو کی وجہ سے وہ ناک پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے لیکن وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تفصیلات لپنے ساتھیوں کو بتا رہا تھا سیکورٹی افراد کے درمیان موجود تھے۔ تفصیل بتا کر اس نے ہاتھ چیکنگ ہال میں نہیں پہنچے۔ ورنہ جیسے ہی مسافر چیکنگ ہال میں پہنچتے

جیسے ہی واپس جیب میں ڈالا اچانک ہال مشین گنوں کی سیٹ رسائیے باس۔ پائیک نے کہا اور دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی ہال میں انسانی چیزوں کا جیسے طوفان ہے ہر طرف ایک شور اور اودھم سا مچا ہوا تھا۔ نجع جانے والے سا اٹھ کھڑا ہوا۔ اور جیکن اور پائیک جو ایک مخصوص سائیڈ پر موجود آندھی اور طوفان کی طرح بیرونی دروازے کی طرف دوڑ رہے تھے اس وقت اچھل پڑے جب انہوں نے عمران، اس کے ساتھ آئے۔ وہ پتند لمحوں بعد ہی وہ دونوں بھی باہر بیخن گئے۔ پائیک نے جیب والی سوئس غذا عورت اور بیچے آنے والے چاروں پاکیشیاں یوں ہی آکے نکلا اور اس پر لپٹنے سب ساتھیوں کو مشن کے مکمل گولیاں کھا کر خون میں لٹ پت نیچے گرتے ہوئے دیکھا۔ ہال میں نے کی اطلاع دینے کے ساتھ ساتھ ان سب کو واپس جانے کا حکم بھگد رج گئی تھی۔ پائیک کے ساتھیوں کا نشانہ بے داش تھا۔ گولیاں دیا اور پھر وہ دونوں پارکنگ کی طرف بڑھ گئے کیونکہ پولیس کی صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہی لگی تھیں۔ پائیک نے ہاضم سائز بجائی ہوئی تیزی سے اس ہال کی طرف بڑھی چلی آرہی اٹھا کر سر پر رکھا اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ ختم ہو گئی۔ پائیک نے عورات کے ساتھ ہی اور ادھر اور سے لوگ بھی دوڑتے ہوئے آرہے لپٹنے ساتھیوں کو تیزی سے مختلف راہداریوں میں مڑتے اور غائب ہوتے ہوئے دیکھا تو اٹھینان کا ایک طویل سانس یا۔ اس ہال میں گھوٹ کے باس۔ اب مجھے اجازت۔۔۔۔۔ پارکنگ کے قریب بیخن کر سکیورٹی کے آٹھ افراد تھے جن میں سے تین اس کے ساتھی تھے جو عمران نے مسکراتے ہوئے جیکن سے کہا اور جیکن نے اہباد میں اور اس کے ساتھیوں کو نشانہ بنایا۔ اس کے چہرے پر بھی کامیابی اور اٹھینان کے تاثرات نمایاں پلاٹنگ کے تحت مختلف راہداریوں میں غائب ہو گئے تھے۔ ہال میں نکہ مشن اس نے حتی طور پر اپنی آنکھوں کے سامنے مکمل ہوتے بھگد رج اور طوفان کا منظر برپا ہو گیا تھا اور لوگ خوف کی شدت خدا دیکھا تھا اور اب اس میں شک و شبہ کی کوئی گناہش باقی نہ رہی بھاگتے اور ایک دوسرے سے نکلا کر نیچے گر رہے تھے لیکن بہر جلد اب وہ جلد از جلد رو جر کو اس کامیابی کی اطلاع دینا چاہتا تھا۔ گولیاں صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہی لگی تھیں باقی لوگ اس کی زد میں بھی نہ آئے تھے۔ سب کام پلاٹنگ کے مطابق بالآخر درست طور پر ہو گیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں کے سامنے موجود تھیں وہ لوگ ختم ہو چکے تھے۔

ہو سکتا ہے کسی کو مجھ پر رحم آگیا ہو اور وہ چھو حارا فنکشن پر تیار ہی ہو۔..... عمران نے کہا اور تیزی سے انٹھ کر ایک طرف بننے والے فون روم کی طرف بڑھ گیا۔ ولیے اس کے ہمراہے پر حریت کے مبتدا نمایاں تھے کیونکہ اسے کسی کی طرف سے بھی فلاںٹ کے مبنی فون کی توقع نہ تھی اور اس فلاںٹ کے بارے میں بھی صرف زیر و کو علم تھا اور کسی کو علم ہی نہ تھا۔

• ہیلو علی عمران بحالت پرواز بول رہا ہوں ”..... عمران نے

ٹیارے کی نرم اور آرام دہ نشستوں میں دھنسے ہوئے عمران پورا اٹھاتے ہوئے کہا۔

اس کے ساتھی تقریباً لیٹھے ہوئے تھے۔ عمران کے ساتھ والی نشرت مظہر بول رہا ہوں ”..... دوسری طرف سے بلیک زیر و کی آواز جو لیا موجود تھی جب کہ عقبی نشستوں پر صدر، کیپشن ٹکلیں، ڈینی دی اور ڈائیگر بیٹھے ہوئے تھے۔

”اوہ اچھا خیریت کیسے فون کیا ہے۔..... عمران نے سنجیدہ ہوتے تریب آکر عمران سے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”اگر آپ نے علی عمران صاحب سے قرنسہ لینا ہے تو پھر میں آپ کی فلاںٹ نساذ ایئر پورٹ پر ایک گھنٹہ رکے گی۔ وہاں آپ عمران نہیں ہوں۔ لیکن اگر کچھ دینا ہے تو پھر واقعی علی عمران میرے ہمرازی میک ملاقات کرے گا۔ تفصیلات آپ کو اس سے معلوم ہو ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”آپ کافون ہے۔ فون روم میں تشریف لے آئیں۔ سینیور ایف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے مڑ گیا۔

”کس کافون ہو گا۔..... جو لیا نے اہتمامی حریت بھرے لے چکی طرح جانتا تھا کہ وہ ایکریمیا میں پاکیشیا سکرٹ سروس کا مہجنٹ

ہے اور نساؤ ایکریمیا کا ہی ایئرپورٹ ہے سہاں سے چونکہ انہوں فلاںٹ تبدیل کر کے ایکریمیا کراس کر کے ناؤ میں داخل ہونا تھا جو یا نے بجائے غصہ کھانے کے اور زیادہ نرم لجھے میں پوچھا کیونکہ لئے سہاں ایک گھنٹہ تک فلاںٹ نے رکنا تھا اور ناگ پہنچنے میں عمران کے ساتھ رہتے ہوئے وہ بھی اب اس کے موڈ کو اچھی طرح آٹھ گھنٹوں کا سفر باقی تھا، لیکن ہمزی میک سہاں کیوں آیا ہے اور پہنچانتی تھی۔

کیا تفصیلات بتانا چاہتا ہے یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آری اسے معلوم تھا کہ فلاںٹ کے دوران ہونے والی کال کی گھنٹوں پورٹس پر باقاعدہ چیک کی جاتی ہے اس لئے بلکہ زیر دنے تفصیل بتائی تھی۔

”پلیز جو یا تفصیلات کا علم نہیں ہے۔ لیکن فون کال کا دو خاص بات اس وقت طیارے کی کسی نہست میں دھنسی ہماری بات چیت سن رہی ہو۔“ عمران نے اس بار احتیاطی سنجیدہ لجھے میں جواب دیا اور جو یا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔ عمران نے سیٹ کی سائیڈ پر پڑا ہوا رسالہ اٹھایا اور اسے کھول کر دیکھنا شروع کر دیا اور پھر چند منٹ بعد نساؤ ایئرپورٹ پر طیارے کے لینڈ کرنے کا

اعلان ہونے لگا اور سب مسافر چونک کر سیدھے ہوئے اور انہوں نے ایئرپورٹ پر ملنے کی اطلاع دی ہے اور تفصیلات وہی بتائے گا عمران نے سنجیدہ لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا کیونکہ اس وقت ذہنی طور پر بخاہ ہوا تھا۔

”کیسی تفصیل۔“ جو یا نے حیران ہو کر پوچھا۔ سہی کہ بارات میں لکنے آدمی ہوں گے۔ ولیے کامیوں کیا ہو گا درہن کی منہ دکھانی میں کیا وینا پڑے گا۔ ہنی مون کے لئے کیا کیا انتظامات ہیں۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور جو ناگ اٹھا کر اسے اشارہ کیا تو وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھ آیا اور پھر کے ہونٹ بے اختیار بھینچ گئے۔

ایک طرف موجود کری اٹھا کر اس نے عمران کے قریب رکھی اور اس پر بیٹھ گیا۔

”عمران صاحب مجھے جانتے ہیں۔ میرا نام ہمزی میک ہے۔۔۔۔۔ آنے والے نے مسکرا کر عمران کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اسی لمحے دیڑنے میں جو لیا کی طرف بڑھا دیا اور جو یا نے اسے آرڈر دینا شروع کر دیا۔

”عمران صاحب کیا ہم علیحدگی میں بات کریں گے یا۔۔۔۔۔ ہمزی میک نے سرگوشیا نہ لجئے میں کہا

”یہ سب میرے ساتھی ہیں اس لئے کھل کر بات کر دو۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ہمزی میک نے اشیات میں سرلا دیا جب دیڑ آرڈر لے کر چلا گیا تو عمران سمیت سب ہمزی میک کی طرف متوجہ ہو گئے۔

”عمران صاحب چیف نے مجھے کال کیا تھا اور چیف نے میرے ذمے یہ ڈیوٹی لگائی تھی کہ میں ناگ میں آپ کے لئے کسی رہائش گاہ کا انتظام کروں اور ساتھ ہی وہاں باقی ضروریات کا بھی بندوبست کروں ناگ میں میرا ایک آدمی موجود تھا اس لئے اس کام کے لئے میں نے اسے فون کیا اور جب میں نے اسے آپ کے متعلق تفصیلات بتائیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے خصوصی طور پر آپ کے حليے کی تفصیل دوبارہ پوچھی اور پھر اس نے ایک خوفناک انکشاف کیا کہ ناگ ایئرپورٹ پر آپ کے خاتمے کی پلانٹگ پائیک گروپ نے کر

رکھی ہے اور نہ صرف ایئرپورٹ پر بلکہ یوں سمجھئے کہ پورے شہر میں اس کے آدمی آپ پر مسلسل حملہ کرنے کے لئے تیار ہو چکے ہیں۔ میں یہ بات سن کر بے حد حیران ہوا تو اس نے مجھے بتایا کہ ناگ میں پائیک گروپ پیشہ ور قاتلوں کے گروپس میں سب سے خطرناک گروپ ہے اور اس آدمی کا تعلق بھی اس گروپ سے ہی ہے لیکن وہ صرف اس گروپ کے لئے آفس ورک کا کام کرتا ہے اس لئے اسے اس گروپ کے کاموں کے بارے میں پوری تفصیلات معلوم رہتی ہیں۔ اس نے بتایا ہے کہ کسی جیکسن نامی آدمی نے پائیک کو یہ مشن سوچا ہے کہ پائیکیا سے ایک خطرناک سیکٹ بھجت علی عمران لپٹنے ساتھیوں کے ساتھ کل صبح دس بجے ناگ پہنچ رہا ہے اس کا خاتمہ ایئرپورٹ پر ہی کرنا ہے۔ آپ کا حلیہ اور آپ کے سارے ساتھیوں کے تفصیلی حلیے اس جیکسن نے پائیک کو بتا دیئے ہیں چنانچہ پائیک نے جو منصوبہ بندی کی ہے اس کے مطابق جیسے ہی آپ کی فلاںٹ ناگ پہنچنے گی۔ انٹر نیشنل سیکشن کے استقبالیہ ہال میں اس کے تین افراد سیکورٹی کے افراد کی جگہ موجود ہوں گے اور ان میں سے دو تو آپ پر مشین گنوں کا فائز کھولیں گے جب کہ تمیر آپ کے ساتھیوں پر فائز کھولے گا۔ اس طرح آپ کو اس ہال میں ختم کر دیا جائے گا اور..... ہمزی میک بات کرتے کرتے یک وقت خاموش ہو گیا کیونکہ دو دیڑنے میں بر کھانا لگانا شروع کر دیا تھا۔ عمران ہونٹ بھینچنے خاموش بیٹھا ہوا تھا عمران کے باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی ہمزی میک کی بات سن

کر گہری سنجیدگی کی تھے چڑھ گئی تھی ان سب کے ہونٹ بخشنے ہوتے تھے اور پیشانیوں پر ٹھنڈیں ابھر آتی تھیں۔

”اور اگر آپ کسی طرح اس ہال میں ہلاک ہونے سے نجی جائیں تو پھر باہر ٹیکسی شینڈ پر اس کے آدمی آپ پر حملہ کریں گے اگر آپ وہاں بھی نجی جائیں تو پھر آپ جس ٹیکسی یا بس میں سفر کریں گے پائیک کے آدمی اس پر بموں سے حملہ کریں گے اور اگر آپ یا آپ کا کوئی ساتھی پھر بھی نجی جاتا ہے تو آپ جس ہوٹل یا رہائش گاہ پر ہنچیں گے میاں آپ پر حملہ کیا جائے گا اور یہ ممکنے اس وقت تک مسلسل جاری رہیں گے جب تک آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا یقینی طور پر خاتمه نہیں ہو جاتا۔..... یہ خفیہ روپ روٹ ملتے ہی میں نے چیف کو روپ روٹ دی تو چیف نے بتایا کہ آپ ناگ کے لئے روادہ ہو چکے ہیں اور میں آپ سے مہماں ٹساؤ میں مل کر آپ کو حالات سے آگاہ کر دوں۔ چنانچہ میں ایک چار ٹرڈ طیارے کے ذریعے مہماں ہنچنے گیا بعد میں نے لہنے ذرا رُغ سے کام لیتے ہوئے اس سپیشل لاڈنچ ٹھنڈ رہائی بھی حاصل کر لی ہے۔..... ہنزی میک نے کھانا کھانے کے دوران تفصیلی روپ روٹ دے دی اور عمران کے سارے ساتھیوں کے ہمراہ شدید پریشانی سے بگڑے گئے۔

”تواب تمہارا کیا خیال ہے۔ اس صورتحال میں ہمیں کیا کرنا چاہئے۔..... عمران نے اسی طرح مٹھن ہنچنے سے ہمیں کہا۔ آپ فوری طور پر یہ پرواز منسوخ کر دیں اور یا تو ہمیں سے دوسری

فلائن پر واپس چلے جائیں یا پھر دوسری صورت یہ ہے کہ آپ اس فلاٹ پر مزید سفر کرنے کی بجائے کسی اور ذریعے سے ناگ ہنچیں اس کا بندوبست میں کر سکتا ہوں۔..... ہنزی میک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا اس سے مسئلہ حل ہو جائے گا۔ کیا وہ لوگ ہماری تلاش بند کر دیں گے۔..... عمران نے کہا۔

”نہیں لیکن فوری طور پر تو ان کی پلاتنگ ناکام ہو جائے گی۔۔۔ ہنزی میک نے کہا۔

”مسٹر ہنزی میک ان کی پلاتنگ اس طرح ناکام ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے مشن میں اپنے آپ کو مکمل طور پر کامیاب ہنچیں۔ وہ ورنہ وہ لوگ ناگ میں ہمیں ایک قدم بھی آگئے نہ بڑھنے دیں گے۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”کیا مطلب میں کھا نہیں آپ کی بات۔..... ہنزی میک نے چونک کر پوچھا۔ باقی ساتھیوں کے ہمراوں پر بھی حریت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”یہ لوگ وہاں صرف ہمیں نشانہ بنائیں گے اگر ہم وہاں ان کا نشانہ بن جائیں تو ظاہر ہے یہ مطمئن ہو کر چلے جائیں گے اور وہ یہ سمجھ لیں گے کہ ہم ختم ہو گئے ہیں لیکن ہم ختم نہیں ہوں گے بلکہ ہم میک اپ کر کے وہیں موجود ہوں گے اور پھر دوڑ شروع ہو جائے گی۔۔۔ ہم ان کا تعاقب کرتے ہوئے اپنے مشن کی طرف بڑھیں گے مہماں ٹساؤ

جان چکے ہیں اور اس قدر دلیر ہیں کہ پورے شہر میں ہم پر پے درپے
جملے کرنے کی پلاتنگ کر سکتے ہیں وہ بعد میں ہمارے لئے عذاب بن
جائیں گے اس لئے اس صورتحال سے بچنے کی یہی ایک صورت ہے بہر
حال ہم ہوشیار ہوں گے اس لئے اپنا تحفظ بھی کر لیں گے ۔ عمران
نے کہا اور صدر نے اخبارات میں سر ملا دیا ۔

”وہاں کافی رش ہو گا عمران صاحب انڈھا دھنڈ فائرنگ سے وہاں
کافی بے گناہ افراد بھی مرسیں گے ۔ کیپشن شکیل نے کہا ۔

”میرا خیال ہے الیمانہ ہو گا ۔ وہ لوگ ہمیں براہ راست نشانہ
بنائیں گے اور ہمارے نیچے گرتے اور پھر خون دیکھ کر وہ فوری طور پر
فرار ہونے کی کوشش کریں گے ۔ ویسے بھی اگر ہم وہاں سے نج کر آجے
جائیں تو یہ بسوں، ٹیکسیوں اور ہو ٹلوں پر ہم مارنے کا فیصلہ کر جکے
ہیں اس صورت میں تو بے گناہ افراد زیادہ مرسیں گے جب کہ ہم
کوشش کریں گے اس ہال میں داخل ہو کر اس طرح قوم سے علیحدہ
ہو جائیں کہ ہمیں نشانہ بناتے وقت دوسرے افراد اس کی ذمہ میں ۔
آئیں باقی جو ہو گا وہ تو ہو گا ہی ۔ عمران نے کہا ۔

”لیکن عمران صاحب اس طرح آپ بے پناہ رسک لے رہے ہیں؟“
ہمزی میک نے ہونٹ چھاتے ہوئے کہا ۔

”جب ہم قوم وطن کی خاطر کام کرتے ہیں مسٹر ہمزی میک تو پھر
ہم موت زندگی کی پرواہ نہیں کیا کرتے ویسے بھی بحیثیت مسلمان
ہمارا ایمان ہے کہ موت اور زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ۔“

سے ٹاگ پہنچنے میں چار ایئر سٹاپس آئیں گے ۔ کیا تم کسی بھی سٹاپ پر
ہمارے لئے بلٹ پروف جیکش کا بندوبست کر سکتے ہو؟ عمران
نے پوچھا ۔

”جی ہاں آسانی سے ہو سکتا ہے ۔ لیکن“ ہمزی میک نے کہا ۔

”تم اسیا کرو میرا اور میرے ساتھیوں کے ساتھ لے لو ۔ اور آخری
سٹاپ سے ہمیں بلٹ پروف جیکش بھی مہیا کر دو اور ساتھ
ریڈروزم سے بھرے ہوئے مخصوص غبارے بھی جو فلموں میں عام
استعمال ہوتے ہیں ۔ ٹاگ کے انٹرنیشنل سیکشن کے ہال میں کوئی
ایسا آدمی بھی پہنچا دینا جو کسی معاملے میں مداخلت نہ کرے بلکہ اس
جیکش یا اس کے ساتھی پائیک کو پہنچاتا ہو اور وہ صرف بعد میں ہمیں
یہ بتاسکے کہ یہ لوگ وہاں سے کہاں گئے ہیں باقی کام ہم خود سنپھال
سیں گے ۔“ عمران نے کہا ۔

”لیکن عمران صاحب وہ لوگ انڈھا دھنڈ فائر کھولیں گے ۔ ایسی
صورت میں ہماری ٹانگوں اور سر کو بھی نشانہ بنایا جا سکتا ہے ۔“ صدر
نے کہا ۔

”ہم ہام لوگ نہیں ہیں کہ اس طرح ان کا نشانہ بن جائیں ۔ ہم
نے وہاں ڈرامہ کرنا ہے تاکہ وہ پوری طرح مطمئن ہو جائیں کہ ان کا
مشن کامیاب رہا ہے اس طرح ہم وہاں کام کر سکتے ہیں ۔ ورنہ جو لوگ
اس قدر باخبر ہیں کہ انہیں ہمارے پاکیشیا سے روانہ ہوتے ہی
ہمارے بارے میں پوری تفصیلات مل چکی ہیں اور وہ ہمارے حلقے بھی

اگر میرے ساتھ کام کرنا ہے مسٹر تور تو پھر جو میں کروں جہیں
اس میں میرا ساتھ دینا ہو گا۔ ورنہ دوسری صورت میں ہم اُنٹر نیشنل
فون بوجہ موجود ہے تم اپنے چیف سے بات کر کے اس بارے میں نئی
ہدایات لے سکتے ہو۔..... اچانک عمران نے سرد لمحے میں تصور سے
مخاطب ہو کر کہا اور تصور یقینت ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔
عمران صاحب کی منصوبہ بندی میں گورنر سک ضرور ہے تصور لیکن
اس کے سوا اور کوئی چارہ کار بھی نہیں ہے۔ ہم تربیت یافتہ لوگ ہیں
اور چونکہ ہم ہمپلے سے ان تمام حالات کے لئے ذہنی اور جسمانی طور پر تیار
ہوں گے۔ اس لئے اس میں اس قدر رسک بھی باقی نہیں رہ جاتا۔
باقی موت اور زندگی تو پھر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔..... کیپٹن
ٹھیک نے تصور کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔..... تصور نے مختصر سا جواب دیا اور پھر خاموش ہو
گیا۔

”پھر ہاسکن تک ان کا بقا یا سفر خاموشی سے ہی گزرا۔..... عمران
سیست ہر آدمی سخیدہ بھی تھا اور ہر ایک کی پیشگانی پر آنے والے حالات
کی سُنگینی کا احساس بھی موجود تھا کیونکہ بہر حال انہیں اچھی طرح
معلوم تھا کہ ایک لحاظ سے وہ اپنے آپ کو صبحاموت کے منہ میں
دھکیلنے چاہے ہیں لیکن عمران کے چہرے پر بلا کا اطمینان تھا۔ وہ
سارے راستے نہست کو بھیجے کئے آنکھیں بند کئے ہوتا ہی پہا تھا اس
کے چہرے کو دیکھ کر ہر گزیہ اندازہ نہ ہوتا تھا کہ اسے کسی قسم کا کوئی

ہمراں نے مسکراتے ہوئے کہا..... اور ہنزی میک نے اشبات میں
”ٹھیک ہے۔..... جیسے آپ حکم کریں بہر حال آپ کے حکم کی
تعمیل ہو گی۔ ٹاگ سے ہمپلے ہاسکن ایئر پورٹ پر فلاٹ کافی درجہ
رکے گی۔ آپ کو وہاں آپ کے سائز کی اہتمائی جدید بلڈ پروف جیکلش
بھی مل جائیں گی جن کے ساتھ ریڈ روزم بھی موجود ہوں گے میرا خاص
آدمی اس ہال میں موجود ہو گا جو اس پائیک کو چیک کرے گا اور اُنٹر
نیشنل سیکشن کے چینگ ہال میں ایسے انتظامات بھی کر لئے جائیں
گے کہ آپ کی بلڈ پروف جیکلش اور ریڈ روزم کو چیک نہ کیا جاسکے۔
آپ سب بلڈ پروف جیکٹ کے لئے اپنے ایسے انتظامات بھی کر دے
دیں۔..... ہنزی میک نے کہا اور پھر سب سے سائز لے کر وہ اٹھ کر دا
ہوا۔

”اس پائیک پا جیکسن یا دونوں کے بارے میں حتیٰ معلومات مجھے
ہر حالت میں چاہیں اس کا تم نے خاص طور پر بندوبست کرنا ہے۔
عمران نے بھی اٹھ کر اس سے مصافحت کرتے ہوئے کہا اور ہنزی میک
اشبات میں سر ہلاتا ہوا اپس بیرونی دردابزے کی طرف بڑھ گیا۔ کھانا
چونکہ وہ ختم کر چکے تھے اس لئے وہ ڈائٹنگ ہال سے ہٹ کر علیحدہ
صوفوں پر آکر بیٹھ گئے۔ اور پھر ان کے درمیان عمران کے اس نئے
منصوبے پر زور دار بحث چڑھ گئی۔ تصور اسے سراسرا حمقانہ منصوبہ قرار
دے رہا تھا۔ لیکن صدر اس کے حق میں تھا۔

فکر یا پریشانی ہے لیکن یہ عمران کا ہی دل جانتا تھا کہ اس کے ذہن اور دل میں اپنے ساتھیوں کو اس خوفناک اور یقینی خطرے میں دھکیلتے ہوئے کیا گزر رہی تھی۔ لیکن اسے یقین تھا کہ وہ اس احتیاطی خوفناک مرٹلے سے بخیر و خوبی گزر جائیں گے اور اس مرٹلے سے گورے بغیر وہ ناگ میں اطمینان سے کام نہیں کر سکتے اس لئے اس نے یہ احتیاطی خطرناک منصوبہ بندی کی تھی۔ ہمزی میک ایک بار پھر ہاسکن میں ان سے ملا لیکن نساذہ کی نسبت اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔ ایک بڑے سے بریف کیس میں احتیاطی جدید ترین بلٹ پروف جیکلش وہ ساتھ لے آیا تھا یہ بلٹ پروف جیکلش الیہ مواد سے بنی ہوئی تھیں جو بالکل نرم تھی اس طرح بس کے نیچے ہمنے کے باوجود کسی کو ذرا برابر بھی شک نہ ہو سکتا تھا کہ کسی نے بس کے ساتھ ساتھ بلٹ پروف جیکلش ہبھی ہوئی ہے یہ ایک الیہ مژملے بنائی گئی تھی جو گولی کو چاہے وہ کسی قدر طاقت سے فائز کی گئی ہو فوری طور پر اپنے اندر جذب کر لیتی تھی اور جسم کو صرف معمولی سا جھٹکا لگاتا تھا اور بس۔ عمران نے سب کو جیکلش ہمنے کا کہہ دیا اور وہ اپنے اپنے سائز کی جیکلش لے کر طلاقہ باقہ رومز میں چلے گئے۔ تھوڑی درد بعد وہ سب بلٹ پروف جیکلش ہبھن چکے تھے۔

”سب انتظامات مکمل ہو گئے ہیں عمران صاحب۔ آپ بے فکر نہیں۔ میں نے رسک ختم کرنے کے لئے ایک اور طریقہ بھی استعمال کر رہا ہے۔ میرے آدمی نے ہی اسلحہ فائز کرنے والوں کو سپلانی کرنا

ہے۔ اس سے یہ بات طے ہو چکی ہے کہ جو اسلحہ وہ عین وقت پر سپلانی کرے گا اس میں میگزین صرف دھماکہ پیدا کرنے والا ہو گا۔ ضرر رسان نہ ہو گا اس کے باوجود میں یہ جیکٹ اور ریڈر زم اسی لئے لے آیا ہوں۔ تاکہ اگر عین آخری لمحے میں کوئی بھی ہنگامی صورت حال پیدا ہو جائے تو اس سے نمٹا جاسکے۔ ہمزی نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ساتھیوں کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے۔ عمران اس سے مزید تفصیلات پر ڈسکس کرتا رہا اور پھر فلاٹ کی روائی کا اعلان ہوتے ہی ہمزی میک ان سے اجازت لے کر واپس چلا گیا۔ اس بار ناگ کی طرف جب فلاٹ روشن ہوئی تو عمران کے سارے ساتھیوں کے چہروں پر اطمینان تھا۔ نجھیک دس بجے طیارہ ناگ ایئر پورٹ پر لینڈ کر گیا اور پھر چیلنج روم سے گزرنے کے بعد جسے ہی وہ استقبالیہ ہاں میں پہنچے۔ عمران اور اس کے ساتھی طے شدہ پلان کے مطابق تیزی سے ہجوم سے ایک طرف ہٹتے چلے گئے۔ ان کی تیز نظریں دیواروں کے ساتھ کھڑے بادری مسلسل سیکورٹی افراد پر جمی ہوئی تھیں۔ اچانک انہوں نے تین آدمیوں کو جو راہداریوں کے کونے پر موجود تھے۔ اپنی گنیں سیدھی کرتے دیکھا۔

”وہ تین افراد ہیں، ہوشیار۔ عمران نے آہستہ سے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہاں مشین گنوں کی ریٹ ریٹ اور انسانی چیزوں سے گونج اٹھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں کو کوئی کسی زور دار جھکنے لگے اور اس کے ساتھ ہی وہ سب نیڑھے میڑھے انداز میں نیچے

”یہ سب انتظامات جتاب ہنری میک کے ہیں وہ اہتمائی تیز رفتار گور کن ہے۔ لاش بعد میں وصول کرتا ہے تبریں پہلے تیار ہو جاتی ہیں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ نیکن پولیس اور حکومت۔ یہ اس معاملے میں حرکت میں ن آئے گی۔..... کیپن شکیل نے حریت بھرے لجھے میں پوچھا۔

”نہیں..... باقاعدہ فلم شونگ کی اجازت لی گئی ہے۔ اور شونگ اس وقت بھی جاری ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایمبو لینس نے ایک ٹنگ ساموڑ کاٹا اور اس کا سائز بجنا بند ہو گیا۔ تھوڑی در بعد ایمبو لینس کی رفتار آہستہ ہوئی اور پھر وہ ایک جھٹکے سے رک گئی چند لمحوں بعد ایمبو لینس کا عقبی دروازہ کھلا اور ہنری میک کا مسکراتا ہوا چہرہ نظر آیا۔ عمران اور اس کے ساتھی نیچے اتر آئے۔

”ویل ڈن ہنری میک تمہیں اس شاندار ہدایت کاری پر یقیناً اکیڈمی ایوارڈ ملے گا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہنری میک بے اختیار ہنس پڑا۔

”اصل مسودہ ہی اس قدر شاندار تھا کہ مجھے کچھ زیادہ تر دن نہیں کرنا پڑا۔..... ہنری میک نے ہستے ہوئے کہا اور عمران بھی مسکرا دیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کے ساتھیوں کے ہجروں پر حریت کے تاثرات ابھر آئے وہاب مجھے تھے کہ یہ ساری پلانگ عمران کے ذہن کی تخلیق تھی۔

گرے اور بری طرح ترپنے لگے۔ جنکش میں موجود غبارے ان کے نیچے گرنے کی وجہ سے پھٹ گئے اور ریڈر دزم کا مخصوص ماڈل ان کے بیاس میں سے اس طرح تیزی سے نکل کر بہنے کا جیسے ان کے جسموں میں سے واقعی خون کے فوارے پھوت پڑے ہوں۔ فائزگ چند لمحے جاری رہی۔ پھر یہ لخت سکوت طاری ہو گیا مگر ہال میں انسانی تجھیں اور بھگڑی سی تھیں جی کی یوں لگتا تھا جیسے ہال پر اچانک قیامت نوٹ پڑی ہو۔ عمران لپٹے ساتھیوں سمیت خاموش پڑا رہا۔ تھوڑی در بعد پولیس گاڑیوں کے سامنے سنائی دینے لگے اور پھر عمران نے باور دی پولیس والوں کو اندر داخل ہوتے دیکھا۔ تھوڑی در بعد انہیں سڑپکڑوں پر لاد کر تیزی سے باہر کھڑی ایک بڑی سی ایمبو لینس میں ہنچایا گیا اور ساتھ ہی ایمبو لینس سامنے بجاتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

”پردہ گر چکا ہے اس لئے تمام اداکار معدہ، سیر و نن کے اب اٹھ کر بیٹھ سکتے ہیں۔..... عمران نے خود اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی سارے ساتھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئے ان سب کے ہجروں پر کامیابی کی مسکراہست طاری تھی۔

”یہ فوری طور پر ہمیں وہاں سے کمیے ایمبو لینس میں لاد لیا گیا ہم تو مقتول تھے۔ اور ظاہر ہے لاشوں کو اٹھانے سے پہلے صاف لٹپے کی طویل کار ردا سیاں کی جاتی ہیں۔ فوٹو گرافر آتے ہیں۔ تصویریں بنائی جاتی ہیں۔ نقشے تیار ہوتے ہیں پھر کہیں جا کر مقتولین کی لاشیں پوسٹ مارٹم کے لئے اسپتال بھجوائی جاتی ہیں۔..... صادر نے حیران ہو کر کہا۔

”جیکن اصل آدمی ہے لیکن یہ عمارت یقیناً ساتھی طور پر محفوظ کی گئی ہو گی اس لئے وہاں اندھادھن دریڈ کرنا فضول ہو جائے گا۔ بہتر یہی ہے کہ ہم پاسیک پر کام کریں پھر اس کے ذریعے جیکن کو باہر نکالیں۔“ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر رہا ہوا تو سارے ساتھی بھی ساتھ ہی کھڑے ہو گئے۔

”پاسیک کا حلیہ کیا ہے اور اس بار میں اس کی حیثیت کیا ہے۔“ عمران نے ہنزی میک سے پوچھا۔

”وہ اس بدنام ترین بار کا مالک بھی ہے اور متخبر بھی اور اہتمائی تیز طرار اور ٹاگ کا بدنام ترین آدمی ہے۔“..... ہنزی میک نے حلیہ بتانے کے ساتھ ساتھ اس کے بارے میں بھی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

”تیور اور ٹائیگر میرے ساتھ آتیں گے۔ باقی لوگ ابھی ہمیں رہیں گے۔“..... عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف چل پڑا۔

”میں بھی ساتھ آؤں۔“..... ہنزی میک نے کہا۔

”نہیں فی الحال تم بھی ہمہاں میرے ساتھیوں کے ساتھ رہو گے۔ پاسیک چھوٹا آدمی ہے میں اس سے صرف ابتدائی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اصل کام بعد میں شروع ہو گا۔“..... عمران نے کہا اور ہنزی میک نے اشتباہ میں سر ٹلا دیا۔

تحوڑی در بعد عمران ٹائیگر اور تیور ایک کار میں سوار تیزی سے ٹاگ کی فراخ سڑکوں پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیور نگ سیٹ کیمنہن پاؤں میں چلا گیا اور ابھی تک وہیں ہے۔“..... ہنزی میک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”فلم کے دلن کا ستپ چلا ہے یا نہیں۔ جو ہم سب کو لا شوں میں تبدیل کر کے ہیروئن کو اخوا کرنا چاہتا تھا۔“..... عمران نے ایک بڑے کمرے میں جمع کر کر سی پر بیٹھتے ہوئے۔

”ابھی اطلاع مل جائے گی۔“ اس دوران لباس وغیرہ تبدیل کر لیں۔ میں نے تمام انتظامات کر رکھے ہیں۔“..... ہنزی میک نے جواب دیا اور عمران سر ٹلاتا ہوا اٹھ کر رہا ہوا۔ اور پھر تھوڑی در بعد وہ ان خون آلو دل باس۔ بلکہ پروف جیکٹوں کی بجائے عام سے لباس ہیں چکے تھے۔ عمران نے اپنا اور جو لیا سمیت سب ساتھیوں کا مقامی میک اپ بھی کر دیا تھا اسی لئے اب وہ سب مقامی نظر آ رہے تھے۔ ہنزی میک اس دوران باہر چلا گیا تھا۔

”اب کیا پروگرام ہے۔“ جو لیا نے واپس آ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”اب فلم الٹی چلنی شروع ہو جائے گئی۔“..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے چہلے کہ اس کے ساتھی کوئی بات کرتے کمرے کا دروازہ کھلا اور ہنزی میک اندر داخل ہوا۔

”دونوں کے بارے میں اطلاع مل گئی ہے۔ پاسیک تحری سٹار بار میں لپنے خاص دفتر میں موجود ہے۔ وہ اس کا خاص اڈہ ہے جبکہ جیکن ایئر پورٹ سے سیدھا لکھنون کا لوئی کی کوئی نمبر ایک سو آٹھ میں گیا ہے۔ اور پھر وہاں کچھ در رہنے کے بعد وہ چرچ روڈ پر واقع ایک عمارت کیمنہن پاؤں میں چلا گیا اور ابھی تک وہیں ہے۔“..... ہنزی میک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

پرنسیگر تھا جب کہ سائیٹ سیٹ پر عمران اور عقیبی سیٹ پر سور بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے اپنے گھنٹوں پر ناگ کا نقشہ پھیلار کھا تھا۔ اور وہ نایگر کو رستے کے بارے میں ساتھ ساتھ ہدایات دیتا جا رہا تھا۔

کرے میں گارو اور رو جر بیٹھے ہونے تھے۔ رو جر کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے جب کہ گارو کے چہرے پر مایوسی کے آثار تھے۔

"تم تو کہتے تھے کہ وہ علی عمران احتیائی خطرناک آدمی ہے۔ لیکن اب خود ہی کہہ رہے ہو کہ وہ جھلے ہی جملے میں ختم ہو گیا ہے".....
گارو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور رو جر بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ واقعی دنیا کا احتیائی خطرناک ترین سیکرٹ ہجت تھا۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ جو آدمی جس قدر خطرناک سمجھا جاتا ہے وہ اتنی آسانی سے ہی مار کھا جاتا ہے۔ یہی بات اس علی عمران کے ساتھ ہوئی۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے آرہا تھا کہ ہمیں اس کی آمد کی نہ صرف پیشگی اطلاع مل گئی بلکہ ان کے حیثے بھی پڑے چل گئے چنانچہ ہم نے ان کے خلاف احتیائی جارحانہ انداز اپنایا ہم اسے ذرا سی

بھی ڈھیل نہ دینا چاہتے تھے سچانچہ جیکن نے پائیک کے ساتھ مل کر اس کی منصوبہ بندی کی۔ تم یہ منصوبہ بندی سنوگی تو حیران رہ جاؤ گی:- رو جرنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے جام سے شراب کالمسا سا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

”اچھا بتاؤ۔“ گاربو نے اہتمائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا تو رو جرنے ایکروٹ کے استقبالیہ ہال میں جھپٹے جملے سے لے کر ہوٹل تک یا جہاں بھی یہ لوگ جاتے وہاں تک ان پر بموں۔ مشین گنوں اور دوسرے خطرناک اسلحے کی بارش کرنے تک پوری تفصیل بتا دی۔

”اوہ اہتمائی خطرناک منصوبہ بندی کی تھی تم لوگوں نے۔ اس طرح تو بے شمار لوگ مر سکتے تھے۔..... گاربو نے ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔

”تو کیا ہوا ؟ ایک تو پیدا ہی مر نے کے لئے ہوتے ہیں۔ اگر سو دوسو آدمی مرحاتے تو اس سے ٹاگ کی آبادی پر کیا فرق پڑتا۔“ رو جرنے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور گاربو کے ہمراہ پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”بڑے سفاک اور سغلد، ہو تم تو۔ تھا رایہ روپ تو میں ہمیں بار دیکھ رہی ہوں۔“..... گاربو نے ہونٹ چلاتے ہوئے کہا تو رو جرنے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

”اے ارے تم تو خواہ خواہ پر لیخان ہو گئیں فیز۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ ہم نے اس سلسلے میں ایسی پلاتنگ کی تھی کہ کوئی بے

گناہ آدمی نہ مرے۔ اور تم خود سوچو کہ انٹر نیشنل فلاں آنے پر استقبالیہ ہال میں کس قدر رش ہوتا ہے۔ وہاں پر پائیک کے آدمیوں نے کارروائی لیکن تمہیں یہ سن کر حیرت ہو گی کہ سوائے عمران اور اس کے ساتھیوں کے کسی دوسرے کو غراش تک نہیں آئی۔ المتبہ بھگڑڑ کی وجہ سے کچھ لوگ معمولی زخمی ہوئے لیکن اہتمائی معمولی زخمی ہوئے۔ جب کہ عمران اور اس کے پانچ ساتھی ڈھیر کر دیئے گئے۔ رو جرنے کہا اور گاز روکا ستاہ را پھرہ دوبارہ نارمل ہو گیا۔

”اوہ گاڑ۔ یہ تو واقعی اہتمائی مہارت کا کام ہے۔“ ویل ڈن۔ گاربو نے کہا۔

”بھلا ہی حملہ اسی لئے کامیاب رہا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو خیال تک نہ تھا کہ ان پر اس طرح حملہ ہو سکتا ہے۔ اگر انہیں ایک لمحہ جھپٹے بھی بھنک پڑ جاتی تو شاید یہ کامیابی اس قدر بے داغ نہ ہو سکتی تھی۔ بہر حال اب وہ لوگ ختم ہو چکے ہیں اب حکومت خود ہی تحقیقات کرتی پھرے گی کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا کس نے کیا۔ دیسے کل کے اخبارات میں اس بارے میں اہتمائی ذور دار خبریں موجود ہوں گی۔“..... رو جرنے ہستے ہوئے کہا۔

”اس واقعے کو کتنی دری رو چکی ہے۔..... گاربو نے پوچھا۔

”دو گھنٹے تو گزر ہی چکے ہیں۔“ رو جرنے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ پھر کل کا انتظار کیوں کیا جائے۔ سپیشل کرامم چینل پر اس کی تفصیلات آرہی ہوں گی۔“..... گاربو نے کہا اور اٹھ کر وہ ایک

کے اعلیٰ ترین حکام کے اور کسی کو نہ تھا۔ جیسے ہی یہ گروپ استقبالیہ
میں داخل ہوا وہاں خوفناک فائرنگ شروع ہو گئی اور یہ پانچوں
فراد اس فائرنگ کی زد میں آکر نیچے گرے۔ ان کے جسموں سے خون
کے فوارے نکلتے دیکھئے گئے اور وہ جرپ ترپ کر ہلاک ہو گئے۔ ہال میں
اس اچانک فائرنگ سے بھلگڈڑج گئی اور ہال میں موجود افراد تیزی سے
بھر ہٹکل گئے پھر پولیس کی گاڑیاں پہنچ گئیں اور ان کے ساتھ ایمبولینس
بھی تھی۔ یہ پولیس گاڑیاں اور ایمبولینس بھی فلم شوٹنگ کا حصہ تھیں
تھاچہ فوری طور پر ان لاشوں کو انحاکر ایمبولینس گاڑیوں میں لادا گیا
اور پھر ایمبولینس اور پولیس گاڑیاں واپس جلی گئیں۔ اس طرح یہ
حقیقی انداز میں کی جانے والی شوٹنگ ختم ہو گئی۔ اصل پولیس جب
ہال پہنچی تو میدان صاف ہو چکا تھا۔ ناگ کے چیف پولیس کھنز نے
ایرپورٹ کے اعلیٰ حکام سے ایسے انداز میں شوٹنگ کی اجازت پر سخت
تحجاج کیا ہے۔ جس کی وجہ سے عوام میں شدید خوف و ہراس پھیل
لکتا ہے۔ اعلیٰ حکام نے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ وہ محاط رہیں گے۔ سب
کے ولپپ ہبھلو اس تمام شوٹنگ کا یہ ہے کہ آخر تک اس میں کوئی
غایہری کمیرہ استعمال نہیں کیا گیا۔ یہ شوٹنگ غفیہ کیروں کی مدد سے
کرنے کی ہے تاکہ حقیقت کا رنگ نمایاں رہ سکے۔ ہمارے بنا تسلیم اس
کم کمپنی سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ اس
شوٹنگ کی فلم حاصل کی جاسکے۔ جیسے ہی یہ فلم موصول ہوئی، ہم
صوصی چینل پر اس کی نمائش کرنے کا اعلان کر دیں گے اور اس کے
ظاہر کرنے والا مواد ہٹلے سے موجود تھا اور اس کا علم سوانی ایرپورٹ

طرف موجود میز کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے میز کی دراز کھوی اور اس
میں سے ایک جدید انداز کاربیوٹ کنٹرولر نکالا اور واپس آکر روجہ کے
ساتھ صوف پر بیٹھ گئی۔ اس نے ریموت کنٹرولر پر چند بیٹھ دبائے تو
ان کے سامنے ایک دیوار پر سر کی آواز کے ساتھ ہی ایک حصے کی دیوار
گائے ہو گئی اور اب وہاں ٹی دی سکرین نظر آنے لگ گئی تھی۔ گاربو
نے ریموت کنٹرولر پر ایک اور بیٹھ دبایا اور پھر اسے ایک طرف رکھ دیا
اس بیٹھ کے دبئے ہی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور اس پر
ایک نوجوان اور خوبصورت خبریں پڑھتی سنائی دینے لگی۔ کرامہ کی
 مختلف خبریں پڑھنے کے بعد اچانک اس نیوز ریڈر نے اس واقعے کے
بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

“آج صحیح دس بجے ناگ کے بین الاقوامی ایرپورٹ کے انٹر نیشنل
سیکشن کے استقبالیہ ہال میں اہمی حقیقی انداز میں فلم کی شوٹنگ کی
گئی۔ یہ شوٹنگ اس قدر حقیقی انداز میں کی گئی ہے کہ ہال میں موجود
افراد کو آخری لمحے تک اس کا اندازہ نہ ہو سکا تھا کہ یہاں کوئی بھی انک
جرم کیا جا رہا ہے یا فلم کی شوٹنگ کی جا رہی ہے۔ تفصیلات کے مطابق
انٹر نیشنل فلاست سے آنے والے چھے افراد جن میں ایک سوئس فڑاد
عورت اور پانچ پاکیشیائی مرد شامل تھے۔ ان پر استقبالیہ ہال میں
قاتلانہ محمد ہونا تھا جس کے لئے سکورٹی کے افراد کی مشین گنوں میں
صرف دھماکہ خیز مواد موجود تھا۔ ان افراد کے جسموں کے ساتھ خون
ظاہر کرنے والا مواد ہٹلے سے موجود تھا اور اس کا علم سوانی ایرپورٹ

بعد نیوزریڈر نے دوسری خبریں پڑھنی شروع کر دیں۔

"یہ یہ کیا مطلب ہے فلم یہ شوٹنگ کیا مطلب ہے رو جر نے درٹ لفظ بلطفہ دوہر ادی۔

اختیار اچھل کر کھدا ہو گیا۔ گاربو نے بھی ریموت کنٹرولر انھا کر اس یہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ نہیں رو جر یہ سب بکواس ہے ان کے بین آف کر دیتے تو شر صرف سکرین آف ہو گئی بلکہ اب وہیں بول کی۔ سب کچھ میرے سامنے ہوا ہے۔ ایک پورٹ حکام نے شاید دوبارہ دیوار نظر آنے لگ گئی تھی۔ جیکسن نے "اوہ اوہ یہ تو کوئی خاص چکر چل گیا ہے رو جر نے کہا تو تیر لجھ میں کہا۔

دوڑ کر اس نے میز پر پڑے، ہونے فون کار سیور انھا یا اور تیزی سے اس اگر انہوں نے کہانی گھری ہے تو پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔

"جیکسن بول رہا ہوں دوسری طرف سے جیکسن کی آدمیوں کی تو غائب نہیں کر سکتے رو جر نے تیز لجھ میں کہا۔ سنائی دی۔

"رو جر بول رہا ہوں جیکسن کیا تم نے کرام چینل پر آنے والی جیکسن نے کہا۔

خبریں سنی ہیں رو جر نے تیز لجھ میں پوچھا۔

"کرام چینل پر خبریں نہیں کیوں کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے معلومات حاصل کر دو۔ رو جر نے تیز لجھ میں کہا۔

ارے ہاں وہ ایک پورٹ دالے واقعے کی روپورٹنگ کی گئی ہو گی۔ مجھے بالکل کرتا ہوں ابھی کرتا ہوں دیتے تم فکر نہ کرو چونکہ سب کچھ افسوس ہے رو جر کہ مجھے اس کا خیال نہیں آیا تھا درنہ میں ضرور سنتا۔ نظرؤں کے سامنے ہوا ہے اس لئے یہ جو کچھ کہا گیا ہے سب مخ جیکسن نے جواب دیا۔

"اگر تم سننے تو تمہیں اس سے بھی زیادہ افسوس ہوتا۔ جتنا سنتے ہیلے معلوم تو کرو۔ پھر بات ہو گی۔" رو جر نے کہا اور رسیور کو پر سورہا ہے۔ رو جر نے داشت پیستے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں تھا ری بات" جیکسن کی دیتے مجھے اس ساری بات پر شدید حریت ہو رہی ہے۔ جیکسن اتنا حریت بھری آواز سنائی دی اور رو جر نے نیوزریڈر کی سنائی گئی پوری تباہی ہے جب کہ کرام چینل اسے فلم بتا رہا ہے۔ گاربو نے بھرے لجھ میں کہا۔

”ہاں کراؤ بات۔۔۔۔۔ گاربو نے کہا اور رسیور انھا کر قریب آتے ہوئے رو جر کے ہاتھ میں دے دیا۔ فون میں لاڈر موجود تھا۔ اس نے دوسری طرف سے آنے والی آواز پورے کرے میں واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔ لیکن اس کے باوجود گاربو واپس جا کر کری پر بیٹھنے کے وہیں میرے کھڑی کے ساتھ کھڑی رہی۔

”ہمیشور رو جر بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ رو جر نے تیز لمحے میں کہا۔ جیکن بول رہا ہوں۔ واقعی کوئی چکر چل گیا ہے۔ پولیس بھی ان لاٹھوں کے بارے میں لاعلم ہے۔ وہ بھی اسے فلمی شوٹنگ سمجھ رہی ہے میں نے اسی پورٹ کے اعلیٰ حکام سے بھی بات کی ہے۔ وہاں نادا کی سب سے معروف فلم کمپنی ڈوب کی طرف سے باقاعدہ درخواست موجود ہے اور باقاعدہ اجازت نامہ دیا گیا اور یہ اجازت نامہ بھی ناگ کے گورنر کی سفارش پر فوری طور پر دیا گیا تھا میں نے اس پر ڈوب کمپنی سے معلومات حاصل کی ہیں تو انہوں نے ایسی کسی فلم کی شوٹنگ سے یکسر لاعملی کا انکھا رکیا ہے۔ انہوں نے پولیس کو بھی یہی بتایا ہے کہ یہ درخواست جعلی ہے۔ ان کا اس شوٹنگ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جیکن نے تیز تیز لمحے میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ہم عمران کے ہاتھوں مار کھا گئے ہیں۔ اس نے یہ سارا ڈرامہ اس لئے رچایا تھا کہ وہ ہمیں مطمئن کر سکے جس طرح ہمیں اس کی آمد کا علم تھا اسی طرح اسے بھی ہماری پوری پلانٹ کا ہمیں سے علم تھا۔۔۔۔۔ رو جر نے اہتمائی کرخت لمحے میں کہا۔

”دیکھو کیا ہوتا ہے۔ نجات کیا بات ہے کہ ٹی وی پر یہ خبر سننے کے بعد میرے ذہن میں عجیب سے خدشات پیدا ہونے لگ گئے ہیں۔ رو جر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ کیسے خدشات۔۔۔۔۔ گاربو نے پونک کر پوچھا۔

”اگر ٹی وی چینل کی رپورٹ درست تھی تو اس کا مطلب ہے اس عمران نے ہمیں اہتمائی خوبصورت انداز میں ڈاج دیا ہے۔ مطمئن ہو کر بیٹھ گئے ہیں جب کہ وہ ناگ میں داخل ہو کر اب بھی اپنے اور اپنے ساتھیوں کا روپ اس طرح تبدیل کر چکا ہو گا کہ اسے ٹریس کرنا ہی ناممکن ہو جائے گا۔۔۔۔۔ رو جر نے کہا۔

”یہ کیسے ممکن ہے رو جر۔ اگر عمران کو ہمیں سے معلوم ہو جاتے اس پر اس طرح حمدہ کیا جانا ہے تو وہ بھی اس طرح موت کے ساتھ خود آتا اور اس اپنے ساتھیوں کو لے آتا۔ یہ کوئی اور ہی چکر ہے گاربو نے جواب دیا۔

”وہ شخص ہے ہی ایسا وہ ناممکن کو ممکن کرنے کا فن جانتا ہے رو جر نے کہا۔ گاربو خاموش رہی اس نے رو جر کی بات کا کوئی جواب دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد ٹیلیفون کی گھنٹی نجاح انھی تو گاربو نے کر رسیور انھا یا۔

”لیں۔۔۔۔۔ گاربو نے کہا۔ جیکن صاحب جتاب رو جر سے بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ ” ” ” طرف سے گاربو کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

ڈیاری کی نگرانی پر لگا دو۔ جب مادام ڈیاری اسے ٹریس کر لے اور وہ اس کے قابو نہ آئے تو نارچ گروپ اس کی امداد پر اتر آئے۔ اس طرح مجھے یقین ہے کہ ہم اندر گراونڈ رہ کر ان کا خاتمہ کر لینے میں کامیاب رہیں گے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ میں ایکس دن سیکشن کو اس کی تلاش پر لگا دیتا ہوں۔ جب ایکس دن سیکشن اسے ٹریس کر لے تو نارچ گروپ اس کا خاتمہ کر دے بہر حال میں اب گر انڈ ماسٹر کو کسی صورت سلمت نہیں لے آنا چاہتا۔ رو جرنے فیصلہ کن لمحے میں کہا۔

”مادام ڈیاری دالی تجویز بہتر ہے رو جر۔ وہ دا قصی بے حد تیز حورت ہے۔ وہ لازماً اسے ڈھونڈ لکائے گی۔ میں اسے بریف کر دیتا ہوں۔ آپ بے کفر رہیں وہ بہر حال نجع کر بہاں سے نہ جاسکیں گے۔ جیکسن نے کہا اور رو جرنے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”اگر یہ عمران کسی طرح ٹریس ہو جائے تو مجھے بتاؤ پھر دیکھو کہ میں اسے کس طرح تمہارے قدموں میں لاڈا لتی ہوں۔ ” گارونے کہا۔

”تم اس چکر میں نہ پڑو گاربو۔ وہ اہمیتی خطرناک آدمی ہے۔ وہ اتنا تمہیں استعمال کر کے مجھ تک پہنچ جائے گا۔ اور اب جب تک یہ شخص نہ کہا۔

” ختم نہیں ہو جاتا اس وقت تک میرا تم سے رابطہ بھی نہیں رہے گا۔ ”

رو جرنے کہا اور پھر اس سے جھپٹے کہ گاربو کچھ کہتی وہ بھلی کی سی تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اور گاربو ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی اس کے عقب میں بند ہوتے دروازے کو دیکھتی رہ گئی۔

” ہاں اب تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ ویسے میں اب تک حیران ہوں کہ یہ سب کیسے ہوا۔ میں نے پائیک سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس سے بھی رابطہ نہیں ہو رہا۔ نجانے وہ کہاں چلا گیا ہے؟ ”

جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” جیکسن ہمارے ساتھ ہاتھ ہو گیا ہے اور اب یہ عمران بھوت کی طرح ہمارے یچھے پڑ جائے گا۔ پائیک یقیناً کہیں ہاؤس کے بارے میں جانتا ہو گا۔ رو جرنے کہا۔

” ہاں جانتا ہے۔ جیکسن نے جواب دیا۔

” تو تم فوری طور پر ہاں سے شفت ہو جاؤ۔ نمبر ٹو پر چلے جاؤ۔ میں بھی اپنی رہائش گاہ چھوڑ دیتا ہوں۔ میں ریلکس ہاؤس میں شفت ہو جاؤں گا۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کم از کم ہمارے لئے ناممکن ہو چکا ہے۔ اس لئے اب ہمیں اس وقت تک خاموش رہنا ہو گا۔ جب تک وہ نکریں مار کر داپس نہیں چلے جاتے۔ رو جر نے کہا۔

” لیکن رو جر آخر ہم کب تک چھپے رہیں گے۔ یہ تو غلط بات ہے ہمیں کچھ نہ کچھ بہر حال کرنا ہی ہو گا۔ جیکسن نے کہا۔

” تو پھر اس کی دو صورتیں ہیں۔ ان میں جو چاہو اختیار کر لو۔ مادام ڈیاری گروپ کو آگے لے آؤ۔ وہ تمہارے اور میرے متعلق کچھ نہیں جانتی اور وہ خود بھی پوری آفت کی پرکالہ ہے۔ وہ اسے تلاش بھی کر سکتی ہے اور اس سے لڑ بھی سکتی ہے۔ البتہ نارچ گروپ کو مادام

"ہٹاؤ اس چمکوے کو بھاں سے۔ ہٹاؤ درش بھم سے اڑا دوں گا۔"

بھینے نے دوسری لات مارتے ہوئے جنگ کر کھا اور اس کے ساتھ اس نے ایک اور غلظی گالی دی۔ ٹائیگر اور متور کے چہرے فھٹے کی دلت سے یکٹ قندھاری انار کی طرح سرخ پڑ گئے تھے۔

"اے اے۔ مسرا تباخھہ۔ اے یہ تو چوری کی کار ہے۔ بے درہ مالک کھاں اس کے ڈنٹ ٹکواتا پھرے گا۔"..... ہمran نے بیرت پھرے لجھے میں کھا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھول کر نیچے اترے۔

"چوری کی کار۔"..... وہ بھینے نا آدمی چوری کی کار کے الفاظ سن ریوں ٹھٹھک گیا تھا جیسے یہ بات اس کی توقع کے قطعی خلاف ہو۔

"ہاں چوری کی ہے۔ پسند آرہی ہے تو بے شک لے لو۔ لیکن اس طرح اسے خراب نہ کرو۔ ڈنٹ ہی ڈالنے ہیں تو اس کے لئے یہ چو کھنا یادہ مناسب رہے گا۔"..... ہمran نے اس کے چہرے کی طرف ہاتھ کے اشارہ کرتے ہوئے کھا۔ اس دوران ٹائیگر اور متور بھی کار سے نکلنے تھے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کس کی بات کر رہے ہو۔"..... بھینے نے یکٹ اچھلتے ہوئے کھا۔

"تمہارے چہرے کی بات کر رہا ہوں۔ ڈنٹ ڈلوانے کے لئے یہ خاص نظر آتا ہے۔ کیوں متور۔"..... ہمran نے مسکراتے ہوئے لات ماری اور ساتھ ہی اس کے منہ سے ایک غلظی گالی برآمد ہوئی۔

تمہری شار بار کی محاذت دو منزلہ تھی اور میں روڈ سے ہٹ کر ایک ذیلی سڑک پر واقع تھی۔ اس کا صدر دروازہ سڑک پر ہی تھا اور بار کے دروازے سے دائیں بائیں کاروں کی طویل قطاریں موجود تھیں۔ بار کا میں دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر سے تیوار کسٹرائی ایٹھائی پر شور آواز کے ساتھ مورتوں اور مردوں کی ملی جلی آوازیں اور قیچے میں روڈ سے ہی سنائی دینے لگ گئے تھے۔ ٹائیگر نے کار بار کی مخالف سمت میں ایک ایسی جگہ پر پارک کر دی۔ جہاں سے وہ اسے واپسی کے وقت آسانی سے نکال سکے لیکن ابھی وہ کار روک کر نیچے اترنے کے لئے دروازے کھول رہا تھا کہ اچانک ایک بھینے کے جسم والا آدمی جس نے جیز اور پھولدار شرٹ ہمی ہوئی تھی اس کا سر گنجائیں موجود تھیں بڑی بڑی تھیں۔ تیزی سے چلتا ہوا کار کے قریب آیا اور اس نے زور سے کار کی سائیڈ پر لات ماری اور ساتھ ہی اس کے منہ سے ایک غلظی گالی برآمد ہوئی۔

"تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ اپاگو سے ایسی بات کرو۔..... اس کے منہ سے پھل جڑیوں کی طرح نیچے گر رہے تھے۔

بھینیے نے یہ لفٹ غصے سے چھنتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے ایک ڈنٹ تو پڑ گیا ہے لیکن اس نے دوبار لات ماری تھی ہماری سے تصور کی طرح دہنے لگا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے پھر کو..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے اپاگو کار سے نکلی اور وہ یہ لفٹ اچھل کر ایک دھماکے سے عین سڑک کے درمیان پر رکراک اہتا فوفناک آواز میں غصے کی شدت سے چھتا ہوا یہ لفٹ اچھل گرا۔ اور اس کے ساتھ ہی دونوں طرف کاروں کی بریکوں کی، ہوناکہ عمران پر حملہ آور ہوا ہی تھا کہ تیور بھلی کی سی تیزی سے حرکت میں آوازیں سنائی دیں اور وہ اپاگو دونوں طرف سے آنے والی کاروں کی اور اس کے ساتھ ہی اپاگو کی طویل چیخ سے پوری سڑک گونج انھی درمیان کھلے جانے سے بال بال نیچ گیا۔ تیور نے بڑے ماہراہن انھی فضایاں کسی کھلتے ہوئے سرپنگ کی طرح گھومتا ہوا اٹھا اور پھر ایک میں اس کے سینے پر فلاٹنگ لک ماری تھی اور خود وہ قلا بازی کھا۔ فوفناک دھماکے سے سر کے بل دور کی، ہونی کاروں کے درمیان جاگرا سیدھا کھرا ہو گیا تھا۔

"ارے ارے ابھی بے چارہ اپاگو کھلا جاتا۔ بے چارہ معصوم بچہ تھے نکرایا اور پھر الٹ کر سامنے موجود دوسری کار سے جانکرایا اور پھر عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر سڑک پر کاروں کے درمیان خیرست کر نیچ گرا اور ساکت ہو گیا۔ اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی اور سے مفلوج پڑے اپاگو کو بازو سے پکڑتے ہوئے کہا اور دوسرے ہو پڑی کسی تربوز کی طرح درمیان سے پھٹ کر دھومن میں تقسیم اپاگو کے حلق سے ایک دھلانیے والی چیخ نکلی اور وہ فضایاں ہاتھ پر چکی تھی۔ پوری سڑک پر جیسے سانا سا چھا گیا تھا۔

مارتا ہوا ایک کار کی چھت پر ایک دھماکے سے گرا اور پھر پلٹ کر جائی۔ ارے ٹرینک روک دی اس نے۔ اٹھا کر ایک طرف پھینکو اسے سڑک پر منہ کے بل آگرا۔ عمران نے اس بھینیے جسے جسم کے اپاگو سے کھاتا تو نائیگر نے آگے بڑھ کر اسے ایک بازو سے پکڑ کر اس طرح فضایاں اچھال دیا تھا جیسے اس کے جسم پنگ سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے ٹھیکیٹ کر اس طرح ایک طرف میں گوشہ پوست اور ہڈیوں کے بجائے خالی ہوا بھری ہوئی ہو۔ اچھال دیا جسے وہ انسان کی بجائے کسی خارش زدہ کتے کی لاش کو گرتے ہی اپاگو نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی تھی کہ یہ لفٹ پینک رہا ہو۔ اور پھر ماہول پر چھایا ہوا سکوت یہ لفٹ جسے طوفان کی نائیگر کی لات چلی اور اپاگو ایک بار پھر چھتنا ہوا سڑک پر کھوی کار سے طرح پھٹ پڑا ہر طرف چیخ دپکاری چیخ گئی۔ اسی وقت عمران اور پشت کے بل جانکرایا۔ اس کی ناکہ پچک گئی تھی اور دانت ٹوٹ کر اٹھیوں کو اندازہ ہوا کہ نہ صرف ہال میں بختے والا آر کسٹر ابند ہو گیا

عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

”اوہ بھائی یہ بے چارے ہمارے استقبال کے لئے بے چین ہیں۔“

چکا تھا اور تقریباً پچاس کے قریب غنڈے نما افراد بارے باہر سڑک پر کھڑے تھے جب کہ بارے دروازے پر بھی آدمی تھے اور اندر کھڑ کیوں عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں اطمینان سے سڑک پار کر کے بار کی طرف بڑھنے لگے۔

میں سے بھی افراد کے چہرے جھانک رہے تھے۔ وہ کاریں جو اپاگو کر کے بچانے کے لئے اچانک رُنگی تھیں یہ لیکھت تیزی سے شارٹ کون ہو تم اور تم نے اپاگو کو کیوں ہلاک کیا ہے۔..... اچانک

ہوئیں اور مختلف سستوں میں دوڑتی ہوئی چلی گئیں اسی لمحے دس کے

”ہلاک ارے کیا کہہ رہے ہو تم۔ ہم نے صرف اس کے چہرے پر قریب آدمی دوڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف شور مچاتے ڈنٹ ڈالے ہیں۔ اس نے ہماری کار پر ڈنٹ ڈالنے کی کوشش کی تھی ہوئے بڑھنے لگے تھے کہ یہ لمحے دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔“

”ہلاک جاؤ۔ خربدار۔“..... آواز میں بے پناہ کر ٹھکلی اور گرج تھی اب اس میں ہمارا کیا قصور کہ بظاہر بھینے کی طرح جسم رکھنے والا اپاگو

اور اس کے ساتھ ہی سڑک کی دوسری طرف سے دوڑ کر عمران اور اس اندر سے بھی کمزور تھا۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے

کے ساتھیوں کی طرف آنے والے دس کے دس افراد یہ لیکھت اس طرف جواب دیا۔

”تم کون ہو۔“..... اس دیوقامت نے یہ لیکھت تیز لمحے میں کہا۔“

رک گئے جیسے ایکریک کرنٹ ختم ہو جانے سے مشینیں رک جاتی ہیں۔

”ہمچلے تم راستہ چھوڑو۔ ہم بار میں جا رہے ہیں۔ وہاں کسی میز پر اسی لمحے ایک سائیڈ سے ایک گرانڈیل دیوقامت آدمی سامنے آگیا۔“

”ہمچلے کہ سرخ رنگ کی چبت بنیان اور سیاہ رنگ کی پتلون ہہنی بیٹھ کر اطمینان سے تعارف ہو جائے گا۔“..... عمران نے منہ بناتے

ہوئی تھی۔ اس کی پیشمنی پر سرخ رنگ کی پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اس کے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بھلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک

قدوقامت بالکل جوانا اور جوزف جیسا تھا۔ لیکن وہ تھا گورے رنگ کی طرف ہوا۔ ورنہ اس دیوقامت کا گھومتا ہوا ہاتھ اس کے چہرے پر پڑتا

اس کے سہرے رنگ کے لمحے دار بال سرخ پٹی کے اوپر جھال رکی طرح لیکن عمران کے تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہستے ہی یہ لیکھت تصور کا ہاتھ

بکھرے ہوئے تھے اس کی ناک چھوٹی لیکن چہرہ بڑا اور بھاری ساتھا۔ حرکت میں آیا اور اس نے اس دیوقامت کے گرزنا بازو کو راستے میں

دنوں گالوں پر زخموں کے کئی مندل نشانات دور سے نظر آ رہے تھے ہی تمام لیا اور پھر پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں تصور کے جسم نے

اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ وہ سڑک پر دنوں پیر پھیلائے کمر فضا میں قلا باذی کھاتی اور فھما اس دیوقامت کے ہلق سے نکلنے والی

کر بنا کیجئے اور ایک زور دار دھماکے سے الٹ کر پشت کے بل زمین پر گرنے سے گونج آئی۔

ویل ڈن رابرٹ۔ آواہ چلیں۔ عمران نے تحسین آمیز لمحے میں تصور سے کہا اور اس طرح آگے بڑھنے لگا جیسے سرے سے کوئی واقعہ یہ نہ ہوا ہو۔ ماحول پر ایک بار پھر موت جیسی خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران، تصور اور نائیگر بڑے اطمینان سے آگے بڑھ رہے تھے کہ یہ نکت نائیگر لٹو کی طرح گھوما اور دوسرے لمحے اس کا جسم فضائیں اٹھتا ہوا اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے اس دیوقامت سے جا کر ایک دھماکے سے نکرا یا اور وہ دیوقامت جس کا ایک بازو لٹک رہا تھا۔ ایک بار پھر ایک دھماکے سے پشت کے بل نیچے سڑک پر گرا اور نائیگر قلا بازی کھا کر سیدھا ہوا اور تیزی سے دوڑتا ہوا دروازے کے قریب نکلنے ہوئے پہنچنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔ دروازے کے سامنے اور اندر کھڑے ہوئے سارے افراد تیزی سے انہیں راستہ دینے کے لئے ادھر اور ہٹ گئے تھے۔ ان سب کے ہمراوں پر اب حریت کے ساتھ ساتھ خوف اور دہشت کے سامنے لرز رہے تھے۔

..... ارے کیا ہو گیا ہے۔ ہم کوئی جن بھوت تو نہیں ہیں، ہم انسان ہیں بھائی خالص انسان۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تینوں بار میں داخل ہو گئے۔ لیکن ہال میں اسی طرح خاموشی طاری تھی۔ اسی لمحے باہر سے اس دیوقامت کے دھاڑنے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر جیسے سڑک کوئٹے والا انجمان چلتا ہے۔ اس

طرح کی آوازیں بار کی طرف آتی سنائی دیں۔ لیکن اس سے جعلے کہ وہ دیوقامت بار میں داخل ہوتا۔ اچانک ایک راہداری سے ایک چھپرے بدن کا نوجوان نمودار ہوا۔ اس کے چہرے پر حریت کے تاثرات تھے ویسے وہ لپٹنے قد و قامت اور چہرے مہرے سے جرام پیشہ کی بجائے کسی رومانٹک فلم کا ہیرولگ رہا تھا۔ اس کے جسم پر بھی سلیقے کا بس تھا اور اسے دیکھتے ہی عمران ہچان گیا کہ یہ آدمی بھی ایئر پورٹ کے استقبالیہ ہال میں موجود تھا۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیا ہو رہا ہے۔ اچانک اس نے انتہائی حریت بھرے لمحے میں ہال میں موجود افراد اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا اور اسی لمحے اس کی نظریں دروازے پر کھڑے اس دیوقامت پر پڑ گئیں جس کا ایک بازو بے جان ہو کر لٹک رہا تھا۔ اس کے بال پریشان تھے۔ سینے پر سے بنیان کی جگہ سے پھٹ گئی تھی۔ ما تھے پر بندھی ہوئی پٹی کھل کر اس کی گردن میں گری ہوئی تھی اور چہرے پر تلفیف کے ساتھ ساتھ شدید غصے کے ملے جلے تاثرات موجود تھے۔

تم۔ تم بورگ۔ یہ جہاری کیا حالت ہو رہی ہے۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اس نوجوان کے لمحے میں بے پناہ حریت تھی۔

..... ما سڑان تینوں اجنبیوں نے باہر اپاگو کو ہلاک کر دیا ہے اور بورگ کا بازو بھی توڑ دیا ہے اور اسے دوبار اٹھا کر سڑک پر پھینک دیا ہے۔ قریب کھڑے ایک آدمی نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر

کہا۔

"کن۔ کن کی بات کر رہے ہو۔..... اس نوجوان نے حریت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ تینوں۔..... اس آدمی نے عمران اور اس کے ساتھ کھڑے ہوئے تصور اور نائگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہیلو کیا تم اس بار کے مالک ہو۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے خالص مقامی لمحے میں کہا۔

"ہاں مگر تم کون ہو۔ میں نے چلے تو تمہیں کبھی نہیں دیکھا۔ کیا واقعی تم نے اپاگو کو ہلاک کیا ہے اور بورگ کو بے بس کر دیا ہے۔ اس نوجوان کے لمحے میں بے پناہ حریت تھی۔

"میرا نام گیری ہے اور یہ سراحتی ہیں۔ رابرٹ اور سمٹھ۔ ہمارا تعلق جزیرہ بیضن سے ہے۔ اگر تم کبھی جزیرہ بیضن گئے ہو تو تم نے ہاں گیری وزڈم کا نام ضرور سنا ہو گا۔ ہم ایک خاص کام کے لئے ہماں ٹاگ آئے تھے۔ کام سے فارغ ہوئے تو ہم نے سوچا کہ تحری سشار چلیں بڑی شہرت سنی تھی اس کی لیکن ہماں ہم کا رپارک کر رہے تھے کہ ایک بھینیے نا آدمی آیا اور اس نے ہماری کار کو لاتیں مار کر ڈنٹ ڈلنے کی کوشش شروع کر دی۔ سہ جانچہ میں نے لپٹنے ساتھیوں کو اس کے چہرے پر ڈنٹ ڈلنے کا حکم دے دیا۔ میں تو اس کا جسم دیکھ کر یہی سمجھا تھا کہ جاندار آدمی ہو گا لیکن اس کا سر تو تروز کی طرح ایک ہی ڈنٹ ڈلنے سے پھٹ گیا پھر یہ صاحب سلامت آئے انہوں نے ہمارا

راستہ روکا سہ جانچہ راستہ لینے کے لئے مجبوراً ہمیں اس کا بازو توڑنا پڑا۔
بس اتنی سی بات ہے۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا نام پائیک ہے۔ جزیرہ بیضن تو میں آج تک نہیں گیا۔ لیکن مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا کہ اپاگو کو ہلاک اور بورگ کو بے بس تم نے کیا ہو گا۔ یہ دونوں تو ناگ کے اہتمامی مانے ہوئے لا کا ہیں۔"
پائیک نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

"یقین نہیں آ رہا تو دوسرا بازو توڑ کر دکھادیتے ہیں۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو پائیک بے اختیار ہنس پڑا۔ اب اس کے چہرے پر حریت کے ساتھ ساتھ نرمی کے تاثرات ابراہیتے تھے۔

"بس کافی ہے۔ ایک ہی ٹوٹا ہوا بازو پتا رہا ہے کہ تم وہ نہیں ہو جو دکھائی دیتے ہو۔..... پائیک نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم بھلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے ایک دھماکے کے ساتھ بورگ کے حلقے پر جمع ٹکلی اور وہ الٹ کر پشت کے بل دروازے میں ہی گرا اور چند لمحے چھپنے بعد ساکت ہو گیا۔

"ویری گڈ۔ بُداخو بصورت نشانہ ہے تھا را مسٹر پائیک۔ گولی ٹھیک دل پر ہی گلی ہے۔..... عمران نے اہتمامی تحسین آمیز لمحے میں کہا اور پائیک نے جونک کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر مسکرا دیا۔

"شکریہ۔..... پائیک نے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا ریو الور اس نے ایک بار پھر تیزی سے جیب میں ڈال دیا۔

"بورگ اور اپاگو کی لاشیں غائب کر دو اور بس۔..... پائیک

مزین یہ خوبصورت کمرہ خاصاً سیئے دعویٰ تھا۔ دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ ایک طرف ایک جدید انداز کی بڑی سی دفتری میز تھی جس پر ایک سرخ رنگ کافون پڑا ہوا تھا۔

۔۔۔۔۔ پائیک نے مجھے بتاؤ کہ تم کیا بینا پسند کرو گے۔۔۔۔۔ پائیک نے صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”فی الحال تو کچھ نہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پائیک حریت سے ان کی طرف مڑا۔

”فی الحال کا کیا مطلب؟۔۔۔۔۔ پائیک نے حیران ہو کر پوچھا۔

”فی الحال کا مطلب یہ ہے مسٹر پائیک کہ جیکسن آجائے پھر اکٹھے بیٹھ کر پہنیں گے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”جیکسن - کون جیکسن؟۔۔۔۔۔ پائیک نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

”جس کے ساتھ تم انٹرنیشنل سیکشن کے اس استقبالیہ ہال میں موجود تھے۔ جہاں مسافروں پر فائزگ ہوئی تھی۔ اگر اب بھی میری بات تھماری سمجھ میں نہیں آ رہی تو پھر کھل کر بتا دوں کہ گرانڈ ماسٹر کا جیکسن؟۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو پائیک کے چہرے پر شدید ترین حریت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ اس کی آنکھیں کانوں تک پھیل گئی تھیں۔

”ارے ارے اس قدر حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ حریت سے بے ہوش ہو جاؤ۔ ہمیں ابھی تم سے بہت سی باتیں کرنی

نے اور گرد کھڑے لوگوں سے کہا اور پھر وہ عمران سے مخاطب ہوا۔ ”اوے مسٹر گیری وزڈم۔ میرے دفتر میں آؤ تم سے ذرا تفصیلی ملاقات ہوئی چاہئے۔۔۔۔۔ پائیک نے کہا اور تیزی سے واپس راہداری کی طرف مڑ گیا۔ عمران نے کندھے اچکائے اور اس کے پیچے چل دیا۔

تھویر اور نائیگر بھی خاموشی سے اس کے پیچے چل رہے تھے راہداری کے اختتام پر موجود سپاٹ دیوار کے قریب چکن کر پائیک نے اس کی بنیاد میں مخصوص انداز میں پیر مارا تو دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں سائیڈوں میں سمت گئی اور وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں چکن گئے۔

اس کمرے کے دوسرے دروازے سے سریضیاں ٹھیک اتر رہی تھیں سریضیاں اترنے کے بعد وہ ایک ہال میں ٹھیک ہو دہاں بڑے زور شور سے جوا ہو رہا تھا اور وہاں دس کے قریب مشین گنوں سے مسلح افراد کھڑے پہرہ دے رہے تھے۔ ایک طرف ایک چوڑی راہداری تھی۔ پائیک اس راہداری کی طرف مڑ گیا۔ راہداری میں دو مشین گنوں سے مسلح آدمی کھڑے ہوئے تھے۔ پائیک خاموشی سے چلتا ہوا راہداری کے اختتام پر ایک دروازے تک ہنچا اور اس نے دروازے پر ایک مخصوص انداز میں لپٹنے ہاتھ کی ایک الٹگی رکھی تو دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔

”اوے اندر آ جاؤ یہ میرا خاص دفتر ہے۔۔۔۔۔ پائیک نے مڑ کر اپنے بیچھے آنے والے عمران اور اس کے ساتھیوں سے کہا اور وہ تینوں اس کے بیچھے اندر داخل ہو گئے۔ دفتر اور آرام گاہ کے ملے جلے فرینچر سے

ہیں..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تم۔ تم کون ہو۔ کیا۔ کیا تمہارا تعلق پولیس سے ہے۔“ پائیک نے اسی طرح حریت بھرے لمحے میں کہا اور اس کا ہاتھ تیزی سے جیب کی طرف بڑھنے لگا۔

”اطمینان سے جیب میں ہاتھ ڈالو ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔“ ویسے اب ذرا کھل کر تعارف ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ میرا نام علی عمران ہے۔ وہی علی عمران جس پر تم نے فائز کھولا تھا اور یہ میرے ساتھی ہیں تھوڑا اور نائیگر۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پائیک کے چہرے پر اتنا تیجیب سی کیفیات پھیلنے لگیں۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا۔ کیا۔“ پائیک نے حریت کی شدت سے رک رک کر کہا اور پھر دسرے لمحے وہ ہمراکر نیچے گرنے لگا تھا کہ یونہٹ نائیگر نے اچھل کر اسے سنپھالا اور وہ نائیگر کے بازو میں ہی ڈھیر ہو گیا۔ حریت کی بے پناہ شدت کی وجہ سے وہ واقعی ہے، ہوش ہو چکا تھا۔

”کمال ہے۔ اس قدر حریت بھی ہو سکتی ہے کسی شخص کو کہ وہ بے ہوش ہی ہو جائے۔“..... تھور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ حریت کی وجہ سے بے ہوش نہیں ہوا۔ خوف کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا ہے کہ مردے کہے زندہ ہو گئے ہیں۔ کیونکہ اس نے اپنی آنکھوں سے ہمیں استقبالیہ ہاں میں مرتے ہوئے دیکھا تھا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا جب کہ اس دوران نائیگر بے

ہوش پائیک کو صوفے پر چکا تھا۔

”اس کا کوٹ عقب سے نیچے کر دو اور جیب سے اسلو وغیرہ تکال لو اور پھر اسے ہوش میں لے آؤ۔“..... عمران نے ایک کرسی تھیٹ کر اس صوفے کے سامنے رکھتے ہوئے کہا جس پر بے ہوش پائیک پڑا ہوا تھا۔ نائیگر نے عمران کی ہدایات پر عمل کرنا شروع کر دیا جبکہ تھور ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ حد لمحوں بعد پائیک ہوش میں آگیا۔ لیکن اس کے ہمراہ پر ابھی تک حریت کے تاثرات موجود تھے۔

”تم۔ تم۔ کیا واقعی تم درست کہہ رہے ہو۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے میں نے خود تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو وہاں مرتے ہوئے دیکھا تھا۔“..... پائیک نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔ نائیگر نے اسے ہوش دلانے کے ساتھ ساتھ انھا کر بخا بھی دیا تھا لیکن کوٹ عقبی طرف سے نیچے کر دیتے جانے کی وجہ سے پائیک بے بس ہو چکا تھا۔ اس نے بات کرنے کے ساتھ ساتھ جھٹکا دے کر کوٹ اونچا کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اس کو شش میں ناکام رہا۔

”اب دوبارہ بے ہوش نہ ہو جانا پائیک۔ ہمارے پاس استراحت نہیں ہے کہ تمہیں یوں ہوش میں لانے میں صائم کرتے رہیں۔“ میں تمہیں فحمر طور پر بتا دیتا ہوں۔ تاکہ تمہاری یہ حریت دور ہو جائے۔ ہمیں تمہاری اس پلاٹنگ کا پہلے سے علم ہو گیا تھا۔ اس لئے ہم نے جوابی پلاٹنگ کی اور تمہیں مطمئن کرنے کے لئے وہاں ایک ڈرامہ رچایا گیا۔ تمہارے جن آدمیوں نے ہم پر گنوں سے حملہ کرنا تھا۔

انہیں ایسی گنیں مہیا کی گئیں جن میں صرف دھماکہ خیز مواد تھا۔ ایمر پورٹ کے اعلیٰ حکام سے یہ کہا گیا کہ مہیاں کی ایک مشہور کمپنی حقیقی انداز میں شوٹنگ کرے گی اور بس۔ باقی کام فلم کے انداز میں مکمل ہو گیا۔ تم مطمئن ہو کر چلے گئے۔ تمہارے اور جیکسن دونوں کے بارے میں ہمیں اطلاعات مل گئیں اور یہ بھی معلوم ہے کہ گرانڈ ماسٹر میں جیکسن تم سے زیادہ رتبے کا آدمی ہے۔ لیکن ہم نے براہ راست جیکسن پر ہاتھ ڈالنے کے تمہارے ذریعے جیکسن تک پہنچنے کا پلان بنایا اور پھر ہم مہیا آگئے بس یہ ہے ساری بات۔ عمران نے احتیاط سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”تو تم وہاں پلاک نہیں ہوئے تھے۔ لیکن یہ کہے ہو سکتا ہے۔ گئیں میرے سیکشن سے سپلائی ہوئیں۔ آدمی میرے سیکشن کے تھے۔ نہیں نہیں ایسا ہونا ہی ناممکن ہے تم غلط بیانی سے کام لے رہے ہو۔ پائیک نے کہا۔

”تمہارے آدمی فرشتے نہیں سڑ پائیک۔ بہر حال یہ باتیں بعد میں ہوں گی تم جیکسن کو مہیا ہلاؤ۔ جو بہائش جی چاہے بنالینا لیکن اسے دس منٹ کے اندر مہیا پہنچ جانا چاہئے۔ عمران نے سخت لمحے میں کہا۔

”کون جیکسن۔ میں تو کسی جیکسن کو نہیں جانتا۔“ پائیک نے لکھت منہ بناتے ہوئے کہا۔

”او۔“ کے میں تو بھا تھا کہ تم شریف آدمی ہو۔ جرام کی دنیا میں

ولیے ہی بھٹک کر آگئے ہو گے۔ لیکن لگتا ہے۔ تم پر کچھ رنگ ان لوگوں کا بھی چڑھ گیا ہے اور یہ رنگ اتارنا مجھے آتا ہے۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نائیگر کو وہ ریوالور دینے کا اشارہ کیا جو اس نے پائیک کی جیب سے نکالا تھا اور ہاتھ میں پکڑے ہوئے کرواتھا۔ نائیگر نے ریوالور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اس کا میگزین کھولا اور اس میں موجود تمام گولیاں نکال کر ایک طرف رکھ دیں۔

”یہ دیکھو میں ایک گولی میگزین میں ڈال رہا ہوں اچھی طرح دیکھ لو۔“ عمران نے کہا اور پھر ایک گولی انٹھا کر اس نے پائیک کے سامنے میگزین میں ڈالی اور میگزین بند کر کے اس نے اسے گھمانا شروع کر دیا۔ کافی درستک اسے گھمانے کے بعد اس نے ہاتھ روک یا اور پھر اس نے ریوالور کی نال پائیک کی کنسپٹی سے لگادی۔

”اب تمہارے پاس بہت سے چانس بھی ہو سکتے ہیں اور ایک چانس بھی نہیں ہو سکتا۔ بولو جیکسن کو بلاں کے لئے تیار ہو یا ناٹریگر دباروں۔“ عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”مم۔“ کسی جیکسن کو نہیں جانتا۔ پائیک نے قدرے ہرکلاتے ہوئے کہا اور عمران نے ٹریکر دبا دیا۔ کرچ کی آواز لکلی اور اس کے ساتھ ہی پائیک کے جسم کو ایک جھٹکا سانگا۔ اس کا چہرہ اور جسم پسینے میں ڈوب سا گیا تھا۔

”ایک چانس ختم ہو گیا مسٹر پائیک اب میں صرف تین تک

۔ گرانڈ ماسٹر۔ کون گرانڈ ماسٹر میں تو نہیں جانتا۔ پائیک نے کہا۔

۔ تو پھر میں دوبارہ گنتی شروع کر دیتا ہوں۔ عمران نے سرد لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر گنتی شروع کر دی لیکن اس بار پائیک خاموش پیغماہ رہا۔ تین کہنے کے بعد عمران نے ٹریگر دبادیا۔ کرچ کی آواز کے ساتھ ہی پائیک کے جسم کو ایک بار پھر زور دار جھٹکا گا۔

۔ چانس کم ہو گئے ہیں۔ ایک سو۔ عمران نے کہا اور ساتھ ہی گنتی شروع کر دی۔

۔ رک جاؤ رک جاؤ۔ یہ یہ خوفناک عذاب ہے۔ رک جاؤ۔ لارین اب گرانڈ ماسٹر کا چیف نہیں ہے وہ روجراپ گرانڈ ماسٹر کا چیف ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں رو جو چیف ہے۔ جیکسن اس کا اسٹنٹ ہے لیکن رو جو کہاں رہتا ہے میں نہیں جانتا۔ میں نے صرف اسی کا نام سنا ہوا ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ پائیک نے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی عمران نے تین کہہ کر ٹریگر دبایا اور ایک بار پھر کرچ کی آواز کے ساتھ ہی پائیک کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا گا۔

۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تم یقین کیوں نہیں کرتے میں سچ کہہ رہا ہوں۔ لارین تھا گرانڈ ماسٹر اب رو جو ہو گیا۔ میں نے صرف اس کا نام سنا ہوا ہے۔ میری کبھی اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔ ہاں میں نے یہ سنا ہے کہ گاربو اس کی گرل فرینڈ ہے اور وہ گاربو سے ملتا رہتا ہے

گنوں گا اور ٹریگر دبادوں گا۔ عمران نے سرد لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی گنتی شروع کر دی۔ پائیک کی حالت تیزی سے خراب ہوتی جا رہی تھی۔

۔ رک جاؤ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں تمہیں۔ رک جاؤ۔ اچانک پائیک نے ہڈیاں انداز میں چھینتے ہوئے کہا۔

۔ کیا بتانا چاہتے ہو۔ عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

۔ وہ ہبھاں نہیں آئے گا۔ وہ اس جیسی جگہوں پر کبھی نہیں آتا۔ میں تمہیں اس کا فون نمبر بتا دیتا ہوں۔ تم بے شک اس سے خود بات کر لو۔ پائیک نے کہا۔

۔ فون نمبر تجھے معلوم ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ وہ کینن ہاؤس میں موجود ہے۔ میں اس سے فوری ملنا چاہتا ہوں۔ وہ اگر ہبھاں نہیں آتا تو جہاں وہ آسکتا ہو وہ جگہ بتاؤ۔ عمران نے غاثے ہوئے کہا۔

۔ وہ ہبھاں نہیں آئے گا۔ وہ سوائے اشہد ضرورت کے کبھی باہر نہیں آتا۔ پائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

۔ تم اس کینن ہاؤس میں گئے ہو کبھی۔ عمران نے پوچھا۔

۔ نہیں میں کبھی نہیں گیا۔ ولیے کینن ہاؤس کو ونڈر لینڈ کہا جاتا ہے اور جیکسن کا قول ہے کہ اس عمارت میں کمھی بھی زندہ داخل نہیں ہو سکتی۔ پائیک نے جواب دیا۔

۔ او۔ کے اپ بتا دو کہ گرانڈ ماسٹر کا چیف لارین کہاں ملے گا۔

۔ عمران نے پوچھا۔

مجھے در لگے گی۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”میرا خیال ہے۔ اب اس سے مزید کچھ حاصل ہونا ناممکن ہے۔ بہر حال اس سے ملاقات کا یہ فائدہ ہو گیا ہے کہ ہمیں یہ پتہ چل گیا ہے کہ اب اصل آدمی رو جوڑ ہے اور اسے اس گاربو کے ذریعے تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اب ہمیں فوری طور پر اس گاربو سے ملتے آر سنار کلب جانا ہو گا۔..... عمران نے ہونٹ بھینختے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پھر چلو ہیلے بھی کافی وقت فائح ہو گیا ہے۔“ - تسویر نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کردا ہوا۔
”اے ختم کر دو نائگر۔..... عمران نے نائگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”باس یہاں اس کی لاش فوری دستیاب ہو جائے گی اور یہ لوگ ہمیں پورے شہر میں تلاش کرنا شروع کر دیں گے۔..... نائگر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔ کیونکہ نائگر درست کہ رہا تھا۔ وہ ان جرائم پیشہ افراد کی نفیات سے اچھی طرح واقف تھا۔

”اوہ واقعی۔ اس پوانت پر تو میرا ذہن نہ گیا تھا نئے سرے سے میک اپ وغیرہ کرنے۔ باس اور کار تبدیل کرنے میں تو کافی وقت لگے گا۔ اوے کے اسے ہوش میں لے آؤ۔ اب یہاں سے ہمارے ساتھ باہر جائے گا۔..... عمران نے کہا اور نائگر نے آجے بڑھ کر صوفے پر بے ہوش پڑے ہوئے پائیک کامنہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر

لیکن گاربو بھی کسی سے نہیں ملتی۔ گاربو آر سنار کلب کی مالکہ ہے۔ اچھائی اعلیٰ طبقے کی خورت ہے۔ وہ اپنی مردھی کے علاوہ کسی سے نہیں ملتی میں تھج کہہ رہا ہوں۔..... پائیک نے کہا۔
”کیا گاربو کو معلوم ہو گا کہ رو جوڑ کہاں مل سکتا ہے۔..... عمران نے پوچھا۔

”مجھے کیا معلوم میں نے تو صرف سنا ہوا ہے کہ وہ گاربو سے ملتا ہے وہ گرانڈ ماسٹر ہے۔..... پائیک نے جواب دیا۔

”ہاتھ فیلڈ کا چیف بھی وہی ہے۔..... عمران نے پوچھا۔
”ہاتھ فیلڈ وہ کیا ہے۔ میں تو نہیں جانتا۔ میں تو یہ نام بھی ہمہلی بار سن رہا ہوں۔..... پائیک نے جواب دیا اور پھر اس سے ہمہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی نج اٹھی اور عمران ایک طویل سانس لے کر کرسی سے اٹھا۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بھلی کی سی تیزی سے گھوما اور پائیک چھخ مار کر ہمہلو کے بل صوفے پر گرا اور دو ٹھوں تک تھپ کر ساکت ہو گیا۔ فون کی گھنٹی مسلسل نج رہی تھی۔ عمران نے آجے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

”میں۔..... عمران کے منہ سے پائیک کی آواز نکلی۔
”پیری بول رہی ہوں فیر۔ کیا ہوا تمہیں۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ میں آرہا ہوں۔ اتنی دربو گئی ہے تمہارا انتظار کرتے ہوئے۔ دوسرا طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
”سوری فیر میں ایک ضروری کام میں معروف ہو گیا ہوں۔ ابھی

دیے ہے چند لمحوں پائیک کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور ٹائیگر بھی ہٹ گیا۔ دوسرے لمحے پائیک کے منہ سے کراہ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں ایک جھنکے سے کھل گئیں۔ ٹائیگر نے بازو سے پکڑ کر اسے سیدھا بخدا دیا۔

«سنو پائیک ہماری تمہارے ساتھ کوئی براہ راست دشمنی نہیں ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ تم نے اس جیکن کے کہنے پر ہم پر حملہ کیا تھا۔ اب دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ تمہیں گولی مار کر ہم خاموشی سے ہیاں سے چلے جائیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ تم ہمارے ساتھ چلو اور ہمیں اس گاڑنے کے کلب ہنچا دو۔ اس کے بعد ہم جائیں اور گارو جانے۔ بولو تمہیں کون سی صورت منظور ہے؟»..... عمران نے اہتمائی مرد لمحے میں کہا۔

«مم۔ مم میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔»..... پائیک نے فوراً ہی کہا۔

«یہ بات سن لو کہ تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ تم یا تمہارے آدمی اس قابل نہیں ہیں کہ ہمارا راستہ روک سکیں۔ اس لئے اگر تم نے رستے میں لپٹنے کسی آدمی کو کوئی اشارہ کرنے کی کوشش کی تو تم دوسرا سانس بھی نہ لے سکو گے اور تمہارے آدمی بھی لاٹوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔»..... عمران کا ہجہ اور زیادہ سر دیو گیا۔

«میں کوئی اشارہ نہ کروں گا۔ تم بے فکر ہو مجھے تسلیم ہے کہ تم بہت اونچے لوگ ہو۔»..... پائیک نے کہا۔

۰۰ او۔ کے۔ ٹائیگر اس کا کوت ٹھیک کر دو۔..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اس کا کوت ٹھیک کر دیا اور اس کے ساتھ ہی پائیک ایک طویل سانس لے کر اٹھ کھرا ہوا۔

«شکریہ میں تمہارے ساتھ پورا پورا تعادن کروں گا۔ لیکن میں چہلے بتاؤں کہ گارو کسی سے نہیں ملتی۔ وہ ایسی حورت ہے کہ اپنی مرغی کے بغیر ناڈا کے صدر سے بھی ملنے سے انکار کر سکتی ہے۔»..... پائیک نے کاندھوں کو اچکاتے ہوئے کہا۔

«یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔ تم نے ہمیں صرف اس کلب تک ہنچانا ہے اور بس۔»..... عمران نے کہا تو پائیک سر ہلاٹا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے تسویر اور ٹائیگر کو ہوشیار رہنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ تینوں پائیک کے بھیچے چل پڑے۔ پائیک نے واقعی راستے میں کسی قسم کی کوئی شرارت نہ کی اور وہ اطمینان سے کلب سے باہر آگئے۔ عمران نے پائیک کو تسویر کے ساتھ عقیبی سیٹ پر بٹھایا اور خود بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔ جبکہ ٹائیگر ڈرائیونگ سیٹ پر تھا اور چند لمحوں بعد ان کی کار تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی میں روڑ پڑھنگ گئی۔

«ہمیں اپنی جگہ پر چلو ہاں سے دوسرے ساتھیوں کو ہمراہ لے کر ہم کلب جائیں گے۔»..... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر نے اشتباہ میں سر ہلا دیا۔

«ہمیں تم لوگوں کا ساتھ کس گرد پ نے دیا ہے۔»..... پائیک نے پوچھا۔

"ایکریمیا کے رہنے والے ایک آدمی نے کارروائی کی ہے۔ کس طرح کی ہے۔ اس کی تفصیل جلانے کی نہ ہمیں ضرورت نہیں اور نہ معلوم کی۔..... عمران نے تختہ ساجواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس آدمی کا کیا نام ہے۔..... پائیک نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ہمزی میک ابھی چہاری ملاکات بھی اس سے ہو جائے گی۔ ولیے ایک بات بتاؤ کہ تم جرام کی دنیا میں کیسے آگئے ہو تم جسمانی اور ذہنی دونوں انداز میں جرام پیش نہیں لگتے۔..... عمران نے سکراتے ہوئے پوچھا اور پائیک پھر سکی ہنسی ہنس کر رہا گیا۔

"ایک طویل کہانی ہے۔ تختہ ساجواب کے ایک حورت کے قتل کا انتقام لینے کے لئے جرام کی دنیا میں داخل ہوا تھا۔ اس وقت تو خیال صرف انتقام لینے کی حد تک تھا لیکن پھر حالات الیے پیدا ہوتے گئے کہ بجائے ہمارے سے باہر آنے کے اس دلدل میں دھستا ہی چلا گیا۔ ولیے میری اس بیس سالہ زندگی میں یہ ہملا موقوع ہے کہ میں نے اس طرح شکست کھائی ہے اور اس کی وجہ دراصل یہی تھی کہ میں آپ حضرات کی طرف سے بھلے سے ہوشیار نہ تھا۔..... پائیک نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔

"چواب ہوشیار ہو جانا۔ ولیے ایک بات کہوں پائیک کہ تم لوگ خواہ خواہ ہمارے راستے میں آگئے ہو۔ ہمارا کوئی تعلق گرانڈ ماسٹر سے نہ تھا۔ ہم توہاٹ فیلڈ نامی ایک تنظیم کے خلاف کام کرنے ہیں آ

رہے تھے اور ہاٹ فیلڈ کے بارے میں ہمیں یہی معلومات ملی تھیں کہ اس کا تعلق بھی ناگ سے ہی ہے۔..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یقیناً غلط اطلاع ملی ہے۔ اس نام کی کوئی تنظیم ہیں موجود نہیں ہے۔ اگر ہوتی تو کم از کم مجھے جیسا آدمی اس سے بے خبر نہ رہتا۔ ہمارے تو اگر کسی بھی کام بھی اس کے والدین تبدیل کر دیں تو مجھے اس کی اطلاع مل جاتی ہے۔..... پائیک نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ٹلا دیا۔

"یہ لارین کی جگہ رو جرنے کیسے لے لی ہے۔ کیا اسے رو جرنے ہلاک کر دیا تھا۔..... عمران نے جلدی خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کیونکہ یہ ہمیڈ کو اڑکا اپنا معاملہ ہے۔ میرا سیکشن تجربی صرف عاصی معاشرات پر ہی کام کرتا ہے۔ ورنہ میرا کوئی تعلق تنظیم سے نہیں رہتا۔ مجھے تو صرف اتنی اطلاع ملی ہے کہ لارین نے کسی مشن میں ناکامی کی وجہ سے خود کشی کر لی ہے اور اس کی جگہ رو جرنے لے لی ہے۔..... پائیک نے جواب دیا۔

"اسی لمحے کا اس کوئی تھی کے گیٹ پر ہٹن گئی۔ ہمارے عمران اور اس کے ساتھی رہائش پذیر تھے۔ پائیک نے نیچے اتر کر مخصوص انداز میں وقنه و قنے سے تین بار کال بیل کا بٹن پریس کیا اور پھر واپس آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ بعد میوں بعد پھائک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور صدر بہر آگیا۔ اس نے ایک نظر پائیک۔ تصور۔ عمران اور پائیک

”میں اس گروپ کے بارے میں جانتا چاہتا ہوں جس نے اس قدر مہارت سے میرے سیٹ اپ کو ڈیڑھ لکھ کیا ہے۔ میری نظر میں تو ہبھاں ایسا کوئی گروپ نہیں ہے۔..... پائیک نے جواب دیا۔

”میں نے اس کے لئے ایکریمیا کے ایک گروپ بلیک بورنس کی خدمات حاصل کی تھیں۔ اب انہوں نے یہ سارا انتظام کیا کیا ہے۔ اس کا مجھے علم نہیں ہے۔..... ہمزی نے جواب دیا اور پائیک نے ہوتے بھیخ لئے شاید وہ ہمزی کے جواب سے مطمئن نہ ہوا تھا۔ عمران نے میز پر پڑے، ہونے شیلی فون کا رسیور انھیا یا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”کینن ہاؤس۔..... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔ کیونکہ اس سے بھلے اس نے جب اس نمبر پاکیشا سے بطور جیکب فون کیا تھا تو اس پر براہ راست جیکسن نے فون انہوں کیا تھا۔

”پائیک بول رہا ہوں چیف آف سیکشن تھری۔..... عمران کے منہ سے پائیک کی آواز نکلی اور کرسی پر بیٹھا ہوا پائیک بے اختیار اچھل کر کھدا ہو گیا۔ مگر تورنے اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھکے سے واپس کر کری پر دھکیل دیا۔

”اوہ مسٹر پائیک میں بونر بول رہا ہوں۔ کینن ہاؤس کا انچارج۔ باس جیکسن نے آپ کو کال کیا تھا۔ لیکن وہاں سے بتایا گیا کہ آپ کہیں گئے ہوئے ہیں اور بتا کر نہیں گئے۔..... دوسری طرف سے

رڈالی اور پھر تیزی سے واپس کمری میں غائب ہو گیا۔ جلد لمحوں بعد وہ کار سمیت اندر بھیخ چکے تھے۔ برآمدے میں کیپشن شکیل اور جویا کے ساتھ ہمزی بھی موجود تھا۔ ان سب کی نظریں پائیک پر جو ہوئی تھیں جواب کار سے اتر رہا تھا۔

”ان سے ملوہ ہمزی۔ یہ ہے مسٹر پائیک تھری سٹار کلب کے مالک دینیجرا اور ایئر پورٹ پر بنائی جانے والی فلم کے اصل ہدایت کار۔..... عمران نے ہمزی سے مخاطب ہو کر کہا تو ہمزی کے ساتھ ساتھ کیپشن شکیل اور جویا دونوں چونک پڑے۔

”مگر عمران صاحب یہ تو۔..... ہمزی میک نے کچھ کہنا چاہا لیکن پھر رک گیا۔

”یہ اب بھی ہمارے مخالف کیمپ میں ہے۔ مجھے چونکہ اس کی ہدایت کاری پسند آگئی تھی اس لئے میں اسے ہلاک کرنے کی بجائے ساتھ لے آیا ہوں۔ تاکہ اس کی فنی مہارت سے صحیح معنوں میں فائدہ انھیا جاسکے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ سارے سنگ روم میں آکر بیٹھ گئے۔

”مسٹر ہمزی۔..... تم نے ہبھاں کس گروپ کی حمایت حاصل کر کے میرا سیٹ اپ ختم کیا ہے۔..... پائیک نے ہمزی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو۔..... ہمزی میک نے چونک کر پوچھا۔

جواب دیا گیا۔

ہاں میں ایک ضروری کام گیا تھا۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ
کال آئی تھی۔ کیا مسئلہ ہے۔ باس کہاں ہیں۔ — عمران نے پوچھا۔
— وہ مادام ڈیاری کے پاس گئے اور وہاں سے مستقل طور پر نمبر ثو
میں شفت ہو جائیں گے کیونکہ پاکیشی سیکرٹ سروس ہے تمہارے
گروپ نے ایرپورٹ پر ختم کیا تھا۔ اس کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ
وہ ختم نہیں ہوا۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

— یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیے ممکن ہے۔ میں نے اور باس نے اپنی
آنکھوں سے انہیں ایرپورٹ پر مرتے ہوئے دیکھا تھا۔ عمران
نے لمحے میں بے پناہ حریت کا انہصار کرتے ہوئے کہا۔

چیف باس نے باس کو فون کر کے بتایا تھا وہ مس گارڈ کے
ساتھ موجود تھے کہ کرامہ چنل کی خبر سننے پر انہیں معلوم ہوا کہ
دہاں تو کوئی فلم بنائی گئی ہے۔ جسکو تھی آموی نہیں مرا۔ باس کو اس بات
پر یقین نہ آیا کیونکہ باس بھی تمہارے ساتھ ایرپورٹ موجود تھے لیکن
باس نے جسہ انکو اسی کی تو تپ چلا کر دلچسپی یہ کسی فلم کی شوٹنگ تھی
اور ایرپورٹ کے اعلیٰ حکام نے ٹاگ کے گورنری خصوصی سفارش پر
اس کی لہاظت دی تھی۔ اصل چیف نے باس کو ہدایات دیں اور ان
لوگوں کو نہیں کرنے کیس لئے اسکے لئے مادام ڈیاری کے ذمہ لگایا جا رہا ہے
تمہارے بارے میں باس ہدایات کرنے کے ہیں کہ تمہارا فون آئے تو
تمہیں کہہ دیا جائے کہ تم تما اطلاع ثانی اندر گراوتھر ہو گے۔ دوسری

طرف سے کہا گیا۔

— ٹھیک ہے۔ عمران نے کہا اور سیور رکہ کروہ پائیک کی
طرف مڑ گیا جو حریت سے آنکھیں پھاڑے اس طرح عمران کو دیکھو رہا
تھا جسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین آتا بنتا ہو گیا ہو۔

— یہ مادام ڈیاری کون ہے۔ عمران نے کری پر بیٹھ کر
مسکراتے ہوئے پائیک سے پوچھا۔

— یہ۔ یہ تم نے میری آواز۔ میرے لمحے کی اس طرح ہو بہو نقل
کیے کر لی۔ یہ کیے ممکن ہے۔ پائیک نے رک رک کر کہا۔
جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ یہ باتیں ہمارے لئے
محمولی حیثیت رکھتی ہیں۔ عمران نے اس بار قدرے سر دلخی
میں کہا۔

— مادام ڈیاری ہیاں معلومات فروخت کرنے والی پارٹی ہے۔ اس
کا پورا سیٹ اپ ہے۔ خود وہ اہمیتی عیار اور چالاک حورت ہے۔
..... پائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اشہت میں سر
ہلا دیا۔

— سنو اگر تم وعدہ کر دے کہ خاموش بیٹھے رہو گے تو میں تمہیں بے
ہوش کرنے کا حکم نہیں دیتا کیونکہ اب جو میں فون کرنے والا ہوں
اس میں تمہارا بونا مجھے خفت ناگوار گز دے گا۔ عمران نے کری
سے اٹھتے ہوئے پائیک سے مخاطب ہو کر کہا۔
— میں ہمارے آدمیوں کے گھرے میں ہوں اور بے بس ہوں۔

چلہتے ہیں دوسری طرف سے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔
 "ڈپٹی گورنر کہا گیا ہو گا۔ آپ کی سیکریٹری کو غلطی لگی ہو گی ۔"
 عمران نے اسی طرح سرد لمحے میں جواب دیا۔
 "بہر حال فرمائیے۔ ہم نے ہبھلے تو آپ کے متعلق کبھی نہیں سنا۔"
 گاربو کے لمحے میں حیرت کا تاثر موجود تھا۔
 "آپ سے ہمارا ہبھلا رابطہ ہے۔ جتاب رو جر صاحب سے ایک
 اہتمائی اہم سرکاری کام ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ آپ کے پاس
 تشریف فرمائیں ۔" عمران نے جواب دیا۔
 "اوہ نہیں اس وقت نہیں ہیں۔ نصف گھنٹہ ہبھلے ضرور تھے لیکن
 پھر وہ چلے گئے ہیں ۔" گاربو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "کہاں مل سکیں گے اس وقت ۔" عمران نے پوچھا۔
 "محبے نہیں معلوم اور نہ میں نے کبھی کسی دوسرے کی مصروفیات
 جلنے کی کوشش کی ہے ۔" اس بار گاربو کا لمحہ سرد تھا۔
 "اوے کے تھینک یو مادام ۔" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
 "اب اس مادام گاربو کے دیدار کرنے ہی پڑیں گے۔ مجبوری ہے ۔"
 عمران نے رسیور رکھ کر جو یا کی طرف مرتے ہوئے کہا۔
 "وہ نہیں ملے گی۔ وہ کسی سے نہیں ملتی۔ وہ اس معاملے میں
 پورے ناگ میں مشہور ہے ۔" پائیک نے فوراً ہی جواب دیتے
 ہوئے کہا۔
 "تم سے بھی نہ ملے گی ۔" عمران نے مسکرا کر پوچھا۔

پائیک نے ہونٹ کلکتے ہوئے جواب دیا۔
 "شکر کرو کہ زندہ ہو ۔" عمران نے کہا اور ایک بار پھر اس
 نے مزکر رسیور انھیا اور انکو ائمی کے نمبر ڈائل کر دیتے۔
 "انکو ائمی پلیز ۔" دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی
 ایک نسوی آواز سنائی دی۔
 "آر سٹار کلب کی مادام گاربو کا نمبر چھبھئے۔ میری بات اچھی طرح سن
 لیجئے۔ محبے براہ راست مادام کا نمبر چھلے ہے۔ کلب کا نمبر نہیں چاہئے ۔"
 عمران نے سرد لمحے میں کہا۔
 "لیں سر ۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر
 بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل
 کرنے شروع کر دیتے۔ کچھ دیر تک گھنٹی بھتی رہی۔ پھر کسی نے رسیور
 انھیا۔
 "سیکریٹری ٹو گورنر ہوں۔" جتاب گورنر صاحب مادام سے
 فوری بات کرنا چلہتے ہیں ۔" عمران نے تیز لمحے میں کہا۔
 "لیں سر، ہولڈ آن کیجئے ۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔
 "ہیلو گاربو سپیکنگ ۔" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک
 نازک اور مترنم سی نسوی آواز سنائی دی۔
 "ڈپٹی گورنر ناسکل سپیکنگ مادام ۔" عمران نے اس بار لمحہ
 بدلتے ہوئے کہا۔
 "مگر ہمیں تو بتایا گیا ہے کہ جتاب گورنر بذات خود بات کرنا

پائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ”میں اسے تمہاری طرف سے انکار نہیں کیوں۔..... عمران نے کہا۔
 ”میں درست کہ رہا ہوں جتاب وہاں ایسے ہی انتظامات ہیں۔۔۔۔۔
 پائیک نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔
 ”کیا انتظامات ہیں تفصیل سے بتاؤ۔..... عمران نے کہا۔
 ”تفصیل۔ تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے۔ میں نے تو سنا ہوا ہے کہ
 وہاں اہتمامی سخت انتظامات ہیں۔۔۔۔۔ پائیک نے گزرا کر کہا تو
 عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
 ”ٹائیگر۔..... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔
 ”میں باس۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ”جاؤ جا کر پائیک کا مسیک اپ کر آؤ۔ تمہارا قدو مقامت اس سے ملتا
 ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
 ”میں باس۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی
 درف مڑ گیا۔
 ”تم آغز چلہتے کیا ہو۔۔۔۔۔ جو یا نے جواب تک خاموش بیٹھی
 تھی۔ ٹائیگر کے باہر جاتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
 ”اس گاربو سے رو جر کا پتہ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ عمران
 نے تھوڑا جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ”تو اس کے لئے لئے لمبے چوڑے تردد کی کیا ضرورت ہے۔ وہ کلب
 میں موجود ہے دس بارہ افراد کا خاتمہ ہو گا تو گاربو ہاتھ آہی جائے گی۔۔۔۔۔

”مجھ سے۔ مجھ سے تو وہ واقف ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔ پائیک نے
 چونک کر کہا۔
 ”اس لئے تو وہ ملنے پر مجبور ہو جائے گی۔ اب تم بتاؤ کہ تمہارا کیا
 پروگرام ہے۔ ہم سے تعاون کرنا چاہتے ہو یا نہیں۔ میں تمہیں وہاں
 اس لئے آیا تھا تاکہ تم اس دوران اچھی طرح سوچ سمجھ کر کسی
 فیصلے پر مبنی سکو۔۔۔۔۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
 ”کیسا تعاون۔۔۔۔۔ پائیک نے چونک کر پوچھا۔
 ”میں ہر صورت میں گرانڈ ماسٹر کے چیف رو جر سے ملا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔
 عمران کا ہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔
 ”مگر میں اس کے لئے کیا کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔ پائیک نے حیران
 ہو کر کہا۔
 ”تم سیکشن تمہری کے چیف، ہو اور تمہاری کار کر دگی ایسی ہے کہ
 تمہیں خاص موقعوں پر سامنے لا یا جاتا ہے۔ کیا تمہارا سیکشن
 مادام گاربو کو اس کلب سے اغوا کر کے وہاں نہیں پہنچا سکتا۔۔۔ عمران
 نے جواب دیا۔
 ”اوہ نہیں ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ مادام گاربو کو وہاں سے اخوا
 کسی صورت بھی نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ اس کلب میں داخل ہونے
 والا مادام گاربو کی براہ راست نظروں میں ہوتا ہے اور پھر وہ جس حصے
 میں رہتی ہے وہاں تو اس کی مرمنی کے بغیر کوئی بھی داخل نہیں ہو سکتا
 میرا سیکشن تو کیا ناگ کی پوری فوج وہاں جبراً داخل نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔

تصور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”نہیں میں اسے اس طرح انگوا کرنا چاہتا ہوں کہ کسی کو اس کے اخوا کا علم نہ ہو سکے۔ ورنہ ہم جس اطمینان سے ہماں بیٹھے ہوئے ہیں لتنے اطمینان سے پھر نہ بیٹھ سکیں گے۔..... عمران نے کہا اور تصور ہوند بھجن کر خاموش ہو گیا۔

”آپ کا خیال ہے کہ نائیگر پائیک کے روپ میں جا کر اس گاربو کو آسانی سے لے آئے گا۔..... صدر نے کہا۔

”ہاں وہ آنے کے لئے مجبور ہو گی۔..... عمران نے کہا اور اس کی بات سن کر پائیک کے بیوں پر طنزیہ مسکراہٹ تیر گئی۔

”عمران صاحب کا خیال ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ حالانکہ میں درست کہہ رہا ہوں کہ وہ مجھے جانتی تک نہیں۔..... پائیک نے کہا لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑی در بعد نائیگر والپر کمرے میں آیا تو پائیک ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ نائیگر کا چہرہ اور بال، ہو، ہو اس سے ملتے جلتے تھے۔

”پائیک کو دوسرا بیس لادو۔ تاکہ یہ اپنا بیس تھیں دے سکے۔ عمران نے کہا اور نائیگر ایک بار پھر سر ملا تاہو، دو اپس مزگیا۔ تھوڑی بعد وہ والپ آیا تو اس نے ایک بندل انٹھایا، ہوا تھا۔

”مسٹر پائیک باقاعدہ روم میں جا کر بیس تبدیل کر لو اور اپنا بیس نائیگر کو دے دو۔..... عمران نے پائیک سے کہا اور پائیک ایک جھٹکے سے اٹھ کر داہو اور پھر نائیگر کے ہاتھ سے بندل لے کر وہ

غسل خانے کی طرف بڑھ گیا۔ غسل خانے میں داخل ہو کر اس نے جسمیہ ہی دروازہ بند کیا۔ عمران نے فوراً جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب سے ایک چھوٹا سا سکریٹ کیس نباکس پاہر آگیا۔ اس نے ہوتھوں پر انگلی رکھ کر سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور پھر باکس کے ایک کونے میں موجود بٹن پر میں کر دیا۔ دوسرے لمحے باکس سے پانی کا ہلکا سا شور سنائی دیتے ہو گا۔

”ہیلو، ہیلو پائیک بول رہا ہوں اور ”..... دوسرے لمحے باکس سے پائیک کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور عمران کے سارے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

”میں گاربو اینڈنگ یو اور ”..... دوسرے لمحے باکس میں سے گاربو کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ اس کے لمحے میں حریت نایاں تھی۔ ”گاربو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک آدمی مرے روپ میں تمہارے کلب آ رہا ہے۔ وہ تمہیں انگوا کرنے کی کوشش کرے گا۔ تاکہ تم سے چیف بیس کا ستپ پوچھ سکیں۔ اس کے ساتھ دوسرے لوگ بھی ہوں گے۔ یہ اہمی خطرناک لوگ ہیں۔ تم فوراً کلب سے ”بی۔ میں چلی جاؤ۔ اس طرح تم مخدود ہو جاؤ گی اور ”..... پائیک کی دبی دبی آواز سنائی دی۔

”تمہارے روپ میں یہ کیا کہہ رہے ہو ذیہریہ کیسے ممکن ہے اور وہ دوسری طرف سے حریت بھرے لمحے میں کہا گیا۔ ”تفصیل بتانے کا وقت نہیں ہے جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ ورنہ

پہی رکھا ہوا تھا لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں کہ یہ خصوصی ٹرانسیسٹر اب ایکریمیا میں عام بکنے لگ گیا ہے۔ اس کا سپیشل سیٹ اس قدر چھوٹا ہوتا ہے کہ اسے دانت میں خلا کر اکر چھپا یا جا سکتا ہے۔ اور اب تک تمہارے ساتھ ہونے والی تمام گفتگو کا مقصد بھی یہی تھا کہ تم سے کسی طرح یہ انکو ایسا جائسکے کہ تمہارا تعلق گاربو سے کس قسم کا ہے کیونکہ یہ تو مجھے معلوم ہو چکا تھا کہ تمہارا تعلق بہر حال گاربو سے ہے۔ لیکن یہ معلوم نہ ہوا تھا کہ یہ تعلق کس انداز کا ہے۔ لیکن اب تمہاری کال کے دوران تمہارے لجھے کی بے تکلفی اور گاربو کا تمہیں فیر کہنے سے تمہارے درمیان تعلقات کا مجھے اندازہ ہو گیا ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پائیک کے ہمراہ پر حیرت کے ساتھ اس بار خوف کے تاثرات بھی ابھر آئے۔

”تم۔ تم۔ آخر کیا چیز ہو۔ تم یہ سب کچھ کہیے جان لیتے ہو۔ گاربو کے ساتھ میرے تعلقات کے بارے میں تو سوائے گاربو اور میرے کسی تیسرے آدمی کو علم ہی نہیں ہے۔ تمہیں کہیے معلوم ہو سکتا ہے کیا تم کوئی ماقوق الغطرت ہستی ہو۔..... پائیک کے لجھے میں بھی خوف کا عنصر نہیاں تھا۔ عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”جو آدمی انسانی نفیسیات کے بارے میں کچھ جانتا ہو۔ اسے بعض اوقات ماقوق الغطرت بھی بکھر لیا جاتا ہے۔ تم نے جس انداز میں گاربو کا نام لیا اور پھر تمہارا دماثک فلموں کے ہمیڈ جیسا انداز گاربو کے بے پناہ حسن کے چرچے۔ یہ سب کچھ ایک کہانی سنارہے تھے میں

تمہاری زندگی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ فوراً کلب سے چلی جاؤ اور اینڈ آل پائیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی پانی کا شورا بھرا اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران نے مسکراتے ہوئے باکس کا بلن آف کیا اور اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی در بعد غسل خانے کا دروازہ کھلا اور پائیک ہاتھ میں اپنا بابس اٹھائے باہر آگیا۔

”یہیجئے۔ میرا بابس۔..... اس نے ٹائیگر کی طرف بابس بڑھاتے ہوئے کہا۔

”اب اس کی ضرورت نہیں رہی پائیک۔ تم وہ ٹرانسیسٹر نکال کر دے دو جس پر تم نے ابھی گاربو کو کال کیا ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پائیک بے اختیار اچھل پڑا۔

”ٹرانسیسٹر۔ کیا مطلب۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔..... پائیک نے اہتاںی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”وہ جو تمہارے دانت میں چھپا ہوا ہے۔ ٹاگس تحری ٹائب ٹرانسیسٹر۔..... عمران نے یکخت سرد لجھے میں کہا۔

”دانت میں۔ ٹرانسیسٹر۔..... پائیک نے بے اختیار ایک قدم پہنچے ہٹاتے ہوئے کہا۔

”یہ دیکھو اس کا فسڈر سیور یہ میں نے تمہارے دفتر سے اٹھایا تھا۔ جب تم ہمارے ماتحت آنے کے لئے دروازے کی طرف ٹڑے تھے تو یہ مجھے تمہاری میز کے ساتھ والے ریک میں پڑا نظر آگیا تھا۔ بظاہر یہ سگریٹ کیس نظر آتا ہے اس لئے تم نے بے قکر ہو کر اسے ریک میں

نے وہ کہانی سن لی بس اتنی سی بات تھی عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پائیک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”تم تم انسان نہیں ہو۔ تم سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔“ پائیک نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس طرح کرسی پر بیٹھ گیا جیسے وہ آخری بازی بھی ہار بیٹھا ہو۔

”اب بتاؤ کہ رو جر کا حلیہ کیا ہے“ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو پائیک نے چونک کر سراٹھایا اور چند لمحے عمران کی طرف دیکھتا ہا پھر اس نے حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

”تھارا کیا خیال ہے کہ رو جر اس وقت کہاں ہو گا۔ کیونکہ تم سے زیادہ رو جر کے بارے میں اور کوئی نہیں جان سکتا۔ کیونکہ تمہیں گاربو سے ملتے وقت اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑتا ہو گا کہ رو جر کی صروفیات تھارے علم میں رہیں“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم مجھے گاربو خود بلا لیتی ہے۔ اسے رو جر کے بارے میں معلوم ہوتا ہے“ پائیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”کہاں بلا لیتی ہے ظاہر ہے وہ کلب میں تو نہیں بلا سکتی تمہیں ورنہ رو جر کو یقیناً اطلاع مل جاتی۔“ عمران نے کہا۔

”اس کے پاس مختلف شہکارے ہیں وہ کسی بھی جگہ بلا لیتی ہے۔“ پائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ شہکارے کون سا ہے جسے تم ”بی“ کہہ رہے تھے“ عمران نے پوچھا۔

”یہ ہمارا کوڈ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کسی ایسی جگہ جس کے متعلق کوئی نہ جانتا ہو۔“ پائیک نے جواب دیا۔

”تھورا بیک مسٹر پائیک کے ساتھ بہت نرمی کی جا چکی ہے لیکن اب مسٹر پائیک نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش میں ہیں۔“ عمران نے اس بار تھور سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تم خود وقت ضائع کرنے پر تھے ہوئے تھے“ تھور نے کری سے اٹھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اسے اہمائی برق رفتاری سے اچھل کر ایک طرف پہنچا پڑا۔ کیونکہ پائیک نے یقینت اچھل کر تھور کے سینے میں نکر مار کر اسے راستے سے ہٹا کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھنا چاہا تھا کیونکہ تھور بیرونی دروازے کے بالکل سامنے موجود تھا لیکن تھور نے ایک طرف بہت ہی لات چلانی اور دوسرے لمحے پائیک کے حلق سے ایک چیخ نکلی اور وہ اچھل کر منہ کے بل فرش پر جا گرا۔

تھور نے بڑے ماہر انداز میں اپنے ہی زور میں آگے بڑھتے ہوئے پائیک کی پشت پر لات ماری تھی اور پھر اس سے ہجھلے کہ پائیک اچھل کر کھرا ہوتا۔ تھور اس کے سر پر چینچ گیا اور اس کے بعد تو جیسے کہ پائیک کے حلق سے نکلنے والی مسلسل چینخوں سے گونج اٹھا۔ تھور کی بھرپور لاتوں نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے پائیک کی کئی پسلیاں چشم زدن میں توڑ ڈالی تھیں۔ پائیک نے مذکور تھور کی لات پکڑنے کی

• تاکہ مادام ذیاری کے آدمی فوراً ہمارے متعلق گرامنگ اطلاعات دے دیتے اور پھر چاروں طرف سے ہم پر ایک بار پھر جلوہ انداز میں مسلسل ٹھملے شروع کر دیتے جاتے جس انداز کی پلاتائی، انہوں نے ایئر پورٹ پر بنائی تھی ہم بھی اس وقت تک محدود ہیں جب تک ہمارا کسی کو علم نہیں ہوتا۔..... عمران نے سنجیدہ لجھے میں کہا اور جو لیانے اثبات میں سر ملا دیا۔

• تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ تم واقعی وہاں تک سوچ لیتے ہو۔ جہاں تک ہمارا ذہن بھی نہیں ہے تھا۔ جو لیانے تھیں آمیز لجھے میں کہا۔ سوچنے سے کیا ہوتا ہے۔ میں تو وہاں تک بھی سوچ لیتا ہوں تھاں تک شاید تصور نہ بھی نہ سوچا ہو گا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جو لیا بے اختیار مسکرا دی۔ اس دوران نائیگر کمرے میں والیں آچکا تھا اور پھر صدر تصور اور نائیگر تینوں نے مل کر پائیک کو گرسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔ پائیک کا چہرہ تنکی کی شدت سے خاصاً سُخن ہو چکا تھا۔ ایک جبراٹوٹ کر لٹک گیا تھا اور منہ کے ایک کنادرے سے خون کی لکری پہنہ کر اس کے گریبان تک چلی گئی تھی۔

• ہمیں ہی اس کا جبرا تصور نے توڑ دیا ہے۔ اس لئے مزید توڑ پھوڑ کے بغیر اسے ہوش میں لے آؤ۔..... عمران نے کہا اور نائیگر نے اثبات میں سر ملا تے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ تھوڑی در بعد پائیک ہوش میں اگر بری طرح کر لہنے لگا۔

• تم نے دیکھا پائیک کہ میرے ذرا سے اشارے پر چند لمحوں میں

کو شش کی لمحے اس کے جزو پر بھروسات پڑی اور وہ بری طرح چھٹا ہوا ہمبوکے بل نیچے کرنا اور پھر اس کا جسم ایک لمحے کے لئے ہڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

• اب اسے اٹھا کر کری پر بٹھا دو۔ نائیگر جا کر ری لے آؤ۔ اب باقی کام آسانی سے ہو جائے گا۔..... عمران نے کہا اور تصور نے اوندھے منہ پڑے ہوئے پائیک کو گردن سے پکڑ کر ایک جھنکے سے اٹھایا اور ایک طرف پڑی کری پر پھینک دیا۔ نائیگر باہر جا چکا تھا۔ کیا یہ گارو واقعی رو جھر کے بارے میں جانتی ہو گی۔..... صدر نے پوچھا۔

• ہاں تم نے اس کینین ہاؤس کے انچارج کی بات نہیں سن تھی اس نے بتایا تھا کہ رو جراں وقت گارو کے پاس ہی تھا۔ جب اس نے کرام چیتل پر خبریں سنیں اور پھر اس جیکسن سے بات کی اور اس کے بعد اس نے بتایا کہ جیکسن اس مادام ذیاری کے ذمے ہماری تلاش کا کام ڈال کر غرب ٹو میں چلا جائے گا۔ اس کا واضح مطلب ہے کہ اب یہ لوگ انڈر گراؤنڈ ہو گئے ہیں اور گارو کے جس قسم کے تعلقات رو جھر سے ہیں۔ اس نے گارو کو ضرور بتایا ہو گا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

• لیکن اتنی لمبی گیم کھیلنے کی بجائے براہ راست گارو کے کلب پر جملہ کر کے اس سے وہیں پوچھے گئے نہیں کی جا سکتی تھی۔..... جو لیا نے ہوند بھیختہ ہوئے کہا۔

”لیں سربات کیجئے“..... دوسری طرف سے اس بار مودباد لجئے
میں کہا گیا۔

”ہیلو پائیک یہ تم نے کیا چکر چلا دیا ہے۔ تمہیں کس طرح معلوم
ہو گیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا کرنے والی ہے اور وہ مجھے کیوں
اغوا کرے گی۔“..... دوسری طرف سے گاربو کی تیز آواز سنائی دی۔

”ذری صورت حال انتہائی خطرناک ہے۔ یہ لوگ میرے کلب
آئے اور انہوں نے وہاں میرے ایسے دو آدمیوں کو بیکار کر دیا کہ جو
لڑائی بھرائی میں ماہر تھے پھر انہوں نے مجھے بے ہوش کر کے وہاں سے
اغوا کر لیا اور اپنے ٹھکانے پر لے آئے لیکن مجھے وقت سے پہلے ہوش آ
گیا اور میں نے ان کے درمیان ہونے والی باتیں سن لیں۔ انہیں رو جو
کی تلاش ہے۔ وہ اس سے کسی ہاتھ فیلڈ کے بارے میں پوچھنا چاہتے
ہیں اور اس کے ساتھ انہیں میرے اور تمہارے تعلقات اور تمہارے
کلب کے تمام انتظامات کا بھی علم تمہارے چنانچہ میں نے ان کا پلان سن لیا
وہ اپنا ایک آدمی میرے روپ میں تمہارے کلب بھیج کر تمہیں اغوا
کرانا چاہتے تھے۔ پھر انہوں نے مجھے چیک کیا۔ میں بے ہوش بنارہا تو
انہوں نے میرے ہاتھ اور پیر باندھے اور اس جگہ سے باہر چلے گئے ان
کی باتوں سے مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ جہاں میں موجود تھا وہ ٹاگ سے
ساتھ ستر کلو میٹر دور کوئی زرعی فارم ہے اس لئے انہیں ظاہر ہے تم
بیک پہنچنے میں گھنٹہ دیزدھ تو ضرور لگ جاتا۔ انہوں نے مجھے ہلاک نہیں
کیا تھا۔ شاید وہ مجھے تمہارے ٹریپ بیک زندہ رکھنا چاہتے تھے۔

کوشش کیا گئی ہے۔ ان کی تعداد بھی تم نے دیکھ لی ہے اور یہ
بہنکاس معاٹے میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ماہرانہ صلاحیتوں کے
تھے ہیں۔ اس لئے وہ سپہ ہتا دو جہاں کا اشارہ تم نے گاربو کو کیا تھا۔
یہ طرح تم مزید ثبوت پھوٹ سے اپنے آپ کو بچا لو گے۔“..... عمران
نے سنجیدہ لججے میں کہا۔

”تم۔ تم وعدہ کرو کہ گاربو کو کچھ نہ کہو گے۔“..... پائیک نے
کر لہتے ہوئے لججے میں کہا۔

” وعدہ رہا۔ ویسے بھی ہم خوبصورتی کے قدر داں ہیں۔“..... عمران نے
جو یا کی طرف کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔
”کاؤنٹی کالونی کو نئی نمبروں سکس ایٹ بی۔“..... پائیک نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”فون نمبر بھی بتا دو۔“..... عمران نے کہا اور پائیک نے ایک
ٹوپیل سانس لیتے ہوئے فون نمبر بتا دیا۔

”تھویر۔ اس کے منہ میں رومال ٹھونس دوتاکہ اس کا لٹکا ہوا جبرا
متوازن ہو جائے۔“..... عمران نے تھویر سے مخاطب ہو کر کہا اور خود
انھ کروہ فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور انھایا اور پھر تیزی سے
پائیک کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”یہ۔“..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
”پائیک بول رہا ہوں مادام ہمچ گئی ہیں بھاں۔“..... عمران نے
پائیک کے لججے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

بہر حال ان کے اس فارم سے نکلتے ہی میں نے آزادی کی کوشش شروع کر دی اور پھر میں رسیاں کھولنے میں کامیاب ہو گیا۔ سہماں فون نہیں تھا اس لئے مجھے مجبور اداانت میں موجود خصوصی ٹرانسیسٹر استعمال کرنا پڑا تاکہ تمہیں اس خطرے سے ہوشیار کر سکوں اور تمہیں ہوشیار کرنے کے بعد میں باہر آیا تھا ان کا ایک آدمی باہر موجود تھا۔ میں نے اسے ختم کر دیا اور پھر وہاں سے نکل آیا۔ اب بھی میں ایک قربی ہوٹل سے فون پر تم سے بات کر رہا ہوں۔ عمران نے پائیک کے لجھے میں تیز تیز لجھے میں بات کرتے ہوئے پوری تفصیل بتا دی۔

”اوہ اوہ اہتاںی خطرناک لوگ ہیں یہ۔ لیکن اب میں کب تک سہماں چھپی رہوں گی۔“ دوسری طرف سے گارو نے اہتاںی گھبراۓ ہوئے لجھے میں کہا۔

”یہ لوگ واقعی میرے اور تمہارے تصور سے بھی زیادہ خطرناک ہیں ڈیز۔ لیکن مجھے سب سے زیادہ تمہارا فکر تھا۔ وہ فکر اب دور ہو گیا ہے۔ اب میں انہیں ٹریس کر کے نٹھکانے لگا دوں گا۔“..... عمران نے کہا۔

”لیکن کب تک۔..... گارو نے کہا۔

”تم آخر اس قدر پریشان کیوں ہو رہی ہو سہماں تم پوری طرح محفوظ ہو۔ اور مجھے یقین ہے کہ تمہیں رو جرنے اپنے خفیہ نٹھکانے کے بارے میں بھی شہادتیا ہو گا۔ میں تو صرف تمہیں اس لئے بچانا چاہتا ہوں کہ یہ لوگ اہتاںی ٹائم اور سفاک ہیں۔ یہ تمہارے اس

خوبصورت چہرے پر تیزاب ڈالنے سے بھی باز نہ آتے۔..... عمران نے کہا۔

”اوہ اوہ اس قدر خوفناک لوگ ہیں۔ لیکن وہ رو جر کو کیوں تلاش کر رہے ہیں۔..... گارو نے اہتاںی پریشان لجھے میں کہا۔

”وہ اس سے ہاتھ فیلڈ کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں۔ میں نے ان کی باتیں سنی تھیں۔ ان کا خیال ہے کہ رو جر ہاتھ فیلڈ کے بارے میں جانتا ہے۔..... عمران نے ہونٹ بھینختہ ہوئے کہا۔

”ہاتھ فیلڈ یہ کیا چیز ہے۔ مجھے سے تو رو جر نے کبھی اس کا ذکر نہیں کیا۔..... گارو نے کہا۔

”مجھے خود علم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے رو جر واقعی جانتا ہو۔“..... عمران نے کہا۔

”ہو سکتا ہے۔ لیکن اس طرح رو جر کب تک چھپا رہے گا۔ مجھے اس سے بات کرنی ہی پڑے گی۔..... گارو نے کہا۔

”کس طرح بات کرو گی کیا فون پر۔.....“..... عمران نے پوچھا۔

”نہیں وہ جہاں ہے وہاں فون نہیں ہے۔ ٹرانسیسٹر بات کرنی ہو گی۔ اسے خردار کرنا ہو گا۔ اور نہ اب مجھے خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ اگر یہ رو جر تک پہنچ گئے تو پھر رو جر سے مجھے ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔..... گارو نے کہا۔

”ٹرانسیسٹر بات نہ کرنا۔ الیمانہ ہو کہ انہوں نے کوئی ٹرانسیسٹر چینکنگ مشین کیسی نصب کی ہوئی ہو۔ اس طرح تم خود حکیک ہو سکتی

روجر نے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسیور فریکونسی ایڈ جسٹ کی اور پھر ایک بین دبا کر اس نے کال دینی شروع کر دی۔
”ہیلو ہیلو روجر کانگ جیکسن اور۔۔۔۔۔۔ وہ مسلسل کال دے رہا تھا۔

”یں جیکسن اشٹنگ یو اور ”چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جیکسن کی آواز سنائی دی۔

”جیکسن تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا ہو رہا ہے وہاں اور۔۔۔۔۔۔ روجر نے تیز لمحے میں کہا

”مادام ڈیاری کا پورا گروپ پورے ٹانگ میں انہیں احتیاطی سرگرمی سے تلاش کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔ لیکن ابھی تک ان کا سراغ نہیں مل سکا۔۔۔۔۔۔ نجانے کے چہرے پر کامیابی کی مسکراہست نمایاں تھی۔۔۔۔۔۔

ہو۔ اور جس طرح تم روجر سے ہاتھ نہیں دھونا چاہتیں اس طرح میں تم سے ہاتھ نہیں دھونا چاہتا۔ تم مجھے وہ جگہ بتا دو۔۔۔ میں خود جا کر روجر کو ساری بات بتا دیتا ہوں۔۔۔ میں اسے پوری تفصیل بتا دوں گا۔۔۔

عمران نے کہا۔

”ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔ تم خود جاؤ۔۔۔۔۔۔ اس نے جیکسن سے بات کرتے ہوئے اسے بتایا تھا کہ وہ ریلکس ہاؤس میں شفت ہو رہا ہے اور میں جانتی ہوں کہ ریلکس ہاؤس جریہہ بیضن کے مرکزی شہر رو سک کے شمال میں واقع مشہور جھیل مار کو فال کے ساتھ ہے۔۔۔۔۔۔ وہ روجر کی ذاتی ملکیت ہے اور روجر چھٹیاں وہیں گزارتا ہے۔۔۔۔۔۔ گاربو نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔ میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔۔۔۔۔۔ تم بے فکر رہو اور جب تک میری یار روجر کی طرف سے تمہیں کال نہ ملے تم نے وہاں سے واپس کلب نہیں جانا۔۔۔۔۔۔ میں اپنے پورے سیکشن کوان کے خلاف حرکت میں لے آؤں گا۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔ مگر جلد سے جلد ان کا خاتمہ کرو۔۔۔۔۔۔ میں زیادہ در کلب سے باہر نہیں رہ سکتی۔۔۔۔۔۔ گاربو نے کہا۔

”فکر مت کرو صرف چند گھنٹوں کی بات ہے۔۔۔۔۔۔ کے گذ بائی۔۔۔۔۔۔

عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔۔۔۔۔۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی مسکراہست نمایاں تھی۔۔۔۔۔۔

یہ کیسے ممکن ہے جیکن کہ لقتنے سارے اجنبی ناگ میں مادام ذیاری کے آدمیوں کی نظروں سے چھپے رہ سکیں یہ لوگ تو پاتال سے بھی خبریں نکال لاتے ہیں اور ”..... رو جرنے کہا۔
”اسی بات پر تو مجھے بھی حیرت ہے۔ بہر حال وہ کب تک چھپے رہیں گے۔ کبھی نہ کبھی تو سامنے آئیں گے ہی اور ایک بار ان کا معمولی سا کیوں بھی مل گیا تو پھر ان کا خاتمہ کوئی مسئلہ نہ رہے گا۔ میں ان پر موت بن کر جھپٹ پڑوں گا اور ”..... جیکن نے اہتمانی باعتماد لجھے میں کہا۔

”پائیک کے سیکش کو بھی تلاش پر لگا دینا تھا اور ”..... رو جرنے کہا۔

”وہ پائیک بھی غائب ہو چکا ہے۔ اس کے بارے میں یہی روport ملی ہے کہ اس کے کلب میں تین مقامی آدمی آئے جو وہاں اجنبی تھے۔ انہوں نے پائیک کے دو بہترین آدمیوں میں سے ایک کو ہلاک کر دیا اور دوسرے کو بے بس کر دیا۔ پھر پائیک انہیں لے کر اپنے دفتر چلا گیا اور تھوڑی در بعد پائیک ان کے ہمراہ کلب سے باہر آیا اور ان کی کار میں بیٹھ کر چلا گیا۔ اس نے کسی کو کچھ نہیں بتایا کہ وہ کہاں جا رہا ہے تب سے وہ بھی غائب ہے۔ اس کار کی تلاش بھی ہو رہی ہے۔ لیکن وہ کار بھی کہیں نظر نہیں آ رہی۔ کار نئی تھی۔ اس کی رجسٹریشن پر صرف اپلائیڈ فار لکھا ہوا تھا اور ”..... جیکن نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کہیں یہ مقامی افراد کے روپ میں وہ عمران اور اس کے ساتھی نہ ہوں۔ اور وہ پائیک کو کسی بھر میں ساتھ لے گئے ہوں اور ”..... رو جرنے تشویش بھرے لجھے میں کہا۔

”ہو سکتا ہے لیکن اب تک پائیک کی لاش یا پائیک کو مل جانا چاہئے تھا۔ انہوں نے اس کا اچار تو نہیں ڈالنا تھا۔ زیادہ سے زیادہ وہ اس سے تمہارے یا میرے متعلق پوچھ چکھی کر سکتے تھے۔ اور بس اور ”..... جیکن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اسی خطرے کے پیش نظر تو میں ریلکس ہاؤس شفت ہو گیا، ہوں بہر حال تم انہیں فوراً تلاش کرو اکران کا خاتمہ کرو دو۔ گرانڈ ماسٹر کا تو سارا دھنڈہ ہی چوپٹ ہو کر رہ جائے گا۔ ہم کب تک چھپے رہیں گے اور ”..... رو جرنے تیز لجھے میں کہا۔

”نگر مت کرو وہ زیادہ در تک چھپ نہ سکیں گے۔ کسی بھی لمحے ان کا سراغ مل سکتا ہے اور ایک بار سراغ مل جائے پھر چاہے آدھے ناگ کو کیوں نہ بھوں سے ازانا پڑے میں اڑا دوں گا اور ”..... جیکن نے کہا۔

”مجھے ساتھ ساتھ روport دیتے رہنا۔ اور ایڈ آل ”..... رو جرنے کے اور ٹرانسیور اف کر کے وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھا جائیں اس کمرے سے باہر نکل آیا۔ ایک راہداری سے گزر کرو وہ ایک اور کمرے میں آیا اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر سونچ بورڈ پر لگا ہوا ایک بُن دبایا تو کہہ کسی لفت کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد

کرے کی حرکت رکی تو روجر نے دروازہ کھولا اور باہر موجود ایک راہداری میں آگیا۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا اس نے دروازے کے پینڈل کو مخصوص انداز میں دبا کر اسے کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصاً بڑا کمرہ تھا جس کی ایک دیوار کے ساتھ ایک مستطیل شکل کی مشین موجود تھی اس مشین کے سامنے ایک سٹول بھی موجود تھا۔ روجر تیر تیر قدم اٹھاتا اس سٹول پر جا کر بیٹھ گیا۔

اب مجھے بلیک سیکشن کو عرکت میں لانا پڑے گا۔ اس کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ روجر نے بڑاتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے مشین کے مختلف بٹن دبائے شروع کر دیئے۔ مشین سے زوں زوں کی ہلکی آواز لٹکنے لگی اور اس پر چھوٹے بڑے کئی بلب تیزی سے جلنے بخشنے لگے۔ روجر نے ایک ناب کو گھما نا شروع کیا تو اس کے اوپر موجود ڈائل پر ایک سرخ رنگ کی سوئی حرکت کرنے لگ گئی۔ جب یہ سوئی درمیانی ہند سے پر ہنسنی تو روجر نے ناب سے ہاتھ ہٹایا اور مشین کے سب سے نچلے حصے میں موجود ایک سرخ رنگ کے پینڈل کو جھٹکا دے کر کھینچ لیا۔ اس پینڈل کے کھینچتے ہی مشین کے درمیان ایک سکرین جھما کے سے روشن ہو گئی اور چند لمحوں تک تو اس پر آڑی ترچی لکریں دائیں بائیں پھیلتی اور سکوتی رہیں پھر ایک بڑے سے ہال کا منتظر ابر آیا ہال میں دیواروں کے ساتھ بے شمار مشینیں نصب تھیں اور ہال میں بے حد گہما گہمی نظر آرہی تھی۔ سفید کوٹ ہٹئے دو دو آدمی ہر مشین کے سامنے موجود تھے۔ درمیان میں موجود میزوں کے یچھے بھی

افراد بیٹھے ہوئے نظر آرہے تھے۔ ان میزوں پر مجیب و غریب شکون کی چھوٹی بڑی کئی مشینیں موجود تھیں۔ روجر کافی درستک اس ہال کو دیکھتا رہا پھر اس نے آگے کی طرف بھکتے ہوئے مشین پر لگے ہوئے دو بٹن پر لیں کئے تو اس نے دیکھا کہ سکرین پر نظر آنے والے ہال کے ایک کونے میں موجود میز کے یچھے بیٹھا ہوا آدمی چونک کر سیدھا ہوا اور اس نے اپنے سامنے رکھی ہوئی مشین کا ایک بٹن پر لیں کر دیا۔

”گرانڈ ماسٹر فرام ناگ“..... روجر نے مشین کے ساتھ ہک میں لٹکتے ہوئے ایک ماٹیک کو ہاتھ میں لے کر تیز لجھے میں کہا۔

”یہیں ورلڈ سکریننگ ڈائیک ناڈا اندنگ یو“..... مشین سے ایک بھاری اور سمجھیدہ سی آواز نکلی۔

”ناگ ایرپورٹ کے انٹرنیشنل سیکشن پر آج سے دو روز چھلے پاکیشیا سے آنے والی فلاٹس سے پانچ پاکیشیائی مرد اور ایک عورت آئے ہیں ان میں سے ایک مرد کا نام علی عمران ہے۔ اس عورت کی شہریت پاکیشیائی ہو سکتی ہے لیکن قومیت کے لحاظ سے وہ سوئس ہے ان کو رنج میں لے آؤ“..... روجر نے تیز لجھے میں کہا۔

”یہیں“..... دوسری طرف سے ہکا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس میز کے یچھے بیٹھے ہوئے آدمی کو مشین کے مختلف بٹن دباتے ہوئے دیکھا..... کافی درستک وہ مشین کو آپریٹ کرتا رہا پھر سیدھا ہو گیا۔

”مجھے سکرین پر جیک کراؤ اور مختصر کو اونٹ بھی بتاؤ“..... روجر

گرانڈ ماسٹر کے لئے قابل قبول ہو گا۔ روجرنے تیز لمحے میں کہا۔
”ٹھیک ہے دو گھنٹوں کے بعد دوبارہ رابطہ کریں۔ آواز
سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سکرین آف ہو گئی اور روجرنے ہاتھ بڑھا
کر مشین کے بنن آف کرنے شروع کر دیئے۔

”مجھے بھلے ہی اس سڑکی خدمات حاصل کر لینی چاہئیں تمہیں۔ خواہ
خواہ وقت ضائع کیا۔ روجرنے کلائی پر بندھی ہوئی گھری دیکھتے
ہوئے کہا اور سٹول سے اٹھ کر واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا
اس کے چہرے پر ایسا اطمینان تھا جیسے اسے سو فیصد یقین ہو گیا ہو کہ
ورلڈ سکرینگ سنر عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ ڈھونڈنا لے گا
اور ظاہر ہے کہ اس کے بعد ان کی ہلاکت کوئی مسئلہ نہ رہ جاتا تھا۔

نے کہا تو دوسرے لمحے سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی
سکرین پر ایک ایشیائی مرد کا چہرہ نظر آنے لگا۔

”اس کا نام علی عمران ہے۔ پاسپورٹ کے مطابق پیشے کے لحاظ سے
بُنس میں ہے اور ہبہاں سیاحت کے لئے آیا ہے۔ مشین سے آواز
سنائی دی تو روجرنے چونک کر غور سے عمران کے چہرے کو دیکھنا
شروع کر دیا۔

”دوسری تصویر دکھاؤ لیکن صرف نام بتاؤ باقی تفصیلات رہنے دو۔
روجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی جھماکے کے ساتھ عمران کی جگہ ایک
دوسرے ایشیائی مرد کی تصویر ابھر آئی۔

”اس کا نام تصور ہے۔ آواز سنائی دی اور پھر تیسری تصویر
ابھری اور ساتھ ہی آواز سنائی دی۔ اس کا نام صدر ہے۔ اور پھر
تصویریں ابھرتی رہیں اور آخر میں جولیا نافڑ واٹر کا نام لیا گیا اور پھر
سکرین پر اسی ہال کا منظر ابھر آیا۔

”گذ تم نے درست آدمیوں کا انتخاب کیا ہے۔ یہ سب لوگ ناگ
میں موجود ہیں اور یقیناً میک اپ میں ہوں گے۔ کیا تم انہیں ناگ
میں چکیک کر سکتے ہو۔ روجرنے پوچھا۔

”اس کے لئے آپ کو دس گنا فیس ادا کرنی پڑے گی۔ کیونکہ
پورے ناگ پر مخصوص ریز پھیلائی پڑیں گی۔ مشین سے آواز
سنائی دی۔

”فیس کی لکر مت کرو۔ ورلڈ سکرینگ سنر جو بل بھجوائے گا وہ

چارڑڈیارہ اتھانی تیز رفتاری سے ٹاگ کے ایرپورٹ سے اوکر جیرہ بیضن کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ٹاگ سے جیرہ بیضن تک کے ہوائی سفر میں چار گھنٹے لگ جاتے تھے۔ اس لئے انہیں معلوم تھا کہ جیرہ بیضن پہنچنے پہنچنے انہیں شام پر جائے گی۔ ہنزی میک ان کے ساتھ تھا جب کہ پائیک کو انہوں نے آتے وقت وہیں ختم کر دیا تھا۔ کیونکہ اب پائیک کو ساتھ رکھنے سے ان کے لئے بہت سے مسائل پیدا ہو سکتے تھے۔ طیارہ چونکہ چارڑڈ تھا۔ اس لئے طیارے میں ان کے علاوہ اور کوئی مسافر نہ تھا۔

”ہمیں جیرہ بیضن کے مرکزی شہر رو سک سے اسلخ اور جیپیں بھی حاصل کرنی ہیں۔“..... عمران نے ساتھ بیٹھنے ہوئے ہنزی میک سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جہاں دولت خرچ کرنے سے ہر چیزیں سکتی ہے سوائے زندگی۔“

..... کے اور دولت حاصل کرنا سیرے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔“
ہنزی میک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا کسی گیم روم کا رخ کرو گے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا اور ہنزی میک نے اشتباہ میں سر بلادیا۔

”نہیں ہمارے پاس استادقت نہیں ہو گا۔ ہمیں فوری ایکشن میں آنا ہو گا۔ گرانڈ ماسٹر خاصی بڑی اور باؤسائل تنظیم ہے۔ نجات یہ لوگ کیوں رک گئے ہیں۔ ورنہ اگر یہ واقعی مقابلہ پر اتر آتے تو ہمارے لئے مستند بن جاتا۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”تو پھر اسلخ اور جیپیں کیسے حاصل کی جائیں گی۔“..... ہنزی میک نے حرمان ہو کر پوچھا۔

”تم مجھے کسی الیہ آدمی کا پتہ بتا دو جس سے یہ چیزیں دولت دے کر خریدی جاسکتی ہوں۔“..... عمران نے کہا۔

”جیرہ بیضن میں ہبودی اکثریت میں ہیں اور شاید آپ کو معلوم نہیں ہے کہ جیرہ بیضن جرام پیشہ افراد کا گروہ سمجھا جاتا ہے۔ ٹاگ اور ناڈا میں سرگل ہونے والا اسلخ اور منشیات مہیں سے وہاں پہنچانے جاتے ہیں۔ لیکن میں چونکہ وہلے وہاں نہیں گیا اس لئے مجھے معلوم نہیں ہے۔ وہاں اگر صرف معلومات حاصل کرنی ہیں تو معلومات مہیں بیٹھے بھی حاصل کی جاسکتی ہیں۔“..... ہنزی میک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ کیسے۔“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

میں کوئی ایسی شب دو جہاں سے مخصوص جیپیں اور نشانہ بازی کا ضروری سامان خریدا جاسکے۔..... ہنری میک نے کہا تو عمران ایک بار پھر مسکرا دیا۔

”فیں کا کیا ہو گا۔..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”لئے جائے گی۔..... ہنری میک نے سپاٹ لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نوٹ کرو رابت لین جسیکا سپر سٹور۔ مالک برگ میں۔ شب واسٹ سن۔ قیمت نقد۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوے کے تھینک یو۔..... ہنری میک نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کیا اور پھر فون چیس اٹھائے وہ دوبارہ کاک پٹ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ فون چیس واپس کرنے جا رہا تھا۔

اور پھر چار گھنٹوں کے طویل سفر کے بعد وہ رو سک پہنچ گئے۔ عمران نے دو ٹیکسیاں لیں اور سیدھے ایرپورٹ سے رابت لین کی طرف بڑھ گئے۔ جسیکا سپر سٹور واقعی سپر سٹور تھا۔ دنیا کی تقریباً ہر چیز رہاں موجود تھی۔ سٹور کا مالک برگ میں ایک بوڑھا اور خشنک چہرے والا ہبودی تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں کو باہر سٹور میں ہی چھوڑ کر صرف ہنری میک کے ساتھ برگ میں سے ملنے گیا تھا۔

”مخصوصی اسلیہ اور ایک بڑی لینڈ کروزر جیپ کی ڈیوری فوری چاہئے۔ شب کے لئے واسٹ سن۔..... عمران نے جاتے ہی برگ

”مجھے ایکریمیا فون کرنا پڑے گا۔..... ہنری میک نے کہا۔ ”ٹھہیک ہے۔ کرو۔..... عمران نے کہا اور ہنری میک اٹھ کر کاک پٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ وہاں سے مخصوصی فون پر بات کر سکے۔ بعد لمほں بعده واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈ لیس فون پیس تھا۔ وہ واپس آگر عمران کے ساتھ کر سی پر بیٹھ گیا۔

”پائلٹ ناگ ایرپورٹ کے حکام سے فون ملوارہا ہے۔ جسے فون ملے گا وہ مجھے کاشن دے دے گا۔..... ہنری میک نے کہا۔

”کوئی ایسا لفظ منہ سے نہ نکانا جس سے ہماری شاخت ہو سکے۔..... عمران نے کہا اور ہنری میک نے اخبارات میں سر ٹلا دیا۔

”چند لمほں بعد فون چیس پر ایک چھوٹا سا سبرنگ کا بلب جل اٹھا یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ رابطہ قائم ہو گیا ہے اب وہ کال کر سکتا ہے۔

ہنری میک نے جلدی سے بٹن پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”میں ایکس والی زیڈ سے بات کراؤ۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ہنری میک نے کہا اور عمران یہ مخصوص انداز کا کوڈ سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔

”ہولڈ کریں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمھوں بعد فون چیس سے ایک اور آواز ابھری۔

”زیڈ بول رہا ہوں۔..... بولنے والے کا لہجہ بھاری اور قدرے کر ٹھیک لئے ہوئے تھا۔

”ہنری میک بول رہا ہوں۔ جریرہ بھعن کے مرکزی شہر رو سک

نے کہا تو برگ میں بے اختیار ہنس پڑا۔

”میرا سٹور مکمل طور پر ان شور ڈھے مسٹر۔ اس لئے مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا اور یہ دھمکیاں مجھے مت دو۔ میں جانتا ہوں کہ یہ ناکس تمہری ناپ ٹرا نسیم کار سیور ہے۔ سپر بلاسٹنگ چار جر نہیں ہے۔ لیکن تم نے جس انداز میں مجھے دھمکانے کی کوشش کی ہے اور تمہارے پاس اس رسیور کی موجودگی کا مطلب ہے کہ تم پولیس یا اشیلی جنس کے آدمی نہیں ہو۔ اس لئے بتاؤ کون سا اسلوچ تھیں چلہتے ہیں مہیا کر دیتا ہوں۔“..... برگ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”گذاس کا مطلب ہے کہ میری چینکنگ درست رہی۔ اب مجھے تسلی ہو گئی ہے کہ تم ہمارا مطلوبہ اسلوچ واقعی مہیا کر سکتے ہو۔ باقی رہی تمہاری نہ دینے والی بات تو یہ کوئی مسئلہ نہ تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ ایسا صرف قیمت بڑھانے کے لئے کہا جاتا ہے۔“..... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور برگ میں حریت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

”گذخاصے نہیں آدمی ہو۔ لست دو۔“..... برگ میں اب پوری طرح نارمل ہو چکا تھا اور عمران نے میز پر رکھا ہوا پیدا اٹھایا اور تلمدان سے ایک بال پوست نکال کر اس نے لست بنانی شروع کر دی۔ لست بنانے کا غذ برگ میں کی طرف بڑھا دیا۔

”اوہ یہ تو کوئی خاص اسلوچ نہیں ہے۔ میں سمجھا کہ نجانے تم کی طلب کر دیجے۔“..... برگ میں نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

میں سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کہاں سے آئے ہو۔“..... برگ میں نے خود سے عمران اور ہنزی میک کو دیکھتے ہوئے کہا۔ عمران اور ہنزی میک دونوں ہی میک اپ میں تھے اور میک اپ کے لحاظ سے وہ نادا کے ہی باشدے لگتے تھے۔ ”جسم سے۔“..... عمران نے خٹک لجھے میں جواب دیتے ہوئے

کہا اور برگ میں اس خلاف موقع جواب پر بے اختیار چونک پڑا۔

”سوری میں ایسا کام نہیں کیا کرتا۔ سٹور میں جو اسلوچ موجود ہے وہ تم خرید سکتے ہو اور اب جاؤ۔ میرے پاس مزید وقت نہیں ہے۔“..... برگ میں عمران کے جواب سے ہی اکھر گیا تھا۔ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے ہاتھ میں وہی باکس تھا جس سے اس نے پائیک اور گاربو کے درمیان ہونے والی خصوصی گلتنگو سنی تھی۔

”اسے جلتے ہو کیا ہے۔“..... عمران کا لہجہ اور زیادہ خٹک ہو گیا۔

”کیا ہے۔ سگریٹ کیس لگتا ہے۔ میں نے کہا ہے کہ میرا وقت فائع مت کرو ورنہ میں پولیس کو بلاؤں گا۔“..... برگ میں نے غصیلے لجھے میں کہا۔

”یہ سپر بلاسٹنگ چار جر ہے۔ ہم جاتے وقت اسے تمہارے سپر سٹور کے کسی بھی نامعلوم کونے میں پھینک جائیں گے۔ ایسی جگہ کہ تم دس سال بھی تلاش کرتے رہو تو اسے دریافت نہ کر سکو سچے اور ہمارے جانے کے دس منٹ بعد یہ ذی چار جر ہو جائے گا اور پھر تمہارا یہ سپر سٹور بعد عمارت کے ٹکونوں کی طرح نکر جائے گا۔“..... عمران

”یہ بھی فرستچیک ہے۔ تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ تمہارا اسلئے کیا واقعی اس قابل ہوتا ہے کہ اس پر مکمل بھروسہ کیا جاسکے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور برگ میں نے اشبات میں سرطلا دیا اور پھر قلمدان سے ہی بال پواتٹ کال کر جس سے عمران نے لست بنائی تھی۔ ہر آئیٹم کے سامنے قیمت لکھنی شروع کر دی۔ پھر اس نے کلویٹر کی مدد سے اس کاٹوٹل کیا اور آخر میں اس نے دو آئیٹم اور لکھ کر ان کی بھی قیمت نوٹل میں شامل کر کے گرانڈ نوٹل بنایا اور کافذ واپس عمران کی طرف بڑھا دیا۔

”اگر یہ قیمتیں منظور ہوں تو بات کرو۔ کیش ہمینٹ اور فوری ڈیلیوری میرا اصول ہے۔“..... برگ میں نے کہا۔ عمران نے قیمتیں ڈیلیوری میں برگ میں کی طرف سے لکھے ہوئے آئیٹم اور ان کی قیمتیں دیکھ کر وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ برگ میں نے ایک کاغذ اور بال پواتٹ کی قیمت کا اضافہ کر دیا تھا۔ عمران نے ہی بال پواتٹ انٹھایا اور گرانڈ نوٹل کے نیچے ایک رقم لکھ کر اس نے اسے گرانڈ نوٹل سے نفی کر دیا۔

”میرا خیال ہے۔ اب تھیک رہے گا۔“..... عمران نے کاغذ دوبارہ برگ میں کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”سوری ایک شلنگ بھی کم نہیں ہو سکتا۔ یہ میرا اصول ہے۔“ برگ میں نے عمران کے ہاتھ سے کاغذ لیتے ہوئے سخت لمحے میں کہا مگر دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔

”ادھ صرف آٹھ شلنگ کم کئے ہیں۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں جانے تم نے کتنی رعایت طلب کی ہے۔“..... برگ میں کے لمحے میں حیرت تھی۔

”محبے معلوم ہے کہ تم صحیح النسل یہودی ہو۔ اس لئے تم بارہ شلنگ اس کا غذہ کی قیمت جس پر میں نے لست بنائی ہے اور بارہ شلنگ اس بال پواتٹ کی قیمت بھی نوٹل میں شامل کر دی ہے۔ کیونکہ اسے میں نے استعمال کیا ہے لیکن اصول کے مطابق چونکہ اس بال پواتٹ کی قیمت تم نے نوٹل میں لگادی ہے اس لئے اب یہ میری ملکیت ہو گیا ہے اور چونکہ تم نے اس سے یہ دو آئیٹم لکھے ہیں اس لئے مجھے بھی حق ہے کہ میں تم سے اس کے آٹھ شلنگ وصول کروں اس لئے میں نے آٹھ شلنگ کم کر دیتے ہیں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے وضاحت کی۔ ہنزی میک حیرت سے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا اور عمران کی اس وضاحت پر برگ میں بے اختیار کھا کھلا کر ہنس پڑا۔

”آج ہمیں بار مجھے اپنے سے بھی بڑے یہودی سے پالا پڑا ہے۔“..... ویری گذ۔..... برگ میں نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”ہمیں بات تو یہ ہے کہ میں یہودی نہیں ہوں اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ آٹھ شلنگ میں نے اصول کے تحت کاٹے ہیں۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور برگ میں بے اختیار اشبات میں سرطلانے لگا۔

”ٹھیک ہے۔ بہر حال مکالو قیمت۔“..... برگ میں نے کہا۔

جائے۔ ہمیں بھی پارٹی کو تو ناپڑتا ہے۔ عمران نے سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”اوہ نجات کیا بات ہے کہ تم پر اختبار کرنے کو دل چاہ رہا ہے حالانکہ گزشتہ بائیس سالوں سے میں نے آج تک ایک ڈالر کا بھی ادھار کسی سے نہیں کیا۔ او۔ کے لے جاؤ۔ اسلحہ اور جیپ۔ برگ میں نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور انٹھایا اور ڈائل پر موجود چند نمبرز میں سے ایک نمبر پریس کر کے اس نے عمران کی بنائی ہوئی لست کے مطابق کسی کو آرڈر لکھوانا شروع کر دیا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

”ابھی چند منٹ میں آجائے گا۔ برگ میں نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے جیپ میں ہاتھ ڈالا اور پھر جیپ سے اس نے بڑے نوٹوں کی دو گذیاں نکال کر برگ میں کی طرف بڑھادیں۔

”میں نے صرف تمہیں چیک کرنا تھا اور کوئی بات نہیں تھی۔ یہ لو اپنی رقم۔ یہ تمہارے بل سے زیادہ ہے۔ باقی بھی تم رکھ لو۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور برگ میں نے حریت بھرے انداز میں عمران کو دیکھتے ہوئے دنوں گذیاں لیں۔ انہیں ساتھ پڑی، ہوئی مشین میں ڈال کر اس نے ان کی تعداد اور اصل ہونے کو چیک کیا اور پھر دونوں گذیاں اس نے مشین سے نکال کر دیوار میں موجود سیف میں منتقل کر دیں۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی نج اٹھی اور برگ میں نے رسیور انٹھایا۔

”سوری قیمت اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔ البتہ تمہیں مل جائے گی۔ اس بات کی گارنٹی دے سکتا ہوں۔ عمران نے کہا تو برگ میں حریت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

”تم یہ کیسی باتیں کر رہے ہو۔ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میرا اصول کیشن وہیںٹ کا ہے تو میں تم سے اور وہ بھی قطعی اجنبی سے ادھار کیے کر سکتا ہوں۔ برگ میں کا ہجہ ایک بار پھر سرد ہوتا چلا گیا تھا۔

”برگ میں۔ تم نے قیمتیں ادھار والی لکھی ہیں۔ اس سے نصف قیمت پر یہ اسلحہ مل سکتا ہے۔ لیکن چونکہ ہمارے دوستوں نے تمہاری بپ دی تھی اس لئے ہم سب سے پہلے تمہارے پاس آئے ہیں۔ دردہ سہماں رو سک میں یہ معمولی سا اسلحہ اور ایک جیپ تو کہیں سے بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔ عمران نے بھی سرد لمحے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”آؤ میک۔ عمران نے ہمزی میک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم تو میری توقع سے بھی کہیں گھاگ آدمی ہو۔ بہر حال کتنی نقد دے رہے ہو۔ برگ میں نے کہا۔

”فوری طور پر صرف وعدہ البتہ کل ساری رقم کیش مل جائے گی اور تم اس معاملے کی صورت میں گھائے میں نہیں رہو گے۔ ہو سکتا ہے کہ چند ہزار ڈالر کا یہ سودا تمہیں کروڑوں اربوں ڈالرز کا مفاد ہے۔

کر سکتے ہو اور رقم کی بھی مجھے اب کوئی فکر نہیں ہے برگ میں نے کہا۔

”اس عرف افزائی کا شکر یہ عمران نے کہا اور برگ میں سے مسافر کر کے وہ جیپ میں سوار ہو گیا۔ ہمزی میک بھی بیٹھ گیا اور عمران نے ویگن کو بیک کر کے میں روڈ کی طرف لے جانا شروع کر دیا۔ برگ میں لہجہ آدمی سمینت واپس اس محارت میں غائب ہو چکا تھا۔ سڑک پر آکر عمران اسے بیک کر کے واپس دوسری سڑک پر لے آیا اور چند لمحوں بعد وہ جھیکا سپر سور کے میں گیٹ کے سامنے پہنچ چکے تھے۔

”ایک نقوش بھی لے آؤ اور باقی ساتھیوں کو بھی بلااؤ۔ عمران نے جیپ رکھ کر ہمزی میک سے کہا اور ہمزی میک سر ہلاتا ہوا جیپ سے نیچے اتر آیا تھوڑی ذر بعد سارے ساتھی جیپ میں پہنچ گئے۔ ہمزی میک نقشہ بھی لے آیا تھا۔ عمران نے ڈرائیونگ سیٹ اس کے حوالے کی اور خود سائیڈ سیٹ پر نقشہ لے کر بیٹھ گیا اور پھر اس نے اچھی طرح چیلنج کر کے ہمزی میک کو راستہ بنانا شروع کر دیا۔ ہمزی میک نے جیپ آگے بڑھا دی۔

”عمران صاحب اس قدر بھاری رقم آپ کے پاس کیسے آگئی تھی۔ حالانکہ ایئر پورٹ پر کرنی کے بارے میں باقاعدہ چیلنج بھی ہوئی تھی۔ ہمزی میک نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”تم شادی شدہ ہو یا بھی تک میری طرح کنوارے ہو۔ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اٹا سوال کرتے ہوئے کہا اور

”یہ اس نے خشنک لمحے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے کوئی بات سن کر اس نے رسپور رکھ دیا۔ ”آپ کا مال ہنس گیا ہے۔ عقی طرف آئیے میرے ساتھ برگ میں نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر عمران اور ہمزی میک کو ساتھ لئے وہ اپنے دفتر کے ایک دروازے سے نکل کر ایک راہداری سے گزر کر ایک بندگی میں ہنس گیا وہاں واقعی ایک نئی لینڈ کروزر جیپ موجود تھی جیپ کے ساتھ ایک آدمی کھڑا تھا جس نے برگ میں کو سلام کیا۔

”سلی چیک کراؤ۔ برگ میں نے اپنے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہ سر۔ اس آدمی نے کہا اور جیپ کی طرف مڑاہی تھا کہ عمران بول پڑا۔ ”رہنمے دوہمیں معلوم ہے کہ برگ میں کھڑا آدمی ہے۔ او۔ کے۔ برگ میں اب اجازت پھر ملاقات ہو گی۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم واقعی منفرد آدمی ہو مسٹر۔ برگ میں نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”مائیکل۔ عمران نے اپنا فرضی نام بتاتے ہوئے کہا۔ ”مسٹر مائیکل۔ تم نے مجھے واقعی حریت زدہ کر دیا ہے۔ بہر حال اب تم چاہو تو صرف فون کر کے کروں اردوں کا مال مجھ سے حاصل

بدلے میں دی ہے..... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ آپ بیگم کی نظر وں سے رقم بچانے کے ماہر ہو گئے ہیں۔ عملی تجربہ کیسے کیا ہو گا آپ نے۔"

صدر نے شرارت بھرے لجھے میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرے پاس تجربے کے لئے انٹھی چار بیکمات جیسی عقابی نظریں رکھنے والا آدمی ہے۔ اور اس کا نام ہے آغا سلیمان پاشا۔ بیگم سے تو رقم چھپائی جا سکتی ہے۔ اور وہ بھی پورے حساب کتاب کے ساتھ۔ کہ ہمزی میک پڑے گا۔ اور وہ بھی پورے حساب کتاب کے ساتھ۔ کہ ہمزی میک شاپ تک اگر تم پیدل چلے جاؤ تو صحت بھی اچھی رہے گی اور کراچی بھی کم خرچ ہو گا۔ لیکن تیز تیز نہ چلنا ورنہ جو تا جلدی ٹھس سکتا ہے اور جو لئے کی ایک جوڑی شوہر کے لئے دو تین سالوں بعد ہی خریدی جا سکتی ہے اور ایسی صورت میں تم خود بھج سکتے ہو کہ یہ پسی میں سفر کرنے کی عیاشی۔ دوستوں کی ہو ٹلوں میں دعوت اور دسرے شوہرانہ خفیہ خرچ کیسے پورے ہو سکتے ہیں اس لئے یہ ٹریننگ بڑی فائدہ مند رہتی ہے۔ اور اگر تم بیگم کی عقابی نظر وں سے رقم بچانے میں کامیاب رہتے ہو جاؤ تو پھر بے چارے ایئر پورٹ حکام کس قطار شمار میں ہیں۔"

"عمران صاحب ہم مار کو فال کے قریب پہنچنے والے ہیں مجھے اس کا بورڈر سڑک کے کنارے نظر آیا ہے۔" اچانک ہمزی میک نے کہا اور عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔

"تھیلے میں سے اسلخہ نکال لو۔ ہم نے ریلکس ہاؤس میں اس طرح ریڈ کرنا ہے کہ دہاں کسی آدمی کو اس کا علم چھپے سے نہ ہو اور نجانے اس میں کس قسم کے انتظامات ہوں۔ اس لئے چھپے اس عمارت کا جائزہ لینا ہو گا۔ اس کے بعد کارروائی کرنی ہو گی۔" عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر بلاد پہنچے۔

ہمزی میک بے اختیار چونک پڑا۔

"میں کنو اورہ ہوں۔ کیوں آپ نے یہ بات کیوں پوچھی ہے۔"

ہمزی میک نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

"تو پھر ابھی سے ٹریننگ شروع کر دو کہ بیگم سے رقم کس طرح چھپائی جا سکتی ہے۔ ورنہ پھر بس کا کراچی بھی روز رو ز بیگم سے مانگنا پڑے گا۔ اور وہ بھی پورے حساب کتاب کے ساتھ۔ کہ ہمزی میک شاپ تک اگر تم پیدل چلے جاؤ تو صحت بھی اچھی رہے گی اور کراچی بھی کم خرچ ہو گا۔ لیکن تیز تیز نہ چلنا ورنہ جو تا جلدی ٹھس سکتا ہے اور جو لئے کی ایک جوڑی شوہر کے لئے دو تین سالوں بعد ہی خریدی جا سکتی ہے اور ایسی صورت میں تم خود بھج سکتے ہو کہ یہ پسی میں سفر کرنے کی عیاشی۔ دوستوں کی ہو ٹلوں میں دعوت اور دسرے شوہرانہ خفیہ خرچ کیسے پورے ہو سکتے ہیں اس لئے یہ ٹریننگ بڑی فائدہ مند رہتی ہے۔ اور اگر تم بیگم کی عقابی نظر وں سے رقم بچانے میں کامیاب ہو جاؤ تو پھر بے چارے ایئر پورٹ حکام کس قطار شمار میں ہیں۔" عمران کی زبان کافی دیر بعد رواں ہوئی تھی اس لئے رواں ہوئی تو پھر ہوتی چلی گئی اور ہمزی میک بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس تارہا۔

"تم نے یہ ٹریننگ حاصل کر لی ہے کیوں۔" جو لیانے غصیلے لجھے میں پوچھا۔

"ظاہر ہے۔ اگر ٹریننگ حاصل نہ کرتا تو ایئر پورٹ حکام کی نظر وں سے وہ رقم کیسے نج سکتی تھی جو اس برگ میں کو اسلخہ اور جیپ کے

سے اسے یہ فائدہ تھا کہ اس کے ذریعے بعض اوقات وہ دوسری تنظیموں کے درمیان ہونے والے اسلکہ کے احتیاطی اہم ترین سودوں سے واقف ہو جاتا تھا جب بھی ایسا کوئی موقع آتا تھا تو ورلڈ سکرینگ سنٹر کو بھاں سے کال کر دی جاتی تھی اور وہ اپنی مخصوص مشیزی کو استعمال کر کے اس سودے کو نہ صرف بھاں سکرین پر دکھادیتی تھی بلکہ بھاں اس کی فلم بھی بنائی جاتی تھی سودے کے دوران ہونے والی تمام بات چیت بھی ریکارڈ کر لی جاتی تھی۔ اس طرح عین وقت پر اس مخالف تنظیم کا مشن ناکام کر کے وہ گاہک کو اپنی طرف سُجھ لیتے تھے۔ دوسرے تہر خانوں میں ایسی مشینیں نصب تھیں جو سپلائی کو چیک کر سکتی تھیں لارین کی زندگی میں بھی رو بڑھونکہ میں لیبارٹری انچارج تھا جو کہ گرانڈ ماسٹر کے منصب کا ہدہ تھا اس لئے اس ہمارت اور اس کی مشیزی کو زیادہ تر زوجہ کی استعمال کرتا تھا۔ البتہ گرانڈ ماسٹر بننے کے بعد وہ چہلی بار بھاں آیا تھا اور ریکس ہاؤس ایک ایسی جگہ تھی جس کا علم اس کے علاوہ صرف جیکسن کو ہی تھا البتہ گاربو کو بھی اس کا علم تھا۔ اس کے نیچے چار بڑے بڑے تہر خانے تھے۔ جن میں ایسی مشینیں نصب تھیں کہ شاید ایسی مشینیں مشیات سمجھ کرنے والی دنیا کی مشہور ترین تنظیم مافیا کے پاس بھی نہ ہوں۔ لارین نے بڑی گرانقدر رقومات فرجع کر کے انہیں حاصل بھی کیا تھا اور انہیں بھاں نصب بھی کرایا تھا۔ گرانڈ ماسٹر ورلڈ سکرینگ سنٹر کا باقاعدہ رکن تھا اور سالانہ اسے گرانقدر رقومات بطور فیس ادا کرتا تھا۔ لیکن اس تنظیم

جاتا۔ وہ بہر حال ذہنی دباؤ کا شکار رہے گا اور ذہنی دباؤ کی حالت میں غاہر ہے۔ تفریح کا لطف ہی نہ آسکتا تھا اور اکیلہ ہمایں چار ملازموں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے وہ خاصا بور بھی ہو چکا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ بار بار جیکسن کو کال کر کے اس سے صورت حال معلوم کرتا رہتا تھا اور اب بھی رانسیز کاں آتے ہی وہ سمجھ گیا کہ کال جیکسن کی طرف سے ہی ہو گی اس نے ہاتھ پڑھا کر رانسیز کا بنن آن کر دیا۔

ہیلو۔ ہیلو جیکسن کا لٹگ اور۔ جیکسن کی آواز سنائی دی۔
”میں روجر بول رہا ہوں اور۔ روجر نے خشک لمحے میں

روجر میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا کھوج نکال لیا ہے
اوور۔ دوسری طرف سے جیکسن کی آواز سنائی دی تو روجر بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو کہاں ہیں وہ اور۔ روجر نے اہتمائی اشتیاق بھرے لمحے میں کہا۔

”وہ ایک چار ٹرڈ طیارے کے ذریعے روک بنتے ہیں۔ مجھے جب اطلاع ملی تو طیارہ روک اتر چکا تھا اور وہ لوگ ایرپورٹ سے باہر جا چکے تھے۔ لیکن میں نے فوری طور پر ہمایں موجود ناسکی گروپ کو ارٹ کر دیا ہے ان کے موجودہ طبیعے بھی معلوم ہو چکے ہیں اس لئے وہ طبیعے بھی میں نے ناسکی کو بتا دیتے ہیں۔ ناسکی اہتمائی تیز رفتاری سے کام کرنے والا گروپ ہے اس لئے اب ان کی موت یقینی ہو چکی ہے

اور دوسری طرف سے جیکسن نے تیز لمحے میں کہا۔

”روسک بنتے گئے ہیں یعنی ہمایں ریلیس ہاؤس کے پاس کیا مطلب وہ ہمایں کیوں آئے ہیں۔ کب آئے ہیں اور۔ روجر نے اہتمائی تشویش بھرے لمحے میں کہا۔

”ابھی آدھا گھنٹہ پہلے وہ روک بنتے ہیں۔ میں ناسکی سے بات کر کے فارغ ہوتے ہی تھیں کال کر رہا ہوں اور۔ جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آدھا گھنٹہ پہلے ہمایں بنتے ہیں۔ اور ہمایں نک کا ہوائی سفر چار گھنٹوں کا ہے۔ اور اس لئے ورلڈ سکرینگ سٹریٹ نگ میں ان کا سراغ نہیں لگا رہا تھا۔ وہ تو اس وقت فضا میں ہوں گے اور۔ روجر نے پڑبراتے ہوئے لمحے میں کہا۔

”ورلڈ سکرینگ سٹریٹ کیا مطلب۔ کیا تم نے ان کو بھی اس کام پر لگایا تھا اور۔ جیکسن نے اہتمائی حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”ہاں اچانک مجھے خیال آگیا کہ یہ لوگ لپٹنے اصل چہروں اور ناموں سے ناگ بنتے ہیں تو ایرپورٹ پر ان کا ریکارڈ موجود ہو گا۔ جہاں سے ورلڈ سکرینگ سٹریٹ کے طبیعے اور ناموں کو ریکارڈ کر سکتا ہے۔ اور اس کے بعد ورلڈ سکرینگ سٹریٹ کے لئے یہ مشکل کام نہ تھا کہ وہ ناگ پر اپنی مخصوص ریز پھیلائ کر انہیں ٹریس کر لے چاہے ہو۔ کسی بھی میک اپ میں ہوں۔ گو انہوں نے ایرپورٹ سے ان کا ریکارڈ تو حاصل کر لیا اور میں نے چیک بھی کر لیا ریکارڈ درست تھا لیکن ابھی

ایک گھنٹہ ہے لے انہوں نے اطلاع دی ہے کہ ہمارے مطلوبہ آدمی پورے ناگ میں کہیں بھی موجود نہیں ہیں۔ میں یہ روٹ سن کر پہے حد میوس ہو گیا تھا کیونکہ خاصی بڑی رقم بھی خرچ ہو گئی لیکن درلڈ سکرینگ سنٹر ان کا سراغ بھی نہ لگاسکا، لیکن اب تمہاری بات سننے کے بعد پتہ چلا کہ وہ اس وقت چار ٹرڈ طیارے میں پرواز کر رہے تھے اور ”روجر نے تیر لجھ میں کہا۔

”وہ لوگ آپ سے ہاتھ فیلڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے آ رہے ہیں اور دوسری طرف سے جیکسن نے سپاٹ لجھ میں جواب دیا۔ تو روجر اس بارہ وقتی اچھل کر کر سی سے اٹھ کر رہا ہوا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں ہو سہماں میری موجودگی کا علم سوانی تمہارے اور کسی کو بھی نہیں پھر وہ سہماں کہئے آ سکتے ہیں اور روجر نے غصے سے چھکتے ہوئے کہا۔

”گارو کو بھی اس کا علم ہے کہ تم ریلکس ہاؤس گئے ہوئے اور انہوں نے اتنا لی صیاری سے گارو سے یہ سب کچھ انکو ایسا ہے اور جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ اوہ ہاں میں نے گارو کے سامنے تمہیں کال کرتے ہوئے ریلکس ہاؤس کا نام لیا تھا لیکن وہ گارو نک کیے ہیں۔ وہ تو ہر لحاظ سے غیر متعلق ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ مجھے اور روجر نے کہا۔

”تم نے ہی میرے ذہن میں یہ شک ڈالا کہ پائیک کے کلب میں آنے والے وہ تین مقامی غنڈے ہمراں اور اس کے ساتھی ہو سکتے ہیں

لیکن پائیک ان کے ساتھ اپنی رضا مندی سے ان کی کار میں بیٹھ کر گیا تھا اور پھر اس کا پتہ نہ چل رہا تھا پھر اچانک مادام ڈیاری کے آدمیوں نے اس بات کا سراغ لگایا کہ پائیک نے گارو کے کلب میں فون کر کے اس سے بات چیت کی ہے۔ گارو کلب سے اچانک اٹھ کر چلی گئی تھی۔ تم جلتے ہو کہ گارو نے لپٹنے کلب میں ایسے انتظامات کئے ہوئے ہیں کہ اس کو ملنے والی ہر کال کا نہ صرف باقاعدہ رینکارڈ رکھا جاتا ہے بلکہ جس فون سے کال کی جاتی ہے اس کو چیک بھی کر لیا جاتا ہے چنانچہ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ اس فون کا پتہ چل گیا جہاں سے پائیک نے کال کی تھی۔ یہ ایک کوئی تھی۔ جب وہاں چینگ کی گئی تو وہاں سے پائیک کی لاش ملی۔ وہاں کے فون ڈائل پر خصوصی چینگ کے بعد ایک اور نمبر سامنے آیا جہاں اس فون سے کال کی گئی تھی جب اسے چیک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ گارو کی کوئی خفیہ رہائش گاہ ہے گارو وہاں موجود تھی اور پھر گارو نے میری کال پر سب کچھ بتا دیا کہ پائیک نے اسے بتایا تھا کہ پاکیشی سیکرٹ سروس والے اسے اخوا کرنے کلب آ رہے ہیں اس لئے وہ اس کے ہمپنے پر سہماں آگئی تھی اور پھر پائیک نے اسے بتایا کہ یہ لوگ روجر کو تلاش کر رہے ہیں اور اس نے گارو کی ہمدردیاں حاصل کر کے اس سے تمہاری سہماں ریلکس ہاؤس میں موجودگی اور ریلکس ہاؤس کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لی تھیں تاکہ وہ خود جا کر تم سے مل کر تمہیں خطرے سے آگاہ کر سکے لیکن پائیک کی لاش اس کوئی سے دستیاب ہوئی تھی اس سے ظاہر تھا کہ

سنوجھے فوری طور پر ناگ جانا پڑ گیا ہے۔ اس نے تم اب ریلکس ہاؤس کا خیال رکھو گے۔ رو جرنے کہا اور اس طرف کو بڑھ گیا جدھر باقاعدہ ہیلی پیٹہ بننا ہوا تھا اور وہاں نو سیٹر تیز رفتار ہیلی کا پڑ بھی موجود تھا۔ رو جر اس پر سوار ہوا اور چند لمحوں بعد ہیلی کا پڑ فضا میں بلند ہوا۔ کافی بلندی پر جا کر رو جرنے اس کا رخ ناگ کی طرف موڑا اور پھر پوری رفتار سے اسے لے آتا ہوا ناگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اب وہ قطعنہ تھا کہ اب یہ خوفناک گروپ اس پر حملہ نہ کر سکے گا۔

ختم شد

پائیک کو ان لوگوں نے مجبور کر کے یہ ساری معلومات حاصل کی ہوں گی اور اس کے بعد مزید چینکنگ کے بعد یہ بات بھی سامنے آگئی کہ اس کو تھی سے ایک عورت اور چھ مقامی مرد چار ٹرڈ ٹیارے پر بیٹھ کر رو سک گئے ہیں ایئر پورٹ کے ملاز میں سے ان کے طیے معلوم کرنے گئے۔ رو سک ایئر پورٹ پر فون کرنے سے معلوم ہو گیا کہ ٹیارہ آدھا گھنٹہ جھلے وہاں آچکا ہے اور وہ لوگ ایئر پورٹ سے چلے گئے ہیں۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر ناسکی سے بات کی اور انہیں ان کے طیے بتا کر فوری ایکشن میں آنے کا کہہ دیا ہے۔ اور ”..... جیکسن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ویری بیڈ اس کا مطلب ہے کہ میر لہبہاں چھپنا بے کار ثابت ہوا۔ اور وہ لوگ سیدھے ہبھج جائیں گے ہبہاں تو ایسے حفاظتی انتظامات بھی نہیں ہیں کہ ان کا مقابلہ کیا جائے اور ”..... رو جرنے اہمیت تشویش بھرے لجھے میں کہا۔

”اس کا ایک ہی حل ہے رو جر کہ تم فوراً ہیلی کا پڑ پر بیٹھو اور واپس ناگ آ جاؤ۔ یہ تمہیں نہ پاسکیں گے اور ناسکی کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے۔ جیکسن نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ یہ سب سے اچھا مشورہ ہے۔ میں آ رہا ہوں۔ اور اینڈ آل ”..... رو جرنے کہا اور ٹرائسیٹر آف کر کے وہ کرسی سے اٹھا اور تیزی سے کمرے سے باہر آ گیا۔ ریلکس ہاؤس میں صرف چار طازم تھے۔ رو جرنے انہیں طلب کر لیا۔

ہاتھ فیلڈ حصہ دوم

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

روجر۔ دوسرا گراٹھ ماسٹر۔ جو عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے پر آئے کی بجائے ان سے چھپتا پھر رہا تھا۔ کیا وہ بزدل تھا۔ یا۔ ؟ روجر۔ جس نے عمران کے کہنے پر خود ہی پسے ہاتھوں اپنی پوری تنظیم کا خاتمه کر دیا۔ کیوں۔ ؟ انتہائی چرت انگریز سمجھوئش۔

مادام گاربو۔ انتہائی چرت انگریز اور ڈپ کردار، جو روجر کو بلے پناہ پسند کرتی تھی لیکن اس نے روجر کو پسے ہاتھوں گولیوں سے اڑا دیا۔ کیوں؟ کیا وہ ایسا کرنے پر مجبور تھی۔ یا۔ ؟

مادام گاربو۔ جس کے گرد پہ میں پولیس آفیس بھیشت جرم شامل تھے اور پھر پولیس اور مجرموں نے مل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد موت کا حصار پھیغ دیا۔ ایک الیسا حصار ہونا قابل عبور تھا۔

۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی بے شمار تنظیموں اور گروپوں سے مکرانے اور بے پناہ قتل و غارت کے باوجود ہاتھ فیلڈ کے بارے میں کچھ جان کرے یا۔ ؟

۔ کیا واقعی ہاتھ فیلڈ کا کوئی وجود بھی تھا یا وہ صرف ایک سراب ثابت ہوا۔

۔ چرت انگریز تیز زمانہ اور بے پناہ ایکشن سے بھر لایا شاہکار ناول (شائع ہو گیا ہے)

یوں سف برا درز پاک گیر ط ملتان

ہاتھ فیلڈ کے سلسلے کی انتہائی دلچسپ بینگا من خیز کہانی

ہاتھ سپاٹ

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

ہاتھ فیلڈ۔ جس کا ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری ٹریں کرنے کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو انتہائی صبر آزماجد وجہ کرنا پڑی۔

ہاتھ فیلڈ۔ جس کے قاتلوں نے عمران پر کامیاب قائمکارہ حملہ کیا اور عمران لاش میں تبدیل ہو گیا۔ کیا واقعی۔ ؟

کوری۔ جوانا کی سابقہ دوست۔ جس پر کسی زمانے میں جوانا جان دیتا تھا۔ ایک بار پھر جوانا کے سامنے آگئی۔ پھر کیا ہوا۔ ؟ انتہائی دلچسپ اور چرت انگریز سمجھوئش۔

واراک۔ ایک ایسا آدمی جس نے جوانا اور جوزف دونوں کو بے بس کر دیا۔ کیسے۔ ؟ کیا وہ ان دونوں سے زیادہ طاقتور اور شہزاد تھا۔ ؟

مادام یوشی۔ ہاتھ فیلڈ کے چیئرمین لارڈ نامیری کی اکتوبر بیسی، جس نے عمران کے سامنے کمر پڑھ کر اقرار کیا کہ وہ سلمان ہو چکی ہے اور عمران نے اس پر اعتماد کر لیا۔ مگر۔ ؟

مادام یوشی۔ جو عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت بینکوں فٹ کی بلندی پر پرواز کرتے ہوئے ہیلی کا پڑھ میں موجود تھی کہ اچانک اس

ڈر شنگ ایجنسٹ

مصنف: منظہر الحکیم ایم۔ اے۔

- فلسطینی کمانڈر جسے ایک انتہائی مضبوط یہودی تنظیم نے انزو اکر لیا اور جس کی والپی کامن تنویر کے پروار ہوا۔
- تنویر کو دکھنے کے لئے یہودی تنظیموں کی انتہائی مضبوط حصار قائم کر دیا گیا مگر۔
- تنویر ہر قدم پر لاشوں کے ڈھیر چلا گا خصب ناک اندازہ میں آگے بڑھنے لگا اور ہے کیا عمران اور اس کے ساتھی مادام یوشی اپنی سازش میں کامیاب ہو گئی۔
- ہیلی کا پڑوں۔ کاروں اور لانچوں کی جنونی نیس اور خوفناک تباہی میں تنویر ہاٹ سپاٹ کی پیش قدمی ہے؟
- ڈر شنگ ایجنسٹ تنویر جو میں گنوں۔ لامحوں اور زاختوں تک روا مگر۔
- تنویر ہے اپنا مشن مکمل کرنے کے علاوہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی موت کے جڑوں سے نکالنے کے لئے روانا پڑا۔ کیوں؟
- کیا ڈر شنگ ایجنسٹ تنویر اپنا مشن عمل کرنے میں کامیاب ہو گیا یا۔
- انتہائی تیز رفتار اور خوفناک ایکشن۔ موت کے جڑوں میں پھنسا ہو گرہا۔ سپس۔ دھاکوں۔ انسانی چیزوں اور کراہوں میں گو بخشنے والے موت کے قباقوں سے بھرپور۔ ایک بیسی کہانی جو جاسوسی اور بیانی نقوش چھوڑ جاتے گی۔

یوسف برادرز پاک گیرٹ ملٹان

تے پچھے چلانگ لگا دی اور دوسرے لمبے ہیلی کا پڑ عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت ایک خوفناک دھماکے سے فضا میں ہی پھٹ گیا۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے؟ یوشی نے الیاکیوں کیا تھا۔ ہے انتہائی حیرت انگریز سچوٹن۔

مادام یوشی۔ ایک حیرت انگریز اور دچپ کردار۔ جس نے سلمان ہٹو کے باوجود عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف انتہائی خوفناک سازش کیوں۔ کیا مادام یوشی اپنی سازش میں کامیاب ہو گئی۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی مادام یوشی کی وجہ سے موت کا شکار ہو گئے۔ ہاٹ سپاٹ۔ وہ جگہ جہاں دراصل ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر تھا۔

کیا عمران ہاٹ سپاٹ کو تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ یا۔ بین الاقوامی تنظیم ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کیلئے عمران اور اس کے ساتھیوں ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا کی ایسی جان لیوا جدوجہد جس میں قدم قدم پر انہیں لقینی موت کا سامنا کرنا پڑا۔

لمحہ بمحہ بدلتے ہوئے خونی واقعات۔ تیز سے تیز رہتا ہوا جان لیوا ایکشن۔ مضبوط سے مضبوط اعصاب کو چٹخا دینے والا سپس۔ ایک ایسی کہانی جو یادگار حیثیت کی حامل ہے۔

یوسف برادرز پاک گیرٹ ملٹان

عمران سیر زیر میں ایک خوفناک اور دھماکہ خیز ناول

عمران کی موت

مصنف: منظہر الحبیم ایم اے

- ماشر کلرز — پیشہ درخوفناک قاتلوں کی بین الاقوامی تنظیم جس کا ہر ممبر قتل کرنے میں بے پناہ مہارت رکھتا تھا۔
- ماشر کلرز — جس کے ہر ممبر نے اپنے لپٹے انداز میں عمران پر مسل اوہ خوفناک قاتلانہ جملے شروع کر دیتے۔
- ماشر کلرز — جنہوں نے عمران کے فلیٹ۔ راماؤس اور زیر وہاؤس کے پرچے اڑا دیتے — کیسے — ؟
- پے در پے اور خوفناک جملوں کے سامنے اکیلا عمران کب تک ٹھہر سکتا تھا — ؟
- ماشر کلرز اور عمران کے درمیان خوفناک اور اعصاب کی تصادم۔
- کیا عمران خوفناک قاتلوں کی اس تنظیم کے ماتھوں پنج بھلنے میں کامیاب ہوگیا — یا موت عمران کی مقدار بن چکی تھی ؟
- خوفناک اور مسل ایجنسن سے بھروسہ کہا تھا۔

یوسف براڈز پاک گیر ط ملستان

ایڈ و نوچر

- مخفف: منظہر الحبیم ایم اے
- بڑت کے انتہائی دشوار گزار پہاڑی جنگلوں میں عمران اور پاکیشی سیکرٹ سروس کا ایشان جہاں ہر طرف لقینی اور خوفناک ستے کے جیبر رکھنے ہوتے تھے۔
- ماں سیلا جنگل کوئی — ایک نیا حیرت انگر اور انتہائی دلچسپ کردار۔
- عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان بدھ ہبکشوؤں کے روپ میں جب بڑت کے جنگلوں میں داخل ہوتے تو — انتہائی دلچسپ اور حیرت انگر سچوائیز۔
- جو لیا کو خوفناک جنگل میں جبراً عذرا کر لیا گیا اور سیکرٹ سروس کے ارکان پے پناہ سرٹکٹنے کے باوجود جو لیا کو تلاش نہ کر سکے — جو لیا کا کیا حشر ہوا — ؟
- ماں سیلا — عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان اور خوفناک یوگیوں اور بدھ ہبکشوؤں کے درمیان ہونے والی ایک لیسی جنگ جس کا بر راستہ موت پر ختم ہوتا تھا۔
- جنفت جنگل کا باوشاہ — ایک نتے اور انہ کے روپ میں —
- اک ایشان جس کے مکن ہوتے ہی عمران نے سیکرٹ سروس بغاوت کر دی اور ہر خوفناک جنگلوں میں عمران اور جو لیا ڈمنوں کی طرح ایک دوسرے کے مقابلے پر ڈھنگتے۔ دہ مٹن کیا تھا، دلچسپ حیرت انگر تیز فارما جسن اور سنتی خیز سپیس۔
- **یوسف براڈز پاک گیر ط ملستان**

عمران سیوینز میں ایک یادگار اور منفرد کہانی

منظور ہلیم ایم اے کا عمران سیوینز میں ایک تہلکہ خیز شاہکار

لیدرشن

منظور ہلیم ایم اے

- ۔ مصنف ایامش جس کی تکمیل کے لئے لیڈر زیر ایجنٹوں نے پاکیشیا پر یورش کر دی — وہ مشن کیا تھا ؟
- ۔ جیتنی کوئینز — ایک ایسی سیکرٹ ایجنت جس نے خود جو لیا اور اس سے سامنیوں سے مل کر اپنا تعارف کرایا اور ؟
- ۔ در تھا — ایک اور سر ایجنت جو قتل و غارت میں اپنا نامی ن رکھتی تھی۔ وہ تھی جس کی تکمیل چاہتی تھی۔
- ۔ بانو — ایک حریت انگریز مقامی لڑکی — جو اپنے بھائی کی حقیر چیزوں سے مجھی نوٹ کھانے لگا۔
- ۔ میدان کا زار میں کو دیکھی — بانو کوں تھی ؟
- ۔ بانو — جو لظاہر اک عالمگھر یورڈ کی تھی۔ لیکن اس کی کارکردگی سے سیکرٹ ایجنٹوں کو صحی مات دے دی۔
- ۔ در تھا اور جیتنی کوئینز جب حرکت میں آئیں تو ان کے مقابلے میں عمران اور سیکرٹ سروس کی بجائے بانو میدان میں آتی ہی۔ کیوں ؟ ایک ایسی حیثیت انگریز، دلچسپ اور کھی کھانی جسی ایکش اور پس بھی شامل ہے

یوسف پور اور فہر پاک گیٹ ملٹان ۵

کیا پہنچ

مصنف: منظور ہلیم ایم اے

- ۔ ایک انتہائی سنسنی خیستہ اور ایکش سے بھر بور ناول۔
- ۔ ایسے مجرم جنہوں نے عمران اور پوری سیکرٹ سروس کی کایا پلٹ دی۔
- ۔ عمران جو مبران کو اپنے ایکسٹر ہونے کا یقین دلاتا پھر تھا۔ مگر کس کی بات پر کوئی یقین کرنے کو تیار نہ تھا۔
- ۔ صدر سیکرٹ سروس کا سب سے دلیر نمبر اپنی کایا پلٹنے کے بعد ایک حقیر چیزوں سے مجھی نوٹ کھانے لگا۔
- ۔ مجرموں نے سیکرٹ سروس کی کایا کیوں پلٹنی — وہ کیا چاہتے سمجھتے — کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ؟
- ۔ کیا عمران مجرموں کی کایا پلٹنے میں کامیاب ہوا — یا — نہیں۔
- * آج ہی طلب فرمائی *

لیوںڈف برادرز پبلیشورز، جس سیدر ز پاک گیٹ ملٹان

عمران سیریز میں ایک منفرد اور انتہائی دلچسپ ناول

ریڈ ڈاٹ

مصنف د مظہر حکیم ایم اے

• ریڈ ڈاٹ — ایک ایسی تنظیم، جس نے سرہمنان کو اسقف دینے پر مجبور کر دیا — کیوں — ؟

• ریڈ ڈاٹ — ایک ایسی تنظیم جس نے پاکیشیا کو مرکز بنانے کے لیے دنیا کے کروڑوں عوام کو جیتنے جی موت کے گھاٹ اتار دینے کا پلان بنایا۔

لیکن اس کے باوجود ایکسٹواں خوفناک پلان سے بے خبر ہا — کیوں؟

• ریڈ ڈاٹ — رو سیاہ کے خوفناک ایجنٹوں پر مشتمل تنظیم — جو بظاہر منشیات کی سماںگانگ کرتی تھی مگر — ؟

• ریڈ ڈاٹ — جس نے عمران اور پوری سیکرٹ سروس کو مکمل طور پر بے بس کر کے رکھ دیا — اور پھر عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران زندہ لاشوں میں تبدیل ہوتے گئے — انتہائی حیرت انگرزوں واقعات —

• ریڈ ڈاٹ — جس کی وجہ سے جو لیا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے غداری پر آمادہ ہو گئی — کیا واقعی جو لیا نے غداری کرنے ہوتے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ابھام تک پہنچا دیا — ؟

لمحہ بہلمحہ تیری سے بدلتے ہوئے واقعات



ایک ایسی منفرد کتابی، جو آپ کو یقیناً پختنکا دے گی،

یوسف برادر پاک گیرٹ ملماں

۱۹۷۳

عِلَامَتُ سَعْدِي

بَلَكْ بَلَكْ

مَظَاهِرُ كَوْكَبِ الْأَنْجَانِ



چند باتیں

محترم فارسین - سلام مسنون - ہاتھیلہ کا دوسرا حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہبھے حصے کے اختتام کے بعد آپ اس حصے کے مطالعہ کے لئے اہتمائی بے چین ہوں گے اور میں بھی اس دلچسپ اور ناقابل فراموش لہانی اور آپ کے درمیان زیادہ دردیک نہیں رہنا چاہتا۔ لیکن اس کے باوجود اگر آپ ہبھے اپنے چند خطوط لاحظہ کر لیجئے تو یقیناً اس حصے کے مطالعہ کا لطف دو بالا ہو جائے گا۔

کراچی سحت لائن سے جناب شمون صاحب لکھتے ہیں "آپ کا ناول سنیک سرکل اہتمائی اچھوڑ" دلچسپ اور شاندار ثابت ہوا ہے۔ لیکن اس ناول کے حصہ دوم میں یک غلطی ہے اور اس غلطی کی نہادی کے لئے میں یہ خط ہبھلی بار لکھ رہا ہوں۔ ہم آپ کے ناولوں کے اس قدر پرسار ہیں کہ ہمارے لئے آپ کے ناولوں میں پائی جانے والی جھوٹی سے چھوٹی غلطی بھی قابل برداشت ہو جاتی ہے۔ سنیک سرکل " حصہ اول صفحہ نمبر ۱۰ پر گرین وڈکپ کے مالک جارج شیر کو سراہیل کے پریزیڈنٹ کا بھیجا بتایا گیا ہے۔ لیکن اس حصے کے صفحہ نمبر ۱۱ پر جارج شیر کو پرائم منسٹر کا بھیجا لکھا گیا ہے۔ حالانکہ پریزیڈنٹ اور پرائم منسٹر کے درمیان استارتفق ہے کہ جسے کا ہب کی غلطی بھی نہیں کہا جاسکتا۔ اُبھے یقین ہے کہ آپ آئندہ ایسی غلطیوں

اس ناول کے نام نام، متعالہ، کردار، واقعات اور پیش کردہ پروپریٹری قسطی فرضی ہیں کسی قسم کی مجزوی یا کل مطابقت اتفاقیہ ہو گی جس کے لئے پیشہ
مصنف پر نظر قسطی ذمہ دار نہیں ہوں گے

ناشران	اشرف قریشی
	یوسف قریشی
ہدھڑ	محمد یونس
طبع	بیم یونس پر نظر لاهور
قیمت	۱۰ روپے

کے بارے میں مخاطب ہیں گے۔

محترم محمد عثمان حنفی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میرے قلم کا جادو دراصل آپ کی پسندیدگی ہے۔ جہاں تک ہر ناول کے آخری صفحات میں مکمل لست شائع کرنے کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل دکر میں یہ لست اس قدر طویل ہے کہ اگر مکمل لست شائع کی جائے تو بانے یہ کتنے صفحات پر پھیل جائے۔ اس طرح کتاب کی ضخامت بڑھ جائے گی اور آپ جانتے ہیں کہ موجودہ دور میں کافی اور پرنسپ کس قدیم ہنگی ہو گئی ہے۔ نتیجہ یہ کہ صرف لست شائع کرنے کی بنابر ہر کتاب کی قیمت بڑھ جائے گی اس لئے مجبوراً ہر ناول کے آخری صفحات پر صرف ایک صفحہ کی لست شائع کی جاتی ہے۔ جن قارئین کو مکمل لست کی نیزورت ہو وہ ادارے کے یونیورسٹی صاحب کو جوابی لفافہ ارسال کر کے مکمل لست بغیر کسی قیمت کے منگوا سکتے ہیں۔

بھیر کنڈ (مانسہرہ) سے محمد سعید احمد اعوان صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کے ناولوں نے پاکستان کے دجوانوں کو اپنا گرویدہ بنا رکھا ہے اور یہ ہے بھی حقیقت کہ آپ کی طرز تحریر انتہائی مسحور کن فہандار اور دلکش ہوتا ہے پھر آپ کا ناول ہر قسم کی فحاشی، عامیانہ پن اور فضولیات سے پکر پاک ہوتا ہے۔ البتہ ایک شکایت آپ سے ضرور ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سرور اور اس کے ارکان نہ ہی کبھی لپنے گروں کو لگتے ہیں نہ ہی ان کا لوئی عنیز رشتہ دار ان سے بھی ملنے آیا ہے۔ نہ ہی بھی راستے میں ان کی کسی عنیز سے ملاقات ہوتی ہے۔ لانکہ گروں اور بلیک زردوئے والدین بھی موجود ہیں اور کمر بھی۔

محترم شمون صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ آپ نے میرے ناولوں کے بارے میں جن جذبات کا اظہار کیا ہے میں اس کے لئے دلی طور پر آپ کا مشکور ہوں جہاں تک غلطی کا تعلق ہے حقیقتاً یہ واقعی غلطی ہے جبے الشاء اللہ آستہ ایڈیشن میں درست کر دیا جائے گا۔ لیکن بھتیجا چلہئے اسرائیل کے پرینزیپیٹ کا ہو یا پرائم منسٹر کا بھتیجا تو بہر حال ہے۔ وہ ایک مشہور محاورہ ہے کہ نتحسنگھ یا پریم سنگھ۔ دون ایڈ دی سیم تھنگ۔ یعنی اسرائیل کا صدر ہو یا پرائم منسٹر دراصل دونوں ایک ہی ہوتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آستہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

فیصل آباد۔ ستیانہ روڈ سے محمد عثمان حنفی صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول پڑھ کر بے اختیار منہ سے کلمات تحسین نکل جاتے ہیں۔ آپ کا ہر ناول اپنی جگہ شاہکار کھلائے جانے کا مستحق ہے اور ہر ناول پڑھنے کے بعد مجھے تو یہی خیال آتا ہے کہ آپ کے قلم میں واقعی کوئی جادو موجود ہے۔ خط لکھنے کا مقصد ایک چھوٹی سی درخواست ہے کہ آپ لپنے ناولوں کے آخری صفحات میں مطبوعہ ناولوں کی لست ڈالوئے کر تے رہتے ہیں۔ لیکن یہ لست ادھوری ہوتی ہے کیا ایسا نہیں ہو کہ آپ لپنے ناولوں کی مکمل لست ہر ناول کے آخری صفحات میں ڈال کر دیا کریں۔ مجھے یقین ہے کہ ایسا کرنے سے بے شمار قارئین کا بھروسہ ہو گا۔

سلیمان بھی اکثر چھٹی کر کے گاؤں چلا جاتا ہے۔ لیکن پاکیشیا سیکرت سروس کے ارکان نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ کیا پاکیشیا سیکرت سروس کے ارکان آسمان سے گرے ہیں یا خود رو جھاڑیوں کی طرح زمین سے پیدا ہوئے ہیں۔ امید ہے آپ اس سلسلے میں ضرور وضاحت کریں گے

محترم محمد سعید احمد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا
بے حد فخر یہ۔ آپ نے میری تحریر کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے میں
اس کے لئے آپ کا مشکور ہوں سچھاں تک سیکرت سروس کے ارکان
کے عزیز، رشتہ دار، والدین اور ان کے گھروں کا تعلق ہے تو ظاہر ہے
وہ سب یقیناً موجود ہیں اور پھوٹشن کے مطابق کسی نہ کسی کہانی میں
ان میں سے کسی کا حوالہ بھی آ جاتا ہے۔ لیکن ناول ان کے فرانس کی
بجا آوری کی روشنیاد ہوتی ہے۔ ان کے فرصت کے دنوں کی داستان
نہیں ہوتی اگر فرانس کی بجا آوری کے دوران سیکرت سروس کے
ارکان عزیز داریاں اور رشتہ داریاں نجاحاً شروع کر دیں تو پھر آپ خود
بھی سمجھ سکتے ہیں کہ سیکرت سروس کا انعام کیا ہو گا۔ امید ہے کہ اس
وضاحت کے بعد آپ کی یہ المحن ضرور دور ہو جائے گی۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

غمran اور اس کے ساتھ ریلیس ہاؤس کے گرد گھوم کر ابھی اس کا
جائزوہ لینے میں صرف تھے۔ اندر سے ہیلی کا پڑ کے سارہ ہونے کی
آواز سنائی دی اور دوسرے۔ لمحے ایک چھوٹا نو سیز ہیلی کا پڑ اس عمارت
کے اندر سے اٹھ کر فضائیں بلند ہوا اور کافی بلندی پر ہنچ کر اس کا رخ
ڑا اور وہ آگے بڑھا چلا گیا۔

”اوہ یہ یقیناً درج ہو گا۔“ ہیلی کا پڑناگ کی طرف جا رہا ہے۔ ۔۔۔ ۔۔۔
غمran نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جلدی سے اپنی پشت پر موجود ایک
سیاہ رنگ کے تھیلے میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا مگر جدید ساخت کا
ٹراں سیز کالا اور اس پر اس نے جنzel فریکھونسی ایڈ جست کی اور پھر اس
کا بٹن دبادیا۔

”ہیلو ہیلو گاربو کانگ رو جرا اور۔“..... ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔
جیسی تیٹھی مدھرا اور متر نم آواز سنائی دی اور اس کے سارے ساتھی

چونکہ کراس کی طرف دیکھنے لگے۔
”روجر اشنڈنگ یو گارو تم نے کیسے بہاں کال کیا ہے اور سہ جد
لمحوں بعد شانسیز سے ایک اہمی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران
بے اختیار مسکرا دیا۔
”کیوں فیر میں تمہیں کال نہیں کر سکتی اور عمران نے
کہا۔

”اوہ یہ بات نہیں بھی جیکسن نے مجھے کال کر کے سارے حالات
 بتائے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں نے کس طرح پائیک کو
 استعمال کر کے تم سے بہاں ریلکس ہاؤس کا پتہ معلوم کر لیا ہے اور پھر
 پائیک کو ہلاک کر کے وہ چار ٹڑ طیارے کے دریچے بہاں رو سک پہنچ
 گئے ہیں۔ گواں نے مجھے بتایا ہے کہ اس نے بہاں ناسکی گروپ کو ان
 سے چلے گئے تھے کہ دیا ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ
 عمران اور اس کے ساتھی ناسکی کے بس کاروگ نہیں ہیں اور یہ لوگ
 مجھے یقیناً مار ڈالیں گے اس لئے جیکسن کے مشورے پر میں فوری طور پر
 پہنچے ہیلی کا پڑیر واپس ناگ آ رہا ہوں۔ تمہاری کال بھی میں نے ہیلی
 کا پڑیں رسیو کی ہے اور اسی لئے میں حیران ہو رہا تھا کہ تم نے بہاں
 کیسے کال کی ہے۔ اور روجر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے
 کہا۔

9
جگہ گرانڈ ماسٹر بننا چاہتا ہے۔ پائیک مر انہیں ہے وہ زندہ ہے اور
 بہاں میرے پاس موجود ہے اور اس نے اس سازش کا سارا غنگایا ہے
 اور اس نے مجھے بھجوہ کیا ہے کہ میں تمہیں کال کر کے اس خوفناک
 سازش سے آگاہ کر دوں اور تم ہو کہ جیکسن کی سازش مکمل کرانے کے
 لئے ہیلی کا پڑیر بیٹھ کر واپس آ رہے ہو تاکہ بہاں آتے ہی تمہارا خاتمہ
 کر کے تمہاری لاش غائب کر دی جائے اور جیکسن گرانڈ ماسٹر بن
 جائے اور عمران نے ”اوہ کوئے مجھے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ اوہ یہ کیسے ہو۔ بتائے ہے۔ گارو یہ کیسے ممکن ہے۔ جیکسن تو
 میرا گہر ادوسٹ ہے۔ اس نے تو ہمیشہ میرا ساتھ دیا ہے۔ یہ تم کیا کہہ
 رہی ہو۔ پائیک زندہ ہے مگر جیکسن نے تو مجھے بتایا ہے کہ وہ مر چکا ہے
 یہ سب کیا کہہ رہی ہو تم اور روجر کی اہمی حیرت بھری آواز
 سنائی دی۔

”ہیلو بس میں پائیک بول رہا ہوں۔ مادام گارو نے آپ کو
 درست بتایا ہے آپ کے خلاف اہمی مسئلہ اور گہری سازش تیار کی
 گئی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ میری وجہ سے گرفتار ہو چکا
 ہے۔ وہ اس وقت جیکسن کی قید میں ہیں۔ عمران نے فوراً ہی
 پائیک کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ واقعی پائیک تو بول رہا ہے۔ میں اس کی آواز بہچانا ہوں۔
 اس کا مطلب ہے کہ جیکسن نے واقعی سازش کی ہے۔ گارو میں واپس
 ریلکس ہاؤس جا رہا ہوں۔ تاکہ اس سازش کا کوئی توڑ کر سکوں۔ تمہارا
 تمہارے خلاف جیکسن نے ذہر درست سازش تیار کی ہے وہ اب تمہاری

شگریہ کے تم نے بروقت مجھے کال کر لیا ورنہ میں تو احمدتوں کی طرح سید حاجیکسن کی اس سازش کے جال میں جا کر پھنس جاتا اور سروجر کی آواز سنائی دی۔

"ثیر تم وہیں رو..... میں پائیک کے ساتھ مل کر اس سازش کا توڑ کرتی ہوں۔ میں جلد ہی تمہیں دوبارہ کال کروں گی..... اور اینڈ آل عمران نے اس بارگارو کے لجھے میں کہا اور ٹرانسیٹ آف کر دیا۔

"چلو اب اندر۔ رو جب تک والپی آئے ہمیں اس عمارت پر قبضہ کر لینا چاہئے سبے، ہوش کر دینے والی گیس کے فائر کرو جدی کرو۔ عمران نے ٹرانسیٹ آف کرتے ہی لپٹے ساتھیوں سے کہا اور صدر اور تصور نے جلدی سے کانڈھوں سے لٹکی ہوئی گیس فائر گنوں کو اتارا اور تیزی سے عمارت کی طرف دوڑ پڑے سچد لمحوں بعد بے ہوش کر دیئے والی گیس کے کئی کیپوں گنوں سے فائر ہو کر اڑتے ہوئے عمارت کے اندر جا گرے اور پھر وہ سب تیزی سے عمارت کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ عمارت کا پھائیک عام زرعی فارم کے پھانگوں کی طرح لکڑی کی پیشوں کا بننا ہوا تھا اور زیادہ اونچائنا تھا۔ گیس کے اثرات چونکہ کھلے حصے میں فوراً ہی غائب ہو جاتے تھے۔ اس لئے پھائیک کے قریب پہنچتے ہی ٹائیگر۔ محلی کی سی تیزی سے پھائیک پر چڑھا اور اندر کو دیگیا۔ دوسرے لمحے پھائیک پھل گیا اور وہ سب اندر داخل ہو گئے۔ صدر سب سے آخر میں اندر آیا اور اس نے پھائیک بند

کر دیا۔ اصل عمارت کے دور تھی عمارت کے چاروں طرف کافی وسیع رقبہ لان کی صورت ہے میلا ہوا تھا۔ اور اندر داخل ہوتے ہی انہیں ایک طرف پناہ ہوا ہیلی بیٹھ نظر آگیا۔ اور وہ سب تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگے۔ ابھی وہ ہیلی پیٹھ کے قریب پہنچ ہی تھے کہ انہیں دور سے ہیلی کا پڑکی مخصوص آواز سنائی دی۔

"جھاڑیوں کی اوٹ، لے لو۔ رو جر کو معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ یہاں کوئی گھوڑا ہے۔" عمران نے اونچی آواز میں کہا اور وہ سب بھلی کی سی تیزی سے ہیلی پیٹھ کے گرد پھیلی ہوئی اونچی گھاس اور جھاڑیوں میں دبک گئے۔ سچد لمحوں بعد چھوٹا ٹو سیز ہیلی کا پڑ آسمان پر نظر آیا اور پھر تیزی سے وہ ہیلی پیٹھ پر اترنے لگا۔ وہ سب اس وقت تک گھاس اور جھاڑیوں میں دبکے رہے جب تک کہ ہیلی کا پڑ باقاعدہ ہیلی پیٹھ پر اترنے گیا۔ ہیلی کا پڑ کے لینڈ کرتے ہی ایک آدمی کو دکر پہنچا اترتا اور عمران نے اسے دیکھتے ہی ہچان لیا کہ وہی رو جر ہے۔ کیونکہ پائیک سے وہ اس کا حلیہ معلوم کر چکا تھا۔ رو جر ہیلی کا پڑ سے اتر کر ادھر ادھر دیکھے بغیر تیز تیز قدم اٹھانا عمارت کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے ساتھ موجود تصور کو اشارہ کیا اور دوسرے لمحے تصور جھاڑی کی اوٹ سے نکل کر اس طرح عمارت کی طرف جاتے ہوئے رو جر پر چلہ آور ہوا جسے بھوکا چیتا لپٹے شکار پر جھپٹتا ہے۔ رو جر کے حق سے بے اختیار ایک زور دار چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ فضامیں بلند ہو کر ایک دھماکے سے گھاس پر گرا اور ساکت ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی داخل ہو گئے۔ صدر سب سے آخر میں اندر آیا اور اس نے پھائیک بند

انہ کھڑے ہوئے۔

” دیل ڈن تھور ” عمران نے جتوڑ سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔ تھور نے واقعی اہمیتی چاہکدستی کا مظاہرہ کیا تھا کہ پہلے ری جملے میں اس نے ہروجر کو بے ہوش کر دیا تھا اور تھور بے اختیار مسکرا دیا۔

” یہ تم سے ہی سیکھا ہوا داؤ ہے۔ یاد ہے تم نے ایک مشن کے دوران کر گل فریدی کی زیروفورس کے نمبر نائن کو اسی طرح گردن سے پھوٹرا ٹھا کر زمین پر پھینکا تھا اور وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس وقت میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا تھا کیونکہ ایک ہاتھ سے کسی کو اس طرح اٹھا کر فضا میں الٹ کر پھینکنا کہ وہ صرف بے ہوش، ہولائک ہے ہو۔ واقعی ناقابل یقین بات تھی لیکن پھر میں نے اس کی باقاعدہ مشق کی اور آج مجھے اس کے مظاہرے کا موقع مل گیا ہے تھور نے عادت کے مطابق سچی بات کرتے ہوئے کہا۔

” اور یہ مشق ظاہر ہے تم نے سڑک پر سے گورتے ہوئے پچارے راہ گیروں پر کی ہوگی عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” ارے نہیں میں نے اس کے لئے خصوصی جمنازیم میں داخلہ لیا تھا جہاں مصنوعی انسان اس مقصد کے لئے رکھے ہوئے تھے تھور نے منتھنے ہوئے کہا اور عمران نے اشبات میں سر بلا دیا۔

” اسے اٹھا کر اندر لے چلی ٹائیگر نے پوچھا۔

” ابھی نہیں - ابھی اندر لگیں کسی کے اثرات موجود ہیں - ہمیں چند

مشت مزید رکنا ہو گا ” عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اشبات میں سر بلا دیا اور پھر چند منٹ بعد وہ بے ہوش روجر کو اٹھانے ہمارت میں داخل ہوئے۔ وہاں چار افراد بے ہوش پڑھے ہوئے تھے۔

” اسے کرسی پر باندھ کر ہوش میں لے آؤ ٹائیگر، ہمزی میک ٹھہرا ساختہ دے گا۔ باقی ساقی میرے ساختہ چلیں گے تاکہ اس روجر سے بات چیت کرنے سے ہمیں اس ہمارت کا تفصیلی جائزہ لیا جاسکے ۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ صفر - تھور کیپن شکیل اور جو یا کے ہمراہ اس کمرے سے نکل کر ہمارت کے دوسرے حصوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس ہمارت کا اوپر والا حصہ تو قطعی ہام ہی ہمارت تھی۔ اس میں آئی خاص بات نہ تھی لیکن جلد ہی انہوں نے لپٹے خصوص انداز میں ہام کرتے ہوئے نیچے بننے ہوئے تھے خانوں کا راستہ تلاش کر لیا اور پھر جب وہ ان تھے خانوں میں داخل ہوئے تو وہاں عجیب و غریب مشیڈ میں دیکھ کر ہی وہ حیران رہ گئے۔ عمران نے تقریباً ہر مشیڈ کا تفصیلی جائزہ بھی لیا۔

” حریت ہے۔ یہ تو اہمیتی جدید ترین مشیڈ ہے لیکن یہ سچھ میں نہیں آرہا کہ اس مشیڈ سے مہماں کیا مقصد حاصل کیا جاتا ہے ۔ عمران نے کہا اور واپس ٹرکیا۔

” کیا آپ اسے چیک کریں کریں گے ۔ صفر نے حریت بھرے لجھے میں کہا کیونکہ عمران نے اپنی عادت کے خلاف اسے صرف نظر وہ سے چیک کیا تھا۔ اسے ہاتھ نہ لگایا تھا۔

اور روجر کے درمیان تعلقات بس اور ماحصلت والے نہیں ہیں بلکہ دوستا نہ ہیں۔ اس طرح روجر کی بات کی تصدیق ہو گئی تھی کہ جیکن اس کا گھر اودست ہے۔

”ہاں کہا تو تھا لیکن ہیلی کا پڑا چانک آؤٹ آف آرڈر ہو گیا ہے۔“ میں نے اسے درست کرنے کی بھی کوشش کی ہے لیکن وہ فوری طور پر درست نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں نے روائی چھٹک ملتوي کر دی ہے تم سناؤ کیا پوزیشن ہے اور ”..... عمران نے بھی اس بارے تکلفا نہ لجئے میں بات کرتے ہوئے جواب دیا۔

”میں نے ابھی نا سکی سے پھر بات کی ہے اس نے جو روپورٹ دی دی ہے اس کے مطابق عمران اور اس کے ساتھیوں کا گروپ ایرپورٹ سے ٹیکسیوں کے ذریعے رابٹ روڈ چینچے وہاں وہ جسیکا سپر سٹور میں کافی درستک رہے اس کے بعد باہر چلے گئے اور پھر اس کے بعد وہ کہاں گے۔ اس کا علم نہیں ہوا۔ نا سکی نے سب ٹیکسی ڈرائیوروں سے بات کی ہے۔ لیکن جس کا سپر سٹور سے نکل کر انہوں نے ٹیکسی ہائز نہیں کی۔ شاید وہ پیدل ہی کہیں نکل گئے ہیں نا سکی نے رو سک کے تمام ہوٹل چیک کر لئے ہیں لیکن وہ کسی ہوٹل میں نہیں چینچے اب صبح اس کا پروگرام ہے کہ وہاں کے دوسرے الیے گروپس کو چیک کرے گا جو خفیہ طور پر راش گاہیں کرائے پر دیتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ کل ہر صورت میں ن کا سراغ مل جائے گا اور ”..... جیکن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”نہیں ہے روجر سے تفصیلی گفتگو ہو جائے کہیں اس چینگ کے پکر میں ہم کسی اور مسئلہ میں نہ پعنیں جائیں۔ بڑی مسئلہ سے تو یہ روجر ہاتھ لگا ہے۔“ عمران نے کہا۔
”ہو سکتا ہے۔ اس مشیزی کا تعلق ہاتھ فیلڈ سے ہو۔“ صدر نے کہا۔

”ہاں ہو تو سکتا ہے۔ اسی لئے تو میں ہے روجر سے بات کرنا چاہتا ہوں۔“ عمران نے جواب دیا اور پھر وہ سب تھے خانوں سے نکل کر اور عمارت میں آگئے۔ ابھی عمران راہداری میں ہی تھا کہ اس کے کنٹوں میں ایک کمرے سے آتی ہوئی ٹرانسیسٹر کال کی مخصوص آواز پڑی اور وہ تیزی سے اس کمرے کی طرف ٹڑ گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک میز اور اس کے عقب میں ایک کرسی پڑی ہوئی تھی۔ میز پر ایک جدید ساخت کا لانگ ریخ ٹرانسیسٹر موجود تھا جس میں سے کال کا شن آ رہا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کا بٹن آن کر دیا۔
”ہیلو ہیلو جیکن کانگ اور۔“ جیکن کی آواز سنائی دی۔
”میں روجر ایٹلنگ یو اور۔“ عمران نے روجر کے لجئے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ارے تم ابھی تک ریلس ہاؤس میں ہو جب کہ میں وہاں جھارا انتظار کر رہا ہوں۔“ تم نے کہا تھا کہ تم ہیلی کا پڑا سوار ہو رہے ہو پھر کیا ہوا اور ”..... دوسری طرف سے جیکن کی آواز سنائی دی اس کا بچہ اہمائی بے تکلفا نہ تھا اور عمران اس لجئے سے ہی سمجھ گیا کہ جیکن

"ڈونٹ وری جیکن۔ میں پوری طرح ہوشیار ہوں اور اینڈ آل۔" عمران نے کہا اور ٹرانسیور آف کر دیا۔

"آواب اطمینان سے اس روجر صاحب کا انٹریو کر لیں۔" - عمران نے واپس دروازے کی طرف مرتے ہوئے کہا۔
لیکن کیا ضروری ہے کہ یہ ہاتھیلڈ کے بارے میں جانتا ہو۔
مفرد نے کہا۔

"اگر یہ بھی نہیں جانتا ہو گا۔ تب بھی اتنا تو بہر حال معلوم ہو جائے گا کہ ہاتھیلڈ نام کی کوئی تنقیب ہے بھی ہی یا نہیں اگر نہ ہوتی تو پھر اس گرانڈ ماسٹر کے خاتمے پر اکتفا کر کے ہم واپس چلے جائیں گے۔"
عمران نے باہر راہداری میں آتے ہوئے کہا اور مفرد اور دوسرے ساتھیوں نے اثبات میں سر ٹلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں روجر۔ ٹائیگر اور ہنزی میک موجود تھے روجر کو ایک کرسی پر باندھا جا چکا تھا۔ لیکن وہ بدستور بے ہوش تھا۔
"باس یہ کسی طرح ہوش میں ہی نہیں آ رہا میں نے اور ہنزی میک دونوں نے کوشش کر دیکھی ہے۔" ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اے اوہ مجھے تو خیال ہی نہیں رہا تھا تھور نے اس کی گردن کو خصوص انداز میں موڑ کر اسے بے ہوش کیا ہے۔ اب اسے اس وقت تک ہوش نہیں آ سکتا جب تک اس کی گردن کا وہ خصوص بل نہ سیدھا کر دیا جائے۔" - عمران نے کہا اور پھر وہ تھور کی طرف مڑا۔

"اے ہوش میں لے ڈھونڈو۔" عمران نے تھور سے مخاطب ہو کر کہا جو، ہوٹ سکیوں، خاموش کھدا کری سے بندھے ہوئے روجر کو دیکھ رہا تھا۔

"اگر دن تو اس کی سبھی کردی گئی ہے پھر یہ ہوش میں کیوں نہیں آ رہا۔" تھور نے آگے بڑھنے کی بجائے قدرے حریت پھرے لجھے میں کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"اسی لئے تو کہتے ہیں کہ جائے استاد خالی است۔" تم نے بے ہوش کرنے والی مشق تو کبھی لیکن ہوش دلانے والی مشق نہیں کی۔" - عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ایک ہاتھ روجر کے سر پر رکھا اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر اس نے روجر کے سر کو ایک جھیلک سے مخصوص انداز میں باائیں طرف کو موڑ کر سیدھا کر دیا۔

"اب دیکھو ہیاں دائیں طرف ہلے یہ جگہ قدرے ابھری ہوئی تھی اب نارمل ہے۔" عمران نے تھور سے مخاطب ہو کر کہا اور تھور نے اثبات میں سر ٹلا دیا۔

"اب اس کا ناک اور نہ بند کرو ٹائیگر اب یہ ہوش میں آجائے گا۔" عمران نے بچھے ہٹ کر سلمنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سر ٹلا ہماہو اور روجر کی طرف بڑھ گیا۔

"صرف جولیا اور ہنزی سیکھیاں رہیں گے باقی تم سب باہر پہرہ دو گے اور باہر موجود اپنی بیپ کو بھی اندر لے آؤ۔ الیمانہ ہو کر رہ سیدھا کر دیا جائے۔" - عمران نے کہا اور پھر وہ تھور کی طرف مڑا۔

چکلی بُرگ میں تک پہنچ جائے اور پھر اس جیپ کا سراغ لگاتا ہوا ہمہاں آ۔
پہنچے - عمران نے کہا اور سارے ساتھی سر ملاتے ہوئے مڑے اور بیرد فی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ صرف جولیا اور ہنزی میک کر سیوں پر بیٹھے رہے۔ نائیگر بھی اس وقت پہنچے ہٹ گیا جب رو جر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تھے اور پھر وہ بھی تیز تیز قدم اٹھاتا ہوئے سے باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد رو جر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ چہلے چند لمحوں تک تو وہ لا شعوری کیفیت میں رہا۔ پھر جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا اس نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھوئے ہونے کی کوشش کی لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے ظاہر ہے وہ صرف کسما کر ہی رہ گیا۔

"کک کون ہو تم"..... اس نے اٹھنے سے مخذولی کا احساس ہوتے ہی سامنے بیٹھے ہوئے عمران۔ جولیا اور ہنزی میک کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کا رد عمل رو جر پر بے حد شدید ہوا۔ اس کے جسم نے اس طرح جھٹکا کھایا تھا کہ جس کرسی پر وہ بیٹھا تھا وہ پہنچے الٹ کر گرتے گرتے پچھی سرو جر کے چہرے کے عضلات بری طرح پھر کرنے لگے تھے اور آنکھیں پھٹ کر کانوں سے جالگی تھیں۔

"مم۔ مم۔ مگر گارو نے تو کہا تھا کہ....."۔ رو جر نے ہکلتے ہوئے کہا اور پھر وہ بات کڑاتے کرتے رگ گیا جیسے اسے سمجھنا آرہی

کہ وہ مزید کیا کہے اور عمران ہنس پڑا۔
وہ کال جو تم نے ہیلی کا پڑ میں انڈا کی تھی وہ گارو کی طرف سے نہیں تھی بلکہ میں نے کی تھی۔ کیونکہ تم ہمارے ہمراں پہنچنے کی ہیلی کا پڑ رہا تھا نظروں کے سامنے سوار ہو کر ٹانگ کی طرف چلے گئے تھے اور ہم نے پاکیشیا سے ہمارا تک پہنچنے کی جو جدوجہد کی تھی وہ ساری بیکار جا رہی تھی اس لئے مجھ پر اُتمہیں واپسی بلوانے کے لئے مجھے گارو جیسی مذہر تر نم اور لاد سے بھری آواز اپنے حلقے سے نکالنی پڑی۔ ولیے یہ آواز کی کشش تھی کہ تم واپس اس طرح پہنچنے چلے آگئے جس پہنچنے کی کوشش کی لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے ظاہر ہے وہ صرف کسما جواب دیا۔

"تم۔ تم نے آواز نکالی، تھی یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی مرد ایسی نسوانی آواز بناسکے اور پھر مجھ سے زیادہ گارو کی آواز اور مجھ کو کون پہچانتا ہو گا۔ نہیں تم یہ سب غلط کہہ رہے ہو۔" رو جر نے پڑے زور شور سے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"چلو اس کا فیصلہ بعد میں کر لیں گے فی الحال تم سے ضروری باتیں ہو جانی چاہیں"..... عمران نے کہا۔

"ضروری باتیں۔ کیسے ضروری باتیں"..... رو جر نے چونک کر کہا۔

"تمہاری تنظیم گرانڈ اسٹر نے پاکیشیا میں خوفناک تخریب کاری کی ہے۔ ہمارے ایک وزیر کو قتل کیا۔ اتنا اہم سپاٹس پر جباہی

بیانی اور ہمارے ذیفنس سسٹم کی نقل حاصل کر کے تم نے پاکیشیا کے ذیفنس کو مغلوق کر دینے کی اہتمائی ہولناک کوشش کی ایسی کوشش کہ جس سے پاکیشیا کی سلامتی اور آزادی کو شدید خطرات لاحق ہو سکتے تھے۔..... عمران کا بچہ یکفت اہتمائی سنجیدہ ہو گیا تھا اس کے ہمراہ پر ایسی سنجیدگی طاری ہو گئی تھی کہ جسے وہ گوشت پوسٹ کی بجائے پتھر کا بنا ہوا ہو۔

جنہیں سب کچھ بھے سے ہٹپٹے گرانڈ ماسٹر لارین نے کیا تھا اور لارین کو اس کی سزا دے دی گئی ہے۔ اسے اس جرم میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس میں گرانڈ ماسٹر تنظیم کا کوئی تعلق نہ تھا۔ یہ لارین کی ذاتی سازش تھی۔ گرانڈ ماسٹر تو اسکے کی سکنگ کرتا ہے اور اس نے کبھی پاکیشیا میں کام ہی نہیں کیا۔..... روجرنے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کس نے دی ہے لارین کو سزا۔..... عمران نے ہونٹ چلاتے ہوئے اسی پتھریلے لمحے میں کہا۔

”ہیڈ کوارٹر نے بگ بانے۔ میں بچہ رہا ہوں لارین نے تنظیم سے ہٹ کر یہ کام بک کیا تھا اسے اس کی سزا مل گئی ہے۔ روجر نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہیڈ کوارٹر کو کیا ضرورت تھی اسے سزا دینے کی۔ جب لارین نے مشن پر ایسوس طور پر حاصل کیا تھا تو اس کی ناکامی کا ذمہ دار بھی وہ خود تھا۔ ہیڈ کوارٹر کا کوئی مشن ناکام ہوتا تو اسے سزا دی جا سکتی تھی۔ دیکھو رو جراس وقت سہماں دور دور تک تمہارا کوئی حمایت موجود نہیں

ہے اور نہ کوئی سہماں تمہاری مدد کے لئے آسکتا ہے۔ کیونکہ جیکن نے بھی ٹرانسیسٹر کال کی تھی میں نے تمہاری آواز میں اسے مطمئن کر دیا ہے کہ ہیلی کا پڑیں پیدا ہے۔ نے والی اچانک خرابی کی وجہ سے تم آج موت ٹاگ نہیں آسکتے اور اگر کوئی آبھی جائے تو باہر موجود میرے ساتھی ان بے منثے کی پوری پوری صلاحیت رکھتے ہیں اور تم ایک بہت بڑی تنظیم کے چیف، اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہارے ساتھ میں وہ سلوک کروں جو عامہ مجرموں اور بھننوں سے کیا جاتا ہے اس لئے تمہارے حق میں یہی ہتر ہے کہ تم مجھے بچ بچ بنا دو کہ کیا واقعی گرانڈ ماسٹر نے میرے ملک میں یہ تخریب کاری کی تھی یا پھر کسی اور کے اشارے پر کی گئی تھی لا اس بات کا مجھے بھی علم ہے کہ گرانڈ ماسٹر کا جھلے چیف لارین تھا۔ اس موت کے بعد تم چیف بنے ہو لیکن میں اصل بات جانتا چاہتا ہوں کہ لارین کو کیون ہلاک کیا گیا ہے۔

” عمران نے اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”علی عمران میں ایکریہ باکی ایک سرکاری بھنسی سے متعلق رہا ہوں۔ جیکن بھی میرے ساتھ رہا ہے اس لئے میں اور جیکن تمہارے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں کہ تم دنیا کے اہتمائی فیں۔ اہتمائی فحال اور خطرناک بجنت ہو اور یہی وجہ تھی کہ جب ہمیں تمہاری ٹاگ آمد کا پتہ چلا۔ ہم نے فوری طور پر تم پر حمد کرنے کی پلاتنگ کی ہم اس پلاتنگ پر مطمئن تھے۔ لیکن بعد میں جو حالات سامنے آئے اس سے ہمیں تمہارے بارے میں سنی ہوئی اور پڑھی ہوئی

بکالوں پر اور زیادہ یقین آگیا میں ہہاں اکر چھپا بھی اسی لئے تھا تاکہ تم سے نکراؤ نہ ہو سکے۔ لیکن اس کے باوجود تم حیرت انگریز طور پر ہہاں پہنچ گئے ہو۔ اس لئے میں جانتا ہوں کہ تم سے جھوٹ بولنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یقین کرو کہ میں نے تمہیں جو کچھ بھی بتایا ہے وہی درست رو جرنے جواب دیتے ہوئے کہا۔

لیکن اس سے میرے سوال کا جواب نہیں ملتا کہ جب میرے ملک کے خلاف مشن لاریجن کا رائے یورسٹ تھا تو پھر اس کی ناکامی کی سزا اسے ہیڈ کوارٹر نے کیوں دی۔ عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”اس نے ہیڈ کوارٹر کے احکامات کی خلاف ورزی کی تھی۔ اس نے ہیڈ کوارٹر کو اوپن کر دیا ہے۔ اسی لئے اسے مزرا دی گئی ہے۔ رو جرنے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کسے اوپن کر دیا تھا۔ ذرا تفصیل سے سمجھاؤ۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”میں کوئی تفصیل نہیں بتا سکتا وہی سزا مجھے بھی مل جائے گی جو لارین کو ملی ہے۔ رو جرنے کہا۔

”ہیڈ کوارٹر کو اوپن کرنے سے تمہارا عطلب اگر ہاتھ فیلڈ کا نام اوپن کرنے سے ہے تو اس سے ایسا کون سافر ق پڑتا ہے کہ ہیڈ کوارٹر اپنی تنظیم کے چیف کو اتنی بڑی مزرا دے دے۔ دیکھو رو جر آخری بار کہہ رہا ہوں کہ جوچ ہے وہ بتا دو۔ عمران نے آگے کی طرف بھکتے ہوئے کہا۔

”فرق پڑتا ہے تم نہیں، مجھے سے بہت فرق پڑتا ہے۔ پوری دنیا میں کوئی اس نام کو نہیں جانتا۔ رو جرنے کہا۔

”کیسے نہیں جانتا جو اگ وہاں پا کیشیا میں کام کرنے گئے تھے وہ سب یہ نام جانتے تھے۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”سہی تو لارین سے غلطی ہوئی تھی اس نے پی دن سیکشن کو اس مشن پر استعمال کیا تھا۔ اپنے دن سیکشن براہ راست ہاتھ فیلڈ کا ہی خفیہ سیکشن تھا۔ اسی سے تو ساری بات بگوئی تھی اگر وہ گرانڈ ماسٹر کا کوئی سیکشن استعمال کرنا تو مشن ناکام ہو جائیے کے باوجود یہ نام سامنے نہ آتا۔ میں نے لارین کو بھت کھاتا تھا لیکن وہ شفعت اپنی صدی تھا اپنی بات پر از بخ ہے۔ رو جرنے تیر تیر لمحے میں کہا۔

”چلواب مزید کھل کر مذاکرات کر لیتے ہیں۔ اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ ہاتھ فیلڈ بہر حال یک تنظیم ہے جس کا ہیڈ کوارٹر بھی ہے اور اس کا بگ باش بھی ہے۔ اور یہ تنظیم اپنے آپ کو فی الحال پوری دنیا میں خفیہ رکھ رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ کسی ایسے کام میں مصروف ہے جس کے مکمل ہونے سے ہٹلے وہ اپنے آپ کو اوپن نہیں کرنا چاہتی۔ بتاؤ کون سماں ہے وہ۔ عمران نے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ اور یقین جانو مجھے کیا کسی کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔ رو جرنے کہا تو عمران اس کے لمحے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ بھی بول رہا ہے۔

اب تم کہو گے کہ تمہیں اس کے ہیڈ کو اڑ کا بھی علم نہیں ہے۔“
مران نے قدرے خصلیے لجئے میں کہا۔
”یہ بھی درست ہے۔ واقعی مجھے تو کیا کسی کو بھی علم نہیں ہے۔
لارین کو بھی نہ تھا۔ گرانڈ ماسٹر تنظیم ہاتھ فیلڈ نے ہی قائم کی ہے اور
نچانے ایسی کتنی اور تنظیمیں اس نے قائم کی ہوں گی۔ ہمارا اس سے
لعلکھ صرف استاد ہے کہ چیف کو وہ تعینات کرتے ہیں اور بس۔ گرانڈ
ماسٹر کاروبار کرنے اور اپنی تنظیم کو صد تک مکمل طور پر آزاد ہے صرف
کاروبار میں جو منافع ہوتا ہے اس کا بیس فیصد حصہ ہاتھ فیلڈ کو چلا جاتا
ہے اور اپنے کے ملکی تنظیم کے ایک بینک میں خفیہ اکاؤنٹ
میں جو ہے۔ اس کا اسٹاف ہے اسیں اور اس رقم کے ساتھ ہی
سالانہ ہر ہائی جمع ہو جاتی ہے۔ البتہ بخود ہمارے پاس
لئے ہمیں ہاتھ فیلڈ سے کہنا پڑتا ہے اور مشیزی خود بخود ہمارے پاس
میغنا جاتی ہے تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ کاروبار کر کے زیادہ سے زیادہ
منافع حاصل کر سکیں۔“..... رو جرنے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”تم ہاتھ فیلڈ کے ہیڈ کو اڑ سے کیسے رابطہ کرتے ہو۔“ مران
نے پوچھا۔

مختنون تک ہیڈ کو اڑ بات ہو سکتی ہے۔ اس لئے فون کے نیچے ایک
بٹن دبادیا جاتا ہے اور رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔ یہ مشین اور فون ہیڈ
کو اڑ کی طرف سے ہی بھروسی گئی تھی۔ دیسے ہیڈ کو اڑ چاہے تو کسی
بھی عام فون پر ہم سے رابطہ قائم کر سکتا ہے۔ اس کے لئے کسی مشین
یا خصوصی فون کی ضرورت نہیں ہے۔ رو جرنے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

”یہ مشین کوئی مخصوص قسم کا نہیں ہے۔“..... مران نے
پوچھا۔

”نہیں اہتاںی بھیڈہ مشین ہے۔ اس کی ساخت سے میں ہی سمجھا
ہوں کہ اس سے رابطہ کسی خاص سیلیاٹ سے ہو جاتا ہے ایسے
سیلیاٹ سے جس کا علم تایید ابھی دنیا میں کسی کو نہیں ہے۔“ رو جر
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”چہارا مطلب ہے کہ کسی کو یہ علم نہیں ہے کہ ہاتھ فیلڈ کا ہیڈ
کو اڑ کہاں ہے۔ وہ کیا رہی ہے۔ اس کا گب باس کون ہے۔“
مران نے ہونٹ پختے ہوئے کہا۔

”ہاں میں کوئی بھاڑا ہوں۔“..... رو جرنے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سنو کیا تم میرے ساتھ ناگ لپنے ہیڈ کو اڑ پہنچ کر مجھے وہ مشین
دکھا سکتے ہو جس سے ہاتھ فیلڈ سے رابطہ ہوتا ہے۔“..... مران نے
کہا۔

”میں درست کہہ رہا ہوں کہ اس سے تمہیں کچھ پتہ نہ چلے گا اور میں
مشین۔“

”ناگ میں گرانڈ ماسٹر کے ہیڈ گواڑ میں ایک ایسی مشین موجود
ہے جسے مخصوص انداز میں آپریٹ کیا جاتا ہے اور اس کے بعد نیلے
رنگ ہیں فون ہے۔ جس کے ساتھ کوئی تار نہیں ہے اور نہ کوئی
ٹھیک ہیں۔ اس مشین کو آپریٹ کیا جائے تو اس فون پر بھروسیں

کریں۔ لیکن اب چونکہ کوئی اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اس لئے اس کے پیچھے بھاگنا فضول ہے اور گرانڈ ماسٹر کی تباہی کا آغاز اس کے چیف سے شروع کیا جا سکتا ہے۔ عمران نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے اتنائی سرد لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بھاری روپالور نکال لیا۔ اس کے پھرے پر اور آنکھوں میں اہتماد رجے کی سرد مری خود کر آئی تھی۔

”تھارے خاتمے کے بعد یہ عمارت میں اس تمام مشینی کے تباہ کر دی جائے گی اس کے بعد ہم ناگ واپس جائیں گے پھر گاربو۔ جیکس۔ تھارا ہیڈ کوارٹر سب ختم کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد گرانڈ ماسٹر سے تعلق رکھنے والے ہر فرد اخاتمہ اور آخر میں اس کے اسلو کے تمام سور ڈاستامیٹ سے اڑا دیتے جائیں گے۔ عمران نے روپالور کا میگزین کھول کر لاشوری انداز میں اسے چیک کرتے ہوئے اسی طرح سرد لمحے میں کہا اور پھر ایک جھٹکے سے اس نے میگزین پند کیا اور روپالور کا رخ کری پر بن ھے پیشے روپر جو کی پیشانی کی طرف کر دیا۔

”رک جاؤ رک جاؤ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو ویسا کہ بھی لو گے۔ رک، جاؤ۔ سنوا گر تمہیں ہاتھ فیلڈ کے بارے میں ایک خاص شپ دے دی جائے تو کیا تم مجھے اور گرانڈ ماسٹر تنظیم کو معاف کر سکتے ہو۔ روپر نے بوکھلائے ہوئے لمحے میں کہا۔

”بشرطیکہ شپ واقعی ایسی ہو کہ جسے خاص کہا جاسکے۔ عمران نے اسی طرح سرد لمحے میں کہا۔

میں تمہیں وہاں لے گیا تو ہیڈ کوارٹر کو اس کی اطلاع مل جائے گی۔

”تجھے پھر بھی وہی نکھلے گا کہ میں ہلاک کر دیا جاؤں گا۔ روپر نے جواب دیا۔

”یہاں اس عمارت کے نیچے جو مشینی موجود ہے وہ کس کام کے لئے ہے۔ عمران نے پوچھا تو روپر جو اختیار چونک پڑا۔

”تو تم تھہ خانوں تک بھی پہنچ گئے ہو۔ بہر حال یہ مشینی بھی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتے کے لئے تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی ان میں سے ایک مشین ایک خفیہ تنظیم درلاڈ سکرینگ سٹری سے رابطہ کے لئے ہے ایک مشین گرانڈ ماسٹر کے اسلو کی سپلائی کو چیک کرنے کے لئے ہے۔ تیسرا مشین ان سورز کو چیک کرتی ہے جہاں گرانڈ ماسٹر کا اسلو سور کیا جاتا ہے۔ اسی طرح جو تھی مشین گرانڈ ماسٹر پوری تنظیم کی سرگرمیوں کا ریکارڈ خود بخود رکھتی رہتی ہے۔ یہ ہے ان مشینوں کی اصلیت۔ ان میں سے اس مشین کو بوقت ضرورت چلانا بہت سہ بھی ہے۔ جس کا تعلق درلاڈ سکرینگ سٹری سے ہے۔ باقی خود بخود کام کرتی رہتی ہیں۔ روپر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”او۔ کے پھر یہی تیجہ نکلا کہ پاکیشیا کے خلاف تحریک کاری کے لئے گرانڈ ماسٹر استعمال ہوئی ہے۔ اس لئے گرانڈ ماسٹر کا خاتمہ بالآخر کر دیا جائے۔ میں اس لئے تم سے ہاتھ فیلڈ کے بارے میں پوچھ رہا تھا کہ اگر ہاتھ فیلڈ اس میں ملوث ہے تو پھر ہمیں گرانڈ ماسٹر کے خلاف کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ہم براہ راست ہاتھ فیلڈ کے خلاف کام

ہمہلے وعدہ کرو۔۔۔ روجرنے کہا۔

”کیا تم میرے وعدے پر یقین کر لو گے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہاں مجھے معلوم ہے کہ تم جو وعدہ کرتے ہو اسے پورا کرتے ہو۔۔۔

روجر نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ وعدہ کہ اگر تمہاری بپ خاص ہوئی اور اس سے ہاتھ فیلڈ کے خلاف کام کا کوئی درست کیلو مل گیا تو گرانڈ ماسٹر تنظیم کا خاتمه میرے ہاتھوں نہیں ہو گا۔۔۔ عمران نے اسی طرح سخیہ مجھے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے تمہارے وعدے پر اعتماد ہے۔ یہ تمہیں ہاتھ فیلڈ کے بارے میں ایک خاص راز بتاتا ہوں۔ یہ راز اس دنیا میں سوائے میرے اور کوئی نہیں جانتا اور اگر ہاتھ فیلڈ کو اس کا تپہ چل جائے کہ میں اس راز سے واقف ہوں تو وہ مجھے دوسرا سانس لینے کی بھی سہلت نہ دے اور میں یہ راز مجبور ہو کر تمہیں بتا رہا ہوں۔۔۔ روجر نے کہنا شروع کیا۔

”تمہید مت باندھو روج صاف اور سیدھی بات کرو۔۔۔ عمران نے سرد مجھے میں کہا۔

”ہاتھ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر بھیرہ ناروے میں واقع شیٹ لینڈ کے جنگروں میں سے کسی ایک پر ہے اور ہاتھ فیلڈ پوری دنیا کو فتح کرنے کی غرض سے لپٹے ہیڈ کوارٹر میں ایسی لہجاد کرنے میں مصروف ہے جس کا تعلق سورج کی شہادوں سے ہے۔ بس میں یہی کچھ بتا سکتا ہوں۔“

روجر نے کہا۔۔۔

”تمہیں کہیے معلوم ہوا کہ ہیڈ کوارٹر شیٹ لینڈ کے جنگروں میں سے کسی ایک پر ہے۔۔۔ عمران نے سپاٹ لجھے میں پوچھا۔

”میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں ملارین جب گرانڈ ماسٹر تھا اور میں میں لیبارٹری انچارج تھا ذا ایک بارہیڈ کوارٹر سے ڈیماند بھیجی گئی کہ ناڈا کے ایک اہتمامی مشہور ساتھدان ڈاکٹر رولف کو اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر بھجوایا جائے۔ اس کے لئے ہیڈ کوارٹر نے ایک خصوصی پلاتنگ کی تھی ڈاکٹر رولف کو بے ہوش کر کے اس کے ہمراہ پرالیہا میک اپ کیا گیا تھا کہ جن سے وہ لاش محسوس ہوا اور پھر اس لاش کو ایک عام سے تابوت میں ڈال کر ہوائی جہاز کے ذریعے سو یوں بھجنے کا کہا گیا۔ جہاں سے ہیڈ کوارٹر کے آدمی اسے وصول کر لیں گے چنانچہ لارین نے یہ مشن میرے اور جیکسن کے سپرد کر دیا۔ ہم نے ڈاکٹر رولف کو اغوا کیا اور پھر ہیڈ کوارٹر کی ہدایات کے مطابق انہیں اسی طرح لاش ظاہر کر کے خصوصی تابوت میں ڈال کر عام فلاںڈ پر سو یوں روانہ کر دیا گیا۔ ابھن میرے دل میں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جلنے کے لئے بھس۔ وجود تھا اور یہ اہتمامی نا اور موقع تھا اس لئے میں نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور سو یوں میں لپٹے ایک دوست کو خاص طور پر اس کام پر تعینات کیا کہ وہ اس تابوت کے سو یوں ہمچنے پر اس بات کی نگرانی کرے کہ انہیں کون لوگ وصول کرتے ہیں اور کہاں لے جاتے ہیں۔ اس دوست نے مجھے جو اطلاع دی اس کے

تابوت کو قبر سے نکلنے اور جہاز تک پہنچانے والے مقامی گروہ کے تمام ممبرز بھی فائرنگ کے ذریعے ہلاک کر دیئے گئے اور سب سے اہم بات یہ کہ چند روز بعد ہیڈ کوارٹر سے لارین کا باقاعدہ شکریہ اور کیا گیا کہ اس نے ہیڈ کوارٹر کی ہائی ایکٹ کے مطابق ڈاکٹر رووف کو ہیڈ کوارٹر صحیح سلامت بھجوایا ہے۔ اس طرح یہ بات طے ہو گئی کہ یہ سب کچھ ایک خصوصی پلاتنگ کے تحت کیا گیا اور یہ ہیڈ کوارٹر شیٹ لینڈ کے چھردوں میں سے کسی ایک پر موجود ہے اس کے علاوہ ڈاکٹر رووف کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ ڈاکٹر رووف سورج کی شعاعوں پر کی جانے والی تحقیق پر اتحاری کا درجہ رکھتے تھے اور ان کی اس طرح پر اسرار گشیدگی پر ہمہ نادا میں کافی عرصے تک بھونچال سا پیدا ہوتا رہا لیکن بہر حال پھر یہ سب کچھ ختم ہو گیا اور تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ میں نے اس خطرے کے پیش اظہر کہ کہیں سویڈن میں موجود میرے اس دوست کی وجہ سے کسی طرح ہیڈ کوارٹر کو یہ اطلاع نہ مل جائے کہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں باسوی کی گئی ہے میں نے لپنے دوست کو ہمہ دعوت دے کر بلا یا اور پھر اسے ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک کر دیا اس طرح آج تک کسی کو یہ بات معلوم نہ ہو سکی کہ میں نے کیا معلوم کرایا ہے آج تم ہمیں دی ہو جئے میں یہ سب کچھ اس نے بتا رہا ہوں کہ اگر میری زندگی نہ ہی تو پھر مجھے کسی ہاتھ فیلڈ یا اس کے ہیڈ کوارٹر سے کیا دلپی باقی رہ سکتی ہے۔ رو جرنے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

مطابق اس تابوت کو سویڈن ایرپورٹ سے وصول کرنے والے سویڈن کی ایک مشہور گورکن کمپنی کے معاونتے تھے۔ جہنوں نے باقاعدہ اسے سویڈن کے ساحلی شہر کولا کے قبرستان میں دفن کر دیا وہاں اس لاش کے باقاعدہ وارثان اور کولا شہر کے چند معززین بھی تدفین میں شامل ہوئے ہی ظاہر کیا گیا تھا کہ یہ لاش کولا کے رہنے والے ایک بڑنس میں کی ہے جو نادا میں بڑنس کرتا تھا لیکن چونکہ میں اپنے اس دوست کو یہ بتا چکا تھا کہ تابوت میں وصل لاش نہیں ہے بلکہ زندہ آدمی ہے۔ اس نے اس نے نگرانی جاری رکھی اور پھر اس نے چیک کر لیا کہ رات کو ساتھ والی قبر کھو دکر اندر سے ہی تابوت نکالا گیا اور اسے ایک بند بادی کی دیگن میں لاد کر ساحل پر موجود ایک مال بردار جہاز تک پہنچا دیا گیا میرے دوست نے اس جہاز کی منزل کا تپہ چلایا تو اسے معلوم ہوا کہ اس جہاز کی منزل گریٹ لینڈ ہے۔ جہاز تابوت پہنچتے ہی فور اروات ہو گیا مگر اسی رات یہ اطلاع بھی مل گئی کہ جہاز بھٹک کر شیٹ لینڈ کے طوفانی جریروں کی طرف چلا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ تباہ ہو گیا اور پھر اس کا تباہ شدہ ذھانچہ بھی تلاش کر لیا گیا اس جہاز پر فولاد لوڈ تھا یہ فولاد بھی سمندر کی تہہ میں موجود تھا لیکن نہ ہی اس تابوت کا تپہ چل سکا اور نہ ہی اس کا کوئی ٹوٹا ہوا حصہ مل سکا اس اطلاع کے بعد میں سمجھ گیا کہ تابوت کو شیٹ لینڈ کے ان خطرناک اور طوفانی جریروں میں سے کسی جگہ اتارا گیا ہو گا اور پھر اسے خفیہ رکھنے کے لئے جہاز کو تباہ کر دیا گیا۔ بعد میں یہ بھی تپہ چلا تو

گذ۔ تم نے خاصا کلیو دیا ہے۔ بشرطیکہ یہ تمہارے ذہن کی اختیاع نہ ہو۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” ذہن کی اختیاع کیا مطلب ہیں نے سچھ بات کی ہے روجر نے چونک کر کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

” روجر تم نے واقعی اپنی زندگی بچانے کے لئے ایک قابل قبول کہانی گھری ہے اور پھر خود ہی اس کے سب کرداروں کو بھی ختم کر دیا ہے تاکہ تمہاری اس کہانی کی چینگ نہ کی جاسکے۔ لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں کہ تمہاری اس کہانی میں چندالیے پواست موجود ہیں جو اس ساری کہانی کو واضح طور پر من گھرت ظاہر کر رہے ہیں۔ ہملا پواست تو یہ ہے شیٹ لینڈ کے جیرے کی زمانے میں طوفانی اور غیر آباد کچھے جاتے تھے۔ آج سے تقریباً ہیں پچیس سال ہملا کی بات ہے۔

لیکن اب شیٹ لینڈ کے ان جیروں پر گرد لینڈ نے اپنی نوج کے مراکز قائم کئے ہوئے ہیں اور اب گرد لینڈ سے فوج وہاں آتی جاتی رہتی ہے اور یہ بھی بتاؤں کہ شیٹ لینڈ پر انا نام تھا۔ اب ان جیروں کو جاری آئی لینڈ کہا جاتا ہے۔ یقیناً تم جس زمانے میں ایکریمیا کی خفیہ ہجنسی سے متعلق رہے ہو۔ اس دور میں شیٹ لینڈ کے بارے میں جہیں علم ہوا ہو گا۔ اس لئے تم نے وہی نام لے دیا۔ دوسرا پواست یہ ہے کہ سو یڈن میں فولاد بنانے کی صنعت سرے سے ہے، یہی نہیں۔ نہ آج اور نہ ہملا کبھی تھی۔ سو یڈن فولاد کے لئے ہمیشہ سے گرد لینڈ کا علاج رہا ہے۔ اس لئے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ سو یڈن سے فولاد بردار

جہاز گرد لینڈ جائے۔ ان تم یہ کہتے کہ گرد لینڈ سے مال بردار جہاز فولاد لے کر سو یڈن بارہا تھا تو تمہاری بات درست ہو سکتی تھی۔ تیسری بات یہ کہ عام فلاست سے اگر تابوت ناڈا سے سو یڈن بھجوایا جائے تو راستے میں تقریباً ایک سو پواست پر اسے مشیات چیک کرنے کے لئے خصوصی مشینوں سے چیک کیا جائے گا۔ کیونکہ مشیات فروشوں کا کسی زمانے میں یہ کاروبار رہا تھا کہ وہ انسانی لاٹوں کے اندر مشیات بھر کر اسی طرح اسے سمجھ کرتے تھے۔ تب سے لاٹوں اور تابوتوں کو خاص طور پر چیک کرنے کا بین الاقوامی قانون بنایا گیا تھا اور یہ قانون آج کا نہیں ہے، بیس سال ہملا کا ہے اور بھی بتاؤں یا لئے ہی پواست کافی ہیں۔ عمران نے پواست بتاتے ہوئے جواب دیا تو روجر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس کا ہمہ ہونتوں جسمیاً ہو گیا تھا۔

” یہ یہ۔ تم ہو کچھ کہہ رہے ہو یہ کہے ممکن ہے۔ میں نے بالکل درست کہا ہے۔ سو فیصد درست کہا ہے۔ روجر نے ایک ایک کر کہا۔

” تو پھر میرے پواست کو غلط ثابت کر دو۔ عمران نے جواب دیا۔

” مم۔ مم کیا کہہ سکتا ہوں۔ ٹھیک ہے۔ ہلاک کر دو مجھے اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ روجر نے یہ لکھت اہتمامی مایوسانہ لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گردن جھکا۔

"ایسی اداکاری سے مجھے متأثر نہ کر درود میں خود اس سے بھی اچھی اور متأثر کن اداکاری کر لیتا ہوں۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اصل بات اگلی دو۔ اب بھی وقت ہے۔ پھر یہ وقت تمہارے ہاتھ سے نکل جائے گا۔..... عمران کا ہجہ یقینت سرد ہو گیا۔

"تم۔ تم سے جیتنا ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن۔ آئی۔ ایم۔ سوری عمران میں نے واقعی تمہیں ڈاچ دینے کی کوشش کی تھی لیکن میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ اصل بات یہی ہے کہ مجھے ہاتھ فیلانہ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ ہاں ایک آدمی کو پوری دنیا میں اس کا علم ہو سکتا ہے اور وہ ہے ڈاکٹر روالف۔ اگر تم اسے تلاش کر سکو۔ کیونکہ ڈاکٹر روالف کو واقعی اخوا کیا گیا تھا اور اسے ایک چار ٹڑڑ طیارے کے ذریعے ہبھاں سے ایکری بیماروانہ کیا گیا تھا۔ بس۔

اس کے بعد کیا، ہوا۔ مجھے اس کا علم نہیں ہے۔..... رووجہ نے کہا۔

"اب تم نے سچ بولا ہے۔ رووجہ کیونکہ ڈاکٹر روالف بین الاقوامی شہرت کا مالک ساتھیان تھا اور آج سے چار پانچ سال قابل اسے واقعی اخوا کیا گیا تھا اور پھر بین الاقوامی طور پر بھی اس کی تلاش کی گئی تھی لیکن وہ دستیاب نہ ہو سکا تھا اور آج تک دستیاب نہیں ہو سکا۔

تمہارے اس سچ پر میں تمہیں چھوڑ سکتا ہوں۔ لیکن تمہاری تنظیم گرانٹ ماسٹر کا خاتمه بہر حال ضرور ہو گا۔..... عمران نے کہا اور مذکور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

[گارو کے حسین و جبز ہرے پر اس وقت شدید ترین پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ ایک خوبصورت اور دلکش انداز میں سجائے گئے کمرے میں انتہائی۔ بے چینی کے عالم میں ٹھہر رہی تھی۔ اس کی نظریں بار بار میز پر رکھے ہوئے شیلی فون کی طرف جاتیں اور ایک بار پھر وہ بے چینی کے عالم میں ٹھہننا شروع کر دیتی۔ وہ بار بار منہیں بھیختی اور بار بار کھوتی تھی۔ پھر اچانک شیلی فون کی گھنٹی نجاشی اور گارو نے اس طرح جھپٹ کر رسیور انٹھا لیا جیسے اسے خطرہ ہو کہ اگر اسے رسیور انٹھانے میں یک لمحے کی بھی درد ہو گئی تو اس پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔]

میں گارو سپیلنگ۔..... گارو نے تیز لمحے میں کہا۔

"ہنیز بول رہا ہوں مادام۔..... دوسری طرف سے ایک مودباد آواز سنائی دی۔

دروازے پر دستک ہوئی تو گاربوچونک کر سیدھی ہو گئی۔

”لیں کم ان“..... گاربو نے بخت لمحے میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بند پیکٹ تھا۔ اس نے پیکٹ گاربو کے سامنے میز رکھا اور سلام کر کے واپس چلا گیا۔ جیسے ہی اس کے عقب میں دروازہ بند ہوا گاربو نے جھپٹ کر وہ پیکٹ اٹھا با اور اسے کھونا شروع کر دیا۔ پیکٹ کے اندر مائیکرو فلم روں موجود تھا۔ اس نے میز کی سب سے نجی دواز کھولی اور اس کے اندر سے ایک بعدید ساخت کامائیکرو فلم پرو جیکٹ نکال کر اس نے میز رکھا اور پھر پیکٹ سے لٹکنے والی فلم اس نے اس پرو جیکٹ میں فیڈ کی اور پھر پرو جیکٹ، بن دبائے شروع کر دیئے۔ پرو جیکٹ پر ایک سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بخشنے لگ گیا۔ گاربو نے ایک اور بن دبایا تو سامنے دیوار پر بیس انچ چوڑائی کی سکرین روشن ہوئی اور گاربو کی نظریں اس سکرین پر جھیلے تو مختلف جھماکے سے ہوتے رہے۔ پھر ایک پرائیویٹ ایرپورٹ کا منظر ابھر آیا وہاں ایک بڑا طیارہ موج د تھا۔ پھر ایک دیگن طیارے کے قریب آکر رکی اور اس میں سے پانچ مرد اور ایک عورت باہر نکلے اور تیزی سے طیارے میں سوار ہو گئے۔ گاربو نے ہاتھ بڑھا کر پرو جیکٹ کا ایک بن دبایا تو منظر ساکت ہو گیا۔ منظر میں طیارے کی سری ہیوں پر ایک قطار کی صورت میں ایک، عورت اور پانچ مرد اور جارہے تھے گاربو نے ایک اور بن دبایا تو سکرین پر ان افراد کا کلو زاپ دکھائی دیئے لگا۔ یہ جسمانی طور پر بے حد تھک گئی ہو۔ تقریباً دس منٹ بعد کمرے کے

”بولو۔ جلدی بتاؤ کیا پورٹ ہے“..... گاربو نے حلق کے بل جھکھتے ہوئے کہا۔

”کام ہو گیا ہے۔ مادام آپ کے دشمنوں کے جسم لاکھوں نکڑوں کی صورت میں سمندر پر تیر رہے ہیں“..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”اوہ گڑ۔ لیکن کیا اس کی فلم تیار کی گئی ہے“..... گاربو نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
”لیں مادام ابھی تھوڑی دیر بعد وہ آپ کے کاؤنٹر پر ہنچ جائے گی۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ۔ کے باقی باقی فلم دیکھو کر ہوں گی۔“..... گاربو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور ساتھ پڑے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا۔

”لیں مادام۔“..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
”پیشہ کاؤنٹر پر کہہ دو کہ جیسے ہی ہنسی کا ادمی فلم وہاں دے جائے فلم فوری طور پر مجھے ہہچا دی جائے فوری بغیر ایک لمحہ ضائع کیے۔“ گاربو نے تیز لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ کر وہ میز کے پیچے موجود آرام کری پر اس طرح ڈھیر ہو گئی جیسے ملبوں کا سفر طے کر کے اب منزل پر پہنچی ہو۔ اس نے کری کی پشت سے سرناک کر آنکھیں بند کر لیں اور اس طرح لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے جیسے ذہنی اور جسمانی طور پر بے حد تھک گئی ہو۔ تقریباً دس منٹ بعد کمرے کے

حورت اور مرد سب مقامی تھے گاربو نے میز کی سب سے اوپر والی دراز کھوئی اور اس میں سے ایک پیکٹ نکال کر اس نے اس میں سے ایک تصویر باہر نکال لی۔ یہ تصویر ایک ہوٹل کے ہال کی تھی جس میں ایک میز کے گرد ایک عورت اور پانچ مرد بیٹھے ہوئے کھانا کھانے میں صرف تھے گاربو نے ان چہروں کو خور سے دیکھا اور پھر اس نے سکرین پر نظر آنے والے منظر میں موجود افراد کو اس تصویر کے چہروں کی مدد سے شاخت کرنا شروع کر دیا اور جلد لمحوں بعد ہی اس کے چہرے پر صرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ میز کے گرد بیٹھے ہوئے افراد اور طیارے پر چڑھنے والے افراد ایک ہی تھے..... گاربو نے ایک طویل سانس لیا اور ہاتھ بڑھا کر پروجیکٹ کے دو تین بیٹھے کے بعد دیگرے پر میں کیے تو سکرین پر نظر آنے والے افراد تیزی سے طیارے میں سوار ہو گئے۔ سریعی ہشائی گئی اور طیارے کا دروازہ بند ہو گیا۔ طیارے کی سائیڈ پر موجود کمپنی کا نام اور طیارے کا نمبر وغیرہ پوری وضاحت سے نظر آرہا تھا۔ طیارہ حرکت میں آیا اور پھر رن دے پر دوڑتا ہوا چند لمحوں بعد ہی فضائیں بلند ہو گیا۔ گودہ چھوٹا نظر آنے لگ گیا تھا لیکن بہر حال سکرین پر موجود تھا۔ وہ مزید چھوٹا ہو گیا اور جلد لمحوں بعد سکرین پر ایک نقطے جیسا نظر آنے لگا لیکن پھر یکخت طیارہ بڑا نظر آنے لگ گیا اور گاربو سمجھ گئی کہ فلم بنانے والے نے زیادہ پاور فل زوم لنز کیسے پر لگا دیا ہے طیارہ ایک بار پھر چھوٹا نظر آنے لگ گیا تھا اب نیچے پھیلا ہوا سمندر واسخ طور پر نظر آرہا تھا پھر اچانک طیارے میں

شعلہ نظر آیا اور پلک جھپکے۔ میں پورا طیارہ شعلے کا روپ دھار گیا اور اس کے پر زے فضائیں پھیلیں نظر آئے۔ شعلہ بھلی کی سی تیزی سے سمندر میں گرنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے طیارے کا ڈھانچہ سمندر کے اندر غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی سکرین سپاٹ ہو گئی۔ گاربو نے اطمینان کا ایک طویل۔ انس لیا اور پروجیکٹ کو آف کر کے اس نے اسے میز کی سب سے نکلی۔ راز میں رکھا اور پھر میز پر پڑی ہوئی تصویر کو اٹھا کر اس نے واپس لفا۔ فی میں ڈالا اور لفافہ میز کی سب سے اوپر والی دراز میں رکھ کر اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے پچھے حصے میں لگا ہوا ایک بیٹن دبادیا۔

”لیں ہیڈ کو ارٹر۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مشینی آواز سنائی دی۔

”جی ون کالنگ گب بس اور۔ گاربو نے اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”لیں ہولڈ آن کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک دوسری آواز سنائی دی۔

”لیں اور۔ سی بولنے والے کا لہجہ کرخت اور آواز چیخنی ہوئی تھی۔

”جی ون بول رہی ہوں بس۔ گاربو نے اہتمائی موڑ بانہ لمحے میں کہا۔

”کیا رپورٹ ہے۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔
”وکٹری بس پا کیشیا سیکٹ سروس کو چار ٹرڈ طیارے سمیت فضا

میں تباہ کر دیا گیا ہے۔ میں نے فلمہ چیک کر لی ہے۔ یہ واقعی ہلاک ہو گئے ہیں۔ گاربو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”اچھی طرح اطمینان کر لیا ہے۔“..... بگ باس نے پوچھا۔
”میں باس۔“..... گاربو نے جواب دیا۔
”اوے کے اب روجر کو بھی تم نے سزا دی ہے۔ موت کی سزا۔“
دوسری طرف سے بگ باس نے تحکماں لجھ میں کہا۔
”باس کیا اسے معاف نہیں کیا جاسکتا۔“..... گاربو نے بھکھاتے ہوئے کہا۔

”اس نے صرف اپنی زندگی بچانے کے لئے ان لوگوں کا ساتھ دیا ہے اور پوری تنظیم گرانڈ ماسٹر کا خاتمه کرایا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ اس سے ہیڈ کوارٹر کو کتنا نقشان پہنچا ہے۔ یہ سزا تو اس کے بدلتے میں کچھ بھی نہیں ہے۔“..... دوسری طرف سے پھاڑ کھانے والے لجھ میں کہا گیا۔

”باس میں نے اسے چیک کیا ہے وہ پہنائیم کے زراثر ہے۔ اس کے ذہن کو کنٹرول کرایا گیا تھا۔“..... گاربو نے جواب دیا۔
”اوہ اسی لیے اس نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ ویری سرٹیفیکیٹ پلاشنگ۔“
بہر حال روجر کو موت کی سزا دی جا چکی ہے اور اس پر عمل درآمد تم نے کرنا ہے۔ ”دیس آل۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ گاربو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

”چھار امقدار رو جراب میں مزید کیا کر سکتی ہوں۔ کاش تم ایسا نہ کرتے۔“..... گاربو نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ باہر ایک راہداری تھی، گزر کر وہ نیچے راہداری کے اختتام پر موجود سیڑھیاں اترنی ہوئی ایک بوجے تہہ خانے میں بیٹھ گئی جہاں دو سلسلے افراد دروازے کی سائیڈ میں دیوار کے ساتھ لگے کھڑے تھے گاربو کے اندر آتے ہی انہوں نے بڑے موذبانہ انداز میں اسے سلام کیا۔ ان کے سینے پر بیچ لگے ہوئے تھے جن پر شہرے رنگ میں صرف جی لکھا ہوا تھا اور نیچے نہر ز تھے۔ سامنے یک لوہے کے راذزوالی کری پر رو جر راذزو میں جکڑا پیٹھا ہوا تھا۔ اس کی گردان ایک طرف ڈھکلی ہوئی تھی۔

”میرا نقاب لے آؤ۔“..... گاربو نے مژکر ایک سلسلہ آدمی سے کہا اور وہ تیزی سے ایک دیوا۔ میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک پیکٹ اٹھایا اور الماری بند کر کے وہ واپس آیا اور اس نے پیکٹ گاربو کی طرف بڑھا دیا۔ گاربو نے پیکٹ کھولا اور اس کے اندر چھے ایک شہرے رنگ کا گون اور اس سے مشکل ایک شہر انقاپ لکالا اور نقاب کو اس نے سراور چھرے پر چڑھایا اور پھر گون کو لپپتہ، جسم کے گرد پیٹ کر وہ رو جر کے سامنے کری پر بیٹھ گئی۔ اب وہ شہرے ریشمی گون میں لپٹی ہوئی تھی اور چھرے اور سر پر شہرے رنگ کا نقاب تھا۔ چھرے پر موجود نقاب پر صرف ”مجی“ واضح طور پر نظر رہا تھا۔

”اسے ہوش میں لے آؤ۔“..... کری پر بیٹھتے ہی گاربو نے کہا اور

روجر کے لئے میں بے پناہ حریت تھی۔
گرانڈ ماسٹر روجر تم نے ہیڈ کوارٹر سے غداری کرتے ہوئے ان پاکیشیائی ہجنشوں کے ساتھ مل کر ریلس ہاؤس کو اس کی مشیزی سیست تباہ کر دیا۔ پھر تم ان کے ساتھ لپٹنے ہیڈ کوارٹر پہنچے۔ تم نے ان کے ساتھ مل کر اپنا ہی ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا۔ اس کے بعد تم نے جیکن کو ہلاک کیا۔ اس کا کببن ہاؤس تباہ کر دیا۔ پھر ناگ میں موجود گرانڈ ماسٹر کے سارے کارکنوں کو تم نے گرفتہ ہال میں کال کیا اور من سب کا خاتمه کر دیا۔ اس کے بعد تم نے اسلئے کے سارے سٹور تباہ کر دیئے۔ اس طرح تم نے ان پاکیشیائی ہجنشوں کے ساتھ مل کر پوری گرانڈ ماسٹر تنظیم کا مکمل طور پر خاتمه کر دیا اور یہ سب کام تم نے صرف دو روز میں مکمل کر دیا۔ اس کے خلاف کوئی جدوجہد اسی لئے نہ ہو سکی کہ گرانڈ ماسٹر خود اس، عظیم تباہی میں شامل تھا۔ ہیڈ کوارٹر کو اس کی اطلاع ملی تو ہیڈ کوارٹر نئی دن کو تمہیں گرفتار کرنے اور ان پاکیشیائی ہجنشوں کے خاتمے کا حکم دیا۔ سچی دن فوری طور پر حرکت میں آئی اور تمہیں اس ہوشی سے، اخواکر لیا گیا جہاں وہ پاکیشیائی ہجنت تمہیں چھوڑ کر اپر پورٹ گئے تھے اور پھر ان پاکیشیائی ہجنشوں کے چارٹرڈ طیارے کو فضا میں تباہ کر دیا گیا۔ اس طرح ان خوفناک پاکیشیائی ہجنشوں کا خاتمہ کر دیا گیا۔ گاربو نے لہجہ بدلتے کرتے ہوئے پوری تفصیل: مادی۔

”میں نے یہ سب کچھ کیا۔ میں نے یعنی گرانڈ ماسٹر نے یہ کیا کہ آیا ہوں۔ کون لایا ہے۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا؟“

ایک سلیخ آدمی تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی لٹکی اور اس کا ڈھنکن کھول کر اس نے اس کا دہانہ روجر کی ناک سے لگا دیا۔ ہند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹانی اور اس کا ڈھنکن لگا کر وہ بیچے ہٹ گیا۔ گاربو نقاب میں بننے ہوئے آنکھوں کے سوراخوں میں سے خورنے سے روجر کر دیکھ رہی تھی۔ ان سوراخوں پر ایسے شیشے لگے ہوئے تھے کہ جو باہر سے تو سیاہ تھے لیکن اندر سے سب کچھ صاف اور واضح نظر آ رہا تھا۔ ہند لمحوں بعد روجر کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ اس کی آنکھیں کھلیں اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڑو میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ اٹھنے سکا۔ اس کے ہمراہ پر شدید حریت کے تاثرات نمایاں تھے پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھی ہوئی گاربو اور اس کے بیچے کھڑے ہوئے سلیخ افراد پر جنم گئیں۔

”میں کیا مطلب۔ وہ۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں گئے۔ یہ میں کہاں آگیا ہوں۔“ روجر کے منہ سے اہتاںی حریت بھرے لہجے میں الفاظ لٹکے۔
”تم میں دن کے سامنے بیٹھے ہو گرانڈ ماسٹر روجر۔“ گاربو کا لہجہ یکسر بدلنا ہوا تھا۔

”میں دن۔ اوہ۔ اوہ مگر میں تو ریلس ہاؤس میں تھا جہاں وہ پاکیشیائی ہجنت عمران موجود تھا۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ میں یہاں کب آیا ہوں۔ کون لایا ہے۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا؟“

ممکن ہے۔ نہیں الیما تو ممکن ہی نہیں ہے۔ مجھے تو معلوم ہی نہیں ہے۔ مجھے تو اتنا یاد ہے کہ میں ریلکس ہاؤس میں تھا کہ مجھے جیکسن کی کال ملی کہ پاکیشیانی مہجنٹ رو سک پہنچ گئے ہیں اور انہوں نے گاربو کے ذریعے ریلکس ہاؤس کا پتہ چلا لیا ہے اور پائیک کی لاش ملی ہے۔ اس لئے میں ریلکس ہاؤس چھوڑ کر واپس ٹاگ پہنچ جاؤں۔ میں ہیلی کا پڑ پرسوار ہو کر ٹاگ کی طرف روانہ ہوا کہ راستے میں ٹرانسیسیٹر مجھے گاربو کی کال ملی۔ گاربو نے مجھے بتایا کہ جیکسن نے میرے خلاف غداری کرتے ہوئے کوئی بھیانک سازش کی ہے۔ پاکیشیانی مہجنٹ جیکسن کے قبضے میں ہیں اور پائیک بھی زندہ ہے۔ پھر پائیک نے اسی ٹرانسیسیٹر مجھے سے بات کی۔ گاربو نے بتایا کہ جیکسن مجھے ہلاک کر دا کر خود گر انڈ ماسٹر بننا چاہتا ہے۔ اس لئے اگر میں ٹاگ آیا تو مارا جاؤں گا۔ چونکہ مجھے گاربو پر کمل اعتماد تھا اور اس کے ساتھ ہی میں نے پائیک کی آواز بھی سنی، ہوئی تھی اس لئے مجھے یقین آگیا کہ گاربو درست کہہ رہی ہے۔ میں واپس ریلکس ہاؤس چلا گیا، لیکن وہاں وہ پاکیشیانی مہجنٹ چھپے ہوئے تھے۔ انہوں نے اچانک مجھے چھاپ لیا۔ پھر ان کا بیڈر علی عمران سامنے آیا۔ اس نے مجھے سے ہات فیلڈ اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی، میں نے اسے من گھر دت کہا نیا سنا کر ڈاچ دینے کی کوشش کی لیکن وہ اہتمائی چالاک آدمی تھا۔ بہر حال چونکہ مجھے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم نہ تھا۔ اس لئے میں اسے کیا بتاتا۔ اس کے بعد اچانک میں بے

ہوش ہو گیا اور اب مجھے ہوش آیا ہے تو میں مہاں تمہارے سامنے موجود ہوں۔ یہ ہے ساری بات۔ رو جرنے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ گاربو کی کال غلط تھی۔ کیا یہ غلط کال گاربو نے کی تھی۔ کیا وہ ان پاکیشیانی مہجنٹوں سے ملی ہوئی تھی۔ گاربو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں اس علی عمران۔ مجھے خود بتایا تھا کہ اس نے گاربو کی آواز اور مجھے میں بھی سے بات کی فی۔ مجھے اس کی بات پر یقین نہ آیا تھا کیونکہ میں گاربو کی آواز اور مجھ کو ہچانتا ہوں۔ لیکن اس نے جو کچھ بتایا وہ درست ثابت ہوا۔ رو جرنے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ تمہارے ذہن پشاڑزم کے محبت کنٹرول کر دیا گیا اور تم نے اسی کنٹرول کی وہ میسے گر انڈ ماسٹر تنظیم کا خود خاتمه کر دیا تمہاری وجہ سے یہ خاتمه تیزی سے اور کمل طور پر ہوا۔ درست وہ خود قاید اسے کئی سالوں میں بھی ختم نہ کر سکتے تھے۔ جب تمہیں انہوں کیا کیا تو تم ان کے کنٹرول میں نہیں۔ میں نے جو نکہ اس موضوع پر کافی کچھ پڑھا ہوا ہے۔ اس لئے مجھے تمہاری آنکھوں کی چلتیوں کی مخصوص بیفیٹ کو دیکھتے ہی شک چڑگا تھا۔ میں نے فوری طور پر پشاڑزم کے یک ماہر کو طلب کیا اور اس نے میری بات کی تصدیق کر دی اور پھر کسی ماہر نے تمہارے ذہن کو ان کے کنٹرول سے نکلنے کی بے حد کوشش کی لیکن نجات دہ لوگ اس علم میں کس قدر آگئے تھے کہ وہ بڑا ماہر بھی اس میں کامیاب نہ ہو سکا اور اس نے اپنی ناکامی کا اعتراف کر

گروپس پوری دنیا میں بھر لے ہوئے ہیں۔ گرانڈ ماسٹر جیسی تنظیمیں تو ہیڈ کوارٹر نے صرف رقم اٹھی کرنے کے لئے بنائی ہوئی ہیں۔ بہر حال اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ولیے ذاتی طور پر مجھے تمہاری موت پر ہمیشہ افسوس رہے گا۔ کونکہ ذاتی طور پر میں تمہیں بے حد پسند کرتی ہوں۔ گاربو نے کہا ذرود جر بے اختیار چونک پڑا۔

کیا۔ کیا تم مجھے ذاتی لور پر جانتی ہو۔ مگر۔ مگر۔ روجرنے سے یہ بات فائل، ہو گئی ہے کہ وہ لوگ واقعی ختم ہو چکے ہیں۔ ورنہ تمہارا ذہن ابھی تک کنٹرول میں ہوتا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ گاربو نے کہا۔

مری بیڈ مجھے یہ سن کر بے حد رنج ہبھا ہے کہ میرے ہی ہاتھوں سب کچھ تباہ ہو گیا ہے۔ لیکن جب تمہیں معلوم تھا کہ میرا ذہن کنٹرولڈ تھا تو پھر تم نے مجھے ایسے باندھ کیوں رکھا ہے۔ اس کا تو مطلب ہے کہ میں بے گناہ ہوں۔ روجرنے کہا۔

یہاں میں گاربو ہوں۔ نی دن۔ گاربو نے جواب دیا۔ مگر۔ مگر آج سے بھلے ذمیں نے کبھی تمہارا یہ روپ نہ دیکھا تھا۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ روجر کے لمحے میں اب بھی شدید ترین حریت تھی۔

میں واقعی تھی دن ہوں۔ روجر۔ یہ انتہائی خفیہ گروپ ہے۔ دراصل میرا گروپ گرانڈ ماسٹر کی کارکردگی کو چیک کرنے کے لئے بنایا گیا ہے میں نے لپتے آپ کو تم پر اس لئے ظاہر کر دیا ہے کہ آخری لمحات میں تمہارے دل میں یہ جگس باقی نہ جائے کہ تم کس کے ہاتھوں مرے ہو۔ میں مجبو ہوں۔ روجر۔ گذ بانی۔ گاربو نے کہا اور

یا۔ اس پر میں سمجھ گئی کہ اب جب تک ان لوگوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ تم صحیح طور پر ہوش میں نہیں آسکتے سچتا نچہ میں نے بھلے ان کا خاتمہ کیا اور پھر تمہارے پاس آئی۔ گوئیں نے ان کے خاتمے کی باقاعدہ فلم دیکھ لی تھی اور ہر طرح سے اطمینان کر لیا تھا لیکن آخری چینگ تم پر ہوئی تھی۔ تم اب جس طرح ہوش میں آکر بات کر رہے ہو۔ اس سے یہ بات فائل، ہو گئی ہے کہ وہ لوگ واقعی ختم ہو چکے ہیں۔ ورنہ تمہارا ذہن ابھی تک کنٹرول میں ہوتا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ گاربو نے کہا۔

مری بیڈ مجھے یہ سن کر بے حد رنج ہبھا ہے کہ میرے ہی ہاتھوں سب کچھ تباہ ہو گیا ہے۔ لیکن جب تمہیں معلوم تھا کہ میرا ذہن کنٹرولڈ تھا تو پھر تم نے مجھے ایسے باندھ کیوں رکھا ہے۔ اس کا تو مطلب ہے کہ میں بے گناہ ہوں۔ روجرنے کہا۔

میں نے ہیڈ کوارٹر سے تمہارے لئے معافی کی درخواست کی تھی لیکن ہیڈ کوارٹر نے میری درخواست مسترد کر دی ہے اور تمہیں موت کی سزا سنا دی ہے جس پر اب میں نے جمل درآمد کرنا ہے۔ گاربو نے ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔

کیا۔ کیا تمہیاں ناگ میں رہتی ہو۔ مجھے تو معلوم نہیں کہ تمہیاں کوئی تھی دن گروپ بھی ہے۔ روجر نے حیران ہو کر کہا۔

ہاتھ فیلڈ تمہارے تصور سے بھی بڑی تنظیم ہے روجر۔ گرانڈ ماسٹر تو اس کی ایک معمولی سی سائیڈ آر گنائزیشن تھی۔ اس ہاتھ فیلڈ کے

کری سے اٹھ کر مجھے ہٹتی چلی گئی اور پھر اس سے چھلتے کہ رو جر کچھ کہتا۔
دونوں مشین گن برداروں نے بھلی کی سی تیزی سے اپنی مشین گنوں کا
رخ رو جر کی طرف کر دیا۔

”مم۔ مم۔ مجھے۔“ رو جرنے انک اٹک کر کچھ کہنا چاہا۔

”فائز۔“ گارو نے یا لفڑت چھ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ریست
ریست کی آوازوں اور رو جر کی چھ سے گونج اٹھا۔ ایک لمحے بعد جب
مشین گشیں بند ہوئیں تو رو جر کا جسم گویوں سے چلنی ہو چکا تھا۔“
گارو نے ایک طویل سانس لیا۔

”سوری رو جر میں مجبور تھی۔..... گارو نے بربادتے ہوئے کہا۔
اس کی لاش برتی بھئی میں ڈال دو۔“ گارو نے ڈر کر مشین گن
برداروں سے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل آئی۔ اس کے ہمراۓ
پر ٹھدید افسردگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

”یہ تم نے واقعی حریت انگریز کا کرو دی کام مظاہرہ کیا ہے کہ اس رو جر
کے ذہن کو کنٹرول کر کے پوری گرانڈ ماسٹر تنظیم کا خاتمہ کر دیا ہے۔
میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر تم کسی کے ذہن کو اس طرح آسانی سے
کنٹرول کر سکتے ہو تو پھر تم اس قدر جدوجہد کیوں کرتے ہو۔ مجرم یا
مہبعت پکڑا۔ اس کے ذہن کا کنٹرول کیا اور اپنی مرضی کا سارا کام اس
سے مکمل کرایا۔..... جو ریا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ
سب اس وقت ناگ کے چار ٹرڈ طیارہ کمپنی کے پرائیویٹ ایر پورٹ
کے ایک ریستوران میں موجود تھے۔ ریستوران گو چھونا ساتھا لیکن
اس میں موجود میزیں مختلف نویتوں کے لوگوں سے بھری ہوئی تھیں
یہ کمپنی بین الاقوامی روٹس پر طیارے چار ٹرڈ کرتی تھی اور اس نے اپنا
ٹیکھدا ایر پورٹ بنایا ہوا تھا۔ رچونکہ خاصی بڑی کمپنی تھی اس لئے اس
کے پاس کافی تعداد میں طیارے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اس چھوٹے سے

ایپرپورٹ پر بھی کافی تعداد میں لوگوں کا ہجوم رہتا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بھی ایک چار ٹرڈ طیارہ ایکریمیا کے دارالحکومت کے لئے بک کرایا تھا اور وہ اس مقصد کے پیش نظر اس وقت ایپرپورٹ پر موجود تھے ان کا طیارہ پرواز کے لئے تیاری کے مراحل میں تھا اس لئے وہ ریستوران میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمزی میک کو عمران نے چھلے ہی ایکریمیا والپس بھجوادیا تھا اس لئے اس وقت وہاں صرف عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے۔

اگر بھی میں یہ طاقت ہوتی کہ میں ہر قسم کے ذہنوں کو کنٹرول کر سکتا تو پھر رونا ہی کیا تھا۔ پھر مجھے کیا ضرورت تھی کہ میں تصور سے مسلسل جھاڑیں کھاتا رہتا۔ اور تمہارے ناز نخزے اٹھاتا رہتا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جو لیا تو صرف چونک پڑی جب کہ صدر بے اختیار نہیں پڑا۔ جب کہ کیپشن شکلیں کی صرف آنکھوں میں مسکراہٹ کا تاثرا بھرا تھا۔ جب کہ تصور جیسا شخص بھی مسکرانے پر بجورہ ہو گیا تھا۔

”میں نے تمہیں کیا جھاؤا ہے۔“..... تصور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو پھر تم سواروپیہ کس بات کا لیتے رہے ہو۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”سواروپیہ کیا مطلب کیہا سواروپیہ۔“..... تصور نے حیران ہو کر پوچھا۔

”جھاڑ پھونک کرنے والے ہدیے کے طور پر سواروپیہ ہی لیتے ہیں۔“
”یہ سوایا تپہ نہیں کیوں لیتے ہیں۔“ پورا ایک روپیہ کیوں نہیں لیتے“
..... عمران نے جواب دیا اور ہال کا یہ کونا قہقہوں سے گونج اٹھا۔
”تم نے پھر وہی بکا اس شروع کر دی۔“ تمہارا مطلب ہے کہ میں جھاڑ پھونک کرنے والوں میں سے ہوں۔“ تصور نے معنوںی خصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”چلو مہذب لفظ بوس دیتا ہوں۔“ پھر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو گا۔
”سوپر کہہ لو۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”یو شٹ اپ۔ میر ایسا مذاق قطعی پسند نہیں کرتا۔“..... تصور کو اس بار واقعی خصہ آگاہا۔

”ارے ارے پھر وہی جھاڑ۔ مم۔ میرا مطلب ہے۔“ جھاڑ پھونک کرنا صفائی کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔ اور سوپر بھی یہی کام کرتا ہے۔ اس لئے اس میں استاغصہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔“..... عمران نے بڑے معصوم سے لچھے میں کہا۔

”مران صاحب چلو جھاڑ تو۔ جھاڑ نے صفائی کرنے کے معنوں میں آ سکتا ہے۔“ یہ اس کے احتہ پھونک کو شامل کرنے کی کیا تک ہے۔“
”صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید تصور کے ہمراہ کے بدلتے ہوئے رنگ دیکھ کر دفعوں بدلنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اسے عمران کی طبیعت کا اندازہ تھا کہ جتنا تصور خصہ کرے گا، عمران اتنا ہی اسے چھپتا چلا جائے گا۔“

زیادہ حیران ہو کر اسے دیکھنے لگی۔ کوچ تیزی سے رون وے پر موجود نہیں بھونگوں سے کی جاتی ہے۔ جیسے مثال کے طور پر جو یا کے چہرے پر اگر گرد پڑ جائے تو اب جہاز سے سرخیوں سے تو سور صاف نہیں کر سکتا۔ لا محالہ اسے..... عمران نے کہا مگر دوسرے لمحے وہ تیزی سے انٹھ کر ایک طرف کوہٹ گیا۔ کیونکہ جو یا کا ہاتھ بھلی کی سی تیزی سے گھوما تھا۔

ارے ارے سور سے تو پوچھو وہ تو اسے عین سعادت سمجھے گا کیوں سور۔ عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور سور بے اختیار ہنس پڑا۔

”چار ٹرڈ فلائل نمبر تھری دن تھری ولکشن جانے کے لئے پرواز کے لئے تیار ہے۔ اس پرواز کے معزز مسافروں سے درخواست ہے کہ وہ سپیشل لاونچ میں تشریف لے آئیں۔ اسی لمحے مانیک سے اعلان ہونا شروع ہوا اور عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار انٹھ کرے، ہوئے کیونکہ سہی عمران کی پرواز کا تھا۔ اور پھر تھوڑی در بعد وہ سپیشل لاونچ میں پہنچ گئے۔ جہاں ان کے کاغذات چیک کئے گئے اور پھر انہیں باہر کھوئی لکھری کوچ میں پہنچا دیا گیا۔ عمران کے چہرے پر یہ لفت گہری سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔ اس کی پیشانی پر شلنگوں کا جال سا پھیل گیا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمارے طیارے میں بلاسٹنگ ہم رکھا ہوا ہے اس کی تلاشی لینا چاہتا ہں لیکن تم نے پائلٹ اور کوپائلٹ کو پہنانا نہیں کہ ہم کیا کرنا چاہتے ہیں۔ عمران نے ان دونوں کو سرگوشیاں لمحے میں کہا۔ ان دونوں کے چہروں پر یہ لفت حیرت کے تاثرات ابھرے۔ شاید ان کے ذہن کے کسی بعید ترین گوشے میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ ایسا بھر ہو سکتا ہے۔ عمران نے کاک پٹ کا دروازہ ”خاموش رہو۔ عمران نے اسے یہ لفت جھوک دیا اور جو یا اور

بعض چیزیں اس قدر نازک ہوتی ہیں کہ ان کی صفائی جہاز سے نہیں بھونگوں سے کی جاتی ہے۔ جیسے مثال کے طور پر جو یا کے چہرے پر اگر گرد پڑ جائے تو اب جہاز سے سرخیوں سے تو سور صاف نہیں کر سکتا۔ لا محالہ اسے..... عمران نے کہا مگر دوسرے لمحے وہ تیزی سے انٹھ کر ایک طرف کوہٹ گیا۔ کیونکہ جو یا کا ہاتھ بھلی کی سی تیزی سے گھوما تھا۔

ارے ارے سور سے تو پوچھو وہ تو اسے عین سعادت سمجھے گا کیوں سور۔ عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور سور بے اختیار ہنس پڑا۔

”چار ٹرڈ فلائل نمبر تھری دن تھری ولکشن جانے کے لئے پرواز کے لئے تیار ہے۔ اس پرواز کے معزز مسافروں سے درخواست ہے کہ وہ سپیشل لاونچ میں تشریف لے آئیں۔ اسی لمحے مانیک سے اعلان ہونا شروع ہوا اور عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار انٹھ کرے، ہوئے کیونکہ سہی عمران کی پرواز کا تھا۔ اور پھر تھوڑی در بعد وہ سپیشل لاونچ میں پہنچ گئے۔ جہاں ان کے کاغذات چیک کئے گئے اور پھر انہیں باہر کھوئی لکھری کوچ میں پہنچا دیا گیا۔ عمران کے چہرے پر یہ لفت گہری سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔ اس کی پیشانی پر شلنگوں کا جال سا پھیل گیا۔

”کیا ہوا۔ یہ تمہاری کیا کیفیت ہو رہی ہے۔ کوچ میں اس کے ساتھ پہنچی ہوئی جو یا نے حیران ہو کر کہا۔

”خاموش رہو۔ عمران نے اسے یہ لفت جھوک دیا اور جو یا اور

گھوڑا اور اندر داخل ہو گیا۔ پائلٹ اور کوپائلٹ نے مڑکر حریت سے انہیں اندر آتے دیکھا۔

“آپ سہاں کیوں آگئے ہیں۔..... پائلٹ نے حیران ہو کر پوچھا۔

“ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ جیٹ انجن کا کنٹرول روم کیسا ہوتا ہے۔”

..... عمران نے بڑے معصوم سے لجھے میں کہا۔ اس کے ہمراہ پر

بھی ایسی مخصوصیت ابھر آئی تھی جسے کسی وہیاتی لمحے کے ہمراہ پر

اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب وہ شہر میں آگر کسی میلے میں موت کے

کنوں میں چلتے ہوئے موڑ سائکل کو دیکھتا ہے۔ پائلٹ اور کوپائلٹ

نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر وہ دونوں ہے اختیار مسکرا کر

سیڑھے ہو گئے۔

..... یہ خانہ کہیا ہے۔..... عمران نے ایک خانے میں ہاتھ ڈالتے

ہوئے کہا۔

“اے ارے پلیز ہاتھ مت لگیئے۔..... پائلٹ نے چونک کر

کہا۔ لیکن عمران کا ہاتھ اندر چکا تھا۔ مگر اس نے ہاتھ باہر نکال لیا۔

اس کی تین نظریں پورے کاک پٹ کا چائندہ لے رہی تھیں جسے اس کی

آنکھوں میں ایکسرے مشین فٹ ہو گئی ہو۔

..... آؤ بس دیکھ لیا ہے۔..... چند لمحوں بعد عمران نے مرتے ہوئے

کہا اور پھر وہ تینوں خاموشی سے باہر آگئے سہاں سیووارڈ باقی ساتھیوں

کو مشروب دے رہا تھا۔

..... ”میرے ساتھ آؤ۔..... عمران نے ٹائیگر اور تور سے کہا اور تیزی

سے عقبی طرف کو بڑھتا جا گیا اس کے قدموں میں ہے پناہ تیزی تھی۔
”یہ کیا کر رہے ہو تم لوگ۔..... جو یا نے حریت بھرے لمحے میں
کہا لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔ عقبی طرف پہنچ کر عمران بھائے
پکن میں جانے کے طیار۔ کی شیل میں بننے ہوئے ہاتھ میں گستاخلا گیا
ہاتھ چونکہ بے حد چھوٹا تو ماں اس لئے تصور اور ٹائیگر دونوں باہر ہی رک
گئے تھے۔

”اوہ اوہ دیری بیٹھ۔..... اچانک عمران کے منہ سے تیز آواز نکلی۔
”کیا۔ کیا ہوا۔..... تصور اور ٹائیگر نے ہے اختیار اندر جھائختے
ہوئے کہا۔

”جلدی کرو۔ لائف جیکٹس تم بھی ہن لو اور سب ساتھیوں کو
بھی پہناؤ۔ جلدی کرو جہاز بلاست ہونے والا ہے۔ اس میں زیر والیں
نی سسٹم ہے۔ یہ فوری ف نہیں کیا جاسکتا۔ عمران نے تیز لمحے میں
کہا اور بھلی کی سی تیزی سے، ٹائیگر اور تصور کو دھکیلتا ہوا باہر آگیا۔

”سب لوگ لائف جیکٹس ہن لیں۔ فوراً۔..... عمران نے
چھپ کر اپنی سیٹ کی درف بھرتے ہوئے کہا اور سیٹ کے عقب میں
موجود لائف جیکٹ کھینچ راس نے مہمنی شروع کر دی۔

”کیا ہوا جتاب کیا؟ وا۔..... سیووارڈ نے عمران کی آواز سن کر
اور عمران کے سب ساتھیوں کو مشروب چھوڑ کر تیزی سے لائف
جیکٹس پہننے دیکھ کر کہا۔

”تم بھی لائف جیکٹ ہن لو مسٹر۔ جہاڑ تباہ ہونے والا ہے۔

جلدی کرو اور آؤ نیچے سامان والے حصے میں آجائو جلدی کرو۔..... عمران نے پتختے ہوئے کہا اور سٹیوارڈ بوكھلائے ہوئے انداز میں ہمپلے تو بت بنا کر دارہا پھر کاک بھٹ کی طرف دوڑنے لگا۔ عمران کے سارے ساتھی چونکہ تربیت یافت تھے اس لئے ان میں سے کسی نے بھی سوال جواب کرنے میں وقت ضائع کرنے کی کوشش نہ کی اور لائف جیکش ہن کروہ سب عمران کے پیچے دوڑتے ہوئے مخفی طرف اس حصے کی طرف بڑھ گئے جہاں سے سیڑھیاں نکلے سامان والے حصے میں جا رہی تھیں۔

”لیٹ جاؤ فرش پر لیٹ جاؤ۔“..... عمران نے جمع کر کہا اور پھر جس طرح چمپکلی دیوار سے چھٹ جاتی ہے۔ اس طرح وہ سب اس خالی حصے میں فرش سے چھٹ گئے۔

”مسٹر کیا تم پاگل ہو۔ یہ تم نے سٹیوارڈ کو کیا کہہ دیا ہے۔“..... اچانک سیڑھیوں سے کوپائلٹ کی پتختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن اس سے ہمپلے کہ عمران کوئی جواب دستا۔ اپر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس دھماکہ سے کوپائلٹ اور سٹیوارڈ کے ہلق سے نکلنے والی جنگیں دب کر رہ گئیں۔ دوسرے ہمپلے سے بھی زیادہ خوفناک اور اس قدر ذبردست دھماکہ ہوا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے کان پھٹ گئے ہوں اور اس کے ساتھ ہی ان کے جسم یوں تحریکیں اور وہ انکیس دوسرے سے اس طرح نکلے جیسے بھینے آپس میں لڑتے ہوئے دھماکے سے نکلاتے ہیں اور ان سب کے ہلق

بے اختیار جنگیں نکلیں اور اس کے ساتھ ہی ان کی حیات اور ذہن جیسے بخوبی ہوتے چلے گئے۔ وہ ایک دوسرے سے نکرا کر اور ایک دوسرے کے ساتھ روں ہوتے ہوئے ہمپلے جہاز کے ایک کونے میں جا لگے اور پھر روں ہوتے دوسرے کونے میں ایک دھماکے سے نکرانے اور اس کے ساتھ ہی ایک اور خوفناک دھماکہ ہوا اور وہ کونا جس سے اب جا کروہ نکرانے تھے س کے پرخی اڑ گئے اور اس کے ساتھ ہی وہ سب سر کے بل ایک دوسرے کے پیچے سمندر کے اندر گرتے چلے گئے جس وقت یہ کونا نٹا تھا اس وقت جہاز کا ڈھانچہ سمندر سے بس تھوڑا ہی اونچا تھا۔ اسی لئے ان کے سمندر میں گرتے ہی جہاز کا باقی بچا ہوا ڈھانچہ پانی کی سطح سے آکر نکرا یا اور پھر اس کے پرزوے تیزی سے پھیلتے چلے گئے اور ڈھانچے کا بھاری حصہ پانی کے اندر تھہ کی طرف اترتا چلا گیا لائف جیکش کی وجہ سے وہ ڈوبنے سے بچ گئے لیکن انہیں بہر حال سنبھلتے سنبھلتے کچھ در لگ، گئی اور چند لمحوں بعد جب وہ پانی کی سطح پر ابھرے تو انہیں لپٹنے سے کچھ دور پانی کے اوپر بہر طرف آگ کی چادر سی پھیلی ہوئی نظر آئی یہ وہ پرزوں پر جہاز کے ٹینک ٹوٹنے کی وجہ سے پانی کی سطح پر پھیل گیا تھا وراب اسے آگ لگ گئی تھی۔

”سب دائیں ہاتھ پر زیرتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ جاؤ۔“ ابھی کوست گارڈز عملہ مہماں ڈنچ گا لیکن ہم نے ان سے بچ کر آگے جانا ہے۔ عمران نے سر باہر نکلے ہی جمع کر کہا اور پھر تیزی سے اس نے دائیں ہاتھ پر تیرنا شروع کر دیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچے تھے اور ابھی وہ

وبارہ سطح پر آگئے۔

آخر ہم کب تک اس طرح کھلے سمندر میں تیرتے رہیں گے.....
اچانک صدر نے کہا۔

”ہمیں کنارے تک خدا ہمچنان پڑے گا۔ تاکہ ہاتھ فیلڈ کو یہی روپورٹ ملے کہ ہم بھی جہاز کے ساتھ ہی ختم ہو گئے ہیں ورنہ وہ لوگ قیامت تک ہمارا بیچنا نہ چھوڑیں گے۔..... عمران نے زور سے چھینٹے ہوئے کہا۔

”ہاتھ فیلڈ کا کیا مطلب یہ حملہ ہاتھ فیلڈ کی طرف سے تھا۔.....
خاموش تھے جسے ان کے بولنے کی طاقت ہی کسی نے سلب کر لی ہو۔

”ظاہر ہے۔ وہی ایسا کر سکتا ہے۔ گرانڈ ماسٹر کا تو مکمل طور پر خاتم ہو چکا ہے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جہیں کیسے اس خطرے کا علم ہو گیا تھا۔ وہاں ایسے روپورٹ پر تو تم پوری طرح مطمئن تھے۔ جیانے قریب اکر تیرتے ہوئے پوچھا۔

”میں جب کوچ میں بیٹھنے لگا تو میں نے ایک آدمی کو خصوصی ساخت کا کیرہ اٹھائے ہوئے دیکھا اور یہ آدمی وہ تھا جسے میں پائیک کے کلب میں دیکھ چکا تھا۔ کیرے سے ہماری فلم بنارہا تھا پھر میں اسے چیک کر تارہا۔ جب ہم جہاز کی سریں یاں چڑھ رہے تھے تب بھی رہے تھے۔

”وہ آدمی ہماری ہی فلم بنارہا تھا۔ اس سے تجھے خطرہ کا صحیح احساس ہوا کہ یہ لوگ یقیناً ہماری موت کی پلاتنگ بنائے ہیں اور اپنے ہیڈ کوارٹر کو دکھانے کے لئے باقاعدہ فلم تیار کر رہے ہیں اس خصوصی ساخت کے

تموزی ہی دور گئے تھے کہ انہوں نے دہمیلی کا پڑوں کو نمودار ہوتے ہوئے دیکھا جو ان کے سروں کے اوپر سے گزرتے ہوئے تیزی سے سمندر کے اس حصے کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے جہاں جہاز بلاست ہو کر گرا تھا۔ عمران کو دور دور تک صرف پانی ہی پانی نظر آ رہا تھا لیکن وہ مسلسل اور تیزی سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کے ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچے تھے۔ وہ زخمی تو تھے لیکن پانی میں گرنے اور اعصابی طور پر اچانک اس خوفناک حادثے کی وجہ سے وہ اس طرح خاموش تھے جسے ان کے بولنے کی طاقت ہی کسی نے سلب کر لی ہو۔ وہ روپورٹ کی طرح ہاتھ پیر چلاتے ڈیکیاں کھاتے بس عمران کے پیچے تیرتے ہوئے چلے آ رہے تھے۔ لاٹ جیکٹس کی وجہ سے انہیں اس طرح تیرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آ رہی تھی اب انہیں ہیلی کا پڑواں جگہ خونٹے لگاتے نظر آ رہے تھے۔ جہاں جہاز گرا تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی اب وہاں سے اتنی دور پہنچ چکے تھے کہ اب ہیلی کا پڑواں کو عام طور پر نظر نہ آ سکتے تھے۔ جب تک کہ وہ غاص طور پر ادھر متوجہ نہ ہوتے۔ اسی لمحے انہیں دور سے دل انہیں تیز رفتاری سے آتی ہوئی دکھائی دیں وہ اسی طرف آ رہی تھیں جو در عمران اور اس کے ساتھی تیر رہے تھے۔

”خونٹہ لگا جاؤ۔..... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب کیسے بعد دیگرے پانی کے اندر خونٹہ لگا گئے۔ اور چند لمحوں بعد یہ انہیں ان کے اوپر سے گزرتی ہوئی آگے بڑھ گئیں اور پھر وہ سب

کیمرے کا استعمال یہ بتا رہا تھا کہ یہ سب کچھ اہتمائی اعلیٰ ہماینے پر ہو رہا ہے۔ عمران نے جواب دیا اور جو لیا نے بے اختیار ایک طویل سائنس لیا۔

”تم بعض اوقات اس طرح آنے والے خطرے کا اور اک کر لیتے ہو کر یوں لگتا ہے جیسے مستقبل کو تم چھلے ہی دیکھ لیتے ہو۔..... جو لیا نے کہا۔

”ایسی بات نہیں ہے۔ چھٹی حس تو ہر شخص میں کام کر رہی ہوتی ہے۔ خطرے کا اور اک تو سب کر لیتے ہیں لیکن اس خطرے کا اور اک کرنے کے ساتھ اس کے منطقی شیخ تک پہنچ جانے کے لئے ذہن کو باقاعدہ تربیت دینی پڑتی ہے۔..... عمران نے جواب دیا۔

”لا نجیس واپس آرہی ہیں باس۔..... اچانک نائیگر کی آواز سنائی دی اور عمران نے مذکرو دیکھا۔

”خوٹہ لگا جاؤ۔..... عمران نے چھنتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سمندر میں خوٹہ لگایا اور گہرائی میں اترتا چلا گیا۔ باقی ساتھیوں نے بھی ظاہر ہے اس کی پیرودی کی۔ اس بار لا نجیس ان سے کچھ فاصلے پر گزریں اور تھوڑی در بعد جب وہ دوبارہ سطح پر اجھے تو تیز رفتار لا نجیس بہت دور جا چکی تھیں لیکن ان لا نجیوں کے رخ کی وجہ سے رفتار لا نجیس یا اطمینان ضرور ہو گیا تھا کہ وہ صحیح سمت پر تیر رہے ہیں۔ تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل تیرنے کے بعد انہیں دور سے کنارہ نظر آنے لگ گیا اور انہوں نے کچھ درودیں پانی میں تیر کر لپٹنے لگکے ہوئے اور

درماندہ اعصاب کو آرام دیا اور ایک بار پھر تیرنا شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ کنارہ نزدیک آتا چلا گیا۔ عمران نے اپنارخ بدلتا کہ عین گھٹ پر وہ نہ جائے ہمچیں۔ اس طرح وہ نظروں میں آسکتے تھے۔ اور ان کی ساری محنت برپا ہو سکتی تھی۔ جہاز کے بلاست ہونے سے تقریباً اڑھائی گھنٹے بعد وہ کنارے پر ہمچیں میں کامیاب ہوئی گئے۔ یہ کٹی پھٹی اور عمران سی ساحلی پٹی تھی۔ صس پر دور دور تک درختوں کے گھنٹے جھنڈ پھیلے ہوئے تھے۔ عمران اور س کے ساتھیوں کی تھکاوٹ کی وجہ سے اہتمائی برمی حالت ہو رہی تھی وہ زخمی بھی تھے۔ اس لئے ساحل پر ہمچیں کر دو درختوں کے ایک جھنڈ کے درمیان اس طرح بے سندھ ہو کر پڑ گئے کہ جیسے ان میں معمولی سی حکمت کرنے کی بھی سخت باقی نہ رہی، ہو اور پھر جب انہیں واقعی دوبارہ ہوش آیا تو شام گہری ہو چکی تھی۔ عمران انھوں کر بیٹھ گیا۔ اس نے لائف جیکٹ اتار دی۔ ان کے لباس ب سوکھ چکے تھے۔ عمران۔، جیسیوں میں موجود اپنا سامان چیک کرنا شروع کر دیا۔ اور پھر یہ دیکھو کر اسے خاصاً اطمینان ہو گیا کہ اس کی ساتھیوں میں خاصی مالیت کی کرنی موجود تھی۔ کاغذات موجود تھے لیکن پانی میں رہنے کی وجہ سے وہ عاصے غراب ہو چکے تھے۔ اسلحہ دیکھے ہی ان کے پاس نہ تھا کیونکہ چڑڑ کمپنی کا پرائیویٹ ایئر پورٹ ہو۔ یا سرکاری ایئر پورٹ۔ ہر جگہ پر اوز کے دوران کسی قسم کا اسلحہ ساتھ لے جانے کی ختنی ختنے ممانعت تھی۔ اسلحہ اور مشیات ان دو چیزوں کی یونیک اہتمائی ختنی سے اور جدید ترین مشینزی سے کی جاتی تھی۔ آہستہ

گے۔ عمران نے جواب دیا اور سب نے اشبات میں سر ملا دیئے۔
اب کیا پروگرام ہے۔ کیا ہم اب خاموشی سے واپس چلے جائیں
گے۔..... صدر نے کہا۔

”نہیں ہے تو میں اس لئے واپس جا رہا تھا کہ کسی طرح ہاتھ فیلڈ
کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو رہا تھا۔ صرف اتنا معلوم ہوا تھا کہ یہ
تسلیم اور اس کا ہیڈ کوارٹر بہر حال موجود ہے اور پھر یہ بین الاقوامی سطح
کی خفیہ تنظیم ہے اور یقیناً اس کے مقاصد پوری دنیا کے خلاف ہوں
گے۔ لیکن اسے اس انداز میں خفیہ رکھا گیا ہے کہ اسے ٹریس کرنا
نا ممکن ہو رہا تھا اور چونکہ ہمارے ملک کے خلاف تحریک کاری
در حقیقت گرانڈ ماسٹر ہی کی تھی۔ اس لئے گرانڈ ماسٹر کا خاتمه کر
کے کم از کم یہ مشن مکمل ہو گیا تھا۔ تمہیں معلوم ہے کہ گرانڈ ماسٹر کو
تباه میں نے رو جر کے ذہن کو کنٹرول کر کے کیا ہے۔ ورنہ تو شاید
ہمیں یہاں کی بفتہ جدو جد کرنی پڑتی اور اس ذہنی کنٹرول کے درمیان
میں نے اس کے ذہن کو اچھی طرح کھنکالا تھا۔ اس کے لاشور میں بھی
ہاتھ فیلڈ ہیڈ کوارٹر اور بُب بیس کے صرف نام موجود تھے لیکن اس
کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ اور جب رو جر کے ذہن میں کچھ نہ تھا تو ظاہر ہے
اور کسی سے کیا معلوم ہے۔ سکتا تھا۔ اسی لئے میر یہی خیال تھا کہ واپس
جا کر چیف کو اس بارے میں تفصیلی رپورٹ دے دوں گا اگر چیف
نے اس کو ٹریس کرنے کا حکم دے دیا تو نئے سرے سے اس پر کام کا
آغاز کیا جائے گا ورنہ نہیں۔ لیکن اب اس جملے نے ساری صورت حال
ممکن نہ تھا اور مجھے یقین تھا کہ وہ لوگ جلد از جلد اسے بلاست کر دیں

آہستہ باقی ساتھی بھی اٹھ کر بیٹھ گئے اور ان سب نے لائف جیکش
اتار دیں۔ چوٹیں بھی معمولی تھیں۔ رسکو۔ خراشیں اور زخم تو تھے۔
لیکن کوئی فریکھر نہ ہوا تھا۔

ہاتھ فیلڈ کے آدمیوں میں ایئر پورٹ پر ہی تو ہم پر گولیاں چلا سکتے
تھے انہیں اتنی لمبی چوڑی پلاتنگ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ جو یا
نے سب سے ہلے کہا تو باقی ساتھی بے اختیار جونک پڑے۔

ہاتھ فیلڈ کیا مطلب یہ جملہ ہاتھ فیلڈ کی طرف سے تھا۔ صدر
کے درمیان ہونے والی گلشنگو کا علم ہی نہ تھا۔

”ظاہر ہے گرانڈ ماسٹر کا تو مکمل طور پر خاتمه ہو چکا ہے اسی لئے اس
کا انتقام ہاتھ فیلڈ ہی لے سکتی ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

”مگر آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ جملہ ہو رہا ہے۔ کیپٹن
شکیل نے کہا تو عمران نے جو بات ہلے جو یا کو بتائی تھی وہی دوبارہ
دوہراؤ دی۔

”اس پلاتنگ کو تم نے چیک تو کر دیا تھا کیا اسے آف نہ کیا جاسکتا
تھا۔ تصور نے پوچھا۔

”نہیں یہ دائر لیں کنٹرول سسٹم ہوتا ہے۔ اور اسے جس انداز
میں فٹ کیا گیا تھا اسے کھولنے میں کافی در لگ جاتی پر ایسا ہو سکتا تھا
کہ اسے جہاز سے نیچے سمندر میں پھینک دیا جاتا۔ اس سے ہلے کچھ ہونا
ممکن نہ تھا اور مجھے یقین تھا کہ وہ لوگ جلد از جلد اسے بلاست کر دیں

لئے نئے بس بھی لے آؤ اور میک اپ کا سامان بھی۔ کچھ کھانے پینے کے لئے بھی لے آنا۔ کیپٹن، مشکل کی بات درست ہے۔ ان طیوں میں واقعی پولیس ہمیں روک لے گی۔ عمران نے نائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور جیب میں ہاتھ ڈالا تاکہ کرنی تکال سکے۔

”میرے پاس کرنی وجہ ہے بس۔“ نائیگر نے جواب دیا۔
”کمال ہے۔ کیا زمانہ آگیا ہے کہ اب نائیگر بھی کرنی رکھنے لگ گئے ہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”کچھ کھانے پینے کے لئے بھی لیتے آنا۔ بھوک سے براحال ہو رہا ہے۔“
جو یانے کہا اور نائیگر نے اثبات میں سر ملا دیا اور پھر جھنڈ سے باہر نکل گیا۔

”ویسے عمران صاحب، یہاں فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہو سکتا ہے اور اس نے اپنے آپ کو جس انداز میں خفیہ رکھا ہوا ہے اس سے اس کا مقصد کیا ہو گا۔“ نائیگر کے جانے کے بعد صدر نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ یہاں فیلڈ دراصل مافیا اور گاؤں فاور کی طرف پر بین الاقوامی تنظیم ہے: وہ پوری دنیا میں اسلحے کی سمنگنگ کو کنٹرول کرتی ہے اور اس نے اپنے آپ کو خفیہ اسی لئے رکھا ہوا ہے کہ ابھی یہ پوری دنیا میں اپنا جال نگھانے میں مصروف ہو گی اور اسے خطرہ ہو گے کہ اسلحے کا روبار کرنے والی بڑی تنظیمیں اس کے خلاف کام کرنا شروع کر دیں۔“ تیرنے کہا۔

تبديل کر دی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہاتھ فیلڈ کا کوئی ایسا گروپ ہے جس کا براہ راست رابطہ ہاتھ فیلڈ سے ہے اور اسی نے یہ حملہ ہم پر کیا ہے۔ اب اس گروپ کے ذریعے ہاتھ فیلڈ کے خلاف ہمیں حتیٰ معلومات مل سکتی ہیں۔ عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیا آپ اس فلم بنانے والے کو ہجان لیں گے۔“ صدر نے پوچھا۔

”اسے میں نے پائیک کے کلب میں دیکھا تھا۔ اس کا حلیہ میرے ذہن میں ہے۔ اس کلب سے اس بارے میں معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔“ عمران نے کہا اور انہوں کھدا ہوا۔

”ٹاگ تو ساحل سمندر پر نہیں ہے۔ پھر ہم کہاں پہنچ جکے ہیں۔“ صدر نے اٹھتے ہوئے پوچھا باقی ساتھی بھی انہوں کھدا ہوئے تھے ساحل سمندر سے ٹاگ کا فاصلہ صرف پچاس کلو میٹر ہے۔ اور ہم کسی بھی بس کے ذریعے آسانی سے وہاں پہنچ سکتے ہیں۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن ہمارا سامان۔ ہمارے بس بھی خراب ہو جکے ہیں۔“ سمندری ننک کی تہہ اس پر جڑھ گئی ہے اور ویسے بھی ہمارے ظاہری حالات نارمل نہیں ہیں۔ اس لئے ہم کی پولیس ہمیں پوچھ جکے کے لئے روک سکتی ہے۔“ کیپٹن مشکل نے کہا۔
”نائیگر تم بھے سے کرنی لے جاؤ اور اس ساحلی شہر سے ہمارے

گرانڈ ماسٹر کے اسلحہ سمجھ کرنے سے تمہیں یہ خیال آیا ہو گا۔
حالانکہ ایکریمیا کا گروپ پی دن جس نے پاکیشیا میں تحریک کاری کی
ہے وہ اسلحہ کی سملگلنگ میں ملوث نہ تھا اور جس انداز میں انہوں نے
وہاں باقاعدہ پیچیدہ ترین مشیزی کا استعمال کیا ہے اور پھر جس طرح
یہاں گرانڈ ماسٹر کے ہیڈ کوارٹر میں زیر زمین اہمائي پیچیدہ مشیزی
نصب تھی اور ریلکس ہاؤس کے تھہ خانوں میں جس قسم کی مشیزی
ہماری نظروں کے سامنے سے کمزوری ہے اس سے یہ تنظیم کسی طور پر
بھی صرف ایک مجرم تنظیم کے طور پر سامنے نہیں آتی۔ کیونکہ مجرم
تنظیموں کے کام کرنے کا ایک اپنا انداز ہوتا ہے۔ جب کہ یہ لوگ
اس طرح کام کرتے ہیں جیسے کسی ملک کی سرکاری تنظیمیں کام کرتی
ہیں اس لئے میرا ذاتی خیال ہے کہ یہ تنظیم یقیناً کسی سپرپاؤر کی طرف
سے قائم کی گئی ہے اور ہیڈ کوارٹر جہاں بھی ہو گا وہاں کوئی ایسا کام ہو
رہا ہے جو یہ سپرپاؤر دوسری سپرپاؤر ز اور دوسرے ہر ممالک کی نظروں
سے ہر صورت میں خفیہ رکھنا چاہتی ہو گی۔ کیپن شکیل نے
رانے دیتے ہوئے کہا۔

ڈاکٹر رووف کے اغوا کی بات روجر نے کی تھی اور واقعی ڈاکٹر
رووف کو اغوا کیا گیا تھا۔ اس کی تلاش اتحاد متحده کے تحت بھی کی گئی
تھی لیکن وہ وستیاب نہ ہو سکا تھا اور روجر کی اس بات سے ظاہر ہوتا ہے
کہ ڈاکٹر رووف کو اس ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر ہی لے جایا گیا ہو گا اور
ڈاکٹر رووف واقعی سورج کی شاعروں پر اتحارٹی سمجھا جاتا تھا اس کا

طلب ہے کہ ہاٹ فیلڈ یقیناً کس لیبارٹری میں کسی ایسے اختیار پر
میرج کر رہی ہے جس میں سورج کی شاعروں کا کسی نہ کسی انداز
کے تعلق ہو سکتا ہے۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”دیے اس کے نام سے بھی ہی ظاہر ہوتا ہے۔ ہاٹ فیلڈ کا مطلب
کوئی گرم علاقہ ہے اور اس نظام شہری کا سب سے گرم علاقہ تو خود سورج
کے ہو سکتا ہے۔ صدر نے ہما اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔
”ہاٹ فیلڈ کا مطلب محاورے کے لحاظ سے تو قیامت بھی بنتا ہے۔
کیپن شکیل نے کہا اور سب ساتھیوں نے اشبات میں سرطانیتے۔
پھر اس طرح کی باتوں میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ گزر گیا جب ٹائیگر
سبارہ اس جھنڈ میں داخل ہوا تو اس نے دونوں ہاتھوں میں بڑے
یوں دو بیگ اٹھائے ہوئے تھے۔ اس کا اپنا بیس تبدیل، ہو چکا تھا۔
ہر اس کے ساتھ ہی اس نے لہپنے ہجرے پر بھی میک اپ تبدیل کیا
تھا۔ گوچھلے کی طرح اس کا ہرہ اس نے میک اپ میں بھی مقامی
ہی تھا لیکن چھلے سے یکسر بدلا ہوا تھا جو نکٹ ٹائیگر کھانے پینے کا سامان
بھور پانی کی بوتلیں بھی لے آیا تھا۔ اس لئے سب سے چھلے تو انہوں نے
پانی بھوک منانے کا بندوبست شروع کر دیا۔ سمندر میں مسلسل
تیرنے اور بے پناہ تھکنی کی وجہ سے چونکہ ان سب کی بھوک بے پناہ
تھک اٹھی تھی اس لئے دیکھتے ہی دیکھتے کھانے کے سب پیکٹ خالی ہو
گئے۔ اب وہاں پڑے ان چیلکس اور پانی کی خالی بوتلوں کو دیکھ کر یہی
اندازہ ہوتا تھا جسے کوئی گروہ یہاں باقاعدہ پکنک منانے کے لئے آیا

"اب بیاس تبدیل کرلو..... عمران نے کہا اور اپنا بیاس لے کر وہ اس جھنڈ سے باہر آگیا ساتھ ہی ایک دوسرا جھنڈ تھا وہاں پہنچ کر عمران نے اپنا بیاس اتارا اور نیا بیاس پہنچنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد والپس آیا تو پرانے بیاس کا پیکٹ اس کے ہاتھوں میں تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب بیاس تبدیل کر چکے تھے۔ سب سے آخر میں جو یا نے جا کر بیاس تبدیل کیا اور پھر عمران نے باری باری سب کے چہروں پر میک اپ کے الجھے پھر لگانے شروع کر دیئے کہ جس سے چہرے کے خدوخال کسی حد تک تبدیل ہو جائیں کیونکہ نئے میک اپ میں کافی وقت لگ جاتا۔

گاربو لپٹنے خاص کرے میں آرام کری پر شراب کا نفیس سا جام ہاتھ اٹھائے اس جھنڈ سے لٹکے اور نائگر کی رہنمائی میں آگے بڑھتے ہوئے میں پکڑے نیم دراز تھی۔ اس کے ذہن میں بار بار رو جر کی صورت چلے گئے۔ تھوڑی دور موجود کوڑے کے ایک ڈرم میں انہوں نے جھوم جاتی۔ گوروجر سے اس نے شادی نہ کی تھی لیکن یہ حقیقت تھی پرانے بیاس کے بندل پھیکے اور اس بو جھ سے بھی چھٹکارا پالیا وہاں کہ رو جر کو وہ دل سے پسند کرتی تھی۔ اس لئے رو جر کی اپنی آنکھوں کے سامنے موت نے اس کے ذہن و قلب کو تہہ والا کر کے رکھ دیا تھا۔ لیکن اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اگر الیسا ہی حکم رو جر کو ملتا تو وہ بھی ان حالات میں گاربو کو ختم کرنے پر مجبور ہو جاتا۔ گاربو گوراجام کی دنیا سے براہ راست طوٹ نہ تھی، لیکن یہ بھی حقیقت تھی کہ اس کی اس تمام دولت مندی کے بھچے جراجم کی دنیا کا ہی ہاتھ تھا۔ بہت کم لوگ جانتے تھے کہ گاربو کا باپ ایک دنیا کی ایک مشہور جراجم پیشہ تنظیم کا چیف تھا۔ اس نے گاربو کو بھی اپنی راہ پر چلانے کی کوشش کی لیکن گاربو جراجم کی دنیا میں بہت اعلیٰ ترین شخصیت کے روپ میں اپنے آپ

کو دیکھنا چاہتی تھی جب کہ اس کے باپ کا گروپ عام غنڈوں اور بد معاشوں کا گروپ تھا۔ اسے اس قسم کے عامیانہ مجرموں سے شدید نفرت تھی۔ وہ جرام کی دنیا میں کوئی ایسی حیثیت اختیار کرنا چاہتی تھی جس سے وہ ملکہ جسیے اختیارات حاصل کر سکے اور اس کے ابرو کے اشارے پر حکومتیں بدلتی جاسکیں۔ چنانچہ باپ کے اچانک قتل ہو جانے کے بعد گاربو نے ایکریمیا چھوڑ کر نازاً اشافت ہو جانے کا فیصلہ کر لیا تاکہ وہاں نئے سرے سے اپنی قسمت آزمائی کر سکے۔ اس نے وہاں اپنے باپ کی تمام دولت فروخت کر کے سہاں ناگ میں ایک شاندار کلب کھول بیا تھا جسے اس نے بالکل اس انداز میں بنایا تھا جسیے کسی بھت پڑی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہو۔ اور پھر اس کی ملاقات ایک بار ایک تلویں سے ہو گئی جو دنیا کی خفیہ ترین تنظیم پاٹ فیلڈ کارکن تھا اس کا ہام بروس تھا۔ بروس نے جب گاربو کو اس تنظیم کے بارے میں کافی تفاصیل کے ذہن میں فوراً بھی بات آئی کہ کسی طرح وہ اس تنظیم کو بن جائے۔ یا کم از کم سربراہ کی یہوی تو ضرور بن جائے اور بروس نے اس سے وعدہ بھی کیا کہ وہ ہیڈ کوارٹر کو اس کے بارے میں قاتل کرنے کی کوشش کرے گا اور واقعی بروس نے اس بارے میں کافی کوششیں بھی کیں کہ گاربو کو ہیڈ کوارٹر میں کوئی اچھا عہدہ یا پوزیشن مل جائے۔ لیکن ہیڈ کوارٹر نے بروس کی اس تجویز سے اتفاق کرنے سے انکار کر دیا۔ البتہ بروس کی کوششوں سے یہ ہوا کہ اسے ایک ایسا گروپ قائم کرنے کی اجازت دے دی گئی جو اہتمامی خفیہ

رہے گی اور گاربو کو اس کا چیف بنادیا گیا۔ اس گروپ کا نام گاربو کے نام کے پہلے حرف کی بناء پر ہے۔ گروپ رکھا گیا تھا اور یہ اس کے لئے بہت بڑا اعزاز تھا۔ اس کے ساتھ ہی ہاتھ فیلڈ کی طرف سے اسے بے پناہ دولت بھی دی گئی۔ اس طرح گاربو شہزادیوں کی طرح رہنے لگی۔ اور یہ سب کچھ بروس کی جہ سے ہوا تھا۔ بروس نے آتا جاتا رہتا تھا لیکن پھر اچاؤپ تپے چلا کہ بروس کو سی ہلاک کر دیا ہے۔ اس، قتل کا استقامہ جی گروپ کے ذمے والا گیا ہجور گاربو کے لئے یہ ہہلامش بھی تھا۔ چنانچہ گاربو نے اپنے گروپ کی مدد سے نہ صرف اس قاتل کو نہیں کیا بلکہ یہ بھی معلوم کر لیا کہ بروس کو قتل کرنے کی اصل وجہ کیا تھی۔ تو اسے معلوم ہوا کہ بروس نے ایکریمیا میں کسی عورت کے ساتھ شادی کی تھی اور پھر اسے گھر کر کر اہتمامی کسپری کے عالم میں مر گئی۔ جبکہ بچہ نیم سرکاری تنظیم خانوں میں پلٹا رہا۔ ایزان کی لاثی کے پاس سے اسے صرف وہ خطوط ملے تھے جو ایزان نے بروس کے: م لکھے تھے لیکن انہیں پوسٹ اسی لئے نہ کر سکی تھی کہ اسے یہ معلوم ہی نہ تھا کہ بروس کہاں چلا گیا ہے۔ جس تنظیم خانے میں بروس کا بذراً پلٹا رہا تھا۔ اسی تنظیم خانے میں یہ خطوط بھی موجود رہے تھے تاکہ جب بروس کا بہیا بڑا ہو جائے تو اس کی ماں کی امانت اسے دے دی جائے اور پھر جب وہ پڑھنے کے قابل ہوا تو خطوط اسے دے دیئے گئے اور ان خطوط کے پڑھنے کے بعد بروس کا بہیا

باوجود فون کال آگئی تھی اس نے ہاتھ پڑھا کر رسیور انٹھا لیا۔
لیں۔ گاربو کے لئے میں شدید بیزاری تھی۔

”جی تھری بول رہا ہو ر مادام۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور گارو چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حریت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”لیں۔ کیوں فون کیا۔ گاربو نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”مادام وہ پاکیشیانی بجنگت ہوائی جہاز کی تباہی کے باوجود ہلاک نہیں ہوئے ہیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور گاربو کو یوں محسوس ہوا جیسے جی تھری نے بات کرنے کی بجائے اس کے جسم پر زکوڑا مار دیا ہو۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ خراب تو نہیں ہو گیا۔ میں نے خود اس کی فلم دیکھی ہے۔ میں نے خود انہیں جہاز میں سوار ہوتے اور پھر جہاز کو فضامیں بلند ہوتے اور پھر فضامیں ہی تباہ ہوتے ہوتے دیکھا ہے۔ اس کے باوجود تم کہہ رہے ہو کہ وہ ہلاک نہیں ہوئے۔ گاربو نے انتہائی غصہ لیے لمحے میں کہا۔

”فلم بھی درست ہے ادا م اور میں بھی درست کہہ رہا ہوں۔ دوسری طرف سے جی تھری نے جواب دیا

”وہ کیسے۔ گاربو نے ہونٹ چھاتے ہوئے کہا۔ ”مادام آپ کو تو معلوم ہے کہ میرا تعلق پولیس فیپارٹمنٹ سے

ماسیکل جرام کی راہوں پر نکل گیا۔ اسے لپٹنے باپ بروس سے اس قدر ہدید نفرت ہو گئی کہ اس نے اسے قتل کر کے اپنی ماں کا بدلہ لینے کی قسم کھایا اور پھر آخر کار اس نے اسے تلاش کر لیا اور اپنے ہاتھوں اسے گولی سے اڑا دیا۔ گو ماسیکل کی کہانی بے حد درد بھری تھی اور گاربو کو اس لئے گاربو نے ساری کہانی سن کر بھی اسے

لکھ کر بھاگا اور اس کے اس انداز کو کہ وہ ہر حالت میں حکم کی تعییل کرتی ہے۔ ہمیڈ کو ارث میں بے حد پسند کیا گیا اور اسے گرانڈ ماسٹر کے منافع پر ایک چوتھائی کا حق دار بنایا گیا۔ یہ اتنی بڑی رقم تھی کہ جس کا تصور بھی گاربو نہ کر سکتی تھی لیکن یہ رقم ہر ماہ خود بخود ہمیڈ کو ارث کی طرف سے اس کے اکاؤنٹ میں جمع ہو جاتی تھی اس طرح ہمیڈ کی الحالت برصغیر چلی گئی پھر اس کے بعد اس کی زندگی میں رو جر دھن ہوا۔ اور پھر ہمیڈ کو ارث کی طرف سے اسے جو دوسرا مشن ملا وہ رو جر کو ہلاک کرنے کا تھا اور گو اس نے بروس کے بیٹے ماسیکل کی طرح رو جر کو بھی نہ چلہتے ہوئے صرف ہمیڈ کو ارث کے حکم پر ہلاک کر دیا تھا لیکن اس ہلاکت کا جذبائی طور پر اسے بے حد صدمہ ہہنچا تھا اور اس وقت وہ اسی افسردگی کے عالم میں بہتھی شراب نوشی میں مصروف تھی کہ اچانک میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی نجاح اٹھی اور گاربو کے چہرے پر شدید ناگواری کے تاثرات نمودار ہو گئے کیونکہ اس نے اپنی سیکرٹری کو خصوصی طور پر منع کر دیا تھا کہ اسے ڈسربنڈ کیا جائے۔ اس کے

ہے۔ میری میزبراس حادثے کی رپورٹ پہنچی تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ رپورٹ کے مطابق اس حادثے میں صرف تین افراد کی لاشیں ملی ہیں۔ پائلٹ۔ کوپائلٹ اور سینوارڈ کی پولیس فیپارٹمنٹ کے مطابق چھ مسافروں میں سے کسی ایک کی بھی لاش یا اس کا کوئی نکدا دستیاب نہیں ہوا۔ میں یہ رپورٹ پڑھ کر بے حد حیران ہوا کیونکہ یہ سب کچھ میرے ذریعے ہی ہوا تھا۔ میں نے اس آپریشن کی بذات خود نگرانی کی تھی جہاز میں بلاسٹنگ نظام بھی میں نے خود ہی فٹ کرایا تھا جہاز کی رسی پولیس چینگ کی وجہ سے کسی کو اس کا شک تک نہ ہوا تھا اور جہاز میرے سامنے فضا میں دھماکوں سے پھنسا تھا اس کے باوجود چھ مسافروں کی لاشیں دستیاب نہ ہوئی بے حد اچھے کی بات تھی۔ پھانچہ میں نے اس کی تفصیلی تحقیق کا حکم دے دیا اور پولیس کے خصوصی غوطہ خور اس کام پر لگا دیتے ہیں لیکن مادام کافی تلاش کے باوجود سندھر میں سے کچھ نہ مل سکا۔ اس پر میں نے ساحلی قصبے پر تحقیقات کا آغاز کیا کہ اگر یہ لوگ کسی طرح نکلے ہوں گے تو بہر حال اس قصبے میں ہی آئے ہوں گے اور پھر وہاں سے شواہد ملنے لگ گئے ایک عورت اور پانچ مردوں کے ایک گروپ کو ساحل کے ساتھ درخون کے ایک جھنڈ میں لیتے ہوئے دیکھا گیا تھا۔ انہوں نے لائف جیکٹس ہہنی ہوئی تھیں اس وقت میں سمجھا کہ یہ لوگ غوطہ خور ہوں گے اور تھک کر ہہاں لیٹئے رہے ہو گئے لیکن جب میں نے اس جھنڈ کو چنک کیا تو وہاں خوراک کے خالی ذبے اور پانی کی خالی بوتلیں پڑیں

دکھائی دیں پھر ایک ٹور سے پتہ چلا کہ ایک آدمی یہ سامان ہہاں سے خرید کر لے گیا تھا اس سثور سے ایک زنانہ اور پانچ مردانہ بس بھی اس آدمی نے خریدے تھے ان بساوں کے ڈیزاٹن کی تفصیلات حاصل کی گئیں تو یہ معلوم ہو گیا کہ ان بساوں میں ملبوس افراد کا ایک گروپ جو ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل تھا بس پر بیٹھ کر ناگ روائہ ہوا ہے لیکر ان کے حلیے ہمارے مطلوبہ افراد سے مختلف تھے اور پھر ان بدلتے ہے نئے حلیوں کی وجہ بھی معلوم ہو گئی اس آدمی جس نے بس اور کھا نے پہنچنے کا سامان خریدا تھا اس نے اس سثور سے ایسا سامان بھی خریدا تھا جو میک اپ کے کام آتا ہے اور پھر کوڑے کے ایک بڑے ڈرم سے لائف جیکٹس اور وہ بس بھی مل گئے جو انہوں نے وہاں ڈالے تھے اس طرح یہ بات حقی طور پر ثابت ہو گئی کہ اس خوفناک حادثے کے باوجود یہ لوگ نہ صرف حریت انگریز طور پر نکلے ہیں بلکہ ساحل پر پہنچ کر انہوں نے میک اپ تبدیل کر لیا ہے اور بسا بدل کر یہ بس کے ذریعے ناگ بھی پہنچ گئے ہیں۔ جی تحری نے تفصیل بتاتے ہوتے ہے کہ اور گاربو جو حریت سے آنکھیں پھاڑے پوری تفصیل سن رہی تھی۔ بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ "ویری بیڈ نیوز جی۔۔۔ تحری۔۔۔ ریٹلی ویری بیڈ نیوز میں نے تو پارٹی کو کامیابی کی اطلاع بھجوائی تھی۔۔۔۔ گاربو نے کہا مادام چونکہ ان کے لباسوں اور حلیوں کے بارے میں تفصیلات مل چکی ہیں۔ اس لئے ناگ میں اب انہیں آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا

”یہ مادام بس آپ کی طرف سے اجازت کی ضرورت تھی ورنہ ان لوگوں کو ٹریس اور ان اخاتمہ کرنا میرے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ آپ کو جلد ہی اس کی رپورٹ مل جائے گی۔..... جی تحری نے کہا۔

”اس بار اس طرح کام کرنا کہ پھر بعد میں یہ رپورٹ مجھے ملنے کے یہ لوگ زندہ ہیں۔..... گاربو نے کہا۔

”نومادام سچی تحری کچھ کام نہیں کیا کرتا۔..... جی تحری نے جواب دیا اور گاربو نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ابھی تک شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے پوری رپورٹ سن لینے کے باوجود ابھی تک کانوں پر یقین نہ آ رہا تھا کہ فضائیں طیارہ دھماکے سے تباہ ہونے کے باوجود یہ سارے کے سارے لوگ نجٹ گئے اور نہ صرف نجٹ گئے بلکہ اتفاق دلائل جیکش پہن کر سمندر میں تیرتے ہوئے کنارے پر بھی نجٹ گئے۔ یہ سب کچھ اس قدر ناقابل یقین تھا کہ اسے جی تحری کی باتوں بر یقین نہ آ رہا تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ جی تحری کبھی غلط رپورٹ نہیں دیا کوتا وہ پولیس میں ایک اعلیٰ عہدے دار تھا اور اہتمامی فیصلوں اور فعالی آدمی تھا اس نے اس کے سامنے پارٹی کا نام اس لئے لیا تھا کہ اس، نے اپنے گروپ کا سارا دھانچہ ہی اس طرح قائم کیا ہوا تھا کہ گروپ، کے ارکان اسے ایک آزاد گروپ بھیتا تھا۔ گروپ کے ہر رکن کو اذنا فی بھاری تنخواہیں ہر ماہ ملتی تھیں۔ اس کے علاوہ ہر ماہ انہیں اخراجات کے نام پر بھاری رقمات بھی دی جاتی تھیں

”..... ہے اور ٹریس ہونے کے بعد انہیں ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے۔ اگر آپ حکم دیں تو۔..... جی تحری نے کہا

”تم نے ناگ میں مزید تحقیقات نہیں کرائی ان کے متعلق۔۔۔۔۔ گاربو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ابھی نہیں کیونکہ آپ کو رپورٹ دے کر آپ سے احکامات لینے تھے۔۔۔۔۔ ہمہ بھی آپ نے ان پر فائز کھولنے کی بجائے حکم دیا تھا کہ انہیں اس طرح پلانٹ کے تحت ختم کیا جائے کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ان لوگوں کو کس نے ہلاک کرایا ہے اس لئے چار ڈرڈ طیارہ فضا میں تباہ کرنے کی باقاعدہ پلانٹ کی گئی تھی۔۔۔۔۔ ورنہ تو ایک رپورٹ پر جب وہ اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے ان پر آسانی سے فائز کھولا جا سکتا تھا؟“ جی تحری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پارٹی کی یہی ہدایت تھی۔۔۔۔۔ لیکن اب پارٹی کی ہدایت باقی نہیں رہی۔۔۔۔۔ اب ہم آزاد ہیں اور اب ہم نے اپنے گروپ کی ساکھے بچانے کے لئے انہیں ہر صورت میں ختم کرنا ہے۔۔۔۔۔ تم انہیں فوری طور پر ٹریس کرد۔۔۔۔۔ پورے گروپ کو حرکت میں لے آؤ اور پھر جہاں یہ لوگ نظر آئیں ان پر فائز کھول دو۔۔۔۔۔ بغیر کسی جھمک اور تکلف کے۔۔۔۔۔ اگر ان کے ساتھ اور لوگ بھی مرتے ہوں تو بے شک مار ڈالو۔۔۔۔۔ مجھے حتیٰ طور پر ان کی موت چاہئے۔۔۔۔۔ ورنہ اگر پارٹی تک یہ بات ہنچ گئی کہ یہ لوگ زندہ ہیں اور ہم نے انہیں غلط رپورٹ دی ہے تو تم جانتے ہو کہ گروپ کی ساکھے کس طرح متاثر ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔ گاربو نے کہا۔

اور گاربو صرف انہیں فعال اور حرکت میں رکھنے کے لئے کبھی کبھی
ایسے کام ان سے کر والی تھی جس سے اسے ذاتی طور پر کوئی فائدہ نہ
ہوتا تھا لیکن گروپ ہی سمجھتا تھا کہ یہ کام ان کی چیف مادام نے انتہائی
بخاری معاوضے پر بک کیا ہوا گا۔ اس لئے گاربو نے جی تھری کے سامنے¹
ہاتھ فیلڈ یا ہیڈ کوارٹر کا نام لینے کی بجائے پارٹی کا ہی نام لیا تھا کیونکہ
ہاتھ فیلڈ یا ہیڈ کوارٹر کے بارے میں صرف وہی جانتی تھی۔ پہلے بھی
پائیک کے فون پر وہ اسی لئے گھبرا کر خفیہ ٹھکانے پر چلی گئی تھی کہ
پائیک نے اسے فون پر بتایا تھا کہ پاکیشیانی گروپ اسے اندازہ لے²
کے لئے پہنچ رہا ہے۔ اس کا خیال تھا کہ اگر وہ اس گروپ کے ہاتھ لگ
گئی تو ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ اس پر تشدد کر کے اس سے ہاتھ فیلڈ کے
بارے میں معلومات حاصل کریں لیکن جب پائیک کی لاش دستیاب
ہوئی اور جیکسن سے اسے معلوم ہوا کہ گروپ روجر کے یونچے روسک
گیا ہے تو وہ مطمئن ہو گئی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ریلکس ہاؤس میں
ایسی مشیزی موجود ہے کہ گروپ روجر کا کچھ نہیں بلکہ سکتا اور روجر کے
ہاتھوں ان کی موت یقینی ہے لیکن پھر جب اسے گرانڈ ماسٹر کی تباہی کی
رپورٹ ملی اور وہ بھی روجر کے ہاتھوں تو اسے یقین نہ آیا اور اس نے
لپٹے گروپ کے ذریعے روجر کو اپنے خاص اڈے میں اندازہ لے لیا۔ وہاں
اسے معلوم ہوا کہ روجر کا ذہن کنٹرولڈ ہے اور پھر اس نے ہی ہیڈ کوارٹر
کو گرانڈ ماسٹر کی اس مکمل تباہی کی اطلاع دی جس پر اسے ہدایت کی
گئی تھی کہ اس پاکیشیانی گروپ کو اس طرح ہلاک کیا جائے کہ کسی

کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کس کام ہے سچانپے گاربو نے یہ مشن جی
تھری کے ذمہ ڈال دیا اور جی تھری نے فوری طور پر حرکت میں آ کر ان
کا اظیارہ فضایا میں تباہ کر دیا۔ ار گاربو کے لئے اس کی باقاعدہ فلم جیسا کی
گئی تھی۔ کیونکہ گاربو نے جی تھری کو اس کا حکم دیا تھا کہ وہ اس گروپ
کی ہلاکت کا حتیٰ ثبوت چاہتی ہے۔ اس لئے فلم دیکھ کر اس نے ہیڈ
کوارٹر کو حتیٰ طور پر یہ رپورٹ دی تھی کہ گروپ ختم ہو چکا ہے لیکن
اب اسی جی تھری نے اسے خوب ہی اطلاع دی تھی کہ یہ رپورٹ غلط
تباہت ہوئی ہے۔ رسیور رکھ کر وہ بیٹھی ہی سوچتی تھی کہ آخر یہ لوگ
کس قسم کے لہجہت ہیں کہ ان کے ہیاں آنے کے بعد گرانڈ ماسٹر جیسی
اہمیتی منظم، باوسائل اور ماقبل ترتیبیں مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔
جیکسن اور روجر دونوں ختم ہو گئے اور اس کے باوجود یہ لوگ اس
خوفناک حادثے میں بھی ہلاک نہیں ہوئے۔ آج جی تھری کی رپورٹ
ملنے کے بعد اسے روجر اور جیکسن کی ان باتوں کی سمجھ آرہی تھی کہ وہ
دونوں اس گروپ اور خاص طور پر اس علی عمران سے ذہنی طور پر اس
تھر خوفزدہ کیوں رہتے تھے۔ اس وقت گاربو در حقیقت ان کے اس
دو یہ کا دل ہی دل میں مضمکہ از آتی رہی تھی لیکن آج اسے احساس ہو
تباہا کہ وہ دونوں صحیح تھے۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ اگر ہیڈ کوارٹر
یہ رپورٹ مل جائے کہ گاربو نے اسے جو رپورٹ دی ہے وہ غلط ہے
وہیڈ کوارٹر کا رویہ اس کے ساتھ کیا ہو گا۔ اسے یہ سوچ کر ہی بے
تھیا جھر جھریاں سی آرہی تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ ہیڈ کوارٹر اسے

معاملات میں کس قدر بے رحم اور سفاک ثابت ہوتا ہے۔ رو جر کی موت اس کے سامنے تھی۔ حالانکہ اسی نے ہیڈ کوارٹر کو بتایا تھا کہ رو جر کا ذہن کنڑ و لاث تھا لیکن اس کے باوجود ہیڈ کوارٹر نے اپنا فیصلہ نہ بدلا تھا اسی لئے حقیقت ہی تھی کہ وہ جی تھری کی رپورٹ ملنے کے بعد بے حد خوفزدہ سی ہو گئی تھی اب اسے اس لمحے کا انتظار تھا جب جی تھری اسے حتی طور پر رپورٹ دیتا کہ اس گروپ کا واقعی خاتمه کر دیا گیا ہے پھر جا کر اسے چین آسکتا تھا لیکن اتنی بات وہ بھی سمجھتی تھی کہ ناگ بہر حال اس ساحلی قصبه کی طرح نہیں ہے کہ فوراً ہی ساری معلومات حاصل ہو جاتیں۔ یہ ناڈا کا دار الحکومت تھا اور ایک بین الاقوامی شہر تھا بہر ان کی تلاش اور ان کے خاتمے میں بہر حال وقت لگے گا لیکن نجات کیا بات تھی کہ اس سارے خوف کے باوجود اس کے دل کو یہ یقین تھا کہ آفر کارجی۔ تھری کے ہاتھوں اس گروپ کا خاتمه ہو ہی جائے گا اور اس انجانے یقین کی وجہ سے ہی وہ بڑی طرح پریشان نہ ہوئی تھی۔

عمران نائیگر اور تھری کے جانے کے بعد صدر کیپشن شکیل اور جو یا پہنے کروں میں ہے گئے۔ جو یا پہنے کمرے میں کری پہ بیٹھی مقامی اخبار دیکھنے میں مصروف ہو گئی جو اس کے کمرے میں چھپے سے موجود تھا کہ اچانک اخبار میں درج ایک خبر اس کی نظریں جنم گئیں اور وہ بے اختیار اسے پڑھنے لگی۔ خبر کے مطابق ناڈا کے مشہور بزنس میں انٹرنیشنل شیرز کارپوریشن کے چیئرمین مسٹر رو جر کو ہوٹل سے جبراً اخوا کر دیا گیا اور اس کے بعد ان کا کہیں بھی پتہ نہ چل سکا۔ پولیس اس سلسلے میں اپنی ناکامی کا عتراف کر چکی ہے۔ خبر عام سی تھی لیکن جو یا کے ذہن میں فوراً وہ رو جر آگیا ہے وہ لوگ ہوٹل میں چھوڑ کر دوسرے ہوٹل میں شفت ہو گئے تھے اور پھر وہاں سے انہوں نے طیارہ چارٹر کرایا تھا۔ وہ رو جر بھی انٹرنیشنل شیرز کارپوریشن کا چیئرمین تھا۔ اس رو جر کے اخوا کا مطلب ہی تھا کہ اس اخوا سے ضرور ہاتھ فیلڈ کا

تعلق ہو گا جو یا نے ملیکون کا رسیور اٹھایا اور ہوٹل کے آپریٹر کو اس نے پولیس ہیڈ کوارٹر کا نمبر ملانے کے لئے کہہ دیا۔
لیں پولیس ہیڈ کوارٹر دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

- مشہور پرنس میں اور انٹرنیشنل شیرز کار پوریشن کے چیزیں کے اخواکا کیس کون صاحب ڈیل کر رہے ہیں "جو یانے پوچھا۔
- کیپشن ورنگل - فرست گریڈ ڈیٹکٹو دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

- کیا آپ ان سے میری بات کر سکتے ہیں "..... جو یانے کہا۔
لیں میڈم ہولڈ آن کچھ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک مختلف آواز سنائی دی۔

- کیپشن ورنگل بول رہا ہوں "..... بولنے والے کے لمحے میں نری تھی۔

"روزین بول رہی ہوں، ہوٹل رین بو کے کمرہ نمبر اٹھائیں دوسری منزل۔ اگر آپ مسٹر دوجر کے بارے میں مزید کچھ جانتا چاہتے ہیں تو پلیو فور آتشریف لے آئیے جو یانے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔

- کون ہے جو یانے جو نک کر پوچھا۔
- صدر ہوں باہر سے صدر کی آواز سنائی دی۔
- اور کم ان صدر جو یانے کہا اور دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور

صدر اندر داخل ہوا اس کے بیچھے کیپشن شکیل بھی تھا۔
- مس جو لیا سفت بوریت ہو رہی تھی۔ ہم نے سوچا کہ آپ کے پاس چل کر بیٹھا جائے گا۔ کچھ گپ شپ ہی ہو جائے۔ - صدر نے کہا اور جو لیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس بوریت سے ثابت حاصل کرنے کے لئے ہی تو میں نے فرست گریڈ ڈیٹکٹو کیپشن ورنگل کو ہماں بلایا ہے" جو یانے ہستے ہوئے کہا تو صدر اور کیپشن شکیل دونوں بے اختیار چونک کر سیدھے ہو گئے۔

- کیا۔ کیا کہہ رہی ہیں آپ صدر نے اہتمامی حریت بھرے لمحے میں پوچھا اور جو یانے اسے اخبار میں موجود خبر کے متعلق بتایا۔
- مگر آپ کو معلوم ہے کہ پولیس والے اہتمامی شکی مزاحیق لوگ ہوتے ہیں۔ ہمارے پاس کاغذات بھی نہیں ہیں اور ہم ہمچنان اہم میشن پر بھی ہیں۔ ایسی صورت میں کہیں ہمارے لئے مشکلات نہ کھوڑی ہو جائیں" صدر نے کہا۔

"اے نہیں صدر ہماں کی پولیس ہمارے پاکیشیا کی پولیس جیسی نہیں ہوتی۔ دراصل، میں اس فرست گریڈ ڈیٹکٹو سے اس بارے میں معلومات حاصل کرنا ہماہتی ہوں کہ جو انہوں نے رو جر کے اخوا کے بارے میں حاصل کی ہوئی گی۔ کیونکہ یہ بات تو بہر حال طے ہے کہ رو جر کو اخواہ بٹ فیڑ نے ہی کرایا ہو گا۔ انہوں نے مبھی سمجھا ہو گا کہ رو جر نے گرانٹ ماہر سے گراہی کرتے ہوئے گرانٹ ماہر تنظیم کو مکمل

طور پر تباہ کر دیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسا کیوں جائے جس سے ہمیں ہاتھ فیلڈ تک پہنچنے میں سہولت ہو جائے۔ جو لیانے کہا تو صدر بے اختیار مسکرا دیا۔

”مس جو لیا درست کہہ رہی ہیں صدر۔ پولیس نے لازماً کوئی نہ کوئی کام کیا ہو گا اس سے آگے بڑھنے میں ہمیں خاصی سہولت مل سکتی ہے۔ ہماراں صاحب جس آدمی کے بھیجے گئے ہیں، ہو سکتا ہے وہ دستیاب نہ ہو سکے۔ کیپشن شکیل نے کہا اور صدر نے اثبات میں سرطان دیا اور پھر اس سے ہے جہل کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

”یہ کہم ان جو لیانے کہا اور دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور پولیس کے چار آفیسر اندر داخل ہوئے۔ وہ چاروں باور دی تھے اور ان کے کاندھوں پر نیجنگ اور سائیڈ ہولسٹروں میں ریو الور نظر آ رہے تھے۔ جو لیا اور اس کے ساتھی ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

”مجھے کیپشن دریںگل کہتے ہیں اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ رابٹ۔ موزوا اور انھوںی۔ سب سے ہے جہل داخل ہونے والے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کے پولیس آفیسر نے مسکراتے ہونے کہا۔ ولیے صدر نے دیکھا تھا کہ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی آنکھوں میں تیرہ لک ابر آئی تھی۔ ایسی چمک جیسے اسے کوئی خاص چیز نظر آگئی ہو۔

”میرا نام روزین ہے۔ اور یہ میرے ساتھی ہیں جو زف اور جون۔ جو لیانے کہا پھر رسی کھمات کی ادائیگی کے بعد سب کرسیوں پر جیخے گئے

”آپ نے مجھے فون کیا تھا۔ روجر کے بارے میں کچھ بتانے کے لئے دریںگل نے جو لیا سے ناطب ہو کر کہا۔

”ہاں میرے پاس آپ کے لئے ہند خاص پواٹس موجود ہیں لیکن اس سے جہلے میں یہ جانتے چاہوں گی کہ روجر کے بارے میں آپ کی تفصیل کا اب تک کیا نتیجہ رہا ہے۔ جو لیا نے کہا۔

”مس روزین آپ روجر کو کیسے جانتی ہیں۔ دریںگل نے اس کی بات کا جواب دینے کی باتے اٹھا سوال کر دیا۔

”آپ کا یہ سوال بتا رہا ہے کہ آپ مجھ سے ہے جہلے تفصیلی تعارف چاہتے ہیں تو میں محضر طور پر آپ کو بتا دوں کہ میرا اور میرے ساتھیوں کا تعلق ایکریمہ کی ایک خفیہ سرکاری ہجنسی سے ہے اور سرکاری طور پر روجر کے اخوا کے بارے میں تفصیل کر رہے ہیں حکومت ایکریمیا کو بھی اور کے اخوا سے کسی وجہ سے بے حد دلچسپی ہے۔” جو لیا نے کہا۔

”کیا آپ صرف تین میں یا آپ کے گروپ کی تعداد زیادہ ہے۔” دریںگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہمارے تین ساتھی اور ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اب آپ میرے سوال کے جواب میں کوئی ہمچاہت محسوس نہیں کریں گے۔” جو لیا نے کہا۔

”مس روزین یہ نادا ہے۔ ایکریمیا نہیں ہے۔ وہاں ایکریمیا میں آپ کی اعلیٰ سرکاری حیثیت ہو گی مگر ہمہاں آپ ایک عام آدمی کی سی

حیثیت رکھتی ہیں۔ اس لئے آپ کے پاس جو پوانت اس اخواکے سلسلے میں ہوں وہ مجھے بتا کر آپ پولیس سے تعاون کیجئے۔ باقی رہی یہ بات کہ پولیس نے اس سلسلے میں کیا انکو اتری کی ہے تو نادا کا یہ قانون ہے کہ جب تک انکو اتری مکمل نہ ہو جائے تب تک اسے اور من کرنا جرم ہے اور روجر کے اخواکی انکو اتری ابھی مکمل نہیں ہوتی۔“
کیپشن درینگل نے خنک لمحے میں کہا۔

آپ نے درست کہا ہے۔ ٹھیک ہے میں آپ کو اس بارے میں پوائنٹس بتا دیتی ہوں۔ مزید انکو اتری کرنا آپ کا اپنا کام ہے۔ ولیے نادا کے چیف پولیس آفیسر سے حکومت ایکریمیا کی بات ہو چکی ہے انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ اس انکو اتری میں مکمل تعاون کریں گے۔ اب آپ سے طاقت کے بعد ان سے ملاقت ہونے والی ہے۔ میں ان سے درخواست کروں گی کہ وہ آپ کی انکو اتری رپورٹ ہمیں بھجوادیں۔ جو لیانے منہ بناتے ہوئے کہا۔

وہ جو حکم کریں گے ہم اس کی تعمیل کرنے کے بہر حال پابند ہیں آپ پوائنٹس بتا رہی تھیں۔ کیپشن درینگل نے اسی طرح خنک لمحے میں کہا۔

ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے جسے پوری دنیا سے خفیہ رکھا گیا ہے۔ اس کا نام ہاٹ فیلڈ ہے۔ ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر بھی خفیہ ہے گرانڈ ماسٹر اس ہاٹ فیلڈ کی ایک ذیلی تنظیم تھی اور روجر گرانڈ ماسٹر کا چیف تھا۔ اس کا شاید ہاٹ فیلڈ سے کوئی جھگڑا ہو گیا ہو گا اس نے

بغاوٹ کر دی اور گرانڈ ماسٹر تنظیم کا خود لپنے ہاتھوں خاتمہ کر دیا۔ چنانچہ ہاٹ فیلڈ نے اسے اخواکر دیا اب ہم اس گروپ کی تلاش میں ہیں جس نے اسے اخواکیا ہے کیونکہ اس گروپ سے اس ہاٹ فیلڈ کے بارے میں معلومات مل سکتی ہیں۔ جو لیا نے کہا۔

لیکن یہ نام ہم نے پہلا تو کبھی نہیں سن۔ آپ نے کہاں سے سن یا ہے۔ کیپشن درینگل نے اہمیت حیرت بھرے لمحے میں پوچھا۔

”ہماری محکماۃ تحقیقات تو یہی کہتی ہیں۔“ جو لیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اور کچھ۔“ کیپشن درینگل نے کہا۔

”یہ بہت بڑی ٹپ ہے اگر آپ اس ٹپ پر کام کریں تو یقیناً ثابت نتائج نہیں سکتے ہیں۔“ جو لیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

” بالکل۔ واقعی ایک ٹپ ہے ہم اس پر ضرور کام کریں گے۔ آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے ہم سے تعاون کیا۔“ کیپشن درینگل نے کری سے اٹھیے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہو۔ جو لیا صدر اور کیپشن شکیل بھی کھڑے ہو گئے اور ایک دوسرے نے مصافحہ کر کے کیپشن درینگل اور اس کے ساتھی کرے سے باہر چلے گئے۔

”میرا خیال ہے۔“ کیپشن آپ کی بتائی ہوئی لائن پر ضرور کام کرے گا۔ خاصاً ہیں اور تیز تک رہا ہے۔ ہو سکتا ہے اس طرح کوئی خی لائن آف ایکشن سامنے آجائے۔ کیپشن شکیل نے دروازہ بند کرتے

ہی کہا۔

”میں نے جان بوجھ کر اسے پلاں دی ہے۔ یہ مہاں کام مقامی آدمی ہے اس کے پاس جو معلومات ہو سکتی ہیں وہ ہمارے پاس نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے لامحالہ یہ کوئی نہ کوئی کلیو تلاش کریے گا۔ اور چونکہ یہ پولیس کا آدمی ہے۔ اس لئے پولیس چیف کو لازماً تفصیلی رپورٹ بھی کرے گا اور عمران ایسی رپورٹ حاصل کرنے میں ماهر ہے۔“
جو یا نے سمجھاتے ہوئے جواب دیا۔

”کیپشن ورنگل کی آنکھوں میں ہمیں دیکھ کر ایک محیب سی چمک ابھر آئی تھی۔ مجھے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اسے ہماری تلاش تھی لیکن ہم اسے مل نہ رہے تھے اور کمرے میں داخل ہوتے وقت اچانک ہم اسے نظر آگئے ہو۔ کچھ ایسی چمک میں نے دیکھی تھی اس کی آنکھوں میں۔“ صدر نے اچانک بات کرتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب اسے ہماری تلاش کیسے ہو سکتی ہے۔“ پھر ہمارے میک اپ بھی سننے ہیں۔..... جو یا نے حیران ہو کر کہا۔

”نہی بات میں سوچ رہا ہوں کہ ہمیں دیکھنے کے بعد اس کی آنکھوں میں ایسی چمک کیوں ابھری تھی۔“..... صدر نے سنبھیڈہ لجئے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”صدر درست کہہ رہا ہے۔ مجھے بھی لاشوری طور پر اس کا اور اک ہوا تھا لیکن یہ ادراک صرف لاشوری تھا لیکن اب صدر کی بات پر مجھے شوری طور پر خیال آ رہا ہے کہ واقعی اس کی آنکھوں میں کمرے تاثرات نہ دار ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔“

میں داخل ہوتے ہی تیز بندک ابھری تھی۔..... کیپشن شکیل نے اشیات میں سر ٹلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے جھلے کہ اس موضوع پر مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے تھک کی آواز کے ساتھ ہی سفید دھوئیں کا بھپکا سا کمرے میں داخل ہوا۔ اور پھر اس سے جھلے کہ جو یا پلکیں جھپکتی اس کا ذہن اس طرح تاریکی میں ڈوب گیا جیسے کسی نے جادو کی چڑی سے اس کے دماغ میں موجود روشنی کو یقینت تاریکی میں بدل دیا ہو۔ پھر اس کے ذہن میں روشنی خود بخود نمودار ہوئی اور آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھلیں اور اسے لپٹا، اردو گرد کا شعور ہوا تو اس نے بے اختیار چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ بھجن گئے اس کے ذہن میں کسی فلم کی طرح وہ منتظر ابھرا۔ جب وہ ہوٹل کے کمرے میں بیٹھی صدر اور کیپشن شکیل کے ساتھ باتوں میں صرف تھی کہ یقینت دروازہ کھلا اور پھر سفید رنگ کے دھوئیں کا بھپکا سا کمرے میں داخل ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریک پڑ گیا مگر اب وہ جس جگہ اور جس حالت میں موجود تھی یہ جگہ وہ ہوٹل کا کمرہ نہ تھی بلکہ کوئی وسیع دعیری ہال ناگمراہ تھا جس کی سُنگی دیوار کے ساتھ لوہے کے مضبوط کڑوں میں اس کے پیر اور دونوں ہاتھ جکڑ ہوئے تھے اس کے ساتھ ہی صدر اور کیپشن شکیل بھی اسی طرح فولادی کڑوں میں جکڑے کھڑے ہوئے تھے اور ان کے جسموں میں بھی حرکت کے تاثرات نہ دار ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔

ساتھ آجاتے صدر نے ٹھنک لجئے میں کہا۔
 یہ پولیس ہیڈ کو اڑ رہیں ہے۔ میرا ذاتی اڈہ ہے۔ مجھے تم لوگوں
 کی تلاش تھی۔ میرے آدمی تاریخاً تمام ہوئے تو میں تمہیں تلاش کرتے
 پھر ہے ہیں لیکن ناگ میں اس کثرت سے ہوئی میں کہ ان سب میں
 چینگ کرتے کرتے کہی دن اُنک سکتے تھے اب یہ میری خوش قسمتی ہے
 کہ تم لوگوں نے خود فونِ رکے مجھے لپنے پاس بلوایا۔ اس طرح
 ناگ چھلنے سے ہم فتح گئے ورنگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 کس سلسلے میں تمہیں ماری تلاش تھی جویا نے ہوئے
 چباتے ہوئے کہا۔ اسے اب حساس ہو رہا تھا کہ اس نے از خود ایک
 فیصلہ کر کے اقدام کیا اور وہی اس کے اور اس کے ساتھیوں کے لئے
 نئی صیبیت کا پیش ٹھیکہ ثابت، ہوا۔

آپ لوگوں کا تعلق پا کر بیساکھ سیکھ سروس سے ہے۔ آپ کامیک
 اپ میں نے اس لئے صاف نہیں کروایا کہ آپ کے تین ساتھیوں کی
 ابھی تلاش جاری ہے۔ جسے یہی وہ ہاتھ لگیں گے انہیں بھی یہاں لے آیا
 جائے گا اور پھر ایک ہی باریہ امام کر لیا جائے گا۔ بہر حال آپ کو محصر طور
 پر حالات بہادری میں تاکہ آپ اور میں فضول قسم کے سوال جواب سے فتح
 جائیں۔ جیسا کہ میں نے ہمہ بتایا ہے کہ آپ کا تعلق پا کر بیساکھ سیکھ
 سروس سے ہے۔ آپ کے بہر کا نام علی عمران ہے۔ آپ کا گروپ
 ایک گورنمنٹ اور چھہ مردوں پر مشتمل تھا۔ لیکن وہ چھٹا آدمی اچانک ہی
 غائب ہو گیا ہے۔ شاید واپس چلا گیا ہو۔ بہر حال آپ لوگوں نے رو جر
 ضرورت تھی آفسیر۔ آپ با اختیار تھے حکم کرتے تو ہم وہی ہی آپ کے

” یہ سب کیا ہوا۔ کیسے کیا ہے جویا نے
 بے اختیار بڑدا تے ہوئے کہا۔
 ” ارے یہ کیا۔ یہ ہم یہاں پہنچ گئے ہیں اسی لمحے صدر کی
 حریت بھری آواز سنائی دی۔

” میرا خیال ہے یہ کارستانی اسی پولیس آفسیر کی ہے کیپشن
 ہمیں نے کہا۔ وہ دونوں بھی ہوش میں آچکے تھے۔
 پولیس آفسیر کی۔ پولیس آفسیر کو کیا ضرورت ہے کہ اس طرح کی
 غیر قانونی حرکت کرے جویا نے حیران ہو کر کہا اور پھر اس
 سے ہمہ کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ اس کمرے کا دروازہ
 ہوان ہمینوں کے بالکل سامنے دیوار میں تھا۔ دھماکے سے کھلا اور ان
 ہمینوں کے ملتوں سے ہے اختیار طویل سانس نکل گیا کیونکہ دروازے
 سے وہی پولیس آفسیر ورنگل اندر داخل ہو رہا تھا۔ العتبہ اب وہ
 یونیفارم میں نہ تھا بلکہ اس کے جسم پر عام سا سوت تھا۔ اس کے
 عقب میں مشین گن سے سلح ایک آدمی تھا۔

” کیس کا اڑھتہم ہو چکا ہے اس لئے تمہیں خود بخود ہوش آگیا۔ میں
 اس انتظار میں تھا کہ تمہیں ہوش آجائے تب میں یہاں آؤں ۔۔۔
 پولیس آفسیر نے قریب آکر گور سے جویا۔ صدر اور کیپشن ہمیں کو
 دیکھئے ہوئے کہا۔

” آپ کو ہمیں یہاں لے آنے کے لئے اتنی تکلیف اٹھانے کی کیا
 ضرورت تھی آفسیر۔ آپ با اختیار تھے حکم کرتے تو ہم وہی ہی آپ کے

ہمیں مل گئی تھیں جس بس میں آپ لوگ سوار ہو کر ناگ پہنچتے تھے۔
ورینگل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”سچی گروپ کیا یہ ہاث فیڈ کا گروپ ہے۔۔۔۔۔ جو یا نے چونک کر
پوچھا۔

”نہیں یہ آزاد گروپ ہے۔۔۔ جہاں تک ہاٹ فیڈ کا تعلق ہے۔۔۔۔۔
تم ہبھلی بار میں نے تمہارے منہ سے سنا ہے اور میں نے اس سلسلے
میں اپنی چیف سچی - دون -، بھی بات کی ہے۔۔۔ اسے بھی اس کے
متعلق کوئی علم نہیں ہے۔۔۔۔۔ ورینگل نے جواب دیتے ہوئے کہا
لور جو یا نے بر اسم نہ بنا لیا۔

”مسٹر ورینگل تم پولیس کے ایک اعلیٰ ہدایتے دار ہو۔۔۔ تھیں
اس جرام پیشہ گروپ کے ساتھ منسلک ہوئے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔
صفدر نے کہا۔

”یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔۔۔ تھیں اس بارے میں فکر مند ہونے کی
ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ ورینگل نے خلک لجھے میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔

”کیا جی - دون کوئی حورت ہے۔۔۔۔۔ اچانک جو یا نے پوچھا۔
”ہاں وہ حورت ہے۔۔۔ اسے مادام کہتے ہیں۔۔۔۔۔ ورینگل نے
پلاٹنگ کی گئی پلاٹنگ کامیاب ہو گئی اور اس پارٹی کو مشن کی کامیابی
لمسکرتے ہوئے جواب دیا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ تم اب صرف اس پارٹی کے ساتھ اپنی ساکھ
ہیں۔۔۔ اب آپ کو ہلاک کرنا ہمارے گروپ کی ساکھ کا منسلک بن گیا۔۔۔
تم رکھنے کے لئے ہمیں ہلاک کرننا چاہتے ہیں۔۔۔ ورنہ براہ راست تھیں
آپ کے نئے ٹیکیوں کے بارے میں تفصیلات اس بس کے ذریعہ سے

کے ذہن کو کنٹرول کر کے گرانڈ ماسٹر تنظیم کا خاتمه کیا۔ اور پھر آپ
چارڑہ طیارے کے ذریعے ایکریمیا والپس جا رہے تھے کہ طیارہ فضا میں
پھٹ گیا۔ اس کے باوجود آپ لوگ نجع گئے اور لاٹف جیکٹس کی وجہ
سے تیرتے ہوئے ساحل پر آگئے۔۔۔ جہاں درختوں کے جنڈ میں آپ کو
دیکھا گیا۔ آپ کے ایک ساتھی نے قصہ میں جا کر کھانے پینے کا سامان
نے بس اور میک اپ کا سامان خریدا اور پھر آپ نے بس تبدیل کئے
میک اپ نیا کیا اور بس میں بیٹھ کر اس ساحلی قصہ سے ناگ پہنچ گئے
ہمیں اطلاعات ملتی رہیں لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا کہ ناگ میں آپ لوگ
کہاں موجود ہیں۔۔۔۔۔ ورینگل نے جواب دیا۔

”کیا تمہارا تعلق گرانڈ ماسٹر سے ہے۔۔۔۔۔ صفر نے حیران ہو
کر کہا۔

”نہیں میرا تعلق ایک اور گروپ سے ہے سچی گروپ سے۔۔۔ گرانڈ
ماسٹر کی تباہی کے بعد سچی گروپ نے آپ لوگوں کو فوری طور پر ہلاک
کرنے کا کام بک کیا۔ لیکن پارٹی نے یہ شرط عائد کر دی کہ آپ کو اس
طرح ہلاک کیا جائے کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ آپ کو کس نے
ہلاک کرایا ہے۔۔۔ چنانچہ اس طیارے کو فضا میں بلاست کرنے کی
پلاٹنگ کی گئی پلاٹنگ کامیاب ہو گئی اور اس پارٹی کو مشن کی کامیابی
کی اطلاع دے دی گئی لیکن پھر اچانک اطلاع ملی کہ آپ لوگ نجع گئے
ہیں۔۔۔ اب آپ کو ہلاک کرنا ہمارے گروپ کی ساکھ کا منسلک بن گیا۔۔۔
آپ کے نئے ٹیکیوں کے بارے میں تفصیلات اس بس کے ذریعہ سے

ہماری ہلاکت سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ صدر نے کہا۔
”ہاں بھی بات ہے۔ مادام نے تو حکم دے دیا ہے کہ تم تینوں کو
چہلے ختم کر دیا جائے اور پھر جب تمہارے باقی تین ساتھی ملیں تو
جنہیں بھی ختم کر دیا جائے لیکن میں نے ذاتی طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ
تم چھ کے چھ کو اکٹھا کرنے کے ایک ہی وقت میں ہلاک کیا جائے کیونکہ
مجھے یقین ہے کہ اگر ہم لوگ انہیں ٹریس نہ بھی کر سکے تو وہ لازماً کسی
ذکری طرح تم سے رابطہ کرنے کی کوشش کریں گے اور یہ رابطہ اسی
صورت میں ہو سکتا ہے جب تم زندہ ہو۔ اسی لئے میں نے تمہیں زندہ
رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ورنگل نے کہا اور تیزی سے اپس مڑ گیا
اس کے پیچے وہ سلسلہ آدمی بھی باہر چلا گیا اور دروازہ بند ہو گیا۔
”اس کی حماقت کی وجہ سے ہمیں سہری موقع ملا ہے مس جویا۔
ورنہ جس طرح ہمیں بے ہوش کیا گیا تھا یہ اسی حالت میں ہم پر فائز
کھول سکتے تھے۔ اسی لئے ہمیں اس موقع سے فوری فائدہ اٹھانا چاہیے
دروازہ بند ہوتے ہی صدر نے کہا۔

”لیکن کس طرح ان فولادی کڑوں سے کسی طرح رہائی حاصل کی
جائے۔ جویا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”آپ کے لئے یہ اہمی آسان کام ہے مس جویا۔ آپ صرف استا
کچھ کہ لپنے ہاتھوں کو اس طرح اکٹھا کر کے ان کڑوں سے کھینچنے کی
کوشش کیجئے جسے ہور تین چوڑیاں پہنچتے وقت ہاتھ کو اکٹھا کر لیتی ہیں
آپ کے ہاتھ کی ہڈی قدر تی طور پر لپک دار ہوتی ہے۔ آپ مسلسل

کوشش کریں گی تو آپ کے ہاتھ پر پسینہ آجائے گا اور اس طرح آپ
بہر حال کامیاب ہو جائیں گے۔ ایک ہاتھ بھی باہر آگیا تو پھر اتنی مشکل
نہیں ہو گی۔ کیپشن ٹکلیں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ پسینے والی بات شاید درست ثابت ہو جائے ورنہ میں نے چہلے
کوشش کی تھی لیکن کڑے خاصے تنگ ہیں۔ جویا نے سر ملاٹے
ہوئے کہا اور اس نے دائیں ہاتھ کو کڑے سے باہر نکلنے کی بھروسہ
کوشش شروع کر دی صدر اور کیپشن ٹکلیں کی نظریں اس جدوجہد پر
بھی ہوتی تھیں لیکن کافی کوشش کے باوجود ہاتھ باہر نہ آ رہا تھا شاید
جویا کی کلانی کے گرد موجود کڑا خصوصی طور پر تنگ رکھا گیا تھا لیکن
جویا مسلسل کوشش کرتی چلی جاوی تھی۔ اب اس کا ہاتھ پسینے سے
تر ہو چکا تھا اور پھر اچانک اس کی کوشش جزوی طور پر کامیاب ہو گئی۔
جب اس کے ہاتھ کافی حصہ پھنسل کر اس کڑے سے باہر آگیا۔

”کوشش جاری رکھیئے مس جویا۔ صدر اور کیپشن ٹکلیں
دونوں نے بیک آواز ہو کر کہا اور جویا ہوئے۔ بھینچ ہاتھ کو روک کر
کڑے سے باہر کھینچنے کی کوشش کرتی رہی اس کے چہرے پر تکلیف
کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ لیکن وہ ہوئے۔ بھینچ جدوجہد میں مصروف
تھی اور پھر اچانک ایک جھنکے سے اس کا ہاتھ کڑے سے باہر آگیا اور
جویا کے منہ سے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل سانس نکل گیا۔

”مگر۔ صدر اور کیپشن ٹکلیں نے سرت بھرے لمحے میں کہا
جویا نے بھلی کی سی تیزی سے ہاتھ موڑا اور اپنے دوسرے ہاتھ کے

کرے کے آخری حصے پر ہاتھ مار کر اس نے وہاں موجود بٹن پر لیں کیا تو کوئی کٹاک کی آواز سے کھل گیا اور جو لیا کا دوسرا ہاتھ بھی آزاد ہو گیا جو لیا تیزی سے لپٹنے پر جھکی اور چند لمحوں بعد کٹاک کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے دونوں پیر بھی آزاد ہو چکے تھے جو لیا کا چہرہ اطمینان بھری مسکراہٹ سے جمگاہ رہا تھا۔ لپٹنے آپ کو آزاد کرنے کے بعد وہ صدر اور کیپشن ٹھکیل کی طرف بڑھی اور چند ہی لمحوں بعد وہ دونوں بھی ان فولادی کروں کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے۔ آزاد ہوتے ہی انہوں نے سب سے پہلے لپٹنے بیاس کی جیسیں چمک کیں لیکن جیسیں غالی تھیں ابھی وہ دروازے کی طرف بڑھے ہی تھے کہ یہ لمحت باہر سے ایک آدمی کے قدموں کی آواز قریب آتی ہوئی سنائی دی اور وہ تینوں بغیر ایک لمحے کے توقف کے رو بوت کی طرح دروازے کے دونوں سائیڈوں پر دیوار سے لگ کر کھڑے ہو گئے۔ دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی مشین گن بردار اندر داخل ہوا۔

”اے۔ اس کے منہ سے بے اختیار ٹکلا ہی تھا کہ اچانک صدر بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹنا اور دوسرے لمحے وہ اسے گھسیتا ہوا دیوار کے ساتھ جانگا اس کے ساتھ ہی کیپشن ٹھکیل نے اس کے ہاتھ سے نکل کر نیچے گرتی ہوئی مشین گن کو ہوا میں ہی جھپٹنا اور پھر بھلی کی تیزی سے وہ مشین گن سمیت کھلتے ہوئے دروازے سے باہر نکل گیا۔ صدر اس آدمی کو لپٹنے سینے سے لگائے کھدا تھا اس کا ایک بازو

اس کی گردن کے گرداد، دوسرا اس کے پیٹ کے گرداتنی سختی سے جما ہوا تھا کہ وہ آدمی جو باوجود کوشش کے زیادہ حرکت کرنے سے مخذول ہو چکا تھا۔ کیپشن ٹھکیل کے باہر نکلتے ہی جو لیا تیزی سے صدر کی طرف بڑھی اور اس نے بھلی کی سی تیزی سے صدر کے بازوؤں میں جکڑے ہوئے اس آدمی کی جیسیور کی تلاشی لینی شروع کر دی اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ایک مشین پیش موجود تھا۔

”اے بے ہوش کرد صدر۔ جو لیا نے مشین پیش نکال کر دروازے کی طرف مڑنے، ہوئے سر گوشیانہ لمحے میں کہا اور دروازے سے باہر غائب ہو گئی۔ صدر نے یہ لمحت دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر ٹھما یا اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی کے حلق سے پہلی سی چیخ نکلی اور اس کا جسم صدر کے ہاتھوں میں ہی جھوٹ گیا۔ صدر نے اسے نیچے دھکبہ اور پھر تیزی سے مڑ کر کھلے دروازے سے باہر راہداری میں آگیا۔ ابھی وہ راہداری کے آخر میں موجود سیہیوں تک پہنچا ہی تھا کہ کیپشن ٹھکیل اور جو لیا دونوں اوپر دروازے پر خودار ہوئے۔

”کوئی خالی ہے او۔ کوئی آدمی نہیں ہے۔ اسے اٹھا کر اوپر لے آؤ۔“ جو لیا نے کہا اور صدر وہیں سے ہی واپس مڑ گیا اس نے کرے میں پہنچ کر اس آدمی کو اٹھایا اور اوپر لے آیا۔ وہاں صرف جو لیا موجود تھی۔ کیپشن ٹھکیل کوٹھی کی تفصیلی تلاشی لے رہا ہے۔ جب تک تم

اے باندھ کر ہوش میں لے آؤ..... جو لیا نے صدر سے کہا اور صدر نے کاندھ پر لادے ہوئے اس آدمی کو فرش پر ڈالا اور بیردنی دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ کیپشن ٹکلیں کسی کو کاندھ پر لادے اندر را خل ہوا۔

یہ ورنگل ہے۔ اے گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ یہ ایک کمرے کے پیڈ پر پڑا ہوا تھا۔ کیپشن ٹکلیں نے کاندھ پر لادے ہوئے آدمی کو فرش پر پھینکتے ہوئے کہا اور جو لیا اور صدر کے ملق سے بے اختیار طویل سانس نکل گیا کیونکہ واقعی یہ وہی پولیس کیپشن ورنگل تھا اس کے سینے میں گولیاں ماری گئی تھیں اس کا ہمراہ بتا رہا تھا کہ جب اے گولیاں ماری گئیں وہ گہری نیند سویا ہوا تھا۔

یہ گولیاں اس مشین پسل سے ماری گئی ہیں جو اس آدمی کی جیب سے نکالا ہے۔ جو لیا نے کہا اور صدر اور کیپشن ٹکلیں دونوں نے اشبات میں سر بلادیئے۔

اس کا مطلب ہے کوئی بیا جکر چل گیا ہے۔ اب یہ آدمی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ اے ہوش میں لے آنا ہو گا۔ میں رسی تلاش کر آؤں۔ صدر نے کہا۔

اس کی کیا ضرورت ہے۔ بیلٹ سے کام چل جائے گا سہماں ہم شدید خطرے میں ہیں کسی بھی لمحے کچھ ہو سکتا ہے اس لئے جلد از جلد اس سے سورج تھاں مخلوم کر کے ہمیں سہماں سے نکل جانا چاہئے۔ کیپشن ٹکلیں نے اپنی بیلٹ کھولتے ہوئے کہا اور صدر نے اس بار

اشبات میں سر بلادیا اور بیلٹ کھولنی شروع کر دی سجد لمحوں بعد اس بیلٹ سے اس آدمی کے ہاتھ اس کے پشت پر کر کے باندھ دیئے گئے جب کہ دوسرا بیلٹ سے اس کے دونوں پیر جگڑ دیئے گئے اور پھر صدر نے اسے اٹھا کر اب کری پر ڈالا اور ایک ہاتھ اس کے سر اور دوسرا اس کے کاندھ پر رکھ کر اس نے ہبھے تو اس کے سر کو خصوص انداز میں جھٹکا دے کر ٹھوپایا اور پھر ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر اس نے دوسرے ہاتھ سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ تھوڑی در بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور صدر بھیجے ہٹ گیا۔ سجد لمحوں بعد اس آدمی نے کراہیت ہوئے آنکھیں کھول دیں اس کے ہمراہ پر تکلیف کے آثار نمودار ہوئے اور اس کے عقب میں بند ہے ہوئے بازوؤں میں الیے حرکت ہوئی جیسے لاشوری طور پر وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر اس نے اپنی گروں مسلمانا چاہتا ہو لیکن ظاہر ہے ہاتھ جگڑے ہونے کی وجہ سے وہ ایسا نہ کر سکا لیکن اس رو عمل نے اسے لاشور کی دنیا سے فوراً شور کی وادی میں چھوپا دیا۔

تم۔ تم تو کڑوں میں جگڑے ہوئے تھے۔ تم کسے آزاد ہو گئے۔ اس آدمی کے منہ سے رک رک کر اور اہمیت حیرت بھرے انداز میں الفاظ نکلنے لگے۔ اس کے ہمراہ پر اب تکلیف کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات بھی نمودار ہو گئے تھے اور اس کی نظر میں اس طرح ان تینوں پر جی ہوئی تھیں جیسے اسے اپنی بینائی پر اعتماد رہا ہوا۔

تم نے پولیس کیپشن ورنگل کو کیوں ہلاک کیا ہے۔ جو لیا

اُس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے سرد لجھے میں کہا۔
”م۔ م۔ نہیں۔ میں نے اسے ہلاک نہیں کیا۔ میں تو۔۔۔
اس آدمی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔
”یہ فضول آدمی ہے۔ اس پر وقت صانع کرنے کی بجائے اسے
ہلاک کرو نہ زیادہ بہتر ہے۔..... جو یا نے صدر اور کیپشن شکل سے
محاط ہو کر کہا۔

”میرا خیال ہے۔ میں جو یا کہ اس آدمی نے یہ کام مادام کے کہنے پر
کیا ہو گا۔ ویسے بھی درستگل ہمارا دوست تو نہ تھا۔ اگر اس نے اسے
ہلاک کر دیا ہے تو ہمارا فائدہ ہی کیا ہے اس لئے اسے مارنے کی بجائے
اگر اسے زندہ چھوڑ دیا جائے تو اس میں ہمارا کیا حرج ہے۔ بشرطیکہ یہ
ہمیں بتا دے کہ کیا واقعی اس نے ہی ایسا کیا ہے۔ صدر نے کہا۔

”تم شخصیک کہہ رہے ہو مادام کے حکم پر میں نے سچی تحری کو ہلاک
کر دیا ہے۔ مادام نے سچی تحری کو حکم دیا تھا کہ تم تینوں کو فوری طور پر
ختم کر دے لیکن سچی تحری نے صد کی کہ تھا رے تین باقی ساتھی بھی
ہاتھ آجائیں تو پھر تم سب کو اکٹھا ختم کیا جائے گا۔ لیکن اس نے مادام
کو کہہ دیا کہ اس نے تم تینوں کو ختم کر دیا ہے سچی تحری کو تھا رے
ساتھیوں کی گرفتاری کی اطلاع کا انتظار تھا۔ اس انتظار میں وہ ہو گیا۔

میں ہمارا ذیوٹی پر تھا کہ مادام کی کال آگئی۔ مادام نے مجھ سے پوچھا کہ
سچی تحری کہاں ہے تو میں نے اسے بتایا کہ وہ تم تینوں کے ساتھیوں کی
گرفتاری کی اطلاع کا انتظار کرتے کرتے سو گیا ہے۔ اس پر مادام نے

مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے تینوں قیدیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے تو میں
نے اسے بتایا کہ تم تینوں نجی ٹھہرے خانے میں کروں میں جکڑے ہوئے
زندہ ہو۔ اس پر مادام کا خصہ آگیا۔ اس نے فوری طور پر مجھے حکم دیا کہ
میں جی تحری کو بھی ہلاک کر دوں اور تم تینوں کو بھی اور اگر میں نے
ایسا کر دیا تو مجھے انعام دیا جائے گا۔ سچانچے میں نے جی تحری کو سوتے
ہوئے ہلاک کر دیا اور نہ تمہیں ہلاک کرنے کے لئے تھہرے خانے میں گیا
تو تم نے مجھ پر حملہ کر دیا گیا۔ اس آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
”تھا را نام اور نمبر کیا ہے۔..... جو یا نے پوچھا۔

”میرا نام جارج ہے۔ اور میں جی تحری کے اس خفیہ اڈے کا محافظ
ہوں۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

”تم نے اپنا نمبر نہیں بتایا۔..... جو یا نے پوچھا۔

”میرا نمبر جی۔ تحری ٹین ہے۔ جارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”یہ مادام کون ہے۔..... جو یا نے پوچھا۔

”کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون ہے۔ وہ مادام جی دن ہے۔ اور بس۔۔۔
جارج نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے جھلے کہ اس سے مزید
بات چیت ہوتی۔ ساتھ دالے کرے سے فون کی گھنٹی بجھنے کی آواز
سنائی دی اور وہ تینوں چونک پڑے۔

”مادام کا فون ہو گا۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ فون کر کے روپورٹ
طلب کریں گی۔..... جارج نے چونک کر کہا۔

”اس کا خیال رکھنا کیپشن شکل میں بات کرتا ہوں۔..... صدر

نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جو لب بھی اس کے پیچے باہر آگئی۔ ساتھ دالے کمرے میں موجود فون کی گھنٹی مسلسل نج رہی تھی۔ صدر نے آگے بڑھ کر رسیور انٹھایا۔

لیں ”..... صدر نے حتی الوضع کو شش کرتے ہوئے جارج جیسی آواز بناتے ہوئے کہا۔

”کون بول رہا ہے دوسری طرف سے ایک نوانی آواز سنائی دی۔ لیکن لمحے میں بے حد خصہ تھا اور صدر تو صدر اس کے ساتھ کھوی ہوئی جو لب بھی یہ آواز سن کر بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ وہ آواز اچھی طرح ہچکتے تھے۔ یہ گاربو کی آواز تھی بہ مران نے پائیک ”جی تھرشن مادام صدر نے کہا۔ وہ کو شش کر رہا تھا کہ حتی الوضع کم سے کم الفاظ ادا کرے۔

”کیا رپورٹ ہے۔ حکم کی تعییل ہوئی یا نہیں دوسری طرف سے گاربو نے پوچھا۔

”لیں مادام تھی۔ تھری اور ان تینوں کو میں نے ہلاک کر دیا ہے۔“ صدر نے اس بار زیادہ اعتماد بھرے لمحے میں کہا کیونکہ گاربو نے اب تک اس کے لمحے میں فرق کی نشاندہی نہ کی تھی اس کا مطلب تھا کہ صدر جارج کی آواز اور لمحے کی کامیاب نقل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

”گذ۔ اب تم نے دہیں رہنا ہے سچی تھری کے آدمی باقی تین

ہجھنوں کو لے کر دیں ہجھنیں گے جیسے ہی وہ لوگ ہجھنیں تم نے انہیں فوری طور پر ہلاک کر دیتا ہے۔ اور پھر مجھے فوری رپورٹ کرنی ہے اور سنو جب تک ان ہجھنوں کے باقی تین ساتھی گرفتار ہو کر تمہارے اڈے پر نہ ہجھ جائیں اور تم انہیں ہلاک نہ کر دو تب تک تم نے سچی تھری کے کسی مائنٹ کو جی تھری اور ان ہجھنوں کی ہلاکت کی اطلاع نہیں دیتی۔ سمجھ گئے ہو۔“ دوسری طرف سے مادام کی تیز اور سکھانہ آواز سنائی دی۔

”لیں مادام صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جب باقی تین ہجھے ہلاک ہو جائیں تو تم نے آر ٹیکل کا نمبر ٹلا کر انہیں کہنا کہ تم تو تھرشن بول رہے ہو۔ مجھ سے بات ہو جائے گی۔“ مادام نے کہا وہ اس کے ساتھ ہی رابطہ ٹھیک ہو گیا۔ صدر نے ایک طویل سانس لے چکی ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ یہ گاربو تھی۔ دون ہے۔ حرمت ہے۔ اس کی اس حیثیت کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا اور اگر ہم نے ہمیں اس کی آواز نہ سنی ہوتی تو ہم کبھی نہ ہچان سکتے۔“ صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور جو لیا نے اخبارات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں دروازے کی طرف مڑے، ہی تھے کہ اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر نج اٹھی اور صدر نے جلدی سے مڑ کر رسیور انٹھایا۔

”لیں صدر نے جارج کے لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”کون بول رہا ہے دوسری طرف سے ایک اجنبی آواز سنائی

دی۔

”جی۔ تمہریں۔“ صدر نے جواب دیا۔

”جی تمہری سے بات کراؤ۔“ دوسری طرف سے تحکماں لمحے میں کہا گیا۔

”آپ کا نمبر کیا ہے۔..... صدر نے پوچھا۔

”جی ٹو۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہولڈ کریں۔“ صدر نے کہا اور فون کے ماتحت پس پر ہاتھ رکھ کر اس نے جو لیکا کی طرف دیکھا۔

”آپ کیا کریں کیا اسے بتا دیا جائے کہ جی تمہری ہلاک ہو گیا ہے۔“
مادام نے بھی کہا تھا کہ جی تمہری کے کسی ماتحت کو نہ بتایا جائے
جب کہ یہ تو جی تمہری کا باس ہے۔ مادام کا نمبر ٹو۔“ صدر نے کہا۔

”ہاں اسے تو بتایا جاسکتا ہے۔ لیکن، ہو سکتا ہے کہ یہ جی تمہری سے
غمran اور دوسرے ساتھیوں کے بارے میں کوئی بات کرنا چاہتا ہو یا
اس نے انہیں پکڑ لیا ہو اور اب وہ انہیں سہاں بجوانا چاہتا ہو۔ اس لئے
اگر یہ ہمارے بارے میں پوچھے تو اسے ہلاکت کے بارے میں نہ بتانا
ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ہماری سہاں ہلاکت کی بات سن کر انہیں
وہیں ختم کر دے۔ اگر ایسی بات ہو تو تم اسے ہی کہنا کہ ہم بے ہوش
ہیں۔“ جواب نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”لیکن اگر اس نے مادام سے بات کی تو پھر۔ مادام کو تو ہم بتا جکے
ہیں کہ تینوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔“ صدر نے کہا۔

”جو ہو گا بعد میں دیکھ جائے گا۔ مس جو لیا درست کہہ رہی ہیں۔“
کیپشن ٹکلیں نے جو لیا کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا تو صدر نے
اشبات میں سر بلادیا۔

”ہیلو۔“ صدر نے مائیک سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے جی تمہریں کے لمحے
میں کہا۔

”لیں۔..... دوسری طرف سے وہی اجنبی آواز سنائی دی۔

”مادام تھی۔ دون کے حکم پر جی تمہری کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس نے
مادام کے حکم کی خلاف ورزی کی تھی۔“ صدر نے کہا۔

”اوہ یہ کیسے ممکن ہے۔“ دوسری طرف سے بولنے والے کے لمحے
میں حریت تھی۔

”مادام کے حکم پر ہر بارہ ممکن ہو جاتی ہے۔“ صدر نے کہا۔

”مہلے جو تین لمحہ تھے ہیں آئے تھے ایک ہورت اور دو مردان کا کیا
ہوا۔“ دوسری طرف سے تیر اور تحکماں لمحے میں کہا گیا۔

”وہ فی الحال بے ہوش ہیں جب ان کے باقی تین ساتھی سہاں پہنچ
جائیں گے پھر ان کے ساتھ ان کو بھی گولی مار دی جائے گی۔“ صدر
نے جواب دیا۔

”اوہ اچھا۔ میں نے ار تینوں کو گرفتار کر لیا ہے اور میں انہیں
ساتھ لے کر خود آرہا ہوں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ
ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”اوہ۔ اوہ شکر ہے کہ ہم غران اور دوسرے ساتھیوں کو لے کر

بھاں خود آرہا ہے تمہارا خیال درست تھامس جویا۔ واقعی اگر میں اے اپنی بلاکت کے متعلق بتا دیتا تو ہو سکتا تھا کہ وہ انہیں وہیں ختم کرنے کی کوشش کرتا۔ صدر نے رسیور رکھتے ہوئے جویا کی طرف دیکھ کر تحسین آمیز لمحے میں کہا اور جویا کے ہمراہ پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

”اس جی ٹونے تو کہا تھا کہ وہ خود آرہا ہے۔ نجاتے اس کے ساتھ کتنے افراد ہوں اور عمران اور دسرے ساتھی کس حالت میں ہوں اس لئے ہمیں اس سلسلے میں باقاعدہ فوری پلاتا گک کرنی پڑے گی۔“ کیپشن شکل نے کہا تو صدر اور جویا دونوں چونک پڑے اور ان دونوں نے اہمیت میں سر ٹلا دیئے۔

نائیگر نے نیکسی ڈرائیور کا کرایہ دیا اور پھر وہ تینوں تیزی سے قدم اٹھاتے تمہری سوار کلب کی طرف بڑھ گئے۔ کلب میں بالکل چھٹے کی طرح شور اور رونق تھی۔ وہ تینوں ہال میں داخل ہوئے اور ایک کونے میں موجود خالی میز کی درف بڑھ گئے۔ دسرے ہی لمحے ایک دیر زان کے قریب چھٹ گیا۔ دیر زانکل د صورت سے ہی بد معاش اور غصہ لک رہا تھا۔

”تین بوتل بلیک ہارس،“..... عمران نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر دیر کے ہاتھ میں رکھتے ہوئے کہا۔ گیونکہ الیے بکبوں میں مل دفیرہ دینتے کا رواج نہ تھا لکھ آرڈر کے ساتھ ہی اس کی ہمت بھی لگتی پڑتی تھی۔ دیر خاموشی۔ وہ اپس مڑ گیا۔ عمران کی تیز نظریں ہال میں موجود افراد کا جائزہ لے رہی تھیں۔

”وہ آدمی نظر تو نہیں آ رہا۔ اس کا نام معلوم ہو جاتا تو خاصی آسانی ہو جاتی۔“ ہر ان نے بڑا تھے ہوئے کہا۔ ہر دلمون بعد ویژہ دا پس آیا تو اس نے ٹرے میں بلکہ ہارس کی تین بوتلیں رکھی ہوئی تھیں۔ اس نے بوتلیں میز پر رکھیں اور پھر ہاتھ میں پکڑے ہوئے بہت سے نوٹ نے ہر ان کی طرف بڑھا دیئے۔ یہ بتایا ر قم تھی کیونکہ ہر ان نے کافی بڑی مالیت کا نوٹ اسے دیا تھا۔

”یہ تم رکھ لو۔ مپ کے طور پر لیکن ایک کام کرنا ہو گا تمہیں۔“ ہر ان نے مسکراتے ہوئے کہا تو ویژہ اختیار چونک پڑا۔ اس نے حیرت سے ہاتھ میں پکڑے ہوئے نوٹوں کو دیکھا اور پھر بھلی کی سی چھوپی سے اس کا وہ ہاتھ اپنی جیب میں چلا گیا اور اس کے کرخت ہجرے پر لگت اپنی فرمی کے آثار بخودار ہو گئے۔

”بناو۔ پہاڑ ضرور کروں گا کام۔“ ویژہ نے دانت نکلتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے سیدھا ہو کر واپس مڑنے لگا۔

”کیا ہیاں کوئی علیحدہ جگہ نہیں ہے۔ جہاں تفصیل سے بات ہو کہا۔“ ہم بربیڈا سے آئے ہیں ہم نے ایک آدمی سے ملتا ہے۔ اس کا نام ہے۔ اس کا ہاتھ ہے۔ اس کا ہاتھ کے لیے دو نوٹ اور بھی مل سکتے ہیں تھیں۔“ ہر ان نے آہستہ ہمیں بھول گیا ہے۔ وہ بہر حال ہیاں آتا جاتا رہتا ہے۔ اس کا حلیہ ہے۔ ویٹا ہوں۔“ ہر ان نے کہا اور ساتھ ہی اس نے حلیہ بتا دیا۔

”بوتلیں انھا کر باہر چلے جاؤ اور دائیں طرف آگے گلی ہے۔ اس میں دیتا ہوں۔“ ویژہ نے مڑتے مڑتے آہستہ سے کہا اور فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

”فروٹ نہیں ہے۔ بوتلیں خریداں گئی ہیں اس لئے چاہے ہیاں بیٹھ کر ایک اور بڑا نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اور ویژہ کیا انھا کر چلے جاؤ۔ کلب کے مکانیں کو اس سے کوئی غصہ نہ ہو گی۔“

آنکھوں میں یہ لگت چمک ائر آئی۔ فرط سرت سے اس کے پھرے کے غصلات کپکپانے لگے تھے ڈاید اتنی رقم اکٹھی اسے آج تک کسی گاہک سے نہ ملی تھی۔

”اس سے نہ ملو تو اچھا ہے۔ کسی اور سے کام کرالا۔ وہ پولیس میں سار جنت ہے۔ فرست گر بر ڈیکٹو کیپشن دریشگل کا خاص آدمی ہے۔ قم اجنبی ہو۔ اس لئے بتارا ہوں۔“ ویژہ نے جمک کر سرگوشی کرتے ہوئے ہمدردانہ لمحے میں کہا۔

”پولیس میں سار جنت مار ہمیں تو بتایا گیا ہے کہ وہ زرد میں دنیا کا خاص آدمی ہے۔“ ہر ان نے حرمت بھرے لمحے میں کہا۔ ”ہے تو الیما ہی خود کیپشن دریشگل بھی زرد میں دنیا کا آدمی ہے۔“ پر لگت اپنی فرمی کے آثار بخودار ہو گئے۔

”بناو۔ پہاڑ ضرور کروں گا کام۔“ ویژہ نے دانت نکلتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے سیدھا ہو کر واپس مڑنے لگا۔

”کیا ہیاں کوئی علیحدہ جگہ نہیں ہے۔ جہاں تفصیل سے بات ہو کہا۔“ ہم بربیڈا سے آئے ہیں ہم نے ایک آدمی سے ملتا ہے۔ اس کا نام ہے۔ اس کا ہاتھ ہے۔ اس کا ہاتھ کے لیے دو نوٹ اور بھی مل سکتے ہیں تھیں۔“ ہر ان نے آہستہ ہمیں بھول گیا ہے۔ وہ بہر حال ہیاں آتا جاتا رہتا ہے۔ اس کا حلیہ ہے۔ ویٹا ہوں۔“ ہر ان نے کہا اور ساتھ ہی اس نے حلیہ بتا دیا۔

”بوتلیں انھا کر باہر چلے جاؤ اور دائیں طرف آگے گلی ہے۔ اس میں دیتا ہوں۔“ ویژہ نے مڑتے مڑتے آہستہ سے کہا اور فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

”فروٹ نہیں ہے۔ بوتلیں خریداں گئی ہیں اس لئے چاہے ہیاں بیٹھ کر ایک اور بڑا نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اور ویژہ

چنانچہ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی تیور اور نائیگر بھی اٹھ کھوئے ہوئے اور پھر وہ تینوں ایک ایک بوتل اٹھائے بیر و فنی گیٹ کی طرف بڑھ گئے اور تو اتنی باہر آجائے کے باوجود کسی نے انہیں نہ روکا اور نہ ٹوکا۔ دائیں ہاتھ پر کچھ فاصلے پر ایک ٹھکنی تھی۔ وہ ٹھکنی آگے جا کر بند ہو جاتی تھی۔ وہ اس ٹھکنی میں مڑ کر آگے بڑھے ہی تھے کہ ٹھکنی کے آخری حصے میں موجود دروازہ کھلا اور وہی وزیر باہر آگیا۔

اندر آجاؤ۔ یہ مخنوٹ جگہ ہے۔ اس نے انہیں دیکھ کر واپس اندر جاتے ہوئے کہا اور ہمراں اور اس کے ساتھی اس کے یتھے اندر داخل ہو گئے۔ ہمہاں ایک بڑا سا کمرہ تھا جس میں شراب کا سلاک کیا گیا۔

تمہارا

اب بولو کیا چاہتے ہو۔ وزیر نے دروازہ بند کر کے انہیں ایک کونے کی طرف لے جاتے ہوئے پوچھا۔
پوری تفصیل بتاؤ کہ کیپن ورنگل اور سار جنت موزر وغیرہ کا مخفیہ کلب میں بیٹھتا ہو تو مجھے معلوم نہیں ہے۔ وزیر نے جواب کیا وحدہ ہے۔ ہمراں نے جیب سے دو بڑے نوٹ نکال کر اسے دینے کی بجائے اپنی سٹھی میں دباتے ہوئے کہا۔

چھارا نام کیا ہے۔ مجھے بتاؤ ہو سکتا ہے میں تمہیں کسی ایسی کلب کا ہے۔ ہمراں نے پوچھا۔
لارڈ کی ٹپ دے دوں جو اس سے بھی بہتر ہو۔ وزیر نے اور ہمہاں کلب کا ہلے مالک پاشیک تھا۔ وہ قتل ہو چکا ہے۔ اب اس بھائی کلب چلاتا ہے۔ کیپن ورنگل پاشیک کا گہرا دوست تھا۔ اس جو تم سے پوچھا جا رہا ہے وہ بتاؤ اور اپنا انعام حاصل کر کے پاس ہمہاں بہت زیادہ آناء انا تھا۔ اس لئے مجھے معلوم ہے کیونکہ خاموشی سے طے جاؤ۔ لمبے چکروں میں پُر کر خواہ خواہ اپنی جان سے بھی ہو گئے ہیں۔ میں

ہاتھ دھو بیٹھو گے۔ ہمراں نے اس بار مرد بچے میں کہا۔
ہمہاں ایک مشہور گراؤپ ہے جسے جگہ گروپ کہتے ہیں۔ کوئی مادام اس کی چیز ہے۔ کیپن ورنگل جی۔ تحری ہے سار جنت موز راس کا ساتھی ہے۔ اس کا زیادہ تر اٹھنا بیٹھنا پولیس ہیڈ کوارٹر کے بعد سن رائز کلب میں ہے۔ کیونکہ ان رائز کلب کی سپر دائز مار گریٹ اس کی کرل فریڈنڈ ہے۔ وزیر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جی دن اور جی نو کون ہیں؟“ ہمراں نے پوچھا۔

”ان کا کسی کو پتہ نہیں۔ دیکھی۔ دن تو کوئی مادام ہے۔ سچی نو کا نام بھی کسی نے نہیں سنا۔ سارا کام جی تحری ہی کرتا ہے۔ وزیر نے جواب دیا۔

”یہ جی۔ تحری کہاں مل سکے گا۔ ہمراں نے پوچھا۔

”پولیس ہیڈ کوارٹر۔ وہ کلبوں وغیرہ میں نہیں بیٹھتا۔ کسی پوری تفصیل بتاؤ کہ کیپن ورنگل اور سار جنت موزر وغیرہ کا مخفیہ کلب میں بیٹھتا ہو تو مجھے معلوم نہیں ہے۔ وزیر نے جواب کیا وحدہ ہے۔ ہمراں نے جیب سے دو بڑے نوٹ نکال کر اسے دینے کی بجائے اپنی سٹھی میں دباتے ہوئے کہا۔

”تمہارا نام کیا ہے۔ مجھے بتاؤ ہو سکتا ہے میں تمہیں کسی ایسی کلب کا ہے۔ ہمراں نے پوچھا۔
لارڈ کی ٹپ دے دوں جو اس سے بھی بہتر ہو۔ وزیر نے اور ہمہاں کلب کا ہلے مالک پاشیک تھا۔ وہ قتل ہو چکا ہے۔ اب اس بھائی کلب چلاتا ہے۔ کیپن ورنگل پاشیک کا گہرا دوست تھا۔ اس جو تم سے پوچھا جا رہا ہے وہ بتاؤ اور اپنا انعام حاصل کر کے پاس ہمہاں بہت زیادہ آناء انا تھا۔ اس لئے مجھے معلوم ہے کیونکہ خاموشی سے طے جاؤ۔ لمبے چکروں میں پُر کر خواہ خواہ اپنی جان سے بھی ہو گئے ہیں۔ میں

پائیک کے باب کے زمانے سے ہمارا کام کرتا ہوں۔" ویرٹ نے جواب دیا اور عمران نے اس کے ہاتھ میں دونوں نوٹ دے دیئے۔ ویرٹ کا چہرہ گلب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"یہ یوں ہمیں بھی تھا رہی ہو گئیں لیکن ایک بات بتاؤں جس طرح میں نوٹ دینے کے معاملے میں فیاض ہوں اسی طرح جان لینے میں بھی فیاض ہوں۔ اگر ہمارے جانے کے بعد تم نے ہمارے متعلق اطلاع ان کو دی تو پھر تم دوسرا سانس بھی نہ لے سکو گے۔" عمران نے اہتمامی سرد لمحے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ میرا سینہ تو راڑوں کا مدفن ہے جناب آپ بے قلمبھرائے ہوئے لجھے میں کہا اور عمران سر بلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف ٹرھ گیا۔ بعد وہ دونوں گلی میں پہنچ چکے تھے۔

"یہ گروپ اور پولیس کے آدمیوں کا اس گروپ کا صدر ہونا دونوں ہی نئی باتیں ہیں۔ دیسے مجھے یاد آ رہا ہے کہ ایک پولیس کیپشن ایک روٹ پر ہمارے آگے مجھے پھر تارہاتھا۔ شاید وہی کیپشن ورنہ نگل خہو۔"..... عمران نے سڑک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ہمارے جہاز پر دھماکہ پولیس والوں نے کرایا ہے۔"..... تصور نے کہا۔

"ہاں یہ کام پولیس والے آسانی سے کر سکتے ہیں۔ پھر حال اسی میں ان میں سے کسی ایک کو پکونا ہو گا۔ جہلے میں اس کیپشن کا

معلوم کر لوں۔ شاید پولیس ہیڈ کوارٹر میں ہو۔"..... عمران نے کہا اور سڑک پر لگے، ہوئے ایک پبلک فون بوخہ کی طرف بڑھ گیا۔

"میرے پاس سکے ہیں، باس۔" نائیگر نے کہا اور جیب سے دو سکے نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیئے جو اپنی جیسیں اس طرح ٹھوٹ رہا تھا جسے فون کرنے کے لئے کئے تلاش کر رہا ہو۔

"اوہ گذ۔"..... عمران۔، اس کے ہاتھ سے سکے لے کر بجائے فون پیس میں ڈالنے کے پہلے۔ سیور اٹھا کر انکوائری کا نمبر ڈائل کر دیا۔ انکوائری کے نمبر کے لئے ڈالنے کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

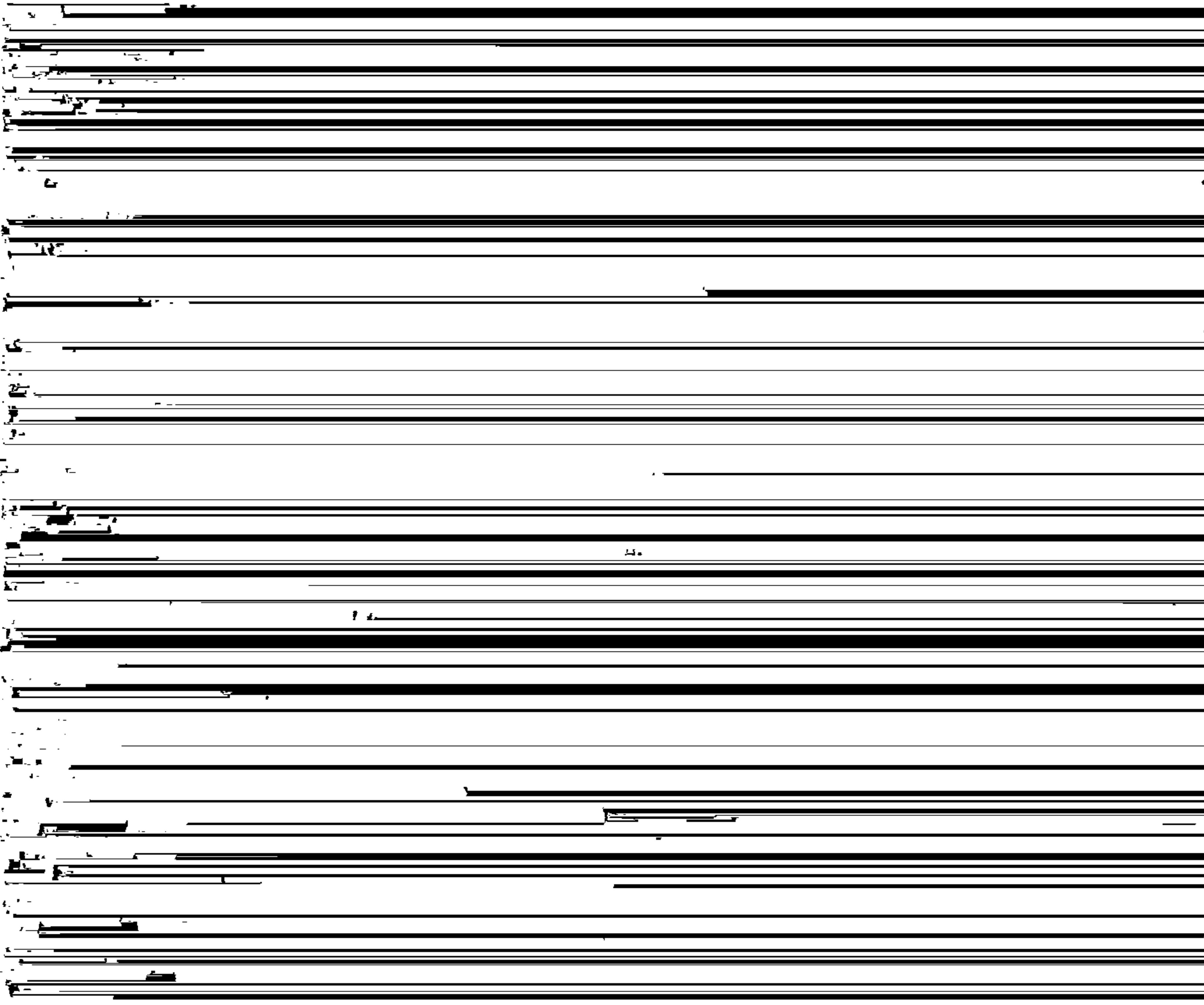
"لیں انکوائری پلیز۔"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"پولیس ہیڈ کوارٹر کے نمبر دیں۔"..... عمران نے مقامی لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریٹل دبایا اور پھر فون پیس میں سکے ڈال کر اس نے پولیس ہیڈ کوارٹر کا نمبر ڈائل کر دیا۔

"لیں پولیس ہیڈ کوارٹر۔"..... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"کیپشن ورنہ نگل سے بات کرنی ہے۔"..... عمران نے اسی طرح مقامی لمحے میں کہا۔

"وہ موجود نہیں ہے۔ ہیں گئے ہوئے ہیں۔" دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔



”کیا بات ہے۔ تم کچھ کہنا چاہتے ہو۔“ عمران نے شیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

”صاحب اگر آپ انعام دینے کا وعدہ کریں تو آپ کے لئے ایک قیمتی اطلاع ہے میرے پاس۔“..... ڈرائیور نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ تسویر اور نائیگر بھی ڈرائیور کی بات سن کر آگے کی طرف جھک آئے۔

”کمیسی اطلاع۔“..... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

”آپ تو وعدہ ہی نہیں کر رہے۔“..... ڈرائیور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

” وعدہ رہا۔ تمہاری توقع سے زیادہ انعام دوں گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اطلاع درست ہو۔ درست۔“..... عمران نے سرد لمحے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ایسے علاقوں میں شیکسی ڈرائیور اس طرح مختلف چکر دے کر مسافروں کی جیسیں خالی کرانے کا وعدہ بھی کرتے رہتے ہیں۔

”آپ پولیس کو مطلوب ہیں۔ کیپشن ورنگل فرسٹ ڈیکٹھونے آپ کے طیے اور بس کی تفصیل تمام شیکسی ڈرائیوروں کے لئے نشری ہے۔“..... شیکسی ڈرائیور نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ کیپشن ورنگل کا خواہ بتا رہا تھا کہ ڈرائیور درست کہہ رہا ہے

”کب کی بات ہے۔“..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

”میں نے آدھا گھنٹہ ہیلے شیکسی روڈ پر نکال ہے۔ اس وقت شیکسی روڈ پر آپ کے طیے دہراتے جا رہے تھے۔ آپ تین ہیں سبھ کہ آپ

”وہ گھری نیند سونے کی عادی ہیں۔ اچھا آپ ایسا کریں۔“ روم نمبر ایشیس میں مسٹر پیٹر سے بات کر دیں اور اگر وہ نہ ہوں تو پھر کمرہ نمبر ایٹھائیں میں مسٹر جوزف سے فون ملادیں۔“..... عمران نے کہا۔

”لیکن سر، ہولاد آن کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران خاموش ہو گیا۔

”محبے کوئی گورڈنگ رہی ہے۔“..... تھوڑے بے چین سے لمحے میں کہا۔

”ابھی معلوم ہو جاتا ہے۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہیلو سر۔“..... چند لمحوں بعد آپریٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

”میں۔“..... عمران نے چونک کر کہا۔

”یہ دونوں کمرے بھی بند ہیں۔ فون رسیو نہیں کیا جا رہا۔“..... آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوے کے۔“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”واقعی کوئی گورڈنگ ہے۔“..... میں فوراً اپس جانا ہو گا۔“..... عمران نے کہا اور ادھر شیکسی کے لئے دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد ایک خالی شیکسی ان کے قریب آگر رک گئی۔

”ہو ٹھیں بی۔“..... عمران نے شیکسی کا فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے کہا۔ شیکسی ڈرائیور نے خور سے عمران اور عقیقی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے تھوڑا اور نائیگر کی طرف دیکھا اور پھر شیکسی آگے بڑھا دی۔

کے علاوہ ایک خاتون اور دو افراد کے جلیے بھی بتابے گئے ہیں پولیس
انعام تو دیتی ہے لیکن استا نہیں۔ اسی لئے ہم اکثر دسری طرف کو
اطلاع دے کر بھاری انعام حاصل کر لیتے ہیں شیکسی ڈرائیور
نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال
کر ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا۔

اوہ بہت شکریہ جتاب۔ اس کے علاوہ بھی اگر آپ کوئی مدد چاہیں
تو میں حاضر ہوں ڈرائیور نے نوٹ لے کر جیب میں ڈالتے
ہوئے اچھائی سرت بھرے لجھے میں کہا۔

۔ شیکسی سپر مار کیٹ لے چلو عمران نے کہا اور شیکسی
ڈرائیور نے اہلات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی در بعد شیکسی سپر مار کیٹ کے
چہلے شاپ کے قریب پہنچ کر رک گئی۔ عمران نے لپنے ساتھیوں کو
نیچے اترنے کا اشارہ کیا اور پھر ڈرائیور کا شکریہ ادا کر کے وہ شیکسی سے
اترے اور مار کیٹ میں موجود لوگوں کے بے پناہ گوم میں شامل ہو کر
آگے بڑھتے چلے گئے۔

۔ ہمیں فوری طور پر بس اور میک اپ تبدیل کرنے ہوں گے۔
تم دونوں بس اور میک اپ تبدیل کر کے ہوٹل رین بو کے سی فوڈ
ریستوران پہنچ جاؤ۔ میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گا عمران نے چلتے
چلتے تصور اور ناسیگر سے کہا اور ان دونوں کے سر ہلانے پر اس نے تیزی
سے اپنارخ بدلا اور پھر گوم میں سے گورتا ہوا ایک سپر سشور میں داخل
ہو گیا اس نے وہاں سے اپنا مطلوبہ سامان فرید اور پھر سپر مار کیٹ کے

اندر بہنے ہوئے ریستوران کے باہر روم میں داخل ہو گیا۔ سب سے
چہلے اس نے بس بدلا۔ چہلے والے بس کی جیسوں سے تمام سامان
نکال کر شنے بس کی جیسوں میں منتقل کیا اور پھر میک اپ باکس سے
اس نے سامان نکال کر جرے اور بالوں پر میک اپ کرنا شروع کر دیا
چند لمحوں بعد وہ لپنے آپ کو یکسر تبدیل کر چکا تھا۔ اس نے میک اپ
کا بقیہ سامان اور چہلے والے بس نئے بس والے شاپ میں ڈالا اور باہر
روم سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا سپر مار کیٹ سے باہر آگیا قریب ہی
موجود کوڑے کے ذریم میں اس نے شاپ پر اچھا لاؤ اور پھر آگے بڑھ کر وہ
ایک اور سٹور میں داخل ہو گیا سہماں اسلخ کا سیکشن بھی موجود تھا۔
اس نے وہاں سے ایک مشین پیش اور میگزین خریدا اور سٹور سے
باہر آ کر اس نے ایک خالی شیکسی حاصل کی اور اسے رین بو ہوٹل چلنے
کا کہہ کر وہ اطمینان سے عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ شیکسی ڈرائیور نے
ایک نظر عقبی مرر میں اسے دیکھا اور پھر شیکسی آگے بڑھا دی۔ اس نے
جس انداز سے عمران کو دیکھا تھا اس سے عمران سمجھ گیا کہ پولیس
نشریات کی وجہ سے وہ اس کا حلیہ چیک کر رہا تھا لیکن ظاہر ہے اب
عمران کا چہرہ یکسر بدل چکا تھا۔ تھوڑی در بعد شیکسی رین بو ہوٹل کے
سلسلے پہنچ کر رک گئی۔ عمران نیچے اترا۔ اس نے میڈیکھ کر کرایہ اور
ساتھ ہی رواج کے مطابق مپ دی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا رین بو
ہوٹل کے گیٹ کی طرف پڑھتا چلا گیا۔ ہوٹل کے ہال میں لوگ
کھانے پینے اور خوش گیہوں میں معروف تھے۔ البتہ عمران نے کاؤنٹر

لکن آپ نے بتایا تھا کہ وہ کہیں گئی ہوئی ہیں۔ کمرہ نمبر چھسیں دوسری منزل۔ کیا وہ واپس آگئی ہیں، ” عمران نے اسی لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

” میں معلوم کرتی ہوں جا ب ” دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی چھا گئی۔

” ہیلو سر کیا آپ لائن پر میں ” چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

” میں ” عمران نے کہا۔
” مجی نہیں ابھی تک وہاں سے فون رسیور نہیں کیا جا رہا ” آپ سڑ نے جواب دیا۔

” او۔ کے شکر یہ ” عمران نے کہا اور رسیور کو کرو کر وہ فون بوتھ سے باہر آیا اور پھر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ باہر آ کر وہ برآمدے سے گزر کر اس طرف کو بڑھ گیا جدھری فوڈ رستوران علیحدہ بناء ہوا تھا۔ جیسے ہی وہ رستوران میں داخل ہوا۔ اس کی نظریں کونے میں موجود ایک میز پر جم کیسیں جہاں ستور اور نائیگر بدلتے ہوئے لباسوں اور حلیوں میں موجود تھے۔ لیکن دونوں کی مخصوص قد و قامت اور بینخنے کے اندازے وہ انہیں ہمچان گیا تھا۔ اس لئے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھتا چلا گیا ان دونوں نے چونکہ عمران کو دیکھا اور پھر ان کے بوس پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

” تم نے مجھے کیسے ہمچان لیا اس میک اپ میں ” عمران نے کری

کے قریب کھڑے ایک آدمی کو دیکھ لیا جو لپٹنے انداز اور اطوار سے پولیس کا آدمی لگ رہا تھا لیکن وہ تھا عام بیاس میں۔ عمران لفت کی طرف بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد ہی لفت نے اسے دوسری منزل پر ہمچنا دیا۔ دوسری منزل میں خاصے لوگ آجارتے تھے۔ مگر انہاں بھی عمران نے دوسرے افراد کو چیک کر لیا جو پولیس میں لگتے تھے۔ جو لیا۔ صدر اور کیپشن شکیل تینوں کے کمرے بند تھے۔ عمران خاموشی سے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر دوسری طرف موجود سریعیاں اتر کر وہ نیچے ہال میں بینخ گیا۔ ہال کے ایک کونے میں پبلک فون بوتھ کی ایک قطار موجود تھی عمران چھٹے کا ڈنٹر گیا اس نے جیب سے ایک چھوٹا نوٹ ٹکال کر کا ڈنٹر پر رکھا۔

” اس کے سکے دے دیں میں نے پبلک بوتھ سے فارن کال کرنی ہے ” عمران نے کا ڈنٹر میں سے کہا۔

” میں سڑ ” کا ڈنٹر میں نے کہا اور نوٹ کے بدلتے اس نے سکے عمران کو دے دیئے۔ عمران سکے لے کر فون بوتھ کی طرف مڑ گیا کا ڈنٹر کے قریب کھڑا ہوا پولیس کا آدمی اسے خور سے دیکھ رہا تھا لیکن عمران اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے رسیور انھیا یا اور سکے ڈال کر اس نے اسی ہوٹل کا نمبر ڈائل کر دیا۔

” میں رین بو ہوٹل ” رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

” میں نے چھٹے بھی آپ کو کال کیا تھا میں روڑیں کو فون کے لئے

موزر کو کسی جگہ پر جا کر مکان کرنے کا بھی وقت نہیں رہا۔ اس اب ہی ہو سکتا ہے کہ ہوٹل میں موجود ان کے کسی آدمی کو اخواجائے اور اس سے فوری نوبت کی معلومات حاصل کی جائیں۔ ان نے خشک اور سپاٹ لمحے میں کہا اور بھر اس سے ہٹلے کہ ان کے بیان مزید کوئی بات ہوتی۔ یہ تاریخ کی تعمیل میں آگیا۔ جب ویز کیا تو عمران نے دوبارہ اپنی بات شروع کر دی۔

کھانا کھاتے رہو تاکہ کسی کو خشک نہ پڑ سکے۔ میں نہ نام سے ساتھیوں کے بارے میں ہمیں معلوم کرنا چاہئے کہ وہ کس پوزیشن میں ہیں۔ تصور نے خشک لمحے میں کہا۔ میں نے معلوم کر لیا ہے وہ اس کیپشن درینگ کے ہاتھ لگ جائے میں لے جائیں گے اور ان کے بعد فوری نوبت کی معلومات میں۔ ان کے کمرے بند ہیں اور ہال میں اور اوپر دوسری منزل پر پولیس کے آدمی سادہ بس میں نگرانی پر مأمور ہیں۔..... عمران نے کھانا لمحے ویز کے قریب ہنچا تو عمران نے اسے آرڈر دے کر بھیج دیا۔ اسی لمحے ویز کے قریب ہنچا تو عمران نے جاری رکھی۔

ان کے طیئے بتا دو تم نے تو دیکھا ہو گا۔..... تصور نے کہا اور ان نے دوسری منزل کی گئی۔ یہ میں موجود ان دونوں افراد کے طیئے جن پر اسے خشک تھا کہ وہ پولیس کے آدمی ہو سکتے ہیں۔

اوے کے اب ہمیں صرف اتنا معلوم ہونا چاہئے کہ تم نے کون سایا ہے۔..... تصور نے اشہت میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

تم میرے بھیپے ہوٹل میں داخل ہو گے۔ جب میں کہہ بک کر اک میں بھرتی کر لکھا ہو۔ بہر حال اب ہمیں فوری طور پر اس کیپشن میں اس کے ساتھی سار جست موزر کو مکان کرنا ہے تاکہ اس سے جو لیا اور دوسرے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کی جاسکیں اور اب

گھسیت کر ان کے ساتھ بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ آپ نے سب کچھ ہڈل لیا لیکن ثانی پن وہی ہے۔ ٹائیگر نے کہا۔ گذ۔ اس کا مطلب ہے نظریازی میں خاصے تیز ہو۔ عمران نے اور عمران ہے اختیار ہنس پڑا۔ مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

فضول باتوں میں وقت مبت فائع کرو جو لیا اور دوسرے ساتھیوں کے بارے میں ہمیں معلوم کرنا چاہئے کہ وہ کس پوزیشن میں ہیں۔ تصور نے خشک لمحے میں کہا۔

کیا وہ کیپشن گروپ کے سارے کام پولیس کے ذریعے کرتا ہے۔ یہ بھی سی بات ہے۔..... تصور نے حیران ہو کر کہا۔ وہ اپنے مطلب کے لئے پولیس کی حیثیت کو استعمال کرتا ہے۔

دیے ہو سکتا ہے اس نے اپنے گروپ کے ساتھیوں کو باقاعدہ پولیس میں بھرتی کر لکھا ہو۔ بہر حال اب ہمیں فوری طور پر اس کیپشن میں اس کے ساتھی سار جست موزر کو مکان کرنا ہے تاکہ اس سے جو لیا اور دوسرے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کی جاسکیں اور اب

جھک

کی بجائے وہ مڑا۔

"مسٹر پلیز"..... عمران نے پولیس والے سے مخاطب ہو کر کہ دنوں
کہا اور پھر تیز قدم اٹھاتا پیر و فی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر
کر دے برآمدہ کراس کرتے ہوئے ایک بار پھر ہال میں داخل ہو
سید حاکاڈنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ وہ پولیس والا جو ہے کے کاؤنٹر کے پاس
لشہماں رینگ پر آکر کھراہ د گیا ہو۔

"آپ نے مجھ سے کچھ کہا ہے"..... اس آدمی نے چونک کر عمران
طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"می ہاں ذرا ایک منٹ"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
عی حیرت بھرے انداز میں تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھ آیا۔
کیا بات ہے"..... اس نے ٹھکلے دروازے کے اندر جھائختے کے
مران کی طرف خور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

کرہ باہر سے لاکڑا ہے۔ لیکن فصل خانے میں کوئی آدمی موجود ہے
لچھ میں کہا اور جلدی سے نوٹ اس نے نیچے کاؤنٹر رکھا اور پھر ٹھکلے
آپ کو گواہ کے طور پر یہ دکھانا چاہتا تھا کیونکہ آپ معزز آدمی ہیں۔
مران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بڑے محبت بھرے انداز میں
بازو پکڑے کرے میں داخل ہو گیا۔

نے جواز بنانے کی غرض سے کہا۔ عمران کچھ کہے بغیر لفت کی طرف بڑھ
فصل خانے میں مگر۔ وہ آدمی عمران کے ساتھ رواداری
گیا۔ اسی لمحے اس نے ستور اور نائیگر کو بھی ہال میں داخل ہوئے دیکھا۔
مران لفت پر سوار ہو کر دوسرا مزل پر ہٹھا تو اس وقت وہاں اخ

صرف ایک آدمی نظر آیا۔ دوسرا موجود نہ تھا۔ عمران خاموشی سے آئے
اگر مگر نہیں فصل خانے میں واقعی کوئی ہے"..... عمران نے
براس کے ساتھ ہی اس نے ات ماری اور ایک پٹ کا دروازہ ٹک

اور پھر نیپکن سے ہاتھ اور منہ صاف کرتا ہوا دھکھرا ہوا۔

"بیٹھ کر دننا نائیگر میں جا رہا ہوں"..... عمران نے نائیگر
کہا اور پھر تیز قدم اٹھاتا پیر و فی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر
کر دے برآمدہ کراس کرتے ہوئے ایک بار پھر ہال میں داخل ہو
سید حاکاڈنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ وہ پولیس والا جو ہے کاؤنٹر کے پاس
تمہارا بھاگ تھا۔

"دوسری مزل پر ایک کرہ چلہتے"..... عمران نے ایک نیچے کا
ٹھکلہ کر کاؤنٹر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"دوسری مزل پر تو"..... کاؤنٹر میں نے کہتا شروع ہی کیا تھا۔
"ایک روز کا کرایہ کاٹ کر باقی تم رکھ لینا۔ کرہ دوسرا مزل پر
چلہتے"..... عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ میں سر بالکل ملے گا۔"..... کاؤنٹر میں نے بو کھلانے ہوئے
لچھ میں کہا اور جلدی سے نوٹ اس نے نیچے کاؤنٹر رکھا اور پھر ٹھکلے
آپ نے بورڈ پر لگی ہوئی ایک چابی اتار کر عمران کی طرف بڑھا دی۔
"یہ کرہ بک ہو چکا تھا مگر آپ کے لئے حاضر ہے"..... کاؤنٹر

نے جواز بنانے کی غرض سے کہا۔ عمران کچھ کہے بغیر لفت کی طرف بڑھ
لچھ میں کہا۔ اسی لمحے اس نے ستور اور نائیگر کو بھی ہال میں داخل ہوئے دیکھا۔
مران لفت پر سوار ہو کر دوسرا مزل پر ہٹھا تو اس وقت وہاں اخ

صرف ایک آدمی نظر آیا۔ دوسرا موجود نہ تھا۔ عمران خاموشی سے آئے
بڑھ گیا اور پھر اس نے چابی سے لاک کھولا اور دروازہ کھول کر اس
دراس کے ساتھ ہی اس نے ات ماری اور ایک پٹ کا دروازہ ٹک

دھماکے سے بند ہو گیا۔

خوش قسمت تھا تشدید سے نجیگیا۔..... عمران نے کہا اور جھک اس نے فرش پر بے ہوش پڑے اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہون سے بند کر دیا چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے ہٹا اور دوسرے لمحے اس کا بازو بھلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے اور اس کی مژی ہوتی انگلی کا ہبک اس آدمی کی کشپنی پر اس بھروسہ میں پڑا کہ وہ یک وقت اچھل کر جھٹا ہوا نجیگر ایکن چونکہ جسمانی طور پر اس آدمی کی گردان پر رکھا اور پھر اسے مخصوص انداز میں گھمادیا۔ اس آدمی کے منہ سے خفرہ است کی آوازیں لٹکیں اس کے دونوں ہاتھ تیزی سے خاصا جاندار تھا اور پھر پولیس کا تربیت یافتہ بھی تھا اس نے نجیگا اس نے لاشعوری طور پر اچھل کر کھوئے ہونے کی کوشش کی ہی بے جان کے ہمراں کی ناگتوں کی طرف بڑھے لیکن پھر راستے میں ہی بے جان کے عمران کی لات گھومی اور دوسرے لمحے ایک جھٹکا کھا کر وہ وہرام نجیگر اور پھر اس کا جسم سیدھا ہوتا چلا گیا۔ وہ ساکت ہو چکا تھا عمران نے جھک کر اس کا بازو پکڑا اور اسے تیزی سے گھسیت کر ایک کو میں کر کے وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر آتے ہوئے کہا۔

اس نے سور اور ٹائیگر دونوں کو پریشان سے انداز میں دوسری صحتی اور عمران نے پیر کو اور نجیگی موزیا۔ ڈین کا چھرو جس تیزی سے سمجھ کر اپنے ہاتھی کا چکر کاٹتے ہوئے دیکھا۔

آجاو۔..... عمران نے کہا اور وہ دونوں تیزی سے مڑ کر اس کے پیمنے لگا۔ اس کی آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں اور ان سے بے پناہ تکلیف طرف پوچھنے لگے۔

وہ ایک تھا اس نے تھاری مدد کی ضرورت نہیں پڑی۔۔۔ عمران کے ساتھ دشت جھلکتی نمایاں نظر آرہی تھی۔۔۔

نے مسکراتے ہوئے کہا اور ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی کیپن ورنگل کہاں ہے۔۔۔ بتاؤ ورنہ۔۔۔..... عمران نے غاثتے ہوئے کہا اور پیر کو ایک بار پھر ذرا سا واپس موزا۔۔۔

وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ کہاں ہو گا۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے نہیں معلوم۔۔۔ وہ۔۔۔ دوسرا کہاں چلا گیا۔۔۔۔۔۔ تھویر نے کہا۔۔۔

"سار جست موزرنے ہم تین کی ڈیوٹی لگائی تھی۔ ایک کی نیچے اور ہم دونوں کی اوپر۔ میرے ساتھ جیکی تھا۔ اب وہ کھانا کھانے گیا ہوا ہے۔ سار جست نے کہا تھا کہ ان تینوں کے تین ساتھی ہیں آئیں تو ہم فوراً اسے اطلاع دیں اور عمران کی نگرانی کریں۔ اس نے ہمیں ان تینوں کے جیسے بتائے تھے۔ ڈین نے جواب دیا۔

"کہاں اطلاع دینی تھی تم نے سار جست موزر کو۔ عمران نے پوچھا۔

"فون پر۔ اس کی فلیٹ پر۔ اس کی گرل فرینڈ ایکریمیا سے آئی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ ہماری ڈیوٹی لگا کر فلیٹ پر چلا گیا ہے۔

"اس نے کہا تھا کہ کیپشن کو شہادتیا جائے۔ ڈین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فون نمبر بھی بتاؤ اور فلیٹ کا پتہ بھی۔ عمران نے پوچھا۔

"گرین پلازو، فلیٹ نمبر سیسیں آٹھویں منزل۔ وہ اس کا ذاتی فلیٹ ہے۔ پولیس دے کی طرف سے۔ ڈین نے جواب دیا۔

"کہاں لے گیا ہے۔ عمران نے پوچھا۔

"موزر کا حلیہ بتاؤ۔" - عمران نے کہا اور ڈین نے اس کا حلیہ بھی بتا۔

"ججے نہیں معلوم۔ ہیڈ کوارٹر لے گیا ہو گا۔ مم۔ مم۔ میں تو تم گریڈ کا نشیل ہوں۔ ڈین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس نے تمہاری ہیں ڈیوٹی لگائی تھی۔ - تمہاری اور دوسرے کھلا کھایا۔ - حلقت سے خراحت کی آواز لکھی اور اس کی آنکھیں اوپر کو ساتھیوں کی جلدی بتاؤ۔" - عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"سار جست موزر نے۔ ڈین نے فوراً ہی جواب دیا۔

"کیا کہا تھا اس نے۔" - عمران نے پوچھا۔

کیپشن ہے۔ ڈین نے اہتمائی تنظیف بھرے لمحے میں کہا اور عمران نے حیر کو واپس موزیا۔

"سنواگر تم نے میرے سوالوں کے درست جواب دے دیئے تو چھوڑ دوں گا ورنہ یہ عذاب تمہیں نہ سRF نہ جیتنے دے گا۔" - عمران نے اہتمائی سرد لمحے میں کہا۔

"بپ بپ پلیز۔ حیر ہٹالو۔ یہ۔ یہ عذاب۔ یہ اہتمائی درد۔ درد ناک ہے۔ یہ۔ یہ۔ عذاب تو۔ ڈین نے رک رک کر کہنا شروع کیا۔ "جو میں پوچھوں اسی کا جواب دو۔ فاتحہ بات مت کرو۔ اس منزل کے کرہ نمبر چھیس میں جو عورت رہ رہی تھی وہ کہاں ہے۔ عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

"وہ۔ وہ اسے کیپشن لے گیا۔ اس کے دو ساتھی دوسرے کردن میں تھے۔ انہیں بھی لے گیا ہے۔ بپ بپ بے، ہوش کر کے۔ عقیب طرف سے۔ پولیس دے کی طرف سے۔ ڈین نے جواب دیا۔

"کہاں لے گیا ہے۔ عمران نے پوچھا۔

"ججے نہیں معلوم۔ ہیڈ کوارٹر لے گیا ہو گا۔ مم۔ مم۔ میں تو تم گریڈ کا نشیل ہوں۔ ڈین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس نے تمہاری ہیں ڈیوٹی لگائی تھی۔ - تمہاری اور دوسرے کھلا کھایا۔ - حلقت سے خراحت کی آواز لکھی اور اس کی آنکھیں اوپر کو ساتھیوں کی جلدی بتاؤ۔" - عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں اشارہ کروں گا۔ ہو سکتا ہے وہ دوسرا موجود ہو۔"..... ہمراں نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور باہر راہداری میں آگیا۔

"نہیں ہے آجاؤ۔ دروازہ بند کر دینا۔"..... ہمراں نے مڑ کر کہا اور پھر تیز تیر قدم اٹھاتا وہ لفت کی طرف بڑھ گیا۔ تصور اور نائیگر بھی اس کے پیچے تھے۔ تھوڑی در بعد وہ تینوں ہی ایک دوسرے کے پیچے چلتے ہوئے ہوشی سے باہر آگئے۔ کافی دور تک پیدل چلنے کے بعد ہمراں نے ایک بیکسی رکوائی اور پھر اسے گرین پلازو چلنے کا کہہ دیا۔ اور تھوڑی در بعد وہ گرین پلازو کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ یہ بہت بڑا دس منزلہ رہائشی پلازو تھا اور یہاں اندر آنے جانے والوں کا استارش تھا کہ جیسے میلے لگا ہوا ہو۔ چار لفٹیں مسلسل کام کر رہی تھیں یہاں ہر طبقے کے لوگ تھے۔ حور تین بھی اور مرد بھی۔ تھوڑی در بعد وہ ایک لفت کے ذریعے آٹھویں منزل پر پہنچ گئے۔ فلیٹ نمبر تیسین کا دروازہ بند تھا۔ لیکن باہر سار جنت موزر کے نام کی پلیٹ موجود تھی۔ نیم پلیٹ کے نیچے ڈور فون موجود تھا۔ ہمراں نے اس کا بین دبادیا۔

"کون ہے۔" ڈور فون کے رسیور سے ایک کرخت اور جھخٹانی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ذین جتاب میں ذین ہوں۔ جلدی دروازہ کھویں۔"..... ہمراں نے ذین کے لئے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم یہاں کیوں آئے ہو۔"..... دوسری طرف سے احتیائی تھی۔ تم کی کیوں آئے ہو۔"..... دوسری طرف سے احتیائی تھی۔

دروازے پر ایک لمبا ٹوٹا نوجوان صرف پتلون ہبھنے کھڑا تھا اس کا اوپری جسم عربیاں تھا۔ ہمراں اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر اس کے پھرے پر شدید حریت کے تاثرات ابھرے ہی تھے کہ یہ لفٹ ہمراں اسے تیزی سے دھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔

"کیا۔ کیا کون ہو تم۔"..... موزر نے بو کھلانے ہوئے لجھے میں کہا۔

"اس کی گرل فرینڈ کو سن بھالو۔"..... ہمراں نے غارتے ہوئے لہنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہمراں کا ہاتھ بھلی کی سی تیزی سے گھوما اور موزر جھکتا ہوا اچھل کر نیچے فرش پر گرا ہی تھا کہ اسی لمحے ایک نوجوان ایکریمین لڑکی اندر ونی دروازے پر نمودار ہوئی ہی تھی کہ تصور نے یہ لفٹ اس کا بازو پکڑ کر اسے ایک جھٹکے سے اچھال کر نیچے پھینکنا۔ اس کے حلق سے چھٹکلی ہی تھی کہ نائیگر کی لات گھومی اور وہ ایک اور چھٹا کر بڑی طرح فرش پر ٹوپنے لگی۔ جبکہ اس دوران ہمراں نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے موزر کی گردان پر پیر رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے پیر گھما دیا۔ موزر کا اٹھنے کے لئے تیزی سے سستا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور ایک بار پھر اچھل کر وہ پھر دھماکے سے فرش پر گرا۔ اس کے حلق سے محیبی آوازیں رک رک کر لٹکنے لگیں جب کہ اس کی گرل فرینڈ نائیگر کے بعد تصور کی لات کھا کر ساکت ہو چکی تھی۔ ہمراں کے پھرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی۔ اس نے موزر کے سینے کو جھٹکے کھاتے دیکھو کر پیر کو

تیزی سے واپس بھی موز دیا اور پیر کا دباؤ اس کی گردن سے ہٹا کر قدرے ایڑی پر ڈال دیا تو سار جنت موز رکا اہتا ہی حد تک رکھ ہوا ہجرہ تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا۔ اس نے زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے۔ اس کی باہر نکل آنے والی آنکھیں دوبارہ اندر کو ہونے لگ گئیں۔ لیکن ہجرے سے بننے والا پسندیہ اسی طرح بہرہ رہا تھا۔ جیسے ہی وہ قدرے نارمل ہوا۔ عمران نے پیر کا دباؤ بڑھادیا اور ساتھ ہی پیر کو موز بھی دیا۔ سار جنت موز را اگر تم اپنی اور اپنی گرل فرینڈ کی زندگی کو اس دردناک عذاب سے بچانا چاہتے ہو تو بتا دو کہ ہوش رین بو سے اخوا کئے جانے والے افراد کو کیپن ورینگل کہاں لے گیا ہے۔ عمران نے غرانتے ہوئے کہا۔

"وہ پاکیشیائی ہجت۔ وہ۔ مگر....." سار جنت موز کے لمحے میں تکلیف کے ساتھ ساتھ حریت کے ٹھاٹھات ابھر آئے تھے۔ عمران نے چیر کو ذرا سا اور موز دیا۔

"رک جاؤ رک جاؤ پیر ہٹاؤ۔ فارگاؤ سیک یہ یہ روح کو کھلنے والا عذاب ہے۔ رک جاؤ۔" سار جنت موز نے یہ لفکت پوری قوت صرف کر کے اپنی طرف سے پھینکتے ہوئے کہا لیکن اس کے ہلق سے آواز زیادہ بلند نہ نکلی تھی۔

"ہٹاؤ رہنے۔" عمران نے ہٹلے سے زیادہ سرد لمحے میں کہا۔ "وہ۔ وہ۔ اسے لپٹنے اڑے پر لے گیا ہے۔" سار جنت موز نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ کہ کیپن وہاں کیسے ہبھا اور کس طرح اخوا کیا گیا بولو ورنہ۔" عمران نے کہا۔

"کیپن کو جی دن نے حکم دیا تھا کہ پاکیشیائی ہجت کوں کا طیارہ تباہ کرنا ہے۔ کیپن جی تھری ہے اس نے فوراً انتظامات کئے۔ طیارہ تباہ ہو گیا لیکن پھر اطلاع ملی کہ وہ پاکیشیائی ہجت نجٹ گئے ہیں اور حلیے اور بس بدلتا گا وہاں ہبھن گئے ہیں کیپن نے جی دن کو اطلاع دی تو اس نے انہیں فوری طور پر ہلاک کرنے کا حکم دے دیا۔ کیپن نے پورے گروپ کو ان کی تلاش پر لگا دیا لیکن ان کا ستپہ نہ چل رہا تھا۔ کیپن نے یہی ذرا سیورز سے بھی ان کے حلیوں اور بس کی تفصیلات ٹرانسمیٹر نظر کرائی۔ پھر اچانک ایک حورت کا فون کیپن کو ملا۔ کیپن اس وقت ہیڈ کوارٹر میں ان پاکیشیائی ہجت کوں کے بارے میں اطلاع کا منتظر تھا۔ اس حورت نے کہا کہ اس کا نام روزین ہے اور وہ رو جر کے بارے میں کچھ بتانا چاہتی ہے۔ رو جر گر انڈ ماسٹر کا چیف تھا اور بظاہر اس کا کیس کیپن کے پاس تھا۔ حالانکہ کیپن نے خود اسے ہوشی سے اخوا کرائے تھی دن کے پاس بھجوایا تھا اس لئے وہ اس فون پر جونک پڑا اور پھر وہ مجھے۔ سار جنت رابرٹ اور سار جنت انتحوئی کو ساتھ لے کر وہاں گیا اس کمرے میں اس حورت کے ساتھ دو مرد بھی تھے۔ ان کو دیکھتے ہی ہم سمجھ گئے کہ یہ وہی پاکیشیائی ہجت ہیں جن کو ہم تلاش کر رہے تھے۔ اس حورت نے یہ بھی بتا دیا کہ ان کے تین اور ساتھی ہیں کیپن نے کچھ دران سے باتیں کیں اور پھر ہم

باہر آگئے کیپشن نے باہر آتے ہی کاؤنٹر سے فون کر کے جی گرڈ پ کے سپیشل افزاو کو بلوایا اور ان تینوں کو بے ہوش کر کے لپٹنے اڑے پر لے جانے کا حکم دیا چنانچہ انہیں بے ہوش کر کے اخواکر لیا گیا اور کیپشن پولیس دین میں انہیں ڈلوار کر اڑے پر لے گیا اور میری اور میرے ساتھیوں کی ڈیوٹی لگا گیا کہ ہم وہیں پہرہ دیں تاکہ جسے ہی ان کے باقی ساتھی آئیں انہیں بھی اخواکر کے کیپشن تک پہنچا دیا جائے۔ میں لپٹنے ساتھیوں کو وہاں چھوڑ کر ہیاں آگیا کیونکہ میری گرل فرینڈ مائرہ ایکریمیا سے آئی ہوئی تھی اور اس نے رات کو یہی واپس چلے جانا تھا۔ سارجنت موزرنے اس بار شرافت سے ساری تفصیل بتا دی۔

اس کا اڈہ کہاں ہے۔..... عمران نے پوچھا اور سارجنت موزر نے تپہ بتا دیا۔

اڈے میں کتنے آدمی ہوتے ہیں۔..... عمران نے پوچھا۔

”وہاں مستقل طور پر تو ایک ہی آدمی رہتا ہے جارج۔ اس کا نمبر تھرین ہے۔ سارجنت موزر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہاں کا فون نمبر۔..... عمران نے پوچھا اور سارجنت موزر نے فون نمبر بتا دیا۔

”نے کچھ بولا ہے یا نہیں۔..... عمران نے بغیر نام لئے ٹائیگر اور ستور سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں تیزی سے اندر ونی کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

”تمہارا نمبر کیا ہے۔..... عمران نے پوچھا۔

”جی سکس۔..... سارجنت موزر نے جواب دیا۔

”جی۔ تو کون ہے۔..... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم کیپشن کو معلوم ہو گا۔ وہ جی تھری ہے۔ وہی سارا کام کیپشن ہی کرتا ہے۔..... سارجنت نے جواب دیا۔ اسی لمحے ٹائیگر اور ستور واپس آئے تو انہوں نے پردے اتار کر ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے۔

”رسی تو نہیں ملی۔ پردے اتار کر لائے ہیں۔..... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر بلادیا۔ تھوڑی در بعد ان پر دوں کی مدد سے موزر اور اس کی گرل فرینڈ جواب بھی تک بے ہوش تھی کے ہاتھ عقب میں کر کے باندھ دیتے گئے۔

”فون کہاں ہے۔..... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”اندر ونی کمرے میں ہے۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

”ان دونوں کو اٹھا کر اندر ونی کمرے میں لے آؤ۔..... عمران نے اندر ونی کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اندر ایک سٹنگ روم تھا جس کی میز پر فون موجود تھا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے

منبرڈائی کرنے شروع کر دیئے۔
لیں۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔
کون بول رہا ہے۔ عمران نے پوچھا۔

”جی تھرٹین۔“ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ دوسری طرف سے
بولنے والا ہے لگتا تھا جسے بولنے کے معاملے میں اتنا ہی محتاط رویے کا
عادی ہو۔

”جی تھری سے بات کراؤ۔“..... عمران نے تحکماں لمحے میں کہا۔
آپ کا منبر کیا ہے۔..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”جی۔ نو۔“..... عمران نے مجبور اُجھی۔ نو کا نام لیتے ہوئے کہا کیونکہ
وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے سار جنت موزر کا منبر بتایا تو ہو سکتا ہے کہ یہ
جی تھرٹین کیپن سے بات کرانا ہی گواراند کرے اور فون بند کر دے۔
”ہولڈ کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر عمران کو یوں
حسوس ہوا جسے وہ جی تھرٹین کسی سے باتیں کر رہا ہو۔ لیکن نہ ہی آواز
 واضح تھی اور نہ الفاظ۔ بس احساس ہو رہا تھا کہ وہ کسی سے بات کر رہا
ہے۔ عمران ہونٹ بھینچنے خاموش کردار ہا۔

”ہیلو۔“..... کافی در بعد جی تھرٹین کی آواز سنائی دی۔

”لیں۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مادام جی۔“ دن کے حکم پر جی۔ تھری کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس
نے مادام کے حکم کی خلاف ورزی کی تھی۔“ دوسری طرف سے کہا گیا
اور عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ یہ کیسے ممکن ہے۔..... عمران کے لمحے میں حریت تھی۔
”مادام کے حکم پر ہر بات ممکن ہو جاتی ہے۔..... جی تھرٹین نے
جواب دیا۔

”بہلے جو تین سار جنت سہاں لائے گئے تھے۔ ایک عورت اور دو مرد
ان کا کیا ہوا۔“..... عمران نے تیز اور تحکماں لمحے میں کہا کیونکہ کیپن
کی ہلاکت کی خبر سن کر اپنے ساتھیوں کے بارے میں عمران کا ذہن
واقعی زندگی کی زندگی میں آگیا تھا کیونکہ اگر کیپن کو ہلاک کیا جاسکتا ہے
تو پھر جو لیا، صدر اور کیپن شکل کے زندہ رہنے کا سکوپ تو بالکل ہی
ختم ہو جاتا تھا۔ اسی لئے عمران نے براہ راست بات کر دی تھی۔

”وہ فی الحال ہے، ہوش ہیں۔ سب ان کے باقی تین سار تھی سہاں پہنچ
جائیں گے پھر ان کے ساتھ ان کو بھی گولی مار دی جائے گی۔“ دوسری
طرف سے جواب دیا گیا اور ماؤنٹ پیس پر پا تھر رکھ کر عمران نے بے
اختیار اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا۔ اس کا خدشے اور خطرات
سے بری طرح بگڑ جانے والا چہرہ خود بخود کھل اٹھا تھا۔ اسے یوں
حسوس ہوا تھا جسے جی۔ تھرٹین کے اس فقرے نے اس کی روح کی
گھرائیوں تک طمانتیت بھر دی ہو۔

”اوہ اچھا میں نے ان تینوں کو گرفتار کر لیا ہے اور میں انہیں ساتھ
لے کر خود آ رہا ہوں۔“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
”کیا ہوا۔ تم ہبھلے بری طرح پر نیشن، ہو گئے تھے۔.....“ تھور نے
پوچھا۔ کیونکہ فون پر لا اڈر تھا اس لئے دوسری طرف سے ہونے والی

• نہیں۔ نہیں۔ اودہ اب مجھے یاد آ رہا ہے۔ دوسری آواز نسوانی تھی۔
ہاں بالکل نسوانی تھی تو کیا وہ مادام وہاں موجود تھی۔ مگر کیوں۔ پھر تو
اسے خود مجھ سے بات کرنا چاہئے تھی۔ عمران نے کہا۔ اس کی
پیشانی پر لکھنی سی پھیل گئی تھیں۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بھی طرح
اچھل ڈالا۔ اس کے ہمراہ پریب و غریب تاثرات ابراہیتے تھے۔ جو
اور نائیگر حیرت سے اس کی یہ ہدلتی ہوئی کیفیت دیکھی رہے تھے کہ
عمران بھلی کی سی عیوبی سے ٹرکر فون پر جھپٹا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور
تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

• لیکن۔ رابطہ قائم ہوتے ہی تھریشن کی آواز سنائی دی۔
• کون بول رہا ہے۔ اس بار عمران نے بدلتے ہوئے لمحے اور آواز
میں کہا۔

• جی تھریشن بول رہا ہوں۔ دوسری طرف سے ہواب دیا گیا۔
• نام کیا ہے تھا را۔ عمران نے پوچھا۔

• جارج۔ آپ کون ہیں۔ دوسری طرف سے بولنے والے کے لمحے
میں حیرت کا تاثر موجود تھا۔

• مگر یہاں تھریشن کا ہندسہ تو مخصوص سمجھا جاتا ہے۔ صدر۔ اس
بار عمران نے مسکراتے ہوئے لپٹنے اصل لمحے میں کہا اور عمران کے
اس طرح لپٹنے اصل آواز میں بولنے اور صدر کا نام لپٹنے سے تصور اور
نائیگر کی آنکھیں حیرت سے کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔

• کیا۔ کیا۔ یہ۔ آپ۔ آپ عمران صاحب۔ کیا واقعی آپ بول

گھٹکو تصور نہ سن سکا تھا اور عمران نے اسے شروع سے لے کر آغوش
ساری تفصیل بتا دی اور تصور کا چہرہ بھی لپٹنے ساتھیوں کے زندہ ہونے
کی خبر سن کر بے اختیار کھل اٹھا۔

• ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیپٹن کو وہی تھریشن نہیں مار سکتا وہ بکواس
کر رہا ہے۔ جھوٹ بول رہا ہے۔ بندھے بیٹھے سار جست موزرنے
یکٹ پختھے ہوئے کہا۔

• کیا جی۔ وہ کے حکم پر بھی نہیں مار سکتا۔ عمران نے پوچھا۔

• جی۔ جی۔ وہ کے حکم پر تو وہ لپٹنے آپ کو بھی مار سکتا ہے۔ لیکن
مادام جی۔ وہ کیسے حکم دے سکتی ہے۔ کیپٹن کے بغیر گردوپ کسی کام کا
خیز رہنے گا کیپٹن تو اس کا درج روایہ ہے۔ سار جست موزرنے
حوالہ دیتے ہوئے کہا۔

• باس۔ سار جست موزونے بتایا ہے کہ وہاں صرف ایک آدمی رہتا
ہے۔ اگر ایسا ہے تو ابھی آپ نے کہا ہے کہ وہ کسی سے بات کر رہا تھا
اگرچہ تھری کو واقعی مارا گیا ہے تو پھر وہ کس سے باتیں کر رہا تھا۔
نائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ تصور کے ہمراہ پر بھی
تشویش کے آثار نمودار ہو گئے۔

• اودہ اودہ نھیک کہہ رہے ہو۔ میرے ذہن سے یہ بات نکل گئی تھی۔
عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے اہمائی تشویش بھرے لمحے میں کہا
• یقیناً وہ اس جی۔ تھری سے بات کر رہا ہو گا۔ اسی جی تھری سے۔
تصور نے کہنا شروع کیا۔

راشت ہو اور تمہیں سب کچھ معلوم ہے۔ عمران نے میگزین فل کر کے اسے بخوبی کرتے ہوئے سرد لمحے میں کہا۔

”وہ سادام گارو ہیں۔ آرسٹار کلب کی مالکہ سادام گارو ہیں۔ آرسٹار کلب ہی ان کا اڈہ ہے۔“..... یکجتن سار جنت موزر نے تیر تیز لمحے میں کہا۔

”میا تمہیں لیکن ہے کہ تم درست کہہ رہے ہو حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ جی۔ دون کوئی ایسی حورت ہے جس کا تعلق بین الاقوامی تنظیم سے ہاٹ فیلڈ سے ہے۔“..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نے خود پا کیشائی۔ ہجتوں کے طیارے کی تباہی کی فلم کیپشن سے لے کر آرسٹار کے سپیشل کاؤنٹری ہنگامی۔ ہاٹ فیلڈ کا مجھے معلوم نہیں۔ میں تو یہ نام ہی ہمیلی بار سن ہوں۔“ سار جنت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سپیشل کاؤنٹری کی مطلب۔“..... عمران نے چونک پر پوچھا۔

”یہ آرسٹار کا ایک خصوصی حصہ ہے۔ اسے سپیشل کاؤنٹری کہا جاتا ہے۔ وہاں سادام کا خاص آدمی ہر وقت موجود رہتا ہے۔“..... سار جنت نے جواب دیا۔

”تم نے تعاون کیا ہے۔ اس لئے تمہارے ساتھ یہی روایت کی جاسکتی ہے کہ تمہاری اس گرل فرینڈ کو ذندہ رہنے دیا جائے تمہیں بہر حال معافی نہیں مل سکتی کیونکہ تم اس طیارے کی تباہی میں شامل تھے جس میں ہم سوار تھے اگر ہم قسمت سے نفع نکلتے تو تم نے بہر حال تو پھر جی۔ دون کے بارے میں تفصیل بتا دو۔ اس کا اڈہ۔ سب کچھ بتا دو۔ سنو انکار مت کرنے کا مجھے معلوم ہے کہ تم اس کیپشن کے دست

رہے ہیں۔“..... دوسری طرف سے صدر کی اہمیتی حیرت بھری آواز سنائی دی جسیئے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

”تم نے واقعی حیرت انگیز کار کر دی کا مظاہرہ کیا ہے صدر۔“ میں تمہاری بدلتی ہوئی آواز بالکل نہیں ہبھان سکا تھا۔ تم نے فون کے ماڈل پر ہاتھ رکھ کر جب جو لیا سے بات کی تو اس وقت بھی میرا شعور واضح نہ ہو سکا تھا۔ لیکن اب اچانک مجھے عیال آیا کہ تم نے جس سے بات کی تھی وہ آواز نسوانی تھی اور پھر میں پر ہرید خور کرنے سے میرے ذہن میں جھما کا سا ہوا۔ میں نے جو لیا کی آواز بھی ہبھان لی اور تمہاری بھی کیونکہ تم نے جو لیا سے اپنی اصل آواز میں باتیں کی تھیں۔ بہر حال اب بتاؤ کہ کیا واقعی وہی تحری ہلاک ہو چکا ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے پوری وضاحت کر دی۔

”اس کے ساتھی جارج نے اسے سوتے میں ہلاک کر دیا تھا۔“ صدر نے جواب دیا۔

”اوعد کے ہم وہیں آ رہے ہیں۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی۔“..... عمران نے کہا اور سیور رکھ کر وہ مڑا۔ دوسرے لمحے اس نے جیب سے مشین پیش کیا اور اس میں میگزین فل کرنے میں مصروف ہو گیا۔

”یہ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ پلیز پلیز مجھے مت مارو۔“..... یکجتن موزر نے گھنکھیا کر ہوئے لمحے میں کہا۔

”تو پھر جی۔ دون کے بارے میں تفصیل بتا دو۔ اس کا اڈہ۔ سب کچھ بتا دو۔ سنو انکار مت کرنا مجھے معلوم ہے کہ تم اس کیپشن کے دست

مادام گاربو پنے خاص کمرے میں موجود تھی اس کے ہاتھ میں رسیور تھا اور چہرے پر غصے اور جلال کا تاثر نہیاں تھا جبکہ اس نے دوسرا ہاتھ کریڈل پر رکھا، ہوا تھا۔

ناشنس۔ اس کی یہ جرأت کہ میرے حکم کی خلاف ورزی کرے اس نے یہ جرأت کی کیے۔ آج اگر یہ اس طرح گستاخی کر سکتا ہے تو کل یہ اس سے بھی بڑھ کر کوئی حرکت کر سکتا ہے۔ مادام گاربو نے اہمائی غصیلے لمحے میں بڑی راستے ہوئے کہا اور پر کریڈل سے ہاتھ انھا کر اس نے ہاتھ میں پکڑا، ہوار رسیور کریڈل پر ٹھا اور کریں کر کرے میں ٹھلنے لگی۔ وہ بار بار مشیاں بھینخ رہی تھی۔ کافی دیر تھک اس طرح کرے میں ٹھلنے کے بعد وہ ایک بار پر فون کی طرف ٹھپٹی اس نے رسیور انھایا اور ایک نظر فون پیس کے نیچے لگے ہوئے بیٹن پر ڈالی جو پر لیں ہوا صاف دکھانی دے رہا تھا اور پھر تیزی سے اس نے تمبر

ہمارا خاتمه کر ہی دیا تھا۔ ہمراں نے سرد لمحے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے بھلی کی سی تیزی سے جھک کر مشین پیش کی نال اس کی پیشمانی پر رکھی اور شریگر دبادیا۔ ہنکا سادھا کہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی موزر کی کھوپڑی سینکڑوں نکڑوں میں تبدیل ہو کر رہ گئی۔

”آوا ب نکل چلیں۔ ہمراں نے مشین پیش کو داہیں جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

”اس بے ہوش پڑی حورت کو بھی ختم کر دو دوڑہ یہ پولس کو ہمارے طلبے وغیرہ بتاوے گی۔ تصور نے کہا۔

”یہ بے گناہ حورت ہے۔ ہم میک اپ تبدیل کر لیں گے آؤ۔ ہمراں نے کہا اور سٹنگ روم سے باہر آگیا۔ تمہوڑی دیر بعد وہ تینوں الہ کے باہر بغیر کسی رکاوٹ کے بیخ خپکے تھے۔

ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ میچے والے بٹن کے پریس ہونے سے فون ڈائریکٹ ہو کر سیکرٹری سے رابطہ ختم ہو جاتا تھا اور اس وقت وہ جن حالات سے گزر رہی تھی ان میں وہ سیکرٹری کو درمیان میں نہ ڈال سکتی تھی۔ درستہ وہ ڈائریکٹ فون شاذ و نادر ہی کیا کرتی تھی۔ دوسری طرف گھنٹی بجھنے کی آواز سنائی دے رہی تھی لیکن فون کوئی انتہا کر رہا تھا۔

”کہاں مر گیا ہے۔“ یہ میچی تھرین۔ مادام نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”وہ وہ ان پاکیشیائی ہمجنتوں کو ختم کرنے گیا ہو گا۔“ ایک لمحے بعد مادام نے خود ہی لپٹنے سوال کا جواب دیا اور اس کے غصے سے شعلے کی طرح بھڑکتے ہوئے چہرے پر خود بخود قدرے نرمی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اسی لمحے دوسری طرف سے رسیور انھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

”لیں۔“ اس کے ساتھ ہی ایک آواز سنائی دی۔

”کون بول رہا ہے۔“ گارو نے عصیتے لمحے میں پوچھا۔

”میچی تھرین مادام۔“ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”کیا پر پورٹ ہے۔“ حکم کی تعمیل ہوتی ہے یا نہیں۔“ گارو نے ہوم چباتے ہوئے پوچھا۔

”لیں۔“ مادام میچی تھری اور ان تینوں کو میں نے ہلاک کر دیا ہے۔“ دوسری طرف سے میچی تھرین نے جواب دیا اور مادام نے بے اختیار

ایک طویل سانس یا۔

”گذ۔ اب تم نے وہیں رہنا ہے۔ میچی تھری کے آدمی باقی تین ہمجنتوں کو لے کر وہیں چھپیں گے۔ جیسے ہی وہ لوگ چھپیں تم نے انہیں فوری طور پر ہلاک کر دینا ہے اور پھر مجھے فوری رپورٹ کرنا ہے اور سنوبجت تک ان ہمجنتوں کے باقی تین ساتھی گرفتار ہو کر جہارے تھا۔ اذے پر نہ چکھ جائیں اور تم انہیں ہلاک نہ کر دو ہمجنتوں کی ہلاکت کی اطلاع نہیں دیں سمجھ گئے ہو۔“ گارو نے تیز اور تھکماں لمحے میں کہا۔

”لیں مادام۔“ میچی تھرین کی موعد باند آواز سنائی دی۔

”جب باقی تین ہمجنتوں کو ختم کرنے کا نمبر طاکر انہیں کہنا کہ تم میچی تھرین بول رہے ہو۔“ سمجھ سے بات ہو جائے گی۔ گارو نے اسے رپورٹ دینے کا طریقہ بتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”تم نے حکم عدولی کر کے اپنی موت کو خود آواز دی میچی کیپشن درینگل۔“ میں اگر تمہیں فوری ہلاک نہ کراتی تو جہارے اندر پہیدا ہونے والا یہ گستاخی کا زہر مزید پھیل سکتا تھا۔ گارو نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور انھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”لیں سیمیل پیلس۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لارڈ سے بات کراؤ۔ گاربو بول رہی ہوں آرشار سے"۔ گاربو نے
تحکماں لجھے میں کہا۔

"لیں مادام"..... دوسری طرف سے موڈبانہ لجھے میں کہا گیا۔
"ہیلو لارڈ بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے
ایک بھرائی ہوتی بلغم زدہ آواز سنائی دی۔ آواز اور لجھے سے یوں لگتا تھا
جسے وہ خاصابوڑھا آدمی ہو۔

"گاربو بول رہی ہوں لارڈ"۔ گاربو نے اس بار نرم لجھے میں کہا۔
"اوہ گاربو تم۔ خیریت آج میری یاد کیسے آگئی"۔ دوسری طرف
سے ہنسنے ہوئے کہا گیا۔

"تم سچی نہ ہو لارڈ"..... گاربو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تم نے زبردستی مجھے ہم مددہ دے رکھا ہے۔ دیسے مجھے اس پر فخر
ہے کہ ٹپو اس بہانے کبھی کبھی تمہاری مدھرا در پیاری سی آواز تو سننے
کو مل جاتی ہے۔" لارڈ نے ہنسنے ہوئے کہا اور گاربو ہنس پڑی۔

"تم بوزھے ضرور ہو لارڈ لیکن تمہاری ذہانت اور تجربے کا کوئی
جواب نہیں ہے اور تمہیں یہ مددہ دیا بھی اسی لئے گیا ہے تاکہ تمہاری
ذہانت اور تجربہ میرے ساتھ شامل رہے"..... گاربو نے جواب دینے
ہوئے کہا۔

"کیسی ذہانت اور کیسا تجربہ۔ اب تو سب کچھ مااضی میں دفن ہو
چکا ہے۔ ورنہ کسی زمانے میں واقعی مجھے اس پر فخر تھا۔ بہر حال تمہاری
مہربانی ہے کہ تم پھر بھی مجھے یاد رکھتی ہو۔ اب کیا مسئلہ پیش آگیا ہے۔"

لارڈ نے جواب دیا۔

"پاکیشیائی لمجھٹ علی عمران سے واقف ہو۔" گاربو نے پوچھا۔

"ہاں بہت اچھی طرح واقف ہوں۔ کیوں کیا اس نے تمہیں
شادی کا پیغام تو نہیں دے دیا۔" لارڈ نے ہنسنے ہوئے لجھے میں کہا۔

"اس نے مجھے شادی کا کیا پیغام دنا ہے۔" میں نے اسے موت کا
پیغام دے دیا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ میرا تعلق ہاتھ فیلڈ سے ہے۔

علم ہے ناں"..... گاربو نے کہا۔

"ہاں علم ہے۔ تو کیا وہ علی عمران ہاتھ فیلڈ کے مجھے پڑ گیا ہے۔"
اس بار لارڈ کے لجھے میں تشویش کے آٹا نمایاں تھے۔

"یوں ہی سمجھ لو۔ مختصر طور پر بتا دیتی ہوں۔ گرانڈ ماسٹر لارین نے
پاکیشیا کے خلاف ایک مشن بھاری معاوضے پر بک کیا ہاتھ فیلڈ کے
ہیڈ کوارٹر سے اس نے اس کی اجازت لی تو اسے اس شرط پر اجازت ملی
کہ اس مشن کے دوران ہاتھ فیلڈ کا نام اوپن نہ ہو۔ لارین کا یہ مشن
نامام ہو گیا۔ اور ہاتھ فیلڈ ہیڈ کوارٹر کو یہ اطلاع ملن گئی کہ وہاں ہاتھ
فیلڈ کا نام لیا گیا ہے چنانچہ لارین کو موت کی سزا دی گئی اور اس کی جگہ
روجر گرانڈ ماسٹر بن گیا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس لمجھٹ علی
عمران کے بارے میں اطلاعات لمیں کہ وہ گرانڈ ماسٹر کے خلاف کام
کرنے ناڈا آرہے ہیں روجر اور اس کا دوست جیکسن اس علی عمران سے
بری طرح خوفزدہ تھے۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بہاں ہنچی۔
روجر نے جیکسن کی مدد سے انہیں ایئر بوئٹ پر ہلاک کر دیا۔ پھر سپہ چلا

کیا ہے کہ تم مجھے مشورہ دو کہ کیا میں ہیڈ کوارٹر کو یہ سارے حالات کی رپورٹ دوں یا خاموش ہو جاؤں۔ میرا ذاتی خیال تو ہمیں ہے کہ میں خاموش ہو جاؤں۔ مقصود تو ان ہمجنتوں کا خاتمه تھا وہ ہو گیا لیکن پھر مجھے خیال آتا ہے کہ اگر ہیڈ کوارٹر کو کسی طرح ان حالات کا علم ہو گیا تو پھر وہ مجھے ہلاک کر دیں گے۔ اس لئے تم مشورہ دو کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔..... گاربو نے کہا۔

"لیکن جب یہ عمران اور اس کے ساتھی واپس جا رہے تھے تو پھر ان پر حملہ کرنے کی کیا تھی۔ کیا تم نے ہیڈ کوارٹر کو بتایا تھا کہ وہ واپس جا رہے ہیں۔..... لارڈ نے حریت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس وقت تو وہ واپس نہ جا رہے تھے۔ ہمیں ناگ میں ہی تھے۔ وہ تو جب ان کے خلاف جی تحری نے کام شروع کیا تو پہ چلا کہ وہ ایک چارٹرڈ طیارے سے واپس جا رہے ہیں۔ ہیڈ کوارٹر کا حکم تھا کہ انہیں اس طرح ہلاک کیا جائے کہ کسی کو یہ پہنچا جائے کہ انہیں کس نے ہلاک کیا ہے۔ اس لئے ان کے طیارے کو ایک مخصوص وائر لیس کنٹرول مادے سے اڑوانے کی پلاتفگ کی گئی تھی۔..... گاربو نے جواب دیا۔

"روجر کا کیا ہوا۔..... لارڈ نے پوچھا۔

"اے میں نے ہیڈ کوارٹر کے حکم پر گولی مار دی ہے۔ حالانکہ اس نے یہ ساری تباہی کنٹرول لڈ ڈہن کے ساتھ کی تھی۔ گاربو نے جواب دیا

کہ وہ ہلاک نہیں، ہوئے بلکہ انہوں نے کوئی ڈرامہ کھیلا تھا مختصر یہ کہ روجر خوف زدہ ہو کر رو سک میں ریلکس ہاؤس میں جا چھپا پھر اچانک روجر نے بطور گرانڈ ماسٹر تنظیم کا ہیڈ کوارٹر لپٹنے ساتھی جیکسن اور تنظیم کے دوسرے تمام افراد کے ساتھ ساتھ اسلجے کے سشور سب کچھ خود لپٹنے پا تھوں سے تباہ کر دیئے ہیں۔ ہیڈ کوارٹر کو اطلاع مل گئی اس نے مجھے مشن سونپ دیا کہ میں روجر کو ہلاک کر دوں اور ان پاکیشیائی ہمجنتوں کو بھی۔ میں نے یہ کام جی تحری کیپشن ورینگل کے ذمے لگایا۔ اس نے وہ طیارہ فضا میں تباہ کر دیا جس پر یہ پاکیشیائی ہمجنٹ واپس جا رہے تھے میں مظہن ہو گئی میں نے ہاتھ فیلڈ ہیڈ کوارٹر کو اطلاع کر دی کہ یہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں پھر جی تحری نے اطلاع دی کہ یہ لوگ نجع گئے ہیں۔ میں نے انہیں ہلاک کرنے کے لئے کہا اس نے ان میں سے ایک حورت اور دو آدمیوں کو اخوا کرالیا۔ میں نے ان تینوں کی فوری طور پر ہلاکت کا حکم دیا۔ لیکن اس نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی اور مجھے کہا کہ وہ ان سب کو اکٹھا ختم کرانا چاہتا ہے۔ اس کے آدمی جلد ہی باقی تین کو بھی اخوا کر کے لئے آئیں گے۔ مجھے اس حکم عدالت پر بے حد غصہ آیا میں نے اس کے اذے کے محافظتی تحریکن کو حکم دیا کہ جی تحری کو بھی ہلاک کر دے اور ان تینوں کو بھی۔ ابھی میری اس سے بات ہوئی ہے اس نے جی تحری کو بھی ختم کر دیا ہے اور ان تینوں ہمجنتوں کو بھی۔ باقی تین ہمجنٹ بھی جلد ہی ہلاک ہو جائیں گے۔ میں نے تمہیں اس لئے فون

کنڑو لڈ ڈہن کیا مطلب۔ لارڈ نے چونک کر پوچھا۔
اس کے ڈہن کو اس عمران نے ہپناٹزم کے ذریعے کنڑوں کیا
ہوا تھا۔ گاربو نے جواب دیا۔
کیا عمران ہبھاں صرف گرانڈ ماسٹر کی تباہی کے لئے آیا تھا۔ لارڈ
نے پوچھا۔

ہاں لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ ہاتھ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کو بھی
ٹریس کر رہا تھا۔ لیکن یہ رو جر کو بھی معلوم نہیں تھا کہ ہیڈ کوارٹر کہاں
ہے۔ رو جر نے مجھے خود بتایا ہے کہ اس نے عمران کو الٹی سیدھی
کہانیاں سننا کر بہکانے کی کوشش کی لیکن وہ بے خذتیر آدمی ثابت ہوا۔
گاربو نے کہا۔

تم ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتی ہو۔ سجد لمحوں کی خاموشی کے
بعد لارڈ نے پوچھا۔

مجھے اتنا معلوم ہے کہ کہیں ہیڈ کوارٹر ہے اور بس۔ کیوں تم
کیوں پوچھ رہے ہو۔ گاربو نے چونک کر پوچھا۔

لیکن تمہارا رابطہ بہر حال ہیڈ کوارٹر سے ہے۔ لارڈ نے پوچھا۔
ہاں ہے۔ گاربو نے جواب دیا۔

فون پر رابطہ ہے۔ لیکن کیا تم نے کبھی وہ نمبر ٹریس کرنے کی
کوشش کی جس پر تمہارا رابطہ ہوتا ہے۔ لارڈ نے پوچھا۔

ہاں کوشش کی تھی لیکن یہ نمبر ایکس چینگ میں بھی نہیں ہے۔
اس لئے میں خاموش ہو گئی۔ گاربو نے جواب دیا۔

” تمہارے علاوہ اور کس کس کو یہ نمبر معلوم ہے۔ لارڈ
نے پوچھا۔

” صرف مجھے اور کسی کو بھی نہیں معلوم۔ کیونکہ میں نے آج تک
کسی کو بتایا ہی نہیں حتیٰ کہ رو جر میرے بے حد قریب رہا ہے لیکن
اے بھی میں نے نہیں بتایا کیونکہ مجھے ہیڈ کوارٹر نے سختی سے حکم دیا
تھا کہ میں یہ نمبر صرف اپنی ذات تک محدود رکھوں۔ گاربو نے
جواب دیا۔

” وہ عمران بھی تک زندہ ہے۔ لارڈ نے پوچھا۔

” سپہ نہیں۔ ایک عورت اور دو مرد ہلاک ہو چکے ہیں۔ تین مرد
باتی رہتے ہیں۔ وہ بھی اب تک ہلاک ہو چکے ہوں گے۔ کیونکہ جی۔
تحری کو ان کے جیے اور بس کی پوری تفصیل معلوم ہو گئی تھی اور
اس نے اپنے پورے گروپ کو بھی اور پولیس گروپ کو بھی ان جیلوں
اور بس کی مدد سے ان کی تلاش پر لگایا ہوا ہے۔ اب یہ مجھے علم نہیں
ہے کہ جو لوگ ہلاک ہو گئے ہیں ان میں عمران شامل ہے یا جواب
ہونے والے ہیں ان میں شامل ہے۔ لیکن تم نے تو مجھ پر دکیوں کی
طرح باقاعدہ جرح شروع کر دی ہے۔ گاربو نے اس بارہا سامنے
بناتے ہوئے کہا۔

” میرا مشورہ یہ ہے گاربو کہ تم ان حالات میں خاموش رہو۔ ہیڈ
کوارٹر کو اطلاع دینے کا مطلب اب یہی لیا جائے گا کہ تم نے جہلے
لارڈ ای کا مظاہرہ کیا ہے اور بغیر تحقیق کے ہیڈ کوارٹر کو کامیابی کی

رپورٹ دے دی ہے لارڈ نے کہا۔
”بہت مناسب مشورہ ہے۔ میرا بھی یہی خیال تھا۔ لیکن اگر بعد میں انہیں معلوم ہو گیا تو گاربو نے کہا۔

”تم فکر نہ کرو ہیڈ کوارٹر کو یقیناً ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر توجہ دینے کی فرصت ہی نہ ہو گی۔ ولیے وہ جھہارا پی۔ اے آر تھر موجود ہے؟ لارڈ نے پوچھا۔

”ہاں کیوں گاربو نے چونک کر پوچھا۔

”ایک دفعہ ایک کلب میں اس سے ملاقات ہوئی تھی۔ بڑا دلیر اور فیمن نوجوان ہے یہ میں نے اس نے پوچھا ہے کہ اب رو جر تو ختم ہو گیا۔ اب تم شادی کے لئے اس آر تھر کو منتخب کر لو۔ ہمیشہ جھہار اغلام رہے گا۔“ دوسری طرف سے لارڈ نے کہا تو گاربو کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”شادی کا تو میں نے رو جر سے بھی نہ سوچا تھا صرف دوستی تھی۔ بہرحال آر تھر بھی اچھا دوست بن سکتا ہے۔ شکریہ گڈ بائی۔“ گاربو نے نشستے ہوئے کہا۔

”گڈ بائی۔“ دوسری طرف سے لارڈ کی آواز سنائی دی اور گاربو نے رسیدور رکھ دیا۔ اب اس کے پھرے پر اہمیتی اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ لارڈ کی فہانت کی بے حد مدائح تھی۔ لارڈ ایکریمیا کی ایک سپر ہجنسی کا چھیف رہا تھا اور اب ریشاائر ہو کر وہ ناگ میں ایک عظیم الشان محل میں رہتا تھا اور اس نے ناگ کے نواح میں ایک دیسیع جا گیر خریدی تھی اور عیش و آرام کی زندگی گزارتا تھا۔ ولیے

بروس نے ایک بار اسے بتایا تھا کہ لارڈ کا ہیڈ کوارٹر سے قریبی تعلق ہے لیکن وہ اسے ظاہر نہیں کرتا اور اب یہ ساری بات لارڈ سے کرنے کا مطلب بھی یہی تھا کہ اگر کل ہیڈ کوارٹر نے اس کی غلط رپورٹ پر باز پرس کی تو لارڈ کا حوالہ دے کر کہ اس نے خاموش رہنے کا مشورہ دیا تھا وہ صاف نصیح جائے گی اور اسی لئے وہ پوری طرح مطمئن تھی اور اب اسے صرف جی۔ تھرثین کی طرف سے کال کا انتظار تھا کہ باقی تین افراد کی ہلاکت کی رپورٹ ملنے کے بعد وہ اس معاملے کو ہمیشہ کے لئے ختم سمجھ کر دوسرے اہم کاموں میں معروف ہو سکے۔ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی یہ تینوں ہبھٹ اڈے پر ہنچیں گے۔ جی تھرثین حکم کی تعییں کر کے ان کا خاتمه کر دے گا۔ ولیے گاربو نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جی۔ تھرثین کی اس فرمانبرداری کا اسے ضرور انعام دے گی۔ لیکن دوسرے لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور گاربو بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے بیٹنوں میں سے ایک بیٹن دبایا تو دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر ایک لمبے قدر اور ورزشی جسم کا نوجوان نظر آ رہا تھا۔

”آر تھر تم۔ کیوں آئے ہو۔“ گاربو نے اہمیتی حریت بھرے لہجے میں پوچھا کیونکہ آج سے ہبھٹے آر تھر کبھی اس طرح بغیر بلا نہ آیا تھا۔

”آپ نے جتاب لارڈ کو فون کیا تھا۔“ آر تھر نے اندر آ کر دروازہ بند کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

کے لئے رکھا ہوا ہے۔ میں آپ کی کارکردگی کے بارے میں انہیں خفیہ پورٹیں چھپاتا رہتا ہوں۔ طیارے کے حادثے کے باوجود جب تھی۔ تھری نے آپ کو اطلاع دی کہ پاکیشیانی ہجت ہلاک نہیں ہوئے تو میں نے صرف اس لئے جتاب لارڈ کو اطلاع نہ دی تھی کہ رو جر کی موت کے بعد شاید آپ مجھ سے شادی کر لیں جس طرح آپ رو جر کو پسند کرتی تھیں اسی طرح میں آپ کو پسند کرتا تھا لیکن آپ کی بد بختی کہ آپ نے خود جتاب لارڈ کو فون کر کے انہیں پوری تفصیل بتا دی۔ جتاب لارڈ نے آپ سے پوچھا بھی کہ رو جر کے بعد کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی لیکن آپ نے اٹکار کر دیا۔ آپ کو شاید معلوم نہیں ہے کہ میں جتاب لارڈ کا سوتیلا بیٹا ہوں۔ اس پر جتاب لارڈ نے فوری طور پر آپ کے خلاف فیصلہ دیا اور جس طرح آپ کو مجبوراً اپنی پسند کے مرد رو جر کو موت کے گھاث اتارنا پڑا تھا اسی طرح مجبوراً مجھے اپنی پسند کی ہوت رعنی آپ کو گولی مارنے کا حکم دیا گیا ہے اور آپ کی طرح میں بھی مجبور ہوں۔ آر تھر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک ریو الورنکال لیا۔

کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ سیر تم کیا کہہ رہے ہو مگر کیوں۔ مجھے کیوں ہلاک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ گارو نے انتہائی خوفزدہ لمحے میں کہا۔ اس کا چہرہ خوف کی شدت سے بڑی طرح بگڑ گیا تھا۔ اس کی آنکھیں آر تھر پر جمی ہوئی تھیں۔ اسے آر تھر کے چہرے پر انتہائی سفا کی کے تاثرات نظر آرہے تھے۔

”ہاں مگر میں نے تو ڈائریکٹ کال کی تھی۔ تھیں کسیے علم ہوا ہے؟“ گارو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

”جتاب لارڈ نے مجھے ابھی کال کیا ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ آپ نے انہیں کال کیا تھا۔“..... آر تھر نے میز کے قریب آتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا۔

”تھیں لارڈ نے فون کیا تھا۔ مگر کیوں اور تمہارا کیوں آئے ہو؟“ گارو نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”اس لئے کہ جتاب لارڈ جی نہیں ہیں دراصل میں جی نہیں ہوں انہوں نے یہ ہمدرد مجھے دیا ہوا ہے اور اب انہوں نے مجھے جی دن بنادیا ہے۔“..... آر تھر نے جواب دیا۔

”تھیں بنادیا ہے جی دن۔ کیا تم پاگل ہو سمجھی دن تو میں ہوں اور لارڈ کو تو میں نے دیے ہی اعزازی طور پر جی نو کا عہدہ دیا ہوا ہے۔ یہ سب تم کیا کہہ رہے ہو۔“..... گارو کے لمحے میں بے پناہ حریت اور بھضن تھی۔

”مادام گاربو۔ آپ جتاب لارڈ کو نہیں جانتیں وہ ہمیڈ کوارٹر سے متعلق ہیں اور بروس کے کہنے پر انہوں نے ہی آپ ہی کو جی دن بنایا تھا آپ جو ہمیڈ کوارٹر کو فون کرتی ہیں وہ بھی لارڈ ہی اشتذ کرتے ہیں لیکن ان کے پاس ایسی مشینی ہے کہ آپ کو کبھی معلوم ہی نہیں ہو سکا۔ وہ ایکریمیا اور ناڈا دنوں ملکوں میں ہاتھ فیلڈ کی طرف سے انجام رج ہیں۔ میں ان کا نائب ہوں۔“ مجھے انہوں نے آپ کے گروپ کی نگرانی

تاکہ وہ عمران اگر زندہ نبی بھی جائے تو آپ کے ذریعے اسے اس فون نمبر کا علم نہ ہو سکے جس سے ہیڈ کوارٹر رابطہ ہو سکتا ہے.....
آر تھر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی گاربو نے ٹریگر پر اس کی انٹنگی کو حرکت کرتے دیکھا تو بے اختیار چیخ مارنے کے لئے اس کا منہ کھلا لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی دیکھتا ہوا الٹکارہ اس کی پیشافی میں داخل ہوا اور نجات کیا۔ تک آگے بڑھتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں کے آگے اندر صیرا چھایا اور پھر تمام احساسات یقینت اس طرح فنا ہو گئے جیسے بھلی کے بلب کا بُن آف ہوتے ہی جلتا ہوا بلب یقینت تاریک ہو جاتا ہے۔

عمران نے رسیور انٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"آر سٹار کلب" دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"می تھر شین بول رہا ہوں مادام سے بات کرائیں" عمران نے می تھر شین چارچ کے لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ نہ صرف صدر اس سے اس لمحے میں بات کر چکا تھا بلکہ اس نے اذے پر پہنچ کر خود بھی می تھر شین سے تفصیلی معلومات حاصل کی تھیں۔

"کیا پورٹ ہے۔ مجھے بتاؤ میں آر تھر بول رہا ہوں ان کاپی اے۔ مادام کی طبیعت اچانک غراب، ہو گئی ہے اور وہ ہسپتال میں داخل ہو چکی ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ می تھر شین باقی ماندہ پا کیشیائی بہجتوں کے بارے میں اطلاع دے گا۔ وہ میں سن لوں اور پھر ان تک

کو ساری بات سے آگاہ کر دوں یا پھر مجھے اپنے پاس حاضر ہونے کی اجازت دیں جیسے آپ مناسب تمحیں پڑھے حال یا اہتمائی ضروری اطلاع ہے۔..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم آر سٹاٹو کلب آجائو۔ استقبالی پیپر کہہ دینا کہ تمہارا نمبر جی پھر مجھے ہے۔ پھر تمہارا نام پوچھا جائے تو اپنानام جارج بتاؤ۔ تمہیں مجھ تک ہمچنان پہنچا دیا جائے گا۔..... دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جواب دیا گیا۔

"جیسے آپ کا حکم جواب۔..... عمران پڑھ کر کہا۔

"جلدی آؤ میں تمہارا منتظر ہوں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رضیور رکھ دیا گیا۔ عمران نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رضیور رکھ دیا۔ اس کے پھرے پر ہمکن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کوئی گلو بڑے ہے۔ شاید اس مادام گارو کو بھی کسی وجہ سے رستے سے ہٹا دیا گیا ہے۔..... عمران نے ہونٹ پہنچاتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیوں۔..... جو لیا نے پوچھا۔

"اس لئے کہ یقیناً یہ مادام گارو ہاتھ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ جانتی ہو گی اور ہمارے طیارے کے حادثے سے نجٹ لکھنے کے بعد یقیناً ہیڈ کوارٹر نے ہمارا راستہ روکنے کے لئے یہ بندوبست کیا ہو گا۔ عمران نے کہا۔

"ہمچا دوں۔..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ان کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے۔ سار جنت موز رجی سکس بالف مانڈہ ہجنشوں کو لے کر آیا تھا اور میرے حوالے کر کے چلا گیا۔ وہ یہ ہوش تھے۔ میں نے انہیں مادام کے مطابق گولی مار دی ہے۔ اب مزید کیا حکم ہے۔..... عمران نے منہ ہناتے ہوئے جواب دیا۔

"ان کی لاشیں وہیں اڑے پڑی ہیں۔..... آر تھر نے کہا۔

"جی ہاں ہمہیں موجود ہیں۔..... عمران نے جواب دیا۔

"انہیں بر قی بھٹی میں جلا کر راکھ کر دو اور پھر اڑو چھوڑ دو۔۔۔ آر تھر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جو حکم۔۔۔ ویسے مادام کس ہسپتال میں ہیں۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ٹھیک ہے جو حکم۔۔۔ ویسے مادام کس ہسپتال میں ہیں۔۔۔ آر تھر کا ہجہ یکفت بے حد بھت ہو گیا۔

"میں ان سے مل کر انہیں ایک خاص اطلاع دینا چاہتا ہوں۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا اطلاع مجھے دو میں ہمچا دوں گا۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ یکن لمحے سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ اس نے چونک کر بات کی ہے یہ اطلاع اس پاکیشیانی ہجنت علی عمران کے بارے میں ہے اور فون پر انہیں دی جا سکتی۔ اس لئے یا تو آپ مجھے اس ہسپتال کا تپہ بتا دیں جہاں مادام ہیں یا پھر آپ تشریف لا سیں تاکہ میں تفصیل سے آپ

لیکن ہیڈ کو اڑ کو اس کی کیا ضرورت تھی۔ جب کہ ہم ان کے مطابق ہلاک ہو چکے ہیں۔ اب انہیں ہم سے کیا خطرہ ہے۔ صدر نے کہا۔

”خطرہ اس جی تھری کی موت سے پیدا ہوا ہو گا۔ کیپشن ورنگل واقعی فعال آدمی تھا لیکن اس مادام نے شاید اس کو اسی لئے قتل کر دیا۔ کہ یہ اس نے مادام کی حکم عدالتی کی اور تم لوگوں کو فوری طور پر ہلاک نہ کیا گیا۔ ہو سکتا ہے اسی سلسلے میں کوئی چکر چلا ہو بہر حال اب اس آر تھر سے سب کچھ معلوم کرنا ہو گا۔ اس کے بعد بات آجے بڑھ سکتی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”اس جارج جیسا قد و قامت تو ہم میں سے کسی کا بھی نہیں ہے۔ اس لئے اب جارج کے روپ میں کون وہاں جائے گا۔“..... تصور نے کہا۔

”ہم سب چلیں گے۔ نئے باؤں اور نئے میک اپ میں۔ اب ہمیں ڈائریکٹ ایکشن کرنا ہو گا۔ میں اب اس چوہے ملی کے کھیل کو بہر حال مکمل اختتام تک ہبھانا چاہتا ہوں۔“..... عمران نے سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”ہم نے بآس بھی بدلتے ہوئے ہیں اور میک اپ بھی۔ صدر۔ کیپشن شکیل اور جو یا البتہ ہمہلے والے میک اپ میں ہیں۔ ہمیں دوبارہ بآس تبدیل کرنے اور میک اپ بدلتے کیا ضرورت ہے۔“..... تصور نے کہا۔

”اس بآس اور میک اپ میں ہم موذر کی عورت کے سامنے آجکے ہیں اس لئے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ ہم اذے میں میک اپ کا سامان بھی موجود ہے اور بآس بھی اور ضروری اسلحہ اور کاریں بھی۔ اس لئے ہمیں کام شروع کر دینا چاہئے۔ کہیں الیمانہ ہو کہ وہ لوگ مشکوک ہو کر اس اذے پر ہی چڑھ دوڑیں۔“..... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر بلادیئے۔ اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ اذے میں موجود دو کاروں میں سوار ہو کر آرٹیسٹار کلب کے قریب پہنچ گئے۔ عمران کے کہنے پر کاریں کلب سے کچھ ہمہلے چھوڑ دی گئیں اور وہ کاروں سے اتر کر پیدل چلتے ہوئے کلب کی عمارت کی طرف بڑھ گئے۔ کلب میں خاصی رونق تھی۔ لیکن کلب میں آنے جانے والے سب افراد لہنے بآس اور انداز و اطوار سے اعلیٰ سو سائیٰ کے افراد ہی لگتے تھے۔ کلب کا ہال خاصاً وسیع تھا اور اسے اہمی خوبصورت انداز میں سمجھا گیا تھا۔ عمران نے کلب میں داخل ہوتے ہی ساتھیوں کو رکنے کا اشارہ کیا اور خود وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں دو خوبصورت اور نوجوان لڑکیاں سروس دینے میں مصروف تھیں۔

”مسڑ آر تھر سے کہیں کہ ایکریمیا سے پاؤک آیا ہے۔“..... عمران نے کاؤنٹر پہنچ کر ایک لڑکی سے جی تھر شین کے لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”پاؤک کیا مطلب۔“ لڑکی نے چونک کر حیرت برے لمحے میں کہا۔ وہ عمران کو غور سے دیکھ رہی تھی۔

ایکریمین زبان میں پاؤک کا مطلب ہے کھلنے والا اور تم ایک نازک سامچوں ہو۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ میں نے جو کچھ تم سے کہا ہے تم وہی بات آر تھر سے کر دو۔ عمران نے اہتمائی سرد لمحے میں کہا۔ لڑکی کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھرے اس نے جلدی سے کاؤنٹر موجود سرخ رنگ کے انٹر کام کا رسیور انٹھایا اور بیک وقت دو نمبر میں کر دیئے۔

سرمار تھیا بول رہی ہوں کاؤنٹر سے۔ ایک صاحب آئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ کو اطلاع کر دوں کہ ایکریمیا سے پاؤک آیا ہے۔ لڑکی نے جلدی جلدی بات کرتے ہوئے کہا۔

”جی بہتر۔“ دوسری طرف سے بات سن کر لڑکی نے رسیور عمران کی طرف بڑھادیا۔

آپ خود بات کر لیجئے جتاب۔ لڑکی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہسلو۔ پاؤک بول رہا ہوں۔“ عمران نے تھرین کے لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”پاؤک۔ میں تو کسی پاؤک کو نہیں جانتا۔“ دوسری طرف سے آر تھر کی آواز سنائی دی۔

”پاؤک اور جارج ہم معنی الفاظ ہیں جتاب اور میں اپنے ارد گرد خطرہ محسوس کر رہا ہوں۔ اس لئے ہم معنی لفظ ہی درست ہے۔“ ویسے میں نے جان بوجھ کر جھلے تھرین ہندسہ نہیں بولا کیونکہ یہ ہندسے

منہوس سمجھا جاتا ہے۔ چاہے اس کے ساتھ تھی ہو یا نہی۔ عمران نے اس بار قدرے سر گوشیاں لمحے میں کہا۔

”خطرہ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔“ اس بار آر تھر کی چوکنا سی آواز سنائی دی

”جتاب وہ خاص خبر ہی ایسی ہے۔ اب کیا کہوں۔ آپ تو سجادہ دار ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ ثحیک ہے۔ رسیور اس لڑکی مار تھیا کو دو۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور لڑکی کی طرف بڑھادیا۔ ”یہ سر۔“ لڑکی نے رسیور لیتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں اکٹیے ہیں۔“ لڑکی نے دوسری طرف سے بات سن کر عمران کے یونچے اور ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔

”بہتر جتاب۔“ لڑکی نے آر تھر کی بات سن کر کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”آپ کلب کی عقیقی سمت ٹپے جائیں۔“ وہاں ایک لگی ہے۔ اس کے آخری حصے میں دروازہ ہے۔ آپ وہاں بند دروازے پر تین بار دستک دیں گے تو دروازہ کھل جائے گا اور آپ کو جتاب آر تھر تک پہنچا دیا جائے گا۔ لڑکی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے عمران سے سر گوشیاں لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”شکریہ۔“ عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے پڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی

اس نے ہاتھ اٹھا کر اس طرح بالوں میں پھر اجسے سر کے عقیقی حصے کے بالوں کو درست کرنا چاہتا ہوا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کی عمارت سے باہر آگیا۔ اس نے یہ مخصوص اشارہ اپنے ساتھیوں کو کیا تھا جو ایک کونے کی میز پر بیٹھے ہوئے تھے اور اس کے خاص اشارے کا مطلب وہ اچھی طرح تجھستے تھے کہ عمران کلب کی عقیقی سمت جا رہا ہے اس نے عمران مطمئن تھا عمارت کی عقیقی طرف واقعی ایک سینگ سی گلی تھی۔ عمران اس گلی کے کنارے پر پہنچ کر رک گیا۔ چند لمحوں بعد اس کے ساتھی بھی چلتے ہوئے اس طرف پہنچ گئے۔

اب بھاں سے آگے ڈائریکٹ ایکشن شروع ہوا رہا ہے۔ عمران نے انہیں آر تھر سے ہونے والی بات چیت سنائے کہا اور سب نے سرپلا میئے۔ گلی کے آخر میں ایک فولادی دروازہ موجود تھا۔ عمران نے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب دروازے کی دونوں سائیڈوں میں دیوار سے لگ کر کھڑے ہو گئے تاکہ دروازہ کھونے والے کو فوری طور پر نظر نہ آسکیں۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر تین بار دستک دی۔ تمیری دستک کے بعد دروازہ کھل گیا ایک لمبا ٹوٹا مشین گن سے سلح آدمی دروازے پر کھرا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا عمران کا بازو حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے وہ آدمی اس طرح اچھل کر گلی میں آکھدا ہوا جسے اس کے پیروں کے نیچے اچانک سرنگ کھل گئے ہوں۔

عمران نے واقعی اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے باہر کھنچ لیا تھا۔ دوسرے لمحے تھر اس پر جھپٹا اور وہ آدمی پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے

میں تھر کے سینے سے لگا نظر آیا اور پھر کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی گرد نوٹی اور اس کا جسم تھر کے بازوؤں میں ہی ڈھیلا پڑ گیا۔ عمران اس دوران اندر داخل ہو چکا تھا یہ ایک طویل راہداری تھی اور کوئی آدمی وہاں موجود نہ تھا۔ چند لمحوں بعد اس کے ساتھی بھی اندر آ گئے۔ تھر نے اس آدمی کو اٹھایا ہوا تھا جبکہ اس کی مشین گن صدر کے ہاتھ میں تھی۔

”اسے ہاں کونے میں لٹادا اور دروازہ بند کر دو۔“..... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ راہداری آگے جا کر مزگئی تھی اور پھر راہداری کے آخر میں ایک اور بند دروازہ آگیا۔ لیکن یہ دروازہ کمرے کا لگ رہا تھا۔ عمران نے اس پر بھی تین بار دستک دی۔

”میں کم ان۔“ اندر سے آر تھر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھلنے لگ گیا۔ عمران تیزی سے اندر داخل ہوا۔ ”تم جی تھر میں ہو۔“..... کمرے کے ایک کونے میں موجود میز کے بیچے بیٹھے ہوئے ایک لمبے قد اور درشتی جسم کے نوجوان نے اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”میں نے چہلے ہی بتایا ہے کہ تھر میں کا ہندسہ منہوس سمجھا جاتا ہے۔“ عمران نے بڑے اطمینان سے میز کی طرف بڑھتے ہوئے بڑے سنجیدہ لمحے میں کہا یہیں اس کا ہجھتی تھر میں والا ہی تھا۔

”تم اس قدر پر اسرار کیوں بن رہے ہو۔“..... یکھت آر تھر نے کری سے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے غصیلے لمحے میں کہا اور اس کے



”میں پوچھ رہا ہوں مادام کہاں ہے۔“ عمران نے چہلے سے زیادہ کرخت لجئے میں کہا۔
”ہسپتال میں۔“ آر تھر نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا مگر دوسرے لمحے اس کے ملتنے سے یکفت کر بنا ک جمع نہل گئی۔ عمران کا خبر والا ہاتھ گھوما تھا اور آر تھر کا دایاں نہ تھا آدھے سے بھی زیادہ کٹ گیا تھا۔

”بتابہ کہاں ہے مادام۔“..... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر ہاتھ گھوما اور کرہ آر تھر کی احتیاک کر بنا ک جمع سے گونج آنھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی گردن بھی ایک طرف کو ڈھلک گئی۔ عمران نے خبر بائیں ہاتھ میں لیا اور آر تھر کے چہرے پر تھرمہار نے شروع کر دیئے۔ بعد ہی وہ ایک بار پھر جھٹکتے ہوئے ہوش میں آگیا اس کے دونوں نہتھے کٹ چکے تھے اور ان سے خون بہ کر اس کے گالوں سے ہوتا ہوا اس کی گردن تک جمع گیا تھا۔ تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ بڑی طرح بگزگیا تھا۔

”بولو کہاں ہے مادام۔“..... عمران نے غراتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ یکفت اچھل کر ایک طرف پہنچا اور دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر اچھل کر واپس ہلی والی جگہ پر آگیا اور اس کے ساتھ ہی کرہ ایک بار پھر آر تھر کی چیخوں سے گونج بنے لگا۔ آر تھر نے دراصل اپنے دونوں پیر اٹھا کر عمران کی پنڈیوں پر ضرب لگانے کی کوشش کی تھی لیکن عمران اس کے چہروں کے حرکت میں آتے ہی اچھل کر ایک طرف ہوا تھا اور

پھر جیسے ہی آر تھر کے پیر عمران کے ہٹ جانے کی وجہ سے اور انھنے کے بعد واپس نیچے آئے۔ عمران اچھل کر دوبارہ اپنی چہلے والی جگہ پر آیا اور اس بار آر تھر کے دونوں پیر عمران کے بوٹوں کے نیچے دب چکے تھے۔ عمران کے چہروں کے پیچے آر تھر کے چیخوں کے اپر پڑھے ہوئے تھے۔ اس طرح آر تھر اب لپٹے چہروں کو حرکت بھی نہ دے سکتا تھا۔

عمران نے خون آلو و خبر ساتھ کھڑے سور کی طرف اچھالا اور خود اس نے باسیں ہاتھ سے آر تھر کے سر کو جکڑا اور داسیں ہاتھ کی مزی ہونی اٹھگی کاہک اس نے آہستہ سے آر تھر کی پیشانی پر اپھر آنے والی رگ پرمار دیا۔ آر تھر کے ملتنے سے احتیاک کر بنا ک جمع نہلکی اور اس کا پورا جسم رعنی کے مریض کی طرح رونے لگ گیا۔ اس کا چہرہ اور جسم پسینے سے اس بڑی طرح بھیگ گیا تھا جیسے وہ کسی آشیار کے نیچے چھٹا ہوا ہو۔

”بولو کہاں ہے مادام بولو ورنہ۔“..... عمران نے دوسری ضرب لگاتے ہوئے فرا کر کہا۔

”وہ۔ وہ مر جگی ہے۔ میں نے اسے ہلاک کر دیا ہے۔“ آر تھر نے بڑی طرح کر لہتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز اور بہجت بتا رہا تھا کہ تکلیف کی شدت کی وجہ سے اس کا لاشعور اب بولنے لگ گیا ہے۔

”کیوں۔ کیوں قتل کیا ہے تم نے کیوں۔ بولو۔ بولو ورنہ۔“ عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

”لارڈ۔ لارڈ کے کہنے پر۔ لارڈ نے حکم دیا تھا۔ وہ وہ فون نمبر جانتی تھی۔ ہاتھ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کافون نمبر اور اس نے جی تھری کو ہلاک

کرا دیا تھا۔ اور لارڈ کے کہنے کے مطابق علی عمران ابھی تک آزاد تھا اور لارڈ کے مطابق جی تھری کے بعد اور کوئی ایسا آدمی گروپ میں نہیں رہا تھا جو اس عمران کا مقابلہ کر سکتا تھا اس نے لارڈ کو خطرہ تھا کہ وہ عمران لازماً گاریوں تک پہنچ جائے گا اور پھر وہ فون نمبر معلوم کر لے گا۔ اس نے لارڈ کے حکم پر میں نے گاریوں کو ہلاک کر دیا اور اب میں جی دن ہوں۔ میں نے تمہیں ہمارا علیحدہ حصے میں اسی نے بلا یا تھا تاکہ میں تمہیں بھی ہلاک کر سکوں۔ آر تھر جب بولنے پر آیا تو مسلسل یوتا ہی چلا گیا کیونکہ وہ عمران کے اس نتھنے کا شئے والے حریبے کی وجہ سے لا شوری طور پر بول رہا تھا

کیا فون نمبر ہے وہ۔ عمران نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ مجھے نہیں بتایا گیا۔ صرف مادام کو معلوم تھا۔“ آر تھر نے جواب دیا مگر دمرے لمحے عمران نے زیادہ زور سے ضرب لگائی اور کہہ ایک بار پھر آر تھر کی کربناک چیزوں سے گونج انھا۔ اب اس کے چہرے اور جسم کا ایک ایک حصہ اپنی جگہ بے پناہ تکفیر کی وجہ سے بجزک رہا تھا۔

”بیاؤ فون نمبر۔ عمران نے غرتے ہوئے کہا۔

”م۔ م۔“ مجھے نہیں معلوم۔ مجھے نہیں بتایا گیا۔ لارڈ کو معلوم ہو گا۔ آر تھر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے ہوش ہو گیا۔ اس کی حالت واقعی بے حد خستہ ہو رہی تھی۔ عمران نے ایک بار پھر اس کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش شروع کر دی اور ایک بار پھر آر تھر ہوش میں

آگیا۔

”لارڈ کا پورا نام بتاؤ۔ کہاں رہتا ہے وہ۔ کون ہے وہ۔“ عمران نے دانت پیٹتے ہوئے پوچھا۔

”اس کا نام لارڈ ہے۔ وہ دندر سینٹ میں رہتا ہے۔ وہاں اس کا عالیشان محل ہے جس کا نام سیمبل میلز ہے۔ وہ ایکریمیا کی کسی سرکاری بھنسی کا چیف رہا ہے۔ مم۔ مم۔ میں اس کا سوتیلا بیٹا ہوں۔“ آر تھر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اشیات میں سر ملا دیا۔ کیونکہ اب وہ لارڈ کو شاخت کر چکا تھا۔ وہ ایکریمیا کی ایک سرکاری دہشت پسند تنظیم ریڈ گارڈ کا چیف تھا یہ تنظیم ایکریمیا کے مفاد میں دوسرے ممالک میں دہشت گردی کی کارروائیاں کرتی رہتی تھی۔

”ہاتھ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ لارڈ کا اس سے کیا تعلق ہے۔“ عمران نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم کسی کو بھی نہیں معلوم۔ لارڈ کو بھی نہیں معلوم۔“ دیے وہ ایکریمیا اور ناؤں میں ہاتھ فیلڈ کا سپریجنٹ ہے۔ آر تھر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک بار پھر ڈھلک گئی۔ عمران مجھے ہٹ گیا۔ اس کا پناہ چڑھہ سرخ ہو رہا تھا۔

”اس ہاتھ فیلڈ کا ہر کلیو ختم کیا جا رہا ہے۔ اب ہمیں فوری طور پر لارڈ تک پہنچنا ہو گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بھی ختم ہو جائے۔“ عمران نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

اس آر تھر کا کیا کرنا ہے تھیر نے پوچھا۔
ایپنی کی حالت بے حد خستہ ہے۔ یہ کچھ در بعد خود ہی ختم ہو جائے
گا۔ آج جلدی کرو وقت مت ضائع کرو ہر ان نے کہا اور تیزی
سے بیرونی راہداری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچے
تھے۔

اہمائي قيمتي فرنچير سے مزن ایک کرے میں ایک دفتری میز کے
پیچے ایک طویل القامت چہرے بدن کا بوڑھا آدمی بینھا ہوا تھا۔ اس
کا سر انڈے کے چھلکے کی طرح گنجائھا۔ وہ لکھن شیو تھا لیکن بھنوںیں حتی
کہ پلکیں تک سفید تھیں آنکھوں پر ایک موٹے شیشیوں اور بھاری
فریم کی عینک موجود تھی اس کے ہمراے پر ایسا نصفہ اور تھا جسے خاندانی
رسیوں کے ہھر دل پر اکثر پایا جاتا ہے۔ جسم پر براون رنگ اور بڑے
بڑے خانوں والا سوت تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک مستطیل شکل
کی کوئی مشین رکھی، ہوتی تھی جس پر ایک چھوٹی سی سکرین روشن تھی
اور اس کی نظریں اس سکرین پر جمی، ہوتی تھیں۔ سکرین پر آڑی ترجمی
لکریں مسلسل دوڑ رہی تھیں اور پھر ایک بھما کے سے اس پر سوکا
ہندسہ اجرا اور دوسرے لمحے گنتی کم ہونی شروع ہو گئی۔ بوڑھا
خاموش بینھا کم ہوتی ہوتی گنتی کو دیکھتا رہا اور پھر جسے ہی گنتی ایک

مجھے اطلاعات مل گئیں کہ پاکیشیا سے کسی نے مرکزی تنظیم کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوششیں کی ہیں اس کا واضح مطلب تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک ہاتھ فیلڈ کا نام پہنچ چکا ہے۔ چنانچہ میں نے لارین کو موت کی سزا دے دی اور اس کی جگہ ایک دوسرے آدمی روجر کو چھیپ بنا دیا۔ روجر کو اطلاع مل گئی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران پاکیشیا سے لارین کے ملن کا انتقام لینے ناہ آ رہے ہیں۔ چنانچہ اس نے ان کے خاتمے کے مشین پر کام کرنا شروع کر دیا لیکن پھر اطلاعات ملیں کہ روجر اس عمران کے ہاتھے چڑھ گیا ہے اور عمران نے اس کا ذہن کنٹرول کر کے پوری گرانڈ ماسٹر تنظیم کا خاتمہ کر دیا ہے اور وہ اس سے ہاتھ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس پر میں نے ایک دوسرے خفیہ گروپ کو آگے بڑھایا۔ روجر کو اخواکر کے ہلاک کر دیا گیا اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پر تائید تولد ہوتے کئے جانے لگے۔ سچی گروپ کا فعال آدمی ایک پولیس کیپشن کیپشن تھا۔ مجھے یقین تھا کہ وہ اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ بخوبی کر لے گا لیکن پھر جو دن نے معمولی بات پر اس کیپشن کو ہلاک کر دیا۔ مجھے اس کی اطلاع ملی تو میں بھی گیا کہ اب یہ عمران اور اس کے ساتھی اس جی دن کے بیس کاروگ نہیں رہے۔ اور جی دن کو چونکہ وہ فون نمبر معلوم تھا جس سے آر سکس پر مجھ سے رابطہ قائم ہو سکتا تھا اور مجھے خطرہ تھا کہ اگر عمران جی دن تک پہنچ گیا تو لازماً وہ اس فون کے سہارے مجھ تک پہنچ جائے گا۔ اس لئے میں نے جی دن

سو سے کم ہوتے ہوتے زیر پر پہنچی۔ بوڑھے نے ایک بٹن دبادیا۔ دوسرے لمحے گنتی بڑھنی شروع ہو گئی۔ جب گنتی انہمارہ پر پہنچی تو بوڑھے نے ایک اور بٹن پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی انہمارہ کا ہندسہ سکرین پر مسلسل جلنے بھینے لگ گیا اور اس مشین کے نچلے حصے سے ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دینے لگیں۔

”ہیلو ہیلو۔ لارڈ کانگ۔ بوڑھے نے تیز تیز لمحے میں کہنا شروع کر دیا۔

”یہ۔ ایچ ایف ایشڈنگ یو۔ چند لمحوں بعد مشین سے ایک آواز سنائی دی۔ یہ قطی غیر انسانی تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی ڈولفن مچھلی انسانی آواز میں بول رہی ہو۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پاکیشیا کے مشہور بجٹ علی عمران کے خلاف جنگ آرڈر کی سفارش کرنی ہے۔ بوڑھے نے تیز لمحے میں کہا۔

”وضاحت کرو۔ دوسری طرف سے اسی آواز میں کہا گیا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی اہمیتی خطرناک تنظیم تھی جاتی ہے اور خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا علی عمران نامی شخص دنیا کا سب سے خطرناک بجٹ سمجھا جاتا ہے۔ میرے سیکشن کی تنظیم گرانڈ ماسٹر کے چیف نے ایک ملن پاکیشیا میں مکمل کرانا چاہا۔ میں نے اسے دار تھنگ دے دی تھی کہ وہ وہاں اس بات کا خیال رکھے کہ مرکزی تنظیم کا نام سامنے آئے مگر اس کا مشن بری طرح ناکام رہا اور

کا خاتمہ کر دیا۔ اس طرح اب سیکشن ہیڈ کو اڑھر لحاظ سے بخوبی ہو چکا ہے۔ اب عمران اور اس کے ساتھی خود نگریں مار کر واپس چلے جائیں گے لیکن میں اس عمران کی سرنشست سے اچھی طرح واقف ہوں۔ وہ ہر صورت میں ہاتھ فیلڈ کے ہیڈ کو اڑھر کرنے کی کوشش کرتا رہے گا اور جیسے ہی اسے کوئی کلیو طاولہ لازماً اس کے خلاف کام کرے گا اس لئے میں نے سفارش کی ہے کہ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے سیکشنز کو عمران اور پاکیشیا سیکرت سروس مزید لکھنے تاکہ کہیں نہ ہمیں اس کا بہر حال خاتمہ ہو جائے۔ بوڑھے نے پوری وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

“اس کے متعلق معلومات کہاں سے مل سکتی ہیں۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

“اسرائیل۔ ایکریمیا اور دوسری سرپاورز کی خفیہ آجنسیوں میں اس کی فائلیں موجود ہیں۔ ولیے بھی وہ پاکیشیا میں ایک عام آدمی کے طور پر رہتا ہے۔ اس لئے تمام سیکشنز جزل آرڈر کے بعد بہر حال اس کے بارے میں تفصیلات خود بخود حاصل کر لیں گے۔ اس کا اور پاکیشیا سیکرت سروس کا خاتمہ اب ہر حالت میں احتیاطی ضروری ہے۔ بوڑھے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

“ٹھیک ہے۔ اس عمران اور پاکیشیا سیکرت سروس کے بارے میں کامل اور تفصیلی چنان بین کے بعد تمہاری سفارش جزل میٹنگ کے مہجنڈے میں شامل کر دی جائے گی اور اگر منظور ہو گئی تو جزل

کنگ آرڈر کر دیا جائے گا۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی سکرین یونٹ تاریک ہو گئی اور مشین بھی ساکت ہو گئی۔ بوڑھے نے ایک طویل سانس لیا۔

“اب میں دیکھوں گا یہ عمران اور پاکیشیا سیکرت سروس مزید لکھنے دن زندہ رہ سکتی ہے۔ بوڑھے نے اطمینان بھرے انداز میں بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر کسی سے اٹھ کر اس نے میز پر رکھی، ہوئی وہ مشین المحتال اور اسے لے کر وہ کمرے کی سائیڈ دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ چیر مار کر کھولا اور دوسرے کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ کمرہ بیڈ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ بوڑھے نے مشین کو دونوں ہاتھوں میں اٹھایا، ہوا تھا۔ بیڈ روم میں پہنچ کر اس نے مشین کو ایک میز پر رکھا اور پھر دروازے کے ساتھ لگے ہوئے ٹام سے ہوئی بوڑھی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس پر لگے ہوئے یکجہاں بعد دیکھتے تھیں پہن پریس کے اور پھر دوبارہ آگر اس نے وہ مشین دونوں ہاتھوں سے اٹھا لی۔ سچند لمبوں بعد کو گوڑاہٹ کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی بیڈ کے عقب میں موجود دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں سائیڈوں میں غائب ہوتی چلی گئی۔ بوڑھا مشین اٹھا کے اس خلاکی طرف بڑھ گیا۔ دوسری طرف سریعیاں نجیم جا رہی تھیں۔ سریعیاں اتر کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا۔ کمرہ سور روم نظر آتا تھا۔ اس میں جگہ جگہ کاٹھ کباڑ پڑا ہوا تھا۔ بوڑھا دیوار میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے مشین کو نجیم فرش پر رکھا

اور پھر الماری کھول کر مشین اٹھائی اور اسے الماری کے اندر رکھ کر الماری کے پٹ بند کر کے اس پر لگے ہوئے نمبروں والے ڈالے کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔ سجد کھون بعد جیسے ہی اس کے ہاتھ رکے، الماری کے اندر سے ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے کوئی ورنی چیز کسی اتحاد گھر اپنی میں گرفتہ ہو۔ کچھ دیر بعد آواز بند ہو گئی تو بوڑھے نے دوبارہ نمبر گھمانے شروع کر دیئے اور پھر تالا کھول کر لئے الماری کے پٹ کھولے تو الماری کے اندر اس مشین کے پڑے اس طرح بکھرے ہوئے پڑے تھے جیسے کسی نے ہتھوڑے مار مار کر مشین کو پڑے پڑے کر دیا ہو۔ بوزھا و اپس مڑا اور ایک طرف پڑا ہوا ایک ٹوبہ اٹھا کر وہ الماری کے قریب آیا۔ اس نے تمام پڑے اس ڈبے میں ڈالے اور پھر الماری بند کر کے وہ اس ڈبے کو اٹھائے کمرے کے ایک ڈالے میں پڑے بڑے سے ڈبے کی طرف بڑھ گیا۔ جس میں اس جیسے کی ڈبے لئے سیدھے پڑے نظر آ رہے تھے اس نے یہ ڈبے بھی اس ڈبے میں پھینکنا اور پھر دونوں ہاتھ اس طرح ایک دوسرے پر مارے جیسے کہ رہا ہو خس کم جہاں پاک اور مسکراتا ہوا اپس سیدھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ بیٹھ روم میں ہٹخ کر وہ ایک بار پھر سوچ بورڈ کی طرف بڑھا اور لئے وہی پٹن کر دیئے جو اس نے پہلے پریس کئے تھے۔ ان پٹنوں کے پریس ہوتے ہی دیوار میں بننے والا خلا برابر ہو گیا اور بوزھا اٹھینا بھرے انداز میں چلتا ہوا دوبارہ اسی دفتر میں ہٹخ گیا جہاں اس نے اس مشین سے کال کیا تھا اس نے میز رکھے ہوئے میلی

فون کار سیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
”آر سٹار کلب“ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
”لارڈ بول رہا ہوں۔ آر تمہرے سے بات کراؤ۔..... لارڈ نے فرم لجے
میں کہا۔

”مجی ہبھر ہو لڑ کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر جلد لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز ابھری۔

”ہملو سر میں سنجھ جیرٹ بول رہا ہوں۔“ جتاب آر تمہر سپیشل اکاؤنٹ روم میں کسی سے خصوصی ملاقات کے لئے گئے ہوئے ہیں اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوتی۔..... سنجھ جیرٹ نے احتیاط میں باش لجے میں کہا۔

”کس سے ملنے گیا ہے۔“ لارڈ نے چونک کر پوچھا۔

”مجی ایکر نیمیا سے کوئی صاحب آتے تھے۔ انہوں نے کاؤنٹر راپنام پاؤک بٹایا اور آر تمہر سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ کاؤنٹر گرل نے آر تمہر سے بات کی تو آر تمہر نے اسے سپیشل اکاؤنٹ روم کا پتہ بتا کر وہاں جلا لیا اور خود بھی افس سے اٹھ کر ادھر پلے گئے ہیں۔..... سنجھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اسے آدمی بھیج کر بلاو اور اسے کہو کہ وہ مجھ سے بات کرے۔“ لارڈ نے کہا۔

”میں سر۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور لارڈ نے اسے کے کہہ کر سیور رکھ دیا۔

پیشک ایکریجیا سے لیکن آر تھر نے اسے اس بالکل علیحدہ حصے میں کیوں بلوایا ہے۔ وہ اس سے اپنے دفتر میں بھی مل سکتا تھا۔ لارڈ نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً چند رہ منٹ کے انتظار کے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی نج اٹھی اور لارڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انھایا۔

”لیں لارڈ بول رہا ہوں۔“..... لارڈ نے بڑے باوقار سے لجے میں کہا۔

”سر میں میجر جیرٹ بول رہا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کو اہتمائی افسوسناک خبر سنانے پر مجبور ہوں۔ آر تھر بلاک کر دیا گیا ہے۔“ دوسری طرف سے میجر کی اہتمائی افسردہ سی آواز سنائی دی۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔“..... لارڈ نے حیرت سے چھکتے ہوئے کہا۔ اس کے لئے واقعی یہ خبر ایک اعصاب شکن دھماکے سے کم حیثیت نہ رکھتی تھی۔ آر تھر اس کا سوتیلا بیٹھا ضرور تھا وہ اس کی بیوی کے چہلے شوہر سے تھا لیکن اس نے اسے اپنی اولاد کی طرح پالا تھا اور اب اسے آر سار کلب میں اسی لئے رکھا تھا کہ وہ اسے دنیاوی کاروبار کی بھرپور انداز میں شرینگ کلانا چاہتا تھا۔ اس کا پروگرام تھا کہ وہ اسے بعد میں! یک بہت بڑا گروپ بنانا کہ اس کا چیف بنادے گا اور آر تھر اہتمائی ہوشیار نہیں اور تیز طرار لڑکا تھا۔ لیکن اب یہ میجر کہہ رہا تھا کہ اسے بلاک کر دیا گیا۔

”واقعی جواب یہ خبر پاگل کر دینے والی ہی ہے۔ لیکن یہ چیز ہے۔“..... لارڈ کی آواز قدرے بھرا تھی، بھجوایا تو اس تک کے حکم پر میں نے آر تھر کو پیغام بھجنے کے لئے آدمی بھجوایا تو اس

181
نے واپس آگر یہ روح فرسا خبر سنائی۔ جس پر میں خود وہاں گیا تو میں نے خود دیکھا کہ آر تھر کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے بیلک سے باندھ گئے تھے۔ وہ اوندوں منہ فرش پر گرے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں سیدھا کیا تو وہ بلاک ہو چکے تھے۔ ان کے دونوں ٹھنخے اس طرح کئے ہوئے تھے جیسے کسی نے تیز دھار خیز سے انہیں کامنا ہو۔ ان کے ہمراہ پر جے پناہ تکلیف کے تاثرات جیسے بخوبی تھے۔ پیشانی پر بھی ایسے نشانات تھے جیسے پیشانی پر کسی نے ضربیں لگائی ہوں اس کے ساتھ ہی سپیشل اکاؤنٹ روم کے بیرونی دروازے کے پاس ہر وقت موجود محافظ کی لاش بھی دروازے کے ساتھ ہی بڑی ہوتی تھی۔ اسے گردن توڑ کر بلاک کیا گیا ہے۔ میں نے پولیس کو اطلاع کر دی ہے اور اب آپ کو اطلاع کر رہا ہوں۔“..... دوسری طرف سے میجر نے اسی طرح افسوس بھرے لجے میں کہا۔

”اوہ اوہ دیری سیڈ سو مری سیڈ نیوز۔“..... بودھے نے اہتمائی غمزدہ سے لجے میں کہا اور دھیلے ہاتھوں سے رسیور کریڈل پر لرکہ کھینچنے نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ دیا۔ اس کے ہمراہ پر شدید غم و اندوہ کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ نجاں نے کتنی دیر تک دونوں ہاتھوں میں بر دے پہنچا رہا کہ میز پر بڑے فون کی گھنٹی نے اسے چونکا دیا۔ اس نے بڑھا کر رسیور انھایا۔

”لیں۔“..... لارڈ کی آواز قدرے بھرا تھی، بھجوایا تو اس

بڑھ بول رہا ہوں جتاب سمٹھے اینڈر لیں صاحب کی کال ہے۔ ان کا

کہنا ہے کہ وہ آپ کے پرانے دوست ہیں دوسری طرف سے
ایک مودبائی آواز سنائی دی۔

ستھے اینڈر میں لارڈ نے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے بڑباکر
کھکھ کر دوسرے لمحے میں کے ذہن میں لیکھتے جھمٹا کاسا ہوا اور اسے ستھے
اینڈر میں کے بارے میں سب کچھ یاد آگیا ایکریمیا کا استھن
سیکھ رہی سپیشل ونگ۔ ستھے اینڈر میں جس کا ایکریمیا کے صدر سے
برہا راست جھگڑا ہو گیا تھا اور صدر نے ستھے اینڈر میں کو نوکری سے
نکوانے کے لئے اپنی پوری کوششیں کر دیں لیکن وہ ستھے کو اس کی
چگدی سے نہ ہلاسکے اور جب صدر صاحب تھک ہار کر خاموش ہو گئے تو
ستھے اینڈر میں نے ایک روز خود جا کر ان کے سامنے اپنا استھنی رکھا
اور بخیر کچھ کہے واپس آگیا اور اس کے بعد ستھے اینڈر میں نے ایکریمیا
میں ایک ایسی خفیہ مجرم عظیم تیار کی جس نے اس صدر اور اس کے
ستانیوں کے خلاف الیماز ہریا پر دیگنڈہ کیا کہ آفر کار صدر کے خلاف
ایکریمیا کے ہوام میں زبردست تحریک شروع ہو گئی اور صدر کو مجبوراً
نہ صرف حکومت سے استھنی دشا پڑا بلکہ وہ گنایی کی حالت میں ہلاک
ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی ستھے اینڈر میں نے تنقیم ختم کر دی اور خود

باوجود کوشش کے اس کا تپہ نہ چل سکا تھا اور پھر مختلف کاموں میں
صرف ہونے کی وجہ سے وہ اسے یکسر بھول گیا تھا۔

بات کراؤ رور ملارڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ہیلو ڈی ایٹیفت۔ ستھے بول رہا ہوں۔ ہمچلتے ہوئے مجھے یا
تمہارے دماغ پر حفل کا پلسٹر کرنا پڑے گا۔ چند لمحوں بعد دوسری
طرف سے ایک احتیاطی ہے تکلفانہ آواز سنائی دی اور لارڈ بے اختیار
مسکرا دیا۔ ستھے ایسی باتیں کرنے کا عادی تھا اور آج بھی اس کی وجہ
عادت تھی جو نکہ ان دونوں لارڈ ایک خصوصی بیماری کی وجہ سے احتیاطی
ہوتا ہو گیا تھا۔ جب ستھے سے اس کی دوستی تھی اس نے ستھے اسے ڈی
ایٹیفت یعنی نقلی ہاتھی کہا کرتا تھا۔

”تم چپکلی کی دم۔ تم کہاں سے اچانک شپ پڑے۔ کیا قبر سے
ٹکل آئے ہو۔ لارڈ نے بے اختیار ہنسنے ہوئے کہا۔ حقیقت ہی
تھی کہ ستھے کی اس اچانک کال نے اسے اس کیفیت سے یکسر نکالیا
تھا جو آخر تھری کی اس طرح اچانک موت کی وجہ سے اس پر طاری ہو گئی
تھی۔

”ارے ارے نھیک ہے۔ بکھر گیا۔ ابھی پرانا پلسٹر کام دے رہا
ہے۔ بڑا ذبر دست اور شاندار محل بنایا ہے۔ منا ہے بڑی لمبی چوڑی
جا گیر بھی بنانا ڈالی ہے۔ وہ ریڈ گارڈ کا سارا بجٹ لے اڑے ہو گئے۔
ستھے نے اسی طرح بے تکلفانہ انداز میں ہنسنے ہوئے کہا۔

”ارے ارے کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ناگ آئے ہو۔ لارڈ نے

ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لارڈ نے کریڈل کو دو تین بار دبایا۔
میں سر..... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری روم کی آواز
آؤ دی۔

رومر سمتھ اینڈر لین آ رہا ہے۔ اسے محترم و احترام سے پیش
کر روم تک پہنچا رہا۔ میں وہیں جا رہا ہوں اور سنواں کے آئے
لطف آگیا۔ اس وقت تو میں جلدی میں تھا۔ آج فارغ ہوں تو میں نے
انکو ائمی سے تھا رابر نمبر معلوم کر کے فون کیا۔ اتنا زبردست اور
شاندار محل دیکھنے کے بعد مجھے یقین تو نہ تھا کہ تم مجھے ہبھان بھی لو گے
لیکن میں نے سوچا چلو فون کر لینے میں آخر مرحلہ ہی کیا ہے۔ دوسری
بے حد پرانا دوست ہے۔ لارڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ایک
بویل سانس لیتا ہوا کری سے اٹھا اور لپٹنے پڑی روم کی طرف بڑھ گیا
جس کے ساتھ لطفہ ذریںگ روم تھا اور وہ سمتھ سے ملنے سے پہلے بس
جندیں کر لینا چاہتا تھا کہ سمتھ پر اس کی امارت کا صحیح تاثر پڑے۔

بیو کھلانے ہوئے انداز میں موضوع بدلتے ہوئے کہا کیونکہ سمتھ کی
اس بات میں کافی حد تک وزن بھی تھا اور وہ اس تذکرے کو ہی گول
کر دینا چاہتا تھا۔

ہاں کل میں تھا رے محل کے سامنے سے گزر ا تھا۔ واقعی دیکھ کر
لطف آگیا۔ اس وقت تو میں جلدی میں تھا۔ آج فارغ ہوں تو میں نے
انکو ائمی سے تھا رابر نمبر معلوم کر کے فون کیا۔ اتنا زبردست اور
شاندار محل دیکھنے کے بعد مجھے یقین تو نہ تھا کہ تم مجھے ہبھان بھی لو گے
لیکن میں نے سوچا چلو فون کر لینے میں آخر مرحلہ ہی کیا ہے۔ دوسری
طرف سے کہا گیا اور لارڈ بے اختیار مسکرا دیا۔

تو پھر آ جاؤ تاکہ کچھ در پر انی یادیں ہی تازہ ہو جائیں۔ لارڈ نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

اگر لمبے چوڑے نکلفات کے چکر میں نہ پڑو تو آ سکتا ہوں۔ سمتھ
نے کہا اور لارڈ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

تم آؤ تو ہی جیسا تم کہو گے دیسا ہی، ہو گا۔ لارڈ نے کہا۔
اوے کے میں پہنچ رہا ہوں۔ لیکن دوسرے لارڈ کی طرح کہیں محل
میں ساتھی یا اصل محافظ تو نہیں پال رکھے تم نے۔ الجھان، ہو کہ میں
تم تک پہنچنے سے ہبھے ہی فرش ہو جاؤ۔ سمتھ کی مسکراتی، ہوئی
آواز سنائی دی۔

تھا رے پہنچنے تک سارے محافظ ہٹ چکے ہوں گے۔ لارڈ نے
بے اختیار ہنسنے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے اوے کے کی آواز کے

بڑی در بعد وہ دونوں کاروں میں بیٹھے ایک بار پھر اسی اڈے کی طرف بڑھے ٹھپے جا رہے تھے جو می تحری کیپن ورنگل کا خاص اڈہ تھا جو جہاں سے انہوں نے یہ کاریں حاصل کی تھیں۔

میں سب سے چھپے بیاس اور سیک اپ بدلوں کیونکہ اس میں کاونٹر گرل نے مجھے خود سے دیکھا تھا اور مجھے خطرہ سیک اپ میں کاونٹر گرل نے مجھے خود سے دیکھا تھا اور مجھے خطرہ محسوس ہوا رہا ہے کہ کہیں میری بیت نہ بدلا جائے۔ اس لئے بیت بدلتے سے چھپے چھپے سیک اپ ہی کیوں نہ بدلا لیا جائے۔ عمران نے کہا اور تیری سے چلتا ہوا ذریںگ روم کی طرف بڑھ گیا اور صدر اور کیپن شکیل دونوں بے اختیار مسکرا دیئے جب کہ سورہ نے اس طرح کا نہ ہے اچکائے جیسے اسے عمران کی اس بات کی سرے سے سمجھیں۔

تم دونوں مسکرا دیئے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے عمران کی اس بے سروپا بات کا کوئی مطلب اخذ کیا ہے۔ مجھے تو بتاؤ اس نے کیا کہا ہے۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آئی۔ جو لیا نے حریان کہا۔

ہوتے ہوئے صدر اور کیپن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

جب کوئی کام کی بات نہ ہو تو اس طرح کی فضول بکواس کرنا گاہ پر اہتمائی جدید ترین سائنسی حفاظتی انتظامات کر رکھے ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ اسے آر تھر کی موت کی فوری اطلاع مل جائے۔ اس طرح وہ اور بھی چوکنا ہو جائے گا۔ اس لئے ہمیں اسے کو کرنے کے نئے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ماں سیک اس کا شاگرد ہے مس جو لیا۔ یہ اپنے استاد کی بات کی زیادہ

ہمیں بہتے اڈے پر واپس جانا ہو گا۔ عمران نے آر شارہ ہوش کے عقیقی حصے سے نکل کر ساتھیوں سمیت دوبارہ سامنے کے رخ پر آکر دہاں موجود کاروں کی طرف بڑھتے ہوئے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

کیوں۔ اس لارڈ کی طرف چلیں۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ اسے بھی رکھتے سے نہ ہشادیا جائے۔ جو لیا نے کہا۔

لارڈ اہتمائی عیارِ ذہن کا آدمی ہے اور ایک سیکرت ہجنسی کا چیف رہا ہے اور اگر آر تھر کی بات درست ہے تو پھر لازماً اس نے اپنی رہائش گاہ پر اہتمائی جدید ترین سائنسی حفاظتی انتظامات کر رکھے ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ اسے آر تھر کی موت کی فوری اطلاع مل جائے۔ اس لئے اہتمائی سوچ کر کہ اقدام کرنا پڑے گا۔ عمران نے کہا اور

اختیار چونکہ پڑی۔

"اوہ یہ تو بات تھی۔ ہونہرے مجھے کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ لا کہ بار بدل جائے نیت۔ جو یا نے غصیلے لمحے میں کہا اور صدرہنس پڑا۔ میں کیا کہ سکتا ہوں جتاب مجھے بھی ان کی بات مجھے میں نہیں آئی۔ نائیگر نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ارے ارے کیسی وضاحتیں ہو رہی ہیں۔ اچانک عمران کی اس طرح دلپی سے دیکھا تھا کہ جیسے اس میک اپ پر وہ فریفتہ ہو گئی ہو اور اس کے اس طرح دلپی لینے سے ظاہر ہے۔ نیت بدل بھی سکتی ہے۔ صدر نے سکرا کر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ تم نے بتایا ہے۔ وہ تو میں بھی سمجھ گئی تھی۔ نیت کیا بدل سکتی ہے۔ اس کی وضاحت کرد۔ "جو یا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے۔ عمران صاحب اپنی سابقہ دلپی چھوڑ کر نئی دلپی کی طرف بھی ماں ہو سکتے ہیں۔ صدر نے جواب دیا۔

"سابقہ دلپی۔ نئی دلپی۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ "جو یا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ضرور وضاحت کرانی ہے مس جو یا۔ چھوڑیں ایسی اوت پنائگ باتیں وہ کرتا ہی رہتا ہے۔ تصور نے فوراً کہا اور صدر اس بارے اختیارہنس پڑا۔ کیونکہ تصور کا ہجھہ بتا رہا تھا کہ وہ صدر کی بات سمجھ چکا ہے۔

"تمہیں کیوں پریشانی، ہورہی ہے۔ نیت بدل جانے سے تمہارے

اچھی طرح وضاحت کر سکتا ہے۔ صدر نے سکراتے ہوئے نائیگر کے طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہ سکتا ہوں جتاب مجھے بھی ان کی بات مجھے میں نہیں آئی۔ نائیگر نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا مطلب تھا کہ موجودہ میک اپ میں کاؤنٹر گرل نے اے سکراتے ہوئے دیکھا تھا کہ جیسے اس میک اپ پر وہ فریفتہ ہو گئی ہو اور اس کے اس طرح دلپی لینے سے ظاہر ہے۔ نیت بدل بھی سکتی ہے۔ صدر نے سکرا کر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ تم نے بتایا ہے۔ وہ تو میں بھی سمجھ گئی تھی۔ نیت کیا بدل سکتی ہے۔ اس کی وضاحت کرد۔ "جو یا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے۔ عمران صاحب اپنی سابقہ دلپی چھوڑ کر نئی دلپی کی طرف بھی ماں ہو سکتے ہیں۔ صدر نے جواب دیا۔

"سابقہ دلپی۔ نئی دلپی۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ "جو یا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ضرور وضاحت کرانی ہے مس جو یا۔ چھوڑیں ایسی اوت پنائگ باتیں وہ کرتا ہی رہتا ہے۔ تصور نے فوراً کہا اور صدر اس بارے اختیارہنس پڑا۔ کیونکہ تصور کا ہجھہ بتا رہا تھا کہ وہ صدر کی بات سمجھ چکا ہے۔

"تمہیں کیوں پریشانی، ہورہی ہے۔ نیت بدل جانے سے تمہارے تو سکوپ بڑھ جائے گا۔ صدر نے کہا اور اس بار جو یا بے

کراس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اور جو یا کچھ کہتے کہتے خاموش ہو گئی۔

"میں انکو اُری پلیز۔ رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔"

"ایک بار پھر نسوانی آواز سنائی دی۔"

"اگنا کے کلب پا گو کا نمبر بتجئے۔"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے فوراً ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک پھر کریڈل دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور رابطہ نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس نے جزл انکو اُری کا نمبر ڈائل کر دیا۔

"پا گو کلب۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔"

"کنشاس سے بات کرو میں پرنس آف ڈھپ بول رہا ہوں۔"

"میں انکو اُری پلیز۔ دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔"

"گوام کے دارالحکومت اگنا کا رابطہ نمبر کیا ہے۔"..... عمران نے سنجیدہ لمحے میں پوچھا۔

"آپ کہاں سے فون کر رہے ہیں۔ کیا کنبرا سے ہیا کہیں اور سے۔"

"اوہ میں سر ہولڈ آن کریں۔"..... دوسری طرف سے اس پا

"میں ناڑا کے دارالحکومت ٹاگ سے بات کر رہا ہوں۔"..... عمران نے جواب دیا۔
"اوہ ایک منٹ۔ ناڑا سے گوام کا براہ راست رابطہ نمبر بھی ہے۔

"ہیلو کنشاس بول رہا ہوں۔"..... اس بار بولنے والے کا لمحہ بے حد بھاری تھا۔

"پرنس آف ڈھپ بول رہا ہوں پا کشیا سے وہ کہتے کی دم سیدھی ہوئی ہے یا نہیں۔ بارہ سال تو گورہی گئے ہوں گے۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خاک سیدھی ہوئی ہے۔ خواہ ٹخواہ بارہ سال انتظار کرنا پڑا۔"..... لیکن

ایک بات ہے دم کے سارے بال جھوگئے ہیں اس تجربے سے دوسری طرف سے کہا گیا اور چونکہ فون میں لاڈر موجود تھا اسی دوسری طرف سے آنے والی آواز پورے کمرے میں سنائی دے رہی تھی اور عمران اور کنشاسا کے درمیان ہونے والی اس عجیب و غریب پر ایک دوسرے کو حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

”اچھا پھر تو نہیں کہنڈر کا کوئی دلچسپ مطلب ہو گا۔“ دوسری طرف سے ہنسنے والے کہا گیا۔

”اے ہماری زبان میں کھنڈر اسے کہتے ہیں جہاں تم جیسا دانشور پرندہ رہتا ہے۔ وہ کیا کہتے ہیں وزدم برڈ لیسے ہماری زبان میں اسے الہ کہتے ہیں اور ہم اسے منحوس سمجھتے ہیں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس یار دوسری طرف سے اور زیادہ بلند قہقہے سنائی دیا۔

”اچھا اچھا سمجھ گیا مگر یہ تم نے مجھے جیسا کیوں کہا میں اس تھہارے کھنڈر میں نہیں رہتا۔ اہتا قی آباد جگہ پر رہتا ہوں بہر حال چھوڑ دے۔“ اتنی دور سے کال کر رہے ہو۔ اس لئے بتاؤ کیوں فون کیا ہے۔“..... دوسری طرف سے سمجھیدہ لمحے میں کہا گیا۔

”تمہیں ایکریکیا کی خفیہ آجنسی ریڈ گارڈ کا چیف لارڈ یاد ہے۔“ تھہاری بڑی دوستی تھی اس سے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”ہاں ہاں اچھی طرح یاد ہے۔“ سنائے۔ وہ رینٹا ہو کر ناڈا میں آباد ہو گیا ہے اور پہلے صرف نام کا لارڈ تھا اب واقعی لارڈ بن گیا ہے۔ ویسے میں اسے ہمیشہ ذمی ایلیفنٹ کہا کرتا تھا۔ اور وہ جواب میں مجھے چھپکلی کی دم کہتا تھا۔ اہتا قی فہیں اور حیا رآدمی ہے وہ۔“..... دوسری طرف سے ہنسنے والے پوچھا گیا۔

”پرنس آف دنڈر لینڈ یا سر نڈر لینڈ۔“ دوسری طرف سے ہنسنے کہا گیا۔“ دنڈر لینڈ نے سر نڈر لینڈ بلکہ کھنڈر لینڈ۔“..... عمران نے جواب دیا اور دوسری طرف سے بے اختیار زور دار قہقہے سنائی دیا۔

”یہ کوئی نیا ملک نکال لیا ہے۔ کیا مطلب ہے اس کھنڈر کا۔“ دوسری طرف سے ہنسنے والے پوچھا گیا۔

سے کہا گیا۔
مکرمی ملاقات ہوئی ہے اس سے اس کی ریٹائرمنٹ کے بعد ۔۔
مران نے پوچھا۔

”ارے نہیں تمہیں معلوم ہے کہ میں نے سب پرانی یادیں کمرجہ
ڈالی ہیں ذہن سے۔ اب میں کنشا سا ہوں اور کنشا ساختے سے چھلے میں
نے ستمہ اینڈرین کا مجھہ گھونٹ کر اسے مار دیا تھا۔ یہ تو تم چھلے آدمی
ہو جس نے اسے قبر سے نکال کر زندہ کیا اور تمہارے لئے وہ آج تک
وقت ہے۔“ دوسری طرف سے اس بارا تھائی تھجیدہ مجھے میں کہا گیا۔
”میں اس سے تمہارے روپ میں مٹا چاہتا ہوں۔ ایک ایسا کام
لینا ہے اس سے کہ وہ تمہارے روپ میں مٹنے کے علاوہ نہیں کیا جاسکتا
اجازت ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سو فیصد اجازت ہے۔ بس اتنا بتاؤں کہ اس سے بڑی بے تکلفی
تمی میری۔ باقی تم مجھے ہے گے ہو گے لیکن کام کیا ہے۔ مجھے بتاؤ شاید
میں ہی وہ کام کر دوں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ابھی نہیں ملاقات کے بعد بتاؤں گا۔ اجازت کا شکریہ پھر کال
کروں گا۔ گذرا بانی۔“..... مران نے کہا اور رسیور رکھ کر مڑا اور
مسکراتی ہوئی نظروں سے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے وہ
ایک بار پھر ذریںگ بروم میں گھس گیا۔

”نجانے کہاں کہاں اس نے کیے کبھی جانور پالے ہوئے ہیں۔“
تھور نے برا سامنہ بنتے ہوئے کہا۔

”مران کی کامیابی میں ایک اہم پوست یہ بھی ہے کہ وہ نہ صرف
نئے نئے ریفرنس بناتا رہتا ہے بلکہ انہیں موقع محل کے مطابق
استعمال بھی کرتا ہے۔“..... صدر نے کہا اور جو یانے اثبات میں سر
ہلا دیا۔

”بعض اوقات تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اس پوری دنیا میں
رہنے والا ہر شخص کسی نہ کسی انداز میں اس کا واقف ہے۔ اب دیکھو
کہاں برا عظم آسٹریلیا میں چھوٹا سا ملک گوام ہے۔ اس نے وہاں بھی
آدمی ڈھونڈنا کا لایا ہے۔“ جو یانے کہا۔

”میرا خیال ہے مران صاحب نے اس لارڈ سے ہاتھ فیلڈ کا راز
اگوانے کے لئے کوئی خاص پلاتنگ کی ہے۔“..... کیپشن ٹھکیل نے
کہا۔

”کیا ضرورت تھی اس لمبی چوڑی پلاتنگ کی۔ اسے شوق ہے وقت
ضائع کرنے کا۔“..... تھور نے کہا۔

”نہیں تھور ہر جگہ تشدد کا حرپہ کام نہیں دیتا۔“ یہ لارڈ سیکرٹ
اپجنی کا جیف رہا ہے۔ اس وقت یقیناً بوڑھا ہو چکا ہو گا پھر وہ بقول
آر تمہر ہاتھ فیلڈ کا بنا ڈا اور ایکریمیا کا مناسنده ہے۔ جاگیر دار بھی ہے۔ اور
جس انداز کی یہ تنظیم سامنے آرہی ہے۔ اس سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ
اس لارڈ پر تشدد کا نسخہ استعمال نہیں کیا جائیکتا۔“..... کیپشن ٹھکیل
نے کہا۔

”اور شاید وہ کسی سے ملتا بھی نہ ہو۔ اسی لئے مران نے یہ ستمہ اور

کنشاسا کا چکر چلایا ہے۔ صدر نے جواب دیا۔

” چھاری بات درست ہے۔ لازماً کوئی خاص بات ہی ہو گی۔ فضول باتوں میں عمران وقت صائع کرنے کا عادی نہیں ہے۔ جو یا نے بھی ان دونوں کی تائید کر دی اور تصور کے ہونٹ بے اختیار بمعنی گئے۔

” چھارا بھی کچھ تپہ نہیں لگتا کبھی خود ہی کہتی ہو کہ فضول بکواس کرتا ہے اور کبھی اس کی فضول باتوں کی بھی فیور کرنا شروع کر دیتی ہو۔ تصور نے غصیلے لمحے میں کہا۔

” جب وہ فضول بات کرتا ہے۔ سب ہی اسے فضول کہتی ہوں۔ اب چھاری طرح ہر بات کو فضول کہنے سے تور ہی۔ جو یا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تصور نے اس بار کوئی جواب نہ دیا۔ وہ ہونٹ بمعنی کر خاموش ہو گیا۔

” تھوڑی در بعد عمران باہر آیا تو وہ سب اسے دیکھ کر جونک پڑے۔ عمران نے اس بار ہرے پر بڑا عجیب سامیک اپ کیا تھا ہرے پر جھریاں بھی تھیں۔ اور پکلوں اور بھنڈوں کے بال تک سفید تھے۔ سر کے بال بھی برف کی طرح سفید کر دیئے گئے تھے اور انہیں ایک خاص انداز میں اس طرح سنوارا گیا تھا کہ دونوں سائیڈوں پر بالوں کی جھالری بن گئی تھی۔ ناک جو کے قریب تو پٹلا تھا لیکن آگے چل کر وہ حبھیوں کی ناک سے بھی زیادہ موٹا ہو گیا تھا۔ دائیں گال پر ایک آؤے ترچہ دخم کا مندل نہان بھی نظر آ رہا تھا۔

” یہ کیا شکل بنائی ہے تم نے۔ مسخر دی جیسی۔ جو یا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

” مسخرہ بننے بغیر کام نہیں بنتا میں جو یا۔ بڑے بڑے سنجیدہ دیکھتے رہ جاتے ہیں اور مسخرے سو سبز جیت کر اکٹتے ہوئے گھر بھیج جاتے ہیں۔ اب دیکھو تصور کس قدر سنجیدہ شکل کا مالک ہے لیکن بے چارہ سنجیدگی کو لئے تکریب بیٹھا دیکھتا رہ جاتا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ایک بار پھر فون کار سیور اٹھایا۔

” میرے متعلق کوئی بات نہ کیا کرو ورنہ کسی روز قبر میں اتر جاؤ گے۔ تصور نے بھر کتے ہوئے لمحے میں کہا۔

” سنجیدگی کا یہی انجام ہوتا ہے۔ کیوں صدر۔ ” عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اسکے ساتھ ہی لسنے نمبر ڈائل کر دیئے ” انکواتری پلیز۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

” سیسیل پیلس کے نمبر دیں۔ ” عمران نے لارڈ کے محل کا نام لیتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے فوراً دو نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر آپریز کے بتائے ہوئے دو نمبروں میں سے ایک نمبر ڈائل کر دیا۔

” سیسیل پیلس۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

” یہ لارڈ کا محل ہی ہے ناں۔ ” عمران نے اس بار کنشاسا جیسی آواز

منہ سے نکلتے ہوئے کہا۔

”مجی ہاں لارڈ صاحب کا محل ہے۔ آپ کون صاحب ہیں۔“ دوسری طرف سے بولنے والے کے لمحے میں حیرت تھی۔
”لارڈ صاحب کو کہو کہ جتاب مستحکم ریسین صاحب کا فون ہے۔
کیا سمجھے اگر وہ لارڈ صاحب ہے تو میں بھی جتاب اور صاحب دونوں ہوں۔ ایک تو نام ایسے رکھ لیتے ہیں جیسے جدی پشتی لارڈ ہوں۔“
”میرے باپ کو کیوں حقل نہیں آئی۔ میرا نام مستحکم کی وجہ سے کنگ کیوں نہیں رکھ دیا۔“..... عمران نے لکھا سا کے لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”آپ کہاں سے بول رہے ہیں۔“..... دوسری طرف سے اس بار قدرے ناخوشگوار لمحے میں کہا گیا۔

”پہنچنے سے بول رہا ہوں تم کیا لارڈ کے گارڈیں ہو۔ سرست ہو کہ تم نے لارڈ سے بات کرانے کی۔ جانے میرا انٹرویو لینا شروع کر دیا ہے۔ جانتے ہو میں کون ہوں۔ میں نے ایکریمیا کے صدر کو ناکوں پہنچنے جبوادیتے تھے۔“..... عمران نے بھی اس پار غصیلے لمحے میں کہا۔

”ہولڈ آن کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر کچھ درلاسن پر خاموشی طاری رہی۔ پھر اسی آدمی کی آواز سنائی دی۔

”ہیلو جتاب لارڈ صاحب سے بات کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ہمکی سی کنک کی آواز سنائی دی۔

”ہیلو ذمی ایلیفنت۔“ مستحکم بول رہا ہوں۔“..... ہچانتے ہو سمجھے یا

”تمہارے دماغ پر عقل کا پلستر کروانا پڑے گا۔“..... عمران نے احتیاطی ہے
تکلفاں لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”تم چھپکالی کی دم تم کہاں سے اچانک ٹیک پڑے۔ کیا قبر سے نکل
آئے ہو۔“..... دوسری طرف سے ہنسی، ہوتی آواز سنائی دی۔ ”البتہ لمحہ
باوقار تھا۔

”اے اے نھیک ہے پرانا پلستر کام کر رہا ہے۔“..... عمران نے
بات جاری رکھتے ہوئے کہا اور پھر ان کے درمیان کافی درجک احتیاطی
بے تکلفاں انداز میں باتیں ہوتی رہیں آفر کاری ہے، ہو گیا کہ عمران
وہاں محل میں جائے گا اور عمران نے سکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”میرا آئیٹیڈیا درست تھا۔“..... اس نے اس محل میں یقیناً زبردست
حفاہی انتظامات کر رکھے تھے۔ لیکن اب یہ سب انتظامات میری وجہ
سے اف کر دیئے جائیں گے۔ اس طرح ہمیں صحیح سلامت محل میں
واخیل ہونے اور لارڈ تک پہنچنے کا کھلا راستہ مل جائے گا۔ اب میری
پلاتنگ سنو۔ میں اکیلا وہاں جاؤں گا۔ لیکن میرے اندر جانے کے کچھ
ہر بعد ہی تم نے عقبی طرف سے اندر واخیل ہونا ہے۔ اس اذے میں
سائنسر لگے مشین پیش موجود ہیں۔ تم نے وہی استعمال کرنے ہیں
وہ احتیاطی عیار اور ذین آدمی ہے۔ اس لئے ہم فون پر تو بات بن گئی
ہے۔ میری مستحکم کی ملاقات آج سے چھ سال قابل ہوتی تھی۔ میں نے
اس لحاظ سے اس کا میک اپ کیا ہے۔ لیکن سمجھے معلوم ہے کہ مستحکم اور
میرے جسم میں خاص فرق ہے۔ اس لئے وہ عیار بوزھا بہت جلد فرق

ایک سائیڈ پر کر کے روکی۔ صدر نے بھی عقب میں کار روک لی اور جو نیا تصور اور نائیگر عمران کی کار سے اتر کر عقی کار کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے کار آگے بڑھا دی اور تھوڑی در بعد وہ محل کے انتہائی عظمی الشان گیٹ پر بیٹھ گیا۔ جیسے ہی اس کی کار گیٹ کے سامنے رکی۔ گیٹ کی سائیڈ پر بیٹھ گیا۔ کیونکہ اس سے یونیفارم ہستے ایک مسلح آدمی باہر آگیا۔ "مرانا م سختہ اینڈر لین ہے۔"..... عمران نے کھڑکی سے سر باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"اوہ یہ سر میں پھانک کھوتا ہوں سر۔"..... آنے والے نے نام سنتے ہی بو کھلانے ہوئے لمحے میں کہا اور تیزی سے واپس کی بن کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ بعد لمحوں بعد جہازی سائز کا پھانک خود کار انداز میں کھلتا چلا گیا۔ شاید اس کے کھولنے اور بند کرنے کا ستم اسی کی بن میں تھا۔ عمران نے کار کھلے ہوئے پھانک کے قریب لا کر روک دی اور پھر اشارے سے اس مسلح باور دی آدمی کو اپنی طرف بلا یا۔

"یہ سر۔"..... اس محافظ نے قریب آ کر انتہائی مودبائے انداز میں جھکتے ہوئے کہا۔

"وہ حفاظتی نظام آف ہو گیا ہے۔ کہیں الیمانہ ہو کہ تم بھول گئے ہو اور میں کار سمیت بھک سے اڑ جاؤں۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں سراف کر دیا گیا ہے۔ لارڈ صاحب نے حکم دیا ہے کہ جب تک آپ محل میں رہیں ستم آف رہے گا۔ آپ بے فکر ہو کر جائیں سر

مجھے جائے گا لیکن میں اس پر قابو پالوں گا۔" العتبہ اسی دوران تم نے اس محل میں داخل ہو کر محل میں موجود ہر آدمی کا خاتمہ کر دینا ہے کماں دو ایکشن کرنا لیکن انتہائی تیزی فتاری سے اور جب ایکشن مکمل ہو جائے تو مجھے ریڈ کا شن دینا۔ میں باہر آجائوں گا اور پھر تم سب کو فیں لے چلوں گا جہاں وہ لارڈ موجود ہو گا۔ اس کے بعد ہم پورے اطمینان سے اس سے پوچھ چکریں گے اور اس کے محل کی تلاشی بھی لیں گے۔" - عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اشبات میں سر بلادی ہے۔

تھوڑی در بعد اذے سے دو کاریں باہر نکلیں۔ ایک کار میں ڈرائیور نگ سیٹ پر عمران تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر جو لیا اور عقی سیٹ پر نائیگر اور تصور بیٹھے ہوئے تھے۔ دوسری کار کی ڈرائیور نگ سیٹ پر صدر اور سائیڈ سیٹ پھر کیپشن شکل تھا۔ ملے یہ ہوا تھا کہ محل کے قریب پہنچ کر جو لیا۔ نائیگر اور تصور بھی صدر والی کار میں شفت ہو گئیں گے اور عمران اکیلا محل کے میں گیٹ کی طرف بڑھ جائے گا۔ جب کہ صدر لپنے ساتھیوں سمیت چکر کاٹ کر محل کی عقی طرف چلا جائے گا۔ یہ انتظام اس نے کیا گیا تھا کہ ہبھاں قانوناً چار سے زیادہ افراد کسی کار میں سوار نہ ہو سکتے تھے اور اگر عمران کے علاوہ باقی افراد شروع سے ہی ایک کار میں سوار ہو جاتے تو ان کی تعداد پانچ ہو جاتی۔ اس طرح راستے میں ٹرینک پولیس لازماً انہیں روک لیتی۔ دونوں کاریں تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئیں اور پھر تھوڑی در بعد وہ اس علاقے میں داخل ہو گئیں۔ جہاں لارڈ کا محل تھا۔ عمران نے کار

یا گیا تھا۔ اہتاں قبیتی ترین فرنگر سے مزن اس کمرے کو اہتاں بصورت اور لکش انداز میں سجا یا گیا تھا اور سامنے ایک گنجائش پر آرام کری پر نیم دراز تھا۔ اس کا ہمراہ باوقار تھا۔ سرانڈے کے لئے کی طرح صاف تھا۔ لہین شیو تھا لیکن بھنوں اور پلکیں بھی سفید میں مناسب جسم تھا۔ وہ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی مسکراتا ہوا کھڑا ہوا۔

کتنے طویل عرصے بعد تمہیں دیکھ رہا ہوں چپکلی کی دم دیے تم تو ہری تبدیلیاں آگئی ہیں۔ تمہارا قد بھی کم ہو گیا ہے اور جسم بھی تریکیا چکر ہے۔ کیا گمس گئے ہو۔ لارڈ کی تین نظریں عمران کے پر اس طرح جمی ہوئی تھیں کہ عمران کو یوں محسوس ہوا جسے اس کی نظریں برسے کی طرح اس کے چہرے پر موجود میک اپ کی تھے تو جھیلتی ہوئیں اس کے اصل چہرے تک پہنچ رہی ہوں۔

اور تم بھی تو ذمی ایلیفت کی بجائی ذمی گوٹ بن گئے ہو۔ میرا طلب ہے نقلی ہاتھی کی بجائی نقلی بھیو۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کمال ہے۔ بہر حال پہنچو۔ لارڈ نے ہوش چباتے ہوئے ہاں کی آنکھوں اور چہرے پر شدید لمحن کے تاثرات ابراۓ تھے۔ کیا بات ہے۔ لارڈ تم میرے آنے پر خوش نہیں ہوئے۔ — عمران نے بھی قدرتے ناخوٹکوار لجے میں کہا۔

ارے ایسی کوئی بات نہیں ہے سمجھو۔ تم پہنچو میں ابھی آ رہا

پورچ میں سکرے ہر صاحب آپ کے استقبال کے لئے موجود ہیں سر نے اسی طرح مودباش لجے میں کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ وسیع و عریفیں لان طے کرنے کے بعد ایک بہت بڑے پورچ میں جا کر اس نے کار روک دی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے ایک ادھیز مرآتی جس نے سرمنی رنگ کا سوٹہ ہبنا، ہوا تھاتیزی سے برآمدے کی سیڑیاں اترتا ہوا پورچ کی طرف بڑھا۔

اوہ تو آپ ہیں وہ صاحب جنہوں نے میرا انڑو یو لینا شروع کر دیا تھا۔ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

صاحب روم نے قدرے شرمندہ سے لجے میں کہا۔ چلو بھی چلو ارے ہاں وہ تمہارے لارڈ صاحب کی صحت اب کیسی ہے۔ ویسے ہی مونے ہیں یا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تجی وہ تو بیماری کی وجہ سے تھے۔ اب بیماری دور ہو گئی ہے۔ اب وہ دوبارہ سمارٹ ہو گئے ہیں۔ روم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر بلادیا اور مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد آخر کار روکا یک دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔

تشریف لے جائیے سر۔ لارڈ صاحب اندر آپ کے مشغیر ہیں۔ — نے ایک طرف پہنچتے ہوئے کہا اور عمران دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک بڑا ہال ناکمہ تھا جسے سٹنگ روم کے انداز میں

ہوں۔ لارڈ نے کرسی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ میں آسکتا تو وہ اسے چھوڑ کر دوبارہ دروازے کی طرف بڑھا۔ لیکن کمال ہے۔ میں آیا ہوں اور تم جا رہے ہو بیٹھو۔..... عمران نے دروازہ کھول کر باہر جانے کی بجائے اس نے دروازہ بند کر کے اسے نے اٹھ کر بڑے پے تکلفانہ انداز میں لارڈ کا بازو پکڑا اور دوسرے پلٹر سے لاک کر دیا اور اطمینان سے واپس آگر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ لارڈ کا جسم تیزی سے گھومتا ہوا اس کے سینے سے آکر ایک لمحے کے بعد سے معلوم تھا کہ اس کے ساتھی پاہر آپریشن میں معروف ہوں گے اور لگا اور اس کے ساتھ ہی عمران کے دونوں بازوں بھلی کی سی تیزی تک ان کی طرف سے ریڈ کاشن بند جائے۔ اس کے اس طرح حرکت میں آئے اور لارڈ کے منہ سے گھٹی گھٹی سی جیخ تکلی اور پھر اس کے پاہر جانے سے معاملہ خطرناک بھی ہو سکتا تھا۔ اس لئے وہ کرسی پر بیٹھا جسم یکجنت اس کے بازوؤں میں ڈھیلنا پڑتا گیا۔ عمران نے تیزی تک ریڈ کاشن کا انتظار کرتا ہا تھا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس کی کلائی پر اسے ایک صوفے پر ڈالا اور دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی صوفہ ضربیں لگنی شروع ہو گئیں اور وہ ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کر واہوا دروازے کے پاس پہنچا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور رومر ایک ٹرے۔ اس نے گھری کا بنن کھنچ کر اسے دوبارہ بند کیا تو ضربیں لگنی بند ہو اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے میں مشروبات کے دو گلامر ٹائیں اور وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ رکھے ہوئے تھے۔ اندر داخل ہوتے ہی جسے ہی اس کی نظر سلاتے ہاہر آیا اور پھر ابھی اس نے ایک راہداری پارکی تھی کہ اسے دور سے صوفے پر بے ہوش پڑے لارڈ پر پڑیں اس کے ہاتھ سے ٹرے ایک بڑا کروڑ کر آتے ہوئے قدموں کی آواز سناتی دی چونکہ اسے ریڈ کاشن مل چکا دھماکے سے نیچ گری۔

"ارے ارے کیا ہوا۔..... عمران نے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ اطمینان سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ لیکن جسے ہی وہ ایک موڑ کے قریب پھر اس سے بہلے کہ رومر سن بھلتا۔ عمران کا بازو گھوٹا اور رومر یکجنت پہنچا۔ اچانک ایک لمبا ٹوٹگا ادمی موڑ پر نمودار ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ہوا اچھل کر ایک طرف قالمین پر جا گرا۔ نیچ گرتے ہی اس نے تیزی سب سی گن تھی اور پھر اس سے بہلے کہ عمران سن بھلتا۔ اچانک ایک نٹھنے کی کوشش کی لمحے عمران کی لات ٹھومی اور رومر کو دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جسے کوئی کسپی پر پڑنے والی بوٹ کی ضرب نے اس کے جسم کو یکجنت ڈھیلنا کر دیا۔ روم سلاح اس کی ناک اور منہ سے ہوتی ہوئی سینے کی گہرائیوں میں دہبے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کی شفیں پکڑی اور جتنی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے تمام حواس یکجنت فنا ہو کر وہ جب اسے اطمینان ہو گیا کہ کم از کم ایک گھنٹے سے بہلے اسے ہوش کلتے۔

لارڈ کو پہنچے جسم میں درد کی ایک تیز ہر کے دڑنے کا احساس ہوا
اور اس کے ساتھ ہی اس کے تمام احساسات لیکھتے جیسے گہری نیند سے
بیدار ہو گئے۔

"لارڈ۔ لارڈ۔ ہوش میں آئیے۔ میں کا وڈر ہوں اسی لمحے
ایک آواز سنائی دی اور لارڈ کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔
کیا۔ سب کیا ہے۔ یہ۔ یہ۔ لارڈ کے منہ سے لا شوری
انداز میں الفاظ لٹکے۔

"لارڈ دشمنوں کا پورا گروپ گرفتار کر لیا گیا ہے سامنے
کھڑے ایک لمبے ٹونگے آدمی نے کہا اور لارڈ بے اختیار کری سے اٹھ کر
کھرا ہو گیا۔ مگر دوسرے لمحے وہ لا کھرا کر واپس کری پر اس طرح گر گیا
جیسے نامگوں نے اس کے جسم کا بوجھہ الحانے سے انکار کر دیا ہو۔

"کا وڈر۔ کا وڈر۔ تم سب کیا ہو رہا ہے لارڈ نے تیز تیز لمحے میں تفصیل

جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت اس سپیشل
سٹنگ روم میں تھا۔

"لارڈ میں بیچے آپریشن روم میں تھا کہ میں اچانک ایک کام کے لئے
اوپر آیا تو میں نے ایک عورت اور چار مردوں کو محل میں موجود
حفاظتوں کو ہلاک کرتے ہوئے دیکھا۔ میں یہ دیکھ کر بے حد پریشان
ہوا اور فوراً ہی واپس بیچے چلا گیا۔ حفاظتی سسٹم دوبارہ آن کرنے کے
لئے آپ کی طرف سے پاس درڈ کی ضرورت تھی اور آپ تک شاید یہ
لوگ مجھے پہنچنے نہ دیتے اور وہاں بیچے کوئی اسلخ بھی نہ تھا۔ البتہ ایک
لازیم گن وہاں موجود تھی۔ میں نے اسے غنیمت کھا اور لا زیم گن
لے کر واپس اوپر آیا تو میں نے ان چار مردوں اور عورت کو ایک جگہ
لکھنے کھڑے دیکھا ان میں سے ایک کلانی کی گھری کے بیٹن کو مروردہ رہا
تھا۔ میں نے ان پر لا زیم گن کا فائز کھول دیا۔ چونکہ وہ سب اکٹھے
کھڑے تھے اس لئے ہمہ ہی فائز نے ان سب کو ڈھیر کر دیا۔ میں وہاں
سے نکلا اور دوستا ہوا آپ کی طرف آنے لگا۔ جیسے ہی میں تیری
راہداری کا موڑ مڑا اچانک سامنے ایک سفید بالوں والا آدمی آگیا۔ جو
اجنبی تھا میں نے پلک جھپکنے میں اس پر بھی فائز کھول دیا اور وہ بھی شکار
ہو کر بیچے گرا تو میں وہاں آیا۔ وہاں رو مر بھی ہے ہوش پڑا تھا اور آپ
بھی۔ میں نے ہمہ رو مر کو ہوش دلایا اور اسے ساری چویش کھا کر
باہر بھجوایا اور پھر آپ کو ہوش میں لے آنے کی کوششیں شروع کر
دیں۔ اب آپ ہوش میں آئے ہیں۔ کا وڈر نے تیز تیز لمحے میں تفصیل

بتابتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوه یہ کون لوگ تھے۔ ویری بیٹ۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ سختہ نہ تھا۔ مجھے بہلے ہی شک پڑ گیا تھا۔ میں اسے چیک کرنے کے لئے تمہیں فون کرنے آرہا تھا کہ یہ کتنے اس نے مجھے چھاپ لیا۔ کہاں ہیں وہ زندہ ہیں یا مردہ ہیں۔ لارڈ نے تیز تیز لمحے میں کہا۔

"لازمیم گیس اٹیک کی وجہ سے وہ بے ہوش ہیں۔ آپ حکم کریں تو ان کو اب گولیوں سے اڑا دیا جائے۔ کا وڈر نے کہا۔

"نہیں ابھی نہیں۔ مجھے ان سے پوری تفصیلات معلوم کرنی ہوں گی۔ یہ اگر عمر ان اور اس کے ساتھی ہیں تو پھر یقیناً انہوں نے ہمہاں کا پتہ آر تھر سے معلوم کیا ہو گا اور آر تھر کے قاتل بھی ہیں۔ میں آر تھر کا ان سے عبرتناک انتقام لوں گا۔ میں ان کے جسموں کے ایک ایک حصے کو علیحدہ علیحدہ بارود سے اڑا دوں گا۔ میں ان کی رگوں میں بارود بھر کر انہیں اڑا دوں گا۔ میں ان کی آنکھیں نکال کر ان میں مرصیں بھر دوں گا۔ لارڈ نے یہ کتنے ہی زیادی انداز میں چھکتے ہوئے کہا۔ اس کا بچہ اور انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا ہو۔ کا وڈر بھی بے انتہا سہم کر دو قدم بیچھے ہٹ گیا۔

"بلاؤ رومر کو بلاؤ۔ وہ مجھے تفصیلی رپورٹ دے۔ پھر میں باہر جاؤ گا۔ یہ اہمی خطرناک لوگ ہیں جلدی بلاؤ اسے۔ میری بھی میں نہیں آ رہا کہ یہ سختہ کیسے بن گیا۔ یہ سختہ کو کیسے جانتا ہے اور اسے کیسے معلوم ہوا کہ سختہ اور میرے درمیان تعلقات ہیں۔ مجیب چالباز اور

عیار لوگ ہیں یہ۔ ایسے لوگ لارین۔ پی ون۔ رو جر۔ جیکن۔ گارو۔ اور کیپشن ورنگل کے بس کا ورگ کہیے ہو سکتے ہیں جن لوگوں نے مجھے احمد بنادیا مجھے جو آج تک ساری دنیا کو احمد بنادیا چلا آ رہا ہے۔ آج وہ ان کے ہاتھوں ایسا احمد بن محبیا کہ خود اپنے ہاتھوں سے حفاظتی سسٹم آف کر کے انہیں اندر بلا لیا۔ اوه گاؤ کس قدر خطرناک لوگ ہیں یہ۔ لیکن اب یہ نفع کرنے جاسکیں گے۔ اب لارڈ انہیں بتائے گا کہ عیاری اور مکاری کیا ہوتی ہے۔ ٹلم اور سفراکی کیا ہوتی ہے۔ انتقام کے کہتے ہیں۔ لارڈ نے اسی طرح مسلسل ہی زیادی انداز میں چھکتے ہوئے کہا۔ حالانکہ وہ اس وقت سنگ روم میں اکیلا کھڑا تھا۔ کا وڈر باہر چلا گیا تھا اور پھر تھوڑی در بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ رو مر تھا جس کی کنپی پر نیلے رنگ کے نشانات دور سے نظر آ رہے تھے۔

"کہاں ہیں وہ۔ لارڈ نے جیج کر رو مر سے پوچھا۔

"جتاب میں نے انہیں ریڈ روم میں ہبھا دیا ہے۔ آپ حکم فرمائیں تو انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے۔ رو مر نے جھک کر مدد باشہ لمحے میں کہا۔

"کتنے آدمی ہلاک ہوئے ہیں کس طرح ہلاک ہوئے ہیں۔ کیا کسی نے ان کا مقابلہ نہیں کیا۔ ایک حورت اور چار مردوں کے مقابلے میں بیس چھپیں تربیت یافتے اور مسلک افراد کیوں نہیں ڈیکے۔ آخر کیسے انہوں نے یہ سب کچھ کر لیا۔ لارڈ نے اہمی غصے سے ہی زیادی انداز میں چھکتے ہوئے کہا۔

"جبل میں تو مشروب لے کر اندر داخل ہو رہا تھا کہ اچانک میری لٹھر آپ پر پڑی۔ آپ صوف پر بے ہوش پڑے تھے اور وہ مہمان دروازے کی طرف آ رہا تھا۔ ٹرے میرے ہاتھوں سے گر گیا اور پھر اس سے ہٹلے کہ میں سنجدتا۔ اس مہمان نے میری لٹھپٹی پر زور دار ضرب لگائی۔ میں نیچے گر کر انھیں ہی لگا تھا کہ اس نے دوسری ضرب لگائی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ پھر مجھے ہوش آیا تو کاؤڈر مجھ پر جھکا ہوا تھا۔ اس نے مجھے ساری صورت حال بتائی تو میں اسے آپ کو ہوش میں لے آنے کی ہدایت دے کر باہر گیا۔ وہاں راہداری میں آپ کا مہمان بے ہوش پڑا، ہوا تھا اور مخترقی حصے میں ایک عورت اور چار مرد بے ہوش پڑے تھے جو نکہ کاؤڈر نے ہٹلے ساری صورت حال بتادی تھی اس لئے میں ان کی طرف سے مطمئن تھا۔ میں نے لپنے آؤ میوں کی صورت حال چیک کرنے کے لئے پورے محل کا راہنڈ لیا ہے۔ سارے کے سارے محافظ اور دیگر آدمیوں کو گنوں سے ہلاک کر دیا گیا تھا۔ سوائے کاؤڈر کے اور ایک آدمی بھی زندہ نہ بچا تھا۔ میں نے اس خیال سے کہ یقیناً آپ ان سے پوچھ پچھ کریں گے کہ یہ کون لوگ ہیں ان سب کو سپیشل روم میں منتقل کر کے انہیں لوہے کے تابوتون میں بند کر دیا ہے۔" رودمر نے پوری تفصیل سے روپرث دیتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ اتنا تھی خطرناک ہیں۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ انہیں فوراً ہلاک کر دو۔ میں ان سے پوچھ پچھ کرنے کے چکر میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ جاؤ گویوں سے ان کی کھوپڑیاں اڑا دو جاؤ۔"

لارڈ نے غصے کی شدت سے چھینتے ہوئے کہا اور رودمر اور کاؤڈر دونوں سر ہلاتے ہوئے دروازے کی طرف مڑ گئے۔ ابھی انہوں نے چند قدم ہی انھائے ہوں گے۔

"رک جاؤ تم نے کیا کہا تھا رودمر کہ تم نے انہیں لوہے کے تابوتون میں بند کر دیا ہے۔ لارڈ کی آواز سنائی دی۔" "میں لارڈ۔ رودمر نے مڑ کر کہا۔

"اوہ پھر وہ یقیناً کمل طور پر بے بس ہو چکے ہیں۔ پھر ان کی طرف سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہیں میں خود اپنے ہاتھوں سے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمه کروں گا۔ لپنے ہاتھوں سے ہ تو میرے ساتھ۔" لارڈ نے کرسی سے انھیں ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پھر بے پر غصے اور انتقام کے شعلے بھر کتے نظر آ رہے تھے وہ اس طرح مسلسل دانت پیس رہا تھا جیسے حملہ آوروں کے نزخے لپنے داتوں سے کاٹ دینا چاہتا ہو۔

ٹنگ باکر میں بند دیوار کے ساتھ کھڑے تھے اور ایک ایک کر کے ان کی آنکھیں کھلتی جا رہی تھیں۔ کمرہ کافی بڑا تھا اور اس کے اندر نثار چنگ کی تقریباً تمام اقسام کی مشیزی جگہ جگہ پر موجود نظر آرہی تھی۔
” یہ۔ یہ ہم کہاں ہیں۔ اچانک جو لیا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

” ہمیں جیتنے کی تابوتوں میں بند کر دیا گیا ہے۔ ہمارے مرنے کے بعد کم از کم ہمیں یہ حسرت تو نہ رہے کہ نجات ہماری لاش کو کوئی تابوت میں بھی ڈالے گا یاد ہے ہی برتق بھٹی میں جلا دیا جائے گا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” عمران صاحب یہ سب ہوا کیے۔ صفر نے اہتمائی حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

” تمہیں معلوم ہو گا۔ میں تو تمہاری طرف سے ریڈ کا شنٹنے کے بعد اطمینان سے باہر آ رہا تھا کہ ایک آدمی کے دوڑنے کی آواز سنائی دی آواز کیپشن ٹکلیں کے قدموں جیسی تھی۔ اس لئے میں تھا کہ کیپشن ٹکلیں مجھے تلاش کرنے کے لئے آ رہا ہے پھر اچاہک ایک آدمی سامنے آیا اس کے ہاتھ میں عجیب سی ساخت کی گن تھی۔ اس سے بھلے کہ میں سنہلتا اس نے فائز کر دیا اور مجھے یوں محسوس ہوا جسے کوئی گرم سلطان میری ناک اور منہ سے گزر کر سینے کی گہرا یوں میں احتقی چلی جا رہی، وہ اور پر اب بہاں اس حال میں ہوش آیا ہے۔ عمران نے کہا۔
” ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی، ہوا ہے۔ ہم نے اہتمائی تیز رفتار ایکشن

مران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو اسے یوں محسوس ہوا جسے اس کے جسم میں کوئی سردیہر دوڑی چلی جا رہی ہو۔ اس کے ذہن میں فوراً ہی سابقہ سچوپیشن کسی فلم کی طرح گھوم گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اور ادھر ادھر دیکھا۔ دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ لو ہے کے ایک تابوت ہنا باکس میں وہ اس طرح بند تھا کہ اس کی صرف گردن اور سراسر تابوت سے باہر تھا۔ باقی سارا ادھر اس لو ہے کے باکس میں بند تھا۔ باکس اس قدر تنگ تھا کہ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جسے کسی نے لو ہے کا تنگ بیاس اسے ہٹانا دیا ہو یہ باکس دیوار کے ساتھ عقیقی طرف سے جڑا ہوا تھا۔ اس طرح عمران بھی اس باکس میں بند ہونے کی وجہ سے دیوار کے ساتھ کھدا ہوا تھا۔ اس نے گردن گھما کر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس کے سارے ساتھی اسی طرح لو ہے کے

کرتے ہوئے محل میں موجود تمام محافظوں کا خاتمہ کر دیا۔ جب ہم نے اچھی طرح حجیک کر لیا کہ اور کوئی آدمی باہر نہیں رہ گیا تو ہم نے آپ کو ریڈ کاشن دیا۔ ابھی ریڈ کاشن دے کر فارغ ہی ہوئے تھے کہ اچانک ہماری بھی دی کیفیت ہوئی جو ابھی آپ نے بتائی ہے اور اب اس حالت میں ہوش آیا ہے۔ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لٹکر کر دکہ ہوش میں آنے کے قابل رہ گئے ہیں۔ بہر حال ابھی وہ لارڈ ٹھہاں آئے گا۔ تم نے اس کے سامنے میرے ساتھ شناسائی کی کوئی بات نہیں کرنی۔ عمران نے کہا اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ ہال کرے کا دروازہ کھلا اور لارڈ اندر داخل ہوا اس کے پیچے رومز اور وہ آدمی تھا جس نے عمران پر فائزہ کھولا تھا۔ وہ تینوں تیز تر قدم اٹھاتے سیدھے عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے آکر رک چکے۔ لارڈ کے ہمراپ پر غصے اور نفرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

”ہونہہ تو تم اپنے ساتھیوں سے کہہ رہے تھے کہ میرے سامنے تمہارے ساتھ شناسائی کا اٹھاڑنا کریں۔ تمہیں نہیں معلوم کہ میں لختہ آپریشن روم میں موجود تھا اور میرے کہنے پر تمہیں ہوش میں لا یا گیا اور وہاں بیٹھ کر میں نے تمہارے درمیان ہونے والی ساری لٹکھو سنی مقصد صرف اتنا تھا کہ مجھے معلوم ہو سکے کہ تم میں سے عمران کون ہے اور اس آدمی نے تمہیں عمران کہہ کر پکارا اور تم نے اس کا جواب دیا۔ لیکن میری بھی میں یہ بات نہیں آرہی کہ تمہیں سمجھے اینڈریں کے بارے میں کہاں سے معلوم ہو گیا اور تمہیں میرے اور اس کے

درمیان گھرے تعلقات اور خصوصی الفاظ کا علم کیسے ہو گی۔ ”ہر دو نے خصیلے لمحے میں کہا اور عمران اس کی اس بات پر بے اختیار انس پڑا۔ ” تمہیں عمران کو ہبھپٹنے کی کیا ضرورت پیش آگئی تھی۔ ” عمران نے ہستے ہوئے کہا۔

” اس نے کہ مجھے معلوم ہے کہ تم اور تمہارا گروپ ٹانگ میں کیا کرتا پھر رہا ہے۔ تم لوگوں سے میرا کوئی واسطہ نہ تھا۔ لیکن تم نے میرے سوتیلے بیٹھے آرٹھر پر جس انداز میں ہوناک تشدد کیا اور اسے ہلاک کیا۔ اس سے مجھے تم میں دلچسپی پیدا ہوئی تھی اور اب یہ دلچسپی میرے ہاتھوں تمہاری موت پر منج ہو گی۔ لارڈ نے واسطہ پیش کے سے انداز میں کہا۔

” تمہیں کس نے کہا ہے کہ آرٹھر کو ہم نے ہلاک کیا ہے۔ ” عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

” سنو علی عمران میں تمہارے متعلق جتنا کچھ جانتا ہوں۔ اتنا شاید کوئی بھی نہ جانتا ہو گا۔ یہ درست ہے کہ میں کافی عرصے سے سرکاری دیوبندی سے ریٹائر ہو چکا ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ تمہاری کارکردگی کا اس دوران چھلے سے بڑی ہی ہو گی اور مجھے تمہاری اس کارکردگی کا ثبوت بھی مل چکا ہے کہ تم اہمی حریت انگریز انداز میں سمجھے اینڈریں کا روپ دھار کر۔ صرف خود میرے محل میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے بلکہ ایک لحاظ سے تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے مجھ پر اور محل پر مکمل کنزدول بھی حاصل کر لیا تھا اگر تھہ خانے میں

موجود کا دوڑ جہیں چیک نہ کر لیتا تو تم ہم سب کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاتے۔ حالانکہ اس محل میں اس قدر زبردست حفاظتی انتظامات تھے کہ اگر تم یہ روپ نہ دھارتے تو تم کیا تمہاری سوچ بھی محل میں داخل نہ ہو سکتی تھی۔ لارڈ نے تیر لجھے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہاتھیل کے ایکریمیا اور نادا کے ڈائیکٹر لارڈ کے منہ سے اپنی اتنی تعریف کا مجھے تصور نہ تھا۔ میں تمہارا شکر ادا کرتا ہوں لارڈ اور تمہاری اس تعریف کو میں اپنے لئے اعزاز بھسٹا ہوں۔ اگر تمہیں میری کارکردگی کے بارے میں استاہی علم تھا تو تمہیں گرانڈ ماسٹر کو پاکیشیا میں تحریک کاری سے روکنا چاہئے تھا۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاتھیل کیا کہہ رہے ہوں۔ کون ہاتھیل۔ کیسی ہاتھیل۔“ لارڈ نے حریت بھرے لجھے میں کہا اور عمران اس کے اس انداز پر بے اختیار نہیں پڑا۔

”اب مجھے تمہاری اس شاندار اور بے داغ اداکاری کی تعریف کرنی پڑے گی۔ سنو لارڈ تم نے آر تھر کا ہمیں قاتل از خود مان لیا ہے اور تم اس پر اصرار بھی کر رہے ہو اور تم نے جس طرح مجھے اور میرے ساتھیوں کو لوہے کے ان باکسر میں جکڑ رکھا ہے ان باکسر کی وجہ سے ہماری تمہارے خلاف کوئی جدوجہد کامیاب نہیں ہو سکتی اس لئے اس پھوپھو میں تمہارا ہاتھیل فیلڈ سے انکار کچھ عجیب سالگرتا ہے۔ تمہاری بات سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ تم ابھی تک اس بات سے خوفزدہ ہو کر

ہم کسی بھی لمحے پھوپھو بدل سکتے ہیں۔“..... عمران نے اپنے کہا۔

”پھوپھو اور تم بدل سکتے ہو۔ یہ خیال ہی ذہن سے نکال دو۔ موت تمہارے لئے مقدر ہو چکی ہے۔ باقی رہی تمہاری یہ بات کہ میرا کسی ہاتھ فیلڈ سے کوئی تعلق ہے تو یہ بھی غلط ہے۔“..... لارڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اگر یہ بات ہے تو پھر تمہارے اور ہمارے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہے۔ یہ سب کچھ غلط فہمی میں ہوا ہے اور تم ایک سیکرٹ ۶ جنسی کے چیف رہ چکے ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ فیلڈ میں کام کرتے وقت ایسی فلٹ فہمیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جہاں تک تمہارے آدمیوں کی ہلاکت کا تعلق ہے۔ ہم تمہیں اس کا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہیں۔“..... عمران نے اپنی سخیدہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے آدمیوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ یہ لوگ تو میرے نزدیک الیے کیوے ہیں جو دولت کی نالی میں رشکتے رہتے ہیں۔“..... تم نے آر تھر کو ہلاک کر کے مجھے جو زخم ہبھایا ہے وہ ناقابل تکافی ہے اور تمہیں اس کے انتقام میں بہر حال مرنا ہی ہو گا۔“..... لارڈ نے آدمیوں کا ذکر جس حقارت آمیز لمحے میں کیا تھا۔ اس کا رو عمل عمران نے لارڈ کے پیچے کھڑے ہوئے اس کے دونوں آدمیوں کے چہروں پر ابھر تاہو ا واضح طور پر دیکھ لیا تھا۔

”جس طرح آر تھر انسان تھا اسی طرح یہ لوگ بھی انسان ہیں۔“ ان

کے اور آرڈر کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”نہیں آرڈر میرا بیٹھا تھا اور میں اسے ایک عظیم مشن کے لئے تربیت دے رہا تھا سی یہ لوگ مجھ سے بھاری معادنے حاصل کرتے ہیں اور جو شخص معاف نہیں کیا ہے اسے معلوم ہوتا ہے کہ بھاری معادنے مفت نہیں دیتے جاتے۔ بہر حال اب تم سب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔“ لارڈ نے تیز اور کرخت لمحے میں کہا۔

”آخری بار کہہ رہا ہوں لارڈ کہ اگر واقعی تمہارا تعلق پاٹ فیلڈ سے نہیں ہے تو ہمارے راستے میں نہ آؤ۔ باقی رہی موت اور زندگی کی بات تو اس کی ہمیں پرواہ کبھی نہیں رہی کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ موت مطہر (زندگی) کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ کسی انسان کے ہاتھ میں نہیں ہوتا۔“ عمران کا ہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

”تم۔ تم مجھے دھمکیاں دے رہے ہو۔ مجھے لارڈ کو تمہاری یہ جرأت؟“ لارڈ نے فحے سے چھکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے پیچپے ہٹا۔

”رومرا اور کاڈر ان سب کی کھوپڑیاں اڑا دو۔ فائز کرو ان پر۔“ لارڈ نے چھکتے ہوئے کہا۔

”مگر سر آپ تو انتقام لینے کی بات کر رہے تھے۔ اس طرح تو یہ فراؤ ہی بلک، ہو جائیں گے۔“ کاڈر نے کہا۔

”تم۔ تم میرے سامنے اگر مگر کر رہے ہو۔ میرے سامنے۔“ فحے

کی شدت سے لارڈ کا ہمراگ میں پڑے لوہے کی طرح تپ اٹھا اور اس کے ساتھ ہی جس طرح بھلی چمکتی ہے۔ اس طرح لارڈ نے جیب سے چھوٹا سا مشین پیش نکالا اور دوسرے لمبے یکے بعد دیگر دھماکوں کے ساتھ ہی رومرا اور کاڈر دونوں گولیوں کی زد میں آکر بڑی طرح چھکتے ہوئے فرش پر گرے اور بڑی طرح تپنے لگے۔

”میرے سامنے مگر کہہ رہے ہو اور حکم کی تعمیل ہی نہیں کر رہے تمہاری یہ جرأت۔“ لارڈ پر واقعی پاگل پن کا دورہ سا پڑ گیا تھا۔ وہ مسلسل ان پر فائز کیے چلا جا رہا تھا اور جب کرج کی آواز مشین پیش سے سنائی دی تو وہ اس طرح چوٹ کا جسیے دورے کی حالت سے ہوش میں آگیا ہو۔ اس نے ایک چھٹکے سے خالی مشین پیش ایک طرف پھینکا اور پھر رومرا کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرنے والی مشین گن اٹھانے کے لئے دوڑ پڑا۔ مگر اس سے بھلے کہ وہ مشین گن بیک پیچ کر اسے اٹھاتا اچانک کڑ کڑاہٹ کی تیز آواز ابھری اور لارڈ کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کے ساتھی بھی یہ تیز آواز سن کر چونک پڑے تھے کہ پھران کی آنکھیں حریت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ انہوں نے جو یا کے جسم کے گرد موجود تابوت کو درمیان ہے کھلتے اور جو یا کو آگے بڑھ کر لارڈ پر کسی چیتے کی طرح چھپتے ہوئے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی لارڈ کے حلق سے زور دار چھٹکلی اور وہ اچھل کر ایک ستون سے نکرا یا اور نیچے گر کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ جو یا کی لات بھلی کی سی تیزی سے گھوٹی اور لارڈ اس طرح پیچ کر فرش پر تپنے لگا جسیے پانی سے نکلی، نہ پھملی تو پتی ہے۔

"خیال رکھنا مرد جائے عمران نے جیخ کر کہا اور جو لیا اپنی تیزی سے گھومی ہوئی لات کو روکنے کی کوشش میں اچھل کر خود ہی نیچے فرش پر جا گری لیکن دوسرے لمبے وہ ایک بار پھر اچھل کر کھڑی ہوئی مگر اس دوران لارڈ کا جسم ایک جھٹکا لے کر ساکت ہو چکا تھا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ مرا نہیں بلکہ بے ہوش ہو چکا ہے اور اس کے ساتھ ہی جو لیا تیزی سے عمران اور اپنے ساتھیوں کی طرف مڑی اس کے چہرے پر کامیابی کی صرفت نہیں تھی۔

"ویل ڈن جو لیا ویل ڈن۔ تم نے واقعی آج اپنے ساتھ ہم سب کی جانیں بچالی ہیں۔ ورنہ اس بوڑھے نے ہمیں یقیناً مشین گن سے بھون ڈانا تھا۔ عمران نے اہتمائی خلوص بھرے لہجے میں کہا اور جو لیا کے چہرے پر جیسے صرفت پوری طرح جگدگا اٹھی۔

"حریت ہے مس جو لیا آپ نے کس طرح اس تابوت کو کھولیا یا صدر کے لہجے میں بھی حقیقی حریت تھی۔

"ذہانت میں مس جو لیا کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔ یونہی تو چیز نے انہیں اپنا نائب نہیں بنایا۔ تصور نے اس طرح غمزیدہ لہجے میں کہا جسے یہ کارنامہ جو لیا کی بجائے خود تصور نے سرانجام دیا ہوا اور جو لیا کوئی جواب دینے کی بجائے آگے بڑھی اور اس نے عمران کے جسم کے گرد باکس کے اس حصے پر ہاتھ رکھا جو دیوار میں جریدہ ہوا تھا اور پھر ایک ہک کو جیسے ہی اس نے کھینچا۔ کوک کی آواز کے ساتھ ہی تابوت سلمنے سے دو حصوں میں کھل گیا اور عمران تیزی سے قدم

بڑھاتا اس کھلے تابوت سے باہر آگیا۔

"واہ آج مجھے اس محادرے پر واقعی یقین آگیا ہے کہ وقت پڑنے پر کھوئے سکے بھی کام آ جاتے ہیں۔ - عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "بکواس مت کرو اگر مس جو لیا اپنی کار کر دی کام مظاہرہ نہ کرتیں تو اب تک تھاری یہ زہری لی زبان ہمیشہ کے لئے خاموش ہو چکی ہوتی۔ - تصور کی اہتمائی عصیلی آواز ستائی دی۔

"اڑے اڑے میں نے تمہیں یا جو لیا کو تو کچھ نہیں کہا۔ میں تو سکون کی بات کر رہا تھا۔ - عمران نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر کا باکس کھولتے ہوئے کہا۔

"تم خاموش رہو تصور یہ شخص حد سے زیادہ خود پرست واقع ہوا ہے یہ چاہتا ہے کہ بس اسی کی تعریف ہوتی رہے اور اس کی کار کر دی کے قصیدے پڑھے جاتے رہیں جو لیا نے تصور کا باکس کھولتے ہوئے فصلیے لہجے میں کہا تو تصور کا چہرہ اندر وہی صرفت سے گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"ولیے عمران صاحب آپ نے واقعی زیادتی کی ہے۔ - مس جو لیا نے اس پار واقعی اپنی ذہانت اور کار کر دی کے سے ہم سب کی جانیں بچائی ہیں ورنہ ان پاکرز نے واقعی ہمیں مکمل طور پر بے بس کر دیا تھا۔ - صدر نے بھی جو لیا کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"ایک تو یہ بڑی صیحت ہے کہ ہر شخص حورت کی حمایت کرنا اپنا فرض بکھر لیتا ہے۔ چاہے بات اس کی بکھر میں آئی ہو یا نہیں۔

بھائی میں نے کب کہا ہے کہ جو یا نے کار کر دی تھیں و کھائی میں نے تو سب سے پہلے جو یا کی تعریف کی تھی عمران نے کیپن مکمل کو باکس کی گرفت سے آزادی دلاتے ہوئے منہ بنایا کہا۔

پھر تم نے جو یا کو کھونے سکے کیوں کہا ہے تصور نے اہتمائی غصیلے لمحے میں کہا۔

جو یا کو کھونا سکے بھائی اب اتنی گراہم تو مجھے بھی آتی ہے کہ اگر میں جو یا کو کہتا تو کھونا سکے کی بجائے کھوٹی چونی کہتا میں نے کھونے سکے کہا تھا اور جو یا ابھی واحد ہے حم میرا مطلب ہے ابھی غیر شادی شدہ ہے اس لئے سکے کا الفاظ اس کے لئے استعمال نہیں ہو سکتا میں نے تو رومر اور کاڈر کے لئے یہ الفاظ کہے تھے عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اب بات مت بدلو تم نے جو کچھ بھی کہا تھا جو یا کو کہا تھا تصور نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب ان دونوں آدمیوں سے مجھے توقع تو ہرگز نہ تھی کہ یہ اس طرح حکم کی تعمیل کی بجائے آگے بات کریں گے صدر نے کہا۔

ایسی توقع لارڈ کو بھی نہ تھی اس لئے لارڈ پر پاگل پن کا دورہ پڑ گیا تھا میں نے جان بوجھ کر لارڈ کے آدمیوں کے بد لے معاوضے کی بات کی تھی کیونکہ میں اس لارڈ کی فطرت جانتا ہوں اس کی نظر میں آدمیوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور وہ اس کا بغیر سوچے کجھے

اکھار بھی کر دے گا سچانچہ وہی ہوا اس نے جب اپنے آدمیوں کو دوست کی نالی میں رشکتے ہوئے حریر کرے کہا تو ہم کے عقب میں موجود رومر اور کاڈر دونوں کے چہرے بگڑ گئے اور اسی نے انہوں نے لارڈ کا حکم فوری طور پر ملنے کی بجائے بات کرنے کی کوشش کی یعنی مجھے لارڈ سے اس پھر تی اور تیزی کی توقع نہ تھی جس قدر پھرتی اور تیزی اس نے ان دونوں کے خاتمے میں دکھائی ہے بہر حال اس سے یہ فائدہ ہو گیا ہے کہ ان کی اس بھکھاہٹ سے ہم پر فوری فائزہ کھل سکا اور جو یا کو موقع مل گیا کہ وہ اپنی کار کر دیجی و کھاسکے اس لئے میں نے ان دونوں کے متعلق کہا تھا کہ کھونے سکے بھی وقت پڑنے پر کام آ جاتے ہیں دیے جو یا تم نے کیا کیا تھا مجھے تو واقعی اب تک سمجھ نہیں آرہی کہ تم نے اندر سے اسے کہے کھول دیا تھا عمران نے مسکراتے ہوئے پوری وضاحت کی تو جو یا کا ستا ہوا ہبھرہ ایک بار پھر کھل اٹھا۔

باکس میرے جسم سے بڑا تھا اس لئے میں اندر اپنے ہاتھ اور پازوؤں کو آسانی سے حرکت دے سکتی تھی اتنا مجھے سخوم تھا کہ اس کا آپریشن سسٹم لازماً باہر ہو گا اس لئے جب تم اس لارڈ سے باتیں کر رہے تھے تو میں نے گردن گھما کر باہر کا جائزہ لیا اور پھر مجھے دائیں ہاتھ پر باہر یہ ہک نظر آگیا اب سندھ تھا ہاتھ باہر نکلنے کا دیوار اور اس باکس کے درمیان معمولی ساختا تھا سچانچہ میں نے اندر اپنے جسم کو ایک سائیڈ پر موڑا اور بڑی مشکل سے انکیوں کو اس خلا میں گوارا۔

اس نے اس سے سب کچھ اگلوانا پڑے گا۔ اسے انہاؤ اور سہاں سے باہر لے چلنا تک اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ کی جاسکے۔ عمران نے بات کرتے کرتے نائیگر کو لارڈ کے انہانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”سہاں اس سے پوچھ گچھ کر لو سہاں تو ثارچر کا تمام سامان موجود ہے۔ تصور نے کہا۔

”سامان کی کیا ضرورت ہے وہ شہرگ کھلنے والا حرہ اختیار کرو۔ وہ تو انتہائی کار آمد حرہ ہے۔ جو یا نے کہا۔

”نہیں یہ کافی بوڑھا ہے اور بوڑھے آدمی میں اتنی قوت مدافعت نہیں ہوتی۔ اس نے اس پر شہرگ کھلنے والا حرہ استعمال کیا جا سکتا ہے اور نہ نتھنے کاٹ کر پیشانی کی رگ پر ضربیں لگانے والا۔ اس کے ساتھ کوئی اور کھلیل کھیلنا پڑے گا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی دوران نائیگر لارڈ کو کاندھے پر انہما چکا تھا۔

”اور پھر وہ اس ثارچر سنگ روم سے باہر آگئے۔ تھوڑی در بعد وہ سب ایک بار پھر اسی سنگ روم میں پہنچ گئے جہاں روم عمران کو لارڈ سے ملوانے لے گیا تھا۔

”کوئی رسی تلاش کر آؤ۔ اسے کرسی سے باندھنا پڑے گا۔”۔ عمران نے کہا اور تصور اور صدر سر ہلاتے ہوئے باہر چلے گئے جب کہ باقی افراد میں بیٹھ گئے۔ لارڈ کو ایک صوف پھر لٹا دیا گیا۔ تھوڑی در بعد تصور اور صدر واپس آئے تو تصور کے ہاتھ میں نائیگر کی باریک رسی کا بڑا سا بندل موجود تھا اور چند لمحوں بعد ہی لارڈ کو ایک کرسی پر بٹھا کر

جب وہ لارڈ پہنے آدمیوں پر گولیاں بر سارہا تھا اس وقت میری انگلیاں اس خلامیں رینگ کرہک کو پکڑنے کی کوشش میں معروف تھیں اور پھر اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا۔ اچانک ہک میری انگلیوں کی گرپ میں آگیا اور نتیجہ یہ کہ عین وقت پر میں اس باکس کی گرفت سے رہا ہو گئی۔

”گذرا دمی کو واقعی حوصلہ نہیں ہارنا پڑھتے۔ کوشش کرتے رہو تو اللہ تعالیٰ خود کرم کرتا ہے اور ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور لارڈ کی طرف بڑھ گیا جو فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کی کنشی پر نیلے رینگ کا نشان نمایاں نظر آ رہا تھا۔ ”اس نے ہاتھ فیلڈ سے تعلق کا انہمار نہیں کیا۔ حالانکہ آر تھر تو کہہ رہا تھا کہ یہی سب کچھ ہے۔ صدر نے آجھے بڑھتے ہوئے کہا۔

”ہاں اس کا انداز تو ایسا تھا جیسے یہ سچ کہہ رہا ہو۔ لیکن اس کی اپنی باتیں اس کے تعلق کو ہاہر کر رہی تھیں اگر اس کا تعلق ہاتھ فیلڈ سے نہ تھا تو پھر اسے گرانڈ ماسٹر۔ گارو اور آر تھر کی بلاکت کی اطلاع کیوں دی گئی۔ اب اس سے اگلوانا پڑے گا۔ کیونکہ اگر واقعی کوئی ہاتھ فیلڈ ہے تو پھر یہ آخری آدمی ہے جو اس بارے میں کچھ بتا سکتا ہے۔“۔ عمران نے کہا

”بہلے اس کے محل کی تلاشی نے لے لی جائے شاید کوئی کام کی چیز سلطنت آجائے۔ صدر نے کہا۔“ نہیں یہ محل بہت بڑا ہے۔ تلاشی لیتھ لیتھ کی روڑ گور جائیں گے

رسی کی مدد سے اچھی طرح جکڑ دیا گیا۔

اب اس کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے مذاکرات کا آغاز کیا جاسکے عمران نے کہا اور صدر آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا پھر لمبیں بعد لارڈ کے جسم میں حرکت کے آئندار نمودار ہونے لگ گئے اور صدر پر بیٹھے ہٹ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران لارڈ کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی در بعد لارڈ نے کہا ہے تو آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم صرف جھٹکا کھا کر رہا گیا۔

تم۔ تم۔ یہ عورت اس تابوت سے کہیے رہا ہو گئی۔ یہ تو ناممکن ہے لارڈ نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی عمران کے ساتھ بیٹھی، ہوئی جو لیا کو حیرت بھری نظر دیں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

عورتوں اور مردوں کے جسمانی متناسب میں فرق ہوتا ہے۔ تھماری اتنی عمر گزر گئی لارڈ لیکن تم یہ فرق آج تک محسوس نہیں کر سکے۔ جو باکس ہمارے لئے ثابت تھا جو لیا کے لئے ثابت نہ تھا اور جو لیا کی پتلی انگلیاں اس خلاسے گزر کر اس آپریشنل ہک سٹک پر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گئی تھیں۔ جس کے نتیجے میں سچوپیشن بدلتی گئی۔ میں نے تو تھیں پہلے ہی کہا تھا کہ لپٹنے آدمیوں کا معاوضہ لے لو۔ ورنہ سچوپیشن بدلتی گئی سکتی ہے۔ لیکن تم تو ہلاکو بننے ہوئے تھے۔ ہماری موت کا اس طرح اعلان کر رہے تھے جیسے موت کا اختیار تھمارے

ہاتھوں میں دے دیا گیا ہو۔ عمران نے احتیاطی سنجیدہ لمحے میں کہا اور لارڈ نے بے اختیار ہونے بھینچ لئے۔

”مم۔ مم۔ میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ تم لوگ ان تابوتوں سے اس طرح بھی از خود رہا ہو سکتے ہو۔ بہر حال نہیں ہے۔ ایسا ہو بھی گیا۔ اب تم کیا چاہتے ہو۔ لارڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”صرف استابتادو کہ ہاتھ فیلڈ نامی تنظیم کے قیام کا مقصد کیا ہے اور سنو اگر تم یہ بات درست طور پر بتاؤ تو میں تمہیں زندہ چھوڑ کر بھی واپس جا سکتا ہوں۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ اس وقت اس وسیع و عریض محل میں تھاڑے علاوہ تھاڑا اور کوئی ساتھی زندہ بھی نہیں ہے اور جس قدر جتوںی انداز میں تم نے لپٹنے والے آدمیوں پر مشین پیش کی گویاں پر سائی ہیں۔ اس سے زیادہ جتوںی انداز میں تھاڑے جسم پر مشین گن کی گویاں بھی برس سکتی ہیں۔ عمران نے احتیاطی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”میں نے تمہیں اس وقت جب کہ تم موت کے پنچے میں بھنپنے ہوئے تھے اور میں آزاد تھا۔ یہی بتایا تھا کہ میں نے یہ نام ہی پہلی بار سنائے۔ اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں اس وقت نہ بتا رہا جب میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ سچوپیشن بدلتی بھی جا سکتی ہے۔ لارڈ نے ہونے چکاتے ہوئے کہا۔

”تم ستمہ اینڈریں کے گھرے دوست رہے ہو۔ اس نے تم

عمران - یہ محل میرا ہے۔ میں نے اسے بنایا ہے اس کے ایک ایک چھپے سے میں واقف ہوں۔ یہاں تمہیں ایسی کوئی مشیزی دستیاب نہیں ہو سکتی ہاں میری بے ہوشی کے دوران تم خود کوئی ایسی مشین یہاں پہنچا جائے ہو تو میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ لارڈ نے مضحكہ خیز لمحے میں کہا۔

"یہ کیا اس کی بک بک سن رہے ہو تم۔ اسے میرے حوالے کرو میں ابھی چند منٹ میں اسے سیدھا کر دیتا ہوں۔ خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے یکخت اہتمائی غصیلے لمحے میں کہا اور لارڈ نے مذکر تصور کو ایسی نظروں سے دیکھا کہ جیسے وہ اسے اہتمائی حقیر اور گھٹشا آدمی کے روپ میں دیکھ رہا ہو۔ پھر اس نے ایک جھٹکے سے نظریں گھمائیں اور بے اختیار اس طرح ہونٹ بھینخ لئے جیسے اسے تصور کی اس بات سے شدید ذہنی اور جذباتی دھمکہ پہنچا ہو۔

"میرا یہ ساتھی ڈاکٹر یکٹ ایکشن کا قابل ہے لارڈ۔ اگر تمہاری صحت ٹھیک ہوتی تو اس کا ڈاکٹر یکٹ ایکشن واقعی تمہاری زبان کھلوادیتا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے درست کہہ رہا ہوں اور سنو۔ اگر تم مجھے کچھ نہ کہو تو میرا وعدہ کہ میں پر کبھی تمہارے راستے میں نہ آؤں گا۔ لارڈ نے کہا۔

"یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے کہ تم کچھ نہیں بتاؤ گے۔ اچانک عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

جانتے ہی ہو گے کہ جب مستحق اینڈرلین کو کسی الیے آدمی کا منہ کھلوانے کی ضرورت پیش آتی تھی۔ جس پر وہ تشدد بھی نہ کر سکتا ہو اور جس کے ذہن کو بڑھا پے کی کمزوری کی وجہ سے پنانا نہ بھی نہ کیا جاسکتا ہو اور جو بڑھا پے کی وجہ سے یقیناً مجیدہ بیماریوں کا مریض ہو تو وہ کیا طریقہ اختیار کرتا تھا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم اور سنو میں واقعی درست کہہ رہا ہوں میرا کوئی تعلق کسی ہاث فیلڈ سے کسی طرح بھی نہیں ہے۔ تم جو چاہے میرے ساتھ سلوک کر لو۔ جو طریقہ بھی تمہارا لمحی چاہے استعمال کر لو۔ لیکن آخر کار تم بھی اسی نتیجے پر ہنچو گے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہی درست ہے۔ لارڈ نے جواب دیا اور عمران ایک بار پھر مسکرا دیا۔

"آر تھر نے مجھے بتایا تھا اور ویسے بھی حالات اور واقعات سے بھی سہی ثابت ہوتا ہے۔ گرانڈ ماسٹر کو یہ غلط فہمی تھی کہ اس کا رابطہ ہیڈ کوارٹر سے ہے۔ میں نے وہ مشیزی دیکھی ہے جس سے وہ ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کرتے تھے۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس مشیزی کی ریخ زیادہ بڑی نہیں ہے اس لئے وہ جبے ہیڈ کوارٹر سمجھتے رہے وہ سہی سیمل پیلس ہے اور جبے وہ مگ بس کہتے رہے۔ اس کا نام لارڈ ہے۔ تمہارے محل کے تہہ خانوں میں اس کی رسیونگ مشینیں چنیک کی جا چکی ہیں۔ کہو تو تمہیں ساتھ لے چلیں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لارڈ کے چہرے پر استہزا نیہ سکراہٹ ابھر آئی۔

"اسی طرح کے ذہنی کھیل میں بے شمار بار کھیل چکا ہوں مسٹر علی

کمال ہے کہ وہ ایسے ہی حریت انگریز کالات دکھایا کرتا تھا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم کرنا کیا چاہتے ہو۔۔۔۔۔ لارڈ نے ہونٹ بھینختے ہوئے کہا۔

”کچھ نہیں مرف تھارے سرربال اگوانا چاہتا ہوں۔۔۔ جھارے بالوں کی جزیں تو موجود ہوں گی لیکن مردہ ہو چکی ہوں گی۔۔۔۔۔ نائیگر باری باری ایک ایک کو زندہ کرنا شروع کر دے گا اور تھارے سرربالوں کی فصل ہمہلا اٹھے گی۔۔۔ اس سے یقیناً تم پہلے سے زیادہ خوبصورت لگنے لگ جاؤ گے۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے بے نیازانہ لمحے میں کہا تو لارڈ کے پھرے پر بے پناہ حریت کے تاثرات ابھر آئے۔ تھوڑی در بعد نائیگر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک مشینی بلوپپ تھا۔ جس سے اہتمائی تیز اور زور دار پریشر سے ہوا لکھتی تھی اور دوسراے ہاتھ میں اس نے بانس کی ایک بالکل چھوٹی سی تازہ نکلی ہوئی کو نپل پکڑی ہوئی تھی۔

”یہ۔۔۔ یہ تم آخر کرنا کیا چاہتے ہو۔۔۔۔۔ لارڈ کے پھرے پر اس بار قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”بقول جو لیا۔۔۔ بھی تماشہ شروع ہو جائے گا تم بھی دیکھ دینا۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ نائیگر کی طرف مڑ گیا۔

”چلو شروع ہو جاؤ نائیگر۔۔۔۔۔ کچھ لارڈ کے سرربال دیکھ کر مجھے یقیناً خوشی ہو گی۔۔۔۔۔ عمران نے نائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔۔۔ عمران کے سارے ساتھی بھی حریت سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔۔۔ ان میں کسی

”آخری یا پہلے فیصلے کا کیا مطلب میں کچھ جانتا ہوتا تو مجھے کیا ضرورت تھی کہ خواہ خواہ تم لوگوں کی طرف سے ہونے والے متوقع تغدد کو برداشت کرتا۔۔۔۔۔ لارڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”نائیگر۔۔۔ عمران نے مڑ کر نائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں بس۔۔۔۔۔ نائیگر نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”لارڈ کا سرربالوں سے بے نیاز ہے اور مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔ یقیناً اس کے بالوں کی جزیں اس کی کھوپڑی کے اندر موجود ہوں گی۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ لارڈ کے سربراس طرح بال نظر آنے لگ جائیں جسے فصل کھیت میں ہمہلاتی ہے۔۔۔ کیا خیال ہے۔۔۔۔۔ عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”میں بس جیسے آپ حکم کریں۔۔۔ نائیگر نے جواب دیا۔

”تو جاؤ بندوبست کرو۔۔۔ اس تاریخ روم میں بلوپپ پڑا میں نے دیکھا ہے اور باغ میں بمبو پلاٹس بھی ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”میں بس۔۔۔ نائیگر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیر و فی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ لارڈ اور عمران کے سارے ساتھی حریت سے عمران کو دیکھ رہے تھے۔

”یہ کیا تماشہ شروع کر دیا ہے تم نے۔۔۔۔۔ جو لیا سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑی۔۔۔

”ابھی اس تماشے کا نتیجہ سامنے آجائے گا۔۔۔ سستہ اینڈر لین کہیں کہیں

کی سمجھ میں بھی یہ بات نہ آرہی تھی کہ آخر عمران اور نائیگر کیا کرنا چاہستے ہیں۔ ان کی نظریں نائیگر پر جمی ہوئی تھیں جب کہ لارڈ بھی حریت بھری ناظروں سے نائیگر کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔ نائیگر نے بلوپپ کا کنکشن بھلی کے ساکٹ سے لگایا اور پھر ہاتھ میں پکڑی، ہوئی چھوٹی سی بانس کی کونپل اس نے بلوپپ کے پائپ کے سرے میں اس طرح ڈال دی کہ کونپل کا تیز سرا اور کی طرف تھا۔ کونپل پمپ کے پائپ کے اندر غائب ہو چکی تھی۔

”صفدر صاحب ذرا امیری مدد کیجئے۔“ نائیگر نے صدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”مہرہ میں تمہاری مدد کرتا ہوں میں سمجھ گیا ہوں کہ عمران کیا کرنا چاہتا ہے۔“ نائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کر لارڈ کی طرف بڑھ گیا۔ لارڈ کے چہرے پر اب حریت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ جب کہ عمران بڑے مطمئن انداز میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر اس سچے جیسی مسکراہٹ تھی جبے یقین ہو کہ چند لمحوں بعد اسے اہتمامی دلچسپ تماشہ دیکھنے کو ملے گا۔

”تم۔ تم۔ کیا کر رہے ہو۔“ لارڈ نے پچھتے ہوئے کہا لیکن نائیگر نے کوئی جواب نہ دیا اور بلوپپ اٹھا کر اس نے اس کے لمبے پائپ کا سرا لارڈ کی ناک کے ایک نقطے سے لگا دیا۔ جب کہ نائیگر نے اس کے سر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر قدرے پیچھے کی طرف ہٹایا۔

”کچھ اور یہچھے کیجئے کیپشن۔“ نائیگر نے کہا اور کیپشن شکیل نے اس کی ہدایت کے مطابق لارڈ کے سر کو اور کچھ یہچھے کر دیا۔

”اب اس کے سر کے عقبی حصے کو ذرا سا اور انھلیے سے ذرا سا۔“ نائیگر نے کہا اور کیپشن شکیل نے ایسا ہی کیا۔

”رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تم پاگل ہو۔ کیا کر رہے ہو۔“ لارڈ نے ہڈیانی انداز میں چیخنا شروع کر دیا لیکن ظاہر ہے اس کی سننے والا وہاں کون تھا۔ کسی کو لارڈ سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ سب حریت بھرے انداز میں یہ دلچسپ تماشہ دیکھ رہے تھے۔

”اب سر کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔“ نائیگر نے کیپشن شکیل سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بلوپپ کا ٹریگر دبا دیا اور سر کی تیز آواز ایک لمحے کے لئے گونجی اور پھر خاموشی چھا گئی۔ نائیگر نے بلوپپ ہٹا دیا تھا جب کہ نائیگر نے بھی دونوں ہاتھ لارڈ کے سر سے دور کر لیے تھے۔ لارڈ کی آنکھوں سے پانی بہرہ رہا تھا اور ناک کے ایک نقطے سے خون کی ایک پتلی سی لکیر باہر نکل کر بہرہ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی تنکیف اور بے چینی کے تاثرات تھے۔ لیکن دیکھے وہ قطعی نارمل تھا۔

”یہ۔ یہ کیا کیا ہے تم نے۔ کیا تم پاگل ہو۔“ لارڈ نے ہونت چلاتے ہوئے کہا۔

”ابھی تھوڑی درمیں تمہارے گنجے سر پر ہٹلا بمال نہودار ہو گا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ نائیگر بلوپپ ایک طرف رکھ کر اطمینان

"یہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اور گذی یہ کیا ہو رہا ہے۔ روکو اسے روکو"..... لارڈ نے ہڈیانی انداز میں پچھتے ہوئے اور سر مارتے ہوئے کہا۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھی خاموش بیٹھے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے اور چند لمحوں بعد جب اچانک لارڈ کے انڈے کے چھلکے کی طرح صاف سر میں پیشانی کے قریب بانس کی کونسل کا سرا باہر کو نکلتا نظر آنے لگا تو صدر۔ تصور اور جو لیا تینوں کے چہرے حیرت اور خوف سے ہو گئے۔

"وہ دیکھو ہملا بال نمودار ہو رہا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن لارڈ نے شاید اس کی بات تک نہ سنی تھی۔ اس کی حالت اب واقعی اہتمائی حد تک خراب ہو چکی تھی۔ اور عمران اور اس کے ساتھی کو نیل کوتیزی سے باہر نکلتے دیکھ رہے تھے۔ کونسل کارنگ ہلکا سرخ ہو گیا تھا اور پھر اچانک کونسل کافی سے زیادہ باہر آگئی اور پھر ایک جھٹکے سے وہ سوئی جتنی کو نیل سالم باہر آگئی اگر لارڈ کی پیشانی پر گری اور پھسلتی ہوئی نئے فرش پر جا گری اور اس کے ساتھ ہی جسے لارڈ کو محسوس ہونے والی بے پناہ تکلیف ملکوت ختم ہو گئی۔ اس نے بے اختیار لمبے سانس لینے شروع کر دیتے۔ اس کا سکن شدہ اور بگدا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا اور پھر اچانک ایک جھٹکے سے اس کا سر ایک طرف کو ڈھلک گیا وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"کمال ہے۔ یہ سب توجادو ہے۔ یہ کونسل تم نے ناک میں ڈالی اور یہ سر سے باہر آگئی۔ یہ کہیے، ہو سکتا ہے اور یہ شخص اس وقت تو بے

سے دوبارہ کرسی پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔

"یہ کیا ہوا۔ کیا وہ بانس کی کونسل اس کے دماغ میں چلی گئی ہے لیکن پھر تو اسے مر جانا چاہئے تھا"..... جو لیا نے اہتمائی حیرت بمرے لجھے میں کہا۔

"قدرت نے دماغ کو اہتمائی معتبر غلاف میں بند کر رکھا ہے۔ اس نے دماغ باوجود ذہن دست ایکسیڈنس کے بھی اکثر محفوظ رہتا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اے اڑئے یہ کیا۔ یہ میرے دماغ میں سرسری ہوت کیوں ہو رہی ہے۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے کوئی کیوارینگ رہا ہو۔"..... لارڈ نے اچانک پچھتے ہوئے کہا اور پھر اس کے چہرے پر بے چینی کے تاثرات تیزی سے پھیلتے چلے گئے۔ وہ بار بار ہونٹ بھیچتا۔ آنکھیں بند کر کے کھوتا۔ سر کو دائیں بائیں اور آنچے مجھے جھٹکے دیتا۔ لیکن بے چینی میں لمحہ پہ لمحہ اضافہ ہوتا چلا گیا اور پھر اچانک اس نے چھٹا شروع کر دیا اور پھر یہ چینیں لمحہ پہ لمحہ بڑھتی چلی گئیں۔ اس کا چہرہ بے چینی اور اضطراب کی شدت سے بڑی طرح سُخ ہو چکا تھا۔ تکلیف اس قدر شدید تھی کہ اس کا سرخ و سفید چہرہ تکلیف کی شدت سے سیاہ پڑ گیا تھا۔ آنکھیں ابل کر باہر آگئی تھیں۔ اس نے اب ہڈیانی انداز میں تجھنا اور سرمارنا شروع کر دیا تھا۔ اس کی حالت واقعی قابلِ رحم حد تک خراب ہو چکی تھی۔ پورا جسم اس طرح بھیگ گیا تھا جیسے کسی نے اسے بہاس سمیت آشیار کے نیچے بخوا دیا ہو۔

ہوش نہیں ہوا جب اس کی تکلیف اور بے چینی عروج پر پہنچی ہوئی تھی لیکن اب جبکہ اس کی تکلیف بظاہر دور ہو گئی ہے تو یہ بے ہوش ہو گیا جو یا نے اہتمائی حریت بھرے لجے میں کہا تو عمران مسکرا دیا۔

کھوپڑی کے اندر ورنی غلاف میں مسلسل رینگتی ہوئی بانس کی اس نوزائدہ کو نیل کی موجودگی میں یہ بے ہوش کہے ہو سکتا تھا اور اب جب کہ اس کی تکلیف دور ہوئی ہے یہ بے ہوش ہو گیا ہے یہ طریقہ دراصل اس سمتھ اینڈریں کی لہجاء ہے۔ اصل طریقہ تو افریقیہ کے ایک آدم خور قبیلے کا ہے۔ لیکن وہ اسے ہلاکت کے لئے دوسرے انداز میں استعمال کرتے ہیں۔ انہوں نے جس مجرم کو سزا دیں ہو۔ اسے بانس کی نئی پیدا ہونے والی کو نیل کے اوپر پشت کے بلٹا کر اس طرح باندھ دیتے ہیں کہ وہ معمولی سی حرکت نہ کر سکے اور پھر وہ جلوے جاتے ہیں۔ بانس کی یہ کو نیل اس قدر تیزی سے اوپر کو اٹھتی ہے کہ اس کی نوک آہستہ آہستہ اس آدمی کی پشت میں سوراخ کرتی چلی جاتی ہے اور وہ آدمی تکلیف کی شدت سے بڑی طرح جیعتار ہتا ہے، لیکن وہ نہ ہی بے ہوش ہو سکتا ہے اور نہ ہلاک، ہو سکتا ہے کیونکہ یہ کو نیل نہ ہی اس کے دوران خون کو روکتی ہے اور نہ ہی اس کے ذہن اور اعصاب کو کاشتی ہے لیکن چونکہ قبیلے والے اس آدمی کی موت کی سزا دینا چاہتے ہیں اس لئے یہ پشت کے نیچے کو نیل کو ایسی جگہ پہنچ رکھتے ہیں کہ وہ بڑھتے بڑھتے آخر کار اس کے دل میں ٹھس جاتی ہے اور وہ آدمی اس وقت

تھوپ تھوپ کر ہلاک ہو جاتا ہے اور جب دن کے وقت قبیلہ واپس آتا ہے تو بانس کا یہ نخا سا پورا اس آدمی کے سینے سے نکل کر فضائیں ہر رہا، ہوتا ہے۔ بانس کی کو نیل میں یہ خاصیت ہے کہ جب تک اسے تمازہ ہوانہ ملے وہ اہتمائی تیزی سے اوپر کو اٹھتی ہے۔ اس طرح راتوں رات وہ انسانی پشت سے صح تک انسانی سینے کو پھاڑ کر باہر آ جاتی ہے لیکن اس کو اس انداز میں استعمال کرنے کی ترکیب سمتھ اینڈریں کی ہے۔ یہ باریک کو نیل بالکل اسی طرح سفر کرتی ہے جس طرح اگر کسی کی پتلوں کے پانچ میں گندم کی بالی کو اٹا کر کے ڈال دیا جائے تو جیسے جیسے وہ اسے نکلنے کی کوشش کرے گا وہ اوپر کو چڑھتی چلی جائے گی یا جس طرح جسم میں اگر سوئی ٹھس جائے اور وہ خون کے دوران میں شامل ہو جائے تو وہ تیزی سے سفر کرتی ہوئی کسی بھی جگہ سے نکل سکتی ہے۔ اس کو نیل میں بھی بھی خصوصیت ہے اسے ناک کے نخنے کے اندر پریشر سے اس طرح ایک مخصوص زاویے سے پھینکنا جاتا ہے کہ یہ تیز سوئی کی طرح سفر کرتی ہوئی دماغ کو نیچے کے بغیر پیشانی کے نیچے سفر کرتی ہوئی کھوپڑی سے باہر نکل جاتی ہے۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

کمال ہے۔ لیکن تم نے آج ہمیلی باری یہ طریقہ لارڈ پر آزمایا ہے۔ جب کہ ٹائیگر کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اس کام میں مکمل ٹرینڈ ہے۔ صدر نے حریت بھرے لجے میں کہا۔ کافی عرصہ ہے ایک مشن کے دوران میں نے یہ طریقہ لارڈ جیسے

بال جو تمہارے سر سے نکل کر نبٹ کر نیچے گر گیا ہے۔ ابھی ابتدا ہے ناں۔ آہستہ آہستہ یہ جڑ پکڑ جائے گا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ سی یہ تم نے کیا کیا تھا۔ اودہ گاڑ۔ اس قدر عجیب و غریب بے چینی کہا۔ اور تکلیف کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔ یہ سب کیا تھا۔ یہ تو غیر انسانی سی تکلیف تھی۔ میرے جسم اور اعصاب میں کوئی تکلیف محسوس نہ ہو رہی تھی لیکن سر کے اندر سلسل سرراہٹ اور اس کے ساتھ ہی عجیب سی بے چینی نامعلوم بے چینی۔ ایسی بے چینی جسے میں بیان نہیں کر سکتا یہ سب کیا ہے۔..... لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

”ٹائیگر بلو پپ اٹھاؤ اور دوسرا بال پیدا کرو۔ ابھی تو ابتدا ہے۔ تم نے لاکھوں بال پیدا کرنے ہیں۔ اس لئے جلدی کرو۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چکلی میں پکڑی ہوئی کو نیل ٹائیگر کی طرف بڑھا دی۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کرنا چاہتے ہو۔ تم۔..... لارڈ نے یہ کتنی اہمیتی ہر اساح لجھے میں کہا۔

”اس بارہ ہمیں تجربے سے تمہیں مختلف تجربہ حاصل ہو گا لارڈ اور ہر بار مختلف تجربہ ہو گا۔ ٹائیگر کام شروع کرو۔..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اس کے ہاتھ سے کو نیل لی اور اسے بلو پپ کے پاس پ میں بھلے کی طرح ڈالا اور بلو پپ اٹھا کر اس نے اس بار لارڈ کے دوسرے اور انسانی سر پر تو لاکھوں کی تعداد میں بال ہوتے ہیں۔ دیکھو یہ ہے وہ

ایک آدمی پر آزمایا تھا اور یہ تجربہ رانا ہاؤس میں کیا گیا تھا اور اس کے لئے میں نے ٹائیگر کو خاص طور پر بلا کر مریضہ کیا تھا۔ وہی ٹریننگ اب ایک طویل عرصے بعد کام آئی ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس سارے تباشے سے فائدہ کیا ہوا۔ لارڈ نے کچھ بتایا تو نہیں۔۔۔ تصور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر اسے ہوش میں لے آؤتا کہ واقعی اس تباشے کا کوئی نتیجہ بھی سامنے آجائے اور یہ کو نیل مجھے اٹھا کر دے دو۔..... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر نے اٹھ کر ہمیلے فرش پر پڑی ہوئی وہ کو نیل اٹھائی اور اسے عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔ عمران نے اسے نیچے سے چکلی میں پکڑ دیا۔ سب حریت سے اس سوئی ہنا کو نیل کو دیکھ رہے تھے جو اپر سے کسی کلانٹے کی نوک کی طرح باریک اور نیچے سے قدرے پھیلی ہوئی تھی جب کہ ٹائیگر نے بے ہوش لارڈ کا ناک اور منہ بند کر دیا اور چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کرنے شروع ہونے لگے تو وہ ہٹ کر ایک طرف کھرا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہی لارڈ نے کر لہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

”مجھے معلوم ہے لارڈ کہ بے پناہ تربیت کی وجہ سے تمہاری قوت مدافعت عام انسانوں سے ہزاروں گناہ زیادہ طاقتور ہو چکی ہے اور یقیناً بڑھا پا اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ لیکن ابھی تو ایک بال نکلا ہے اور انسانی سر پر تو لاکھوں کی تعداد میں بال ہوتے ہیں۔ دیکھو یہ ہے وہ

محض پر دس دن مسلسل تشدود کیا جاتا رہا۔ دنیا کا بھی انک ترین تشدود۔ لیکن میری زبان نہ کمل سکی تھی لیکن نجانے یہ کسی تکلیف تھی یہ کہیا احساس تھا جس کا صرف تصور کر کے ہی میری سوچ فنا ہو جاتی ہے۔ اب میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ اس کے بعد جہاری مرضی چاہے مجھے گولی مار دینا۔ چاہے زندہ چھوڑ دینا۔ سنو ہاتھ فیلڈ ایک ایسی تنظیم ہے۔ جسے قائم ہونے آئٹھ سال گزر چکے ہیں۔ اس تنظیم کا قیام ایک یہ میا کے ایک ہبودی تاجر لُسکی کے ذہن میں آیا۔ لُسکی بہت متعصب ہبودی بھی ہے اور بہت بڑا صنعتکار اور تاجر بھی۔ قانونی تجارت کے لحاظ سے بھی اور غیر قانونی تجارت کے لحاظ سے بھی۔ تمہیں شاید یقین نہ آئے کہ مافیا۔ گاؤ فادر اور ایسی ہی بڑی بڑی ٹھیکیوں میں میں کہا۔

”ہشادو اسے ہشادو میں بتا دیتا ہوں ہشادو اسے میرا وعدہ میں سب کچھ بتا دوں گا۔“..... لارڈ نے ہزیانی انداز میں کہا اور عمران کے اشارے پر ٹائیگر نے بلو پپ ہشادیا اور لارڈ نے بے اختیار لمبے لبے سانس لینے شروع کر دیئے اس کے چہرے کی کیفیت بتا رہی تھی جیسے وہ کسی بہت بڑے عذاب سے نجٹ کلا ہو۔

”اب میرے پاس استاد وقت نہیں ہے لارڈ کہ میں جہارے سانسوں کی طوالت یہاں ناپتا رہوں۔“..... عمران نے سرد لبجے میں کہا۔

”تم نے آج دنדי میں پہلی بار مجھے میری مرضی کے بغیر بولنے پر بجور کر دیا ہے ورنہ میری زندگی میں سینکڑوں موقعے ایسے آئے ہیں کہ

نتھنے سے لگا دیا۔ جب کہ کیپٹن شکیل خود بخواہ کر آگے آیا اور اس نے لارڈ کا سر ایک بار پھر دونوں ہاتھوں سے پکڑا۔

”نہیں نہیں۔ نہیں رک جاؤ۔ رک جاؤ میں بتاتا ہوں سب کچھ بتاتا ہوں رک جاؤ۔ میں برداشت نہیں کر سکتا۔ میں بتاتا ہوں۔ یہ یہ ناقابل برداشت ہے۔ یہ غیر انسانی تکلیف ناقابل برداشت ہے۔“ لارڈ نے یقینت بری طرح پچھتے ہوئے کہا۔

”جب تک بتاتے رہو گے ٹائیگر کی انگلی بلو پپ کے ٹریگر پر ساکت رہے گی۔ جیسے ہی تم خاموش ہو گے یہ ٹریگر دبادے گا۔ بولو۔ کیا مقاصد ہیں ہاتھ فیلڈ کے بولو۔“..... عمران نے اس بار اہتمائی سرد لبجے میں کہا۔

”ہشادو اسے ہشادو میں بتا دیتا ہوں ہشادو اسے میرا وعدہ میں سب کچھ بتا دوں گا۔“..... لارڈ نے ہزیانی انداز میں کہا اور عمران کے اشارے پر ٹائیگر نے بلو پپ ہشادیا اور لارڈ نے بے اختیار لمبے لبے سانس لینے شروع کر دیئے اس کے چہرے کی کیفیت بتا رہی تھی جیسے وہ کسی بہت بڑے عذاب سے نجٹ کلا ہو۔

”اب میرے پاس استاد وقت نہیں ہے لارڈ کہ میں جہارے سانسوں کی طوالت یہاں ناپتا رہوں۔“..... عمران نے سرد لبجے میں کہا۔

”تم نے آج دنדי میں پہلی بار مجھے میری مرضی کے بغیر بولنے پر بجور کر دیا ہے ورنہ میری زندگی میں سینکڑوں موقعے ایسے آئے ہیں کہ

کیا جو لوگ اپنی خوشی سے اس کے ساتھ شامل ہو گئے انہیں اہتمامی بخاری معاوضے دیتے گئے اور جو رضا مند نہ ہوئے انہیں اس طرح اخوا کرا لیا گیا کہ پھر کسی کو ان کا پتہ نہ چلا اور نسکی نے دنیا کے کسی نامعلوم مقام پر اس ساتھی لہجاد کی اہتمامی جدید ترین اور دسیع و عریض لیبارٹری قائم کی۔ اس لہجاد کا نام ہاتھ فیلڈ ہے اور اس کی بنیا پر اس تنظیم کا نام بھی ہاتھ فیلڈ رکھا گیا ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق اس لیبارٹری کی تیاری میں چار سال کا عرصہ لگ گیا اور اس کے بعد ہاتھ فیلڈ پر کام شروع کر دیا گیا۔ چنانچہ اس کے لئے بے پناہ دولت کی مسلسل ضرورت تھی اس لئے ہاتھ فیلڈ کے تحت دنیا کے تمام ممالک میں بے شمار جرائم پیشہ تنظیمیں قائم کی گئیں۔ ان کی سرسری کی جاتی تھی اور ان سے باقاعدہ منافع حاصل کیا جاتا تھا۔ بے شمار گروپ کا ایک ایسا جال پھیلایا ہوا ہے کہ دولت کھنچ کر ہاتھ فیلڈ تک پہنچتی رہتی ہے۔ لیکن ہاتھ فیلڈ کو اس قدر خفیہ رکھا گیا کہ سوائے خاص افراد اور گروپیں کے کسی کو اس کا علم تک نہ تھا۔ صرف چند ایسے گروپوں کو جو پراہ راست نسکی کے تحت تھے۔ انہیں معلوم تھا اور ان میں ایکریمیا کاپی۔ دون گروپ بھی تھا اور یہ بھی بتاؤں کہ پیون دراصل نسکی کا بھائی تھا۔ میرے نسکی سے دوستائی تعلقات رہے تھے اس لئے جب میں ریٹائر ہوا تو نسکی نے مجھے لپٹنے تحت رکھ لیا اور پھر ایکریمیا اور نادا کانگر ان مقرر کر دیا یہ سب شان و شوکت، یہ محل یہ

جاگیر سب نسکی کی بدولت ہیں نسکی کو دوسال ہو گئے فوت ہو چکا ہے اور اس کی وصیت کے مطابق ہاتھ فیلڈ کا کنٹرول اس کے مقرر کردہ چار آدمیوں کے پاس ہے۔ جنہیں ڈائئرکٹر کہا جاتا ہے جن کے متعلق کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں۔ البتہ چیزیں وہی سائنسدان یونیورسٹی ہے۔ یہ ڈائئرکٹر اپنے لپٹے طور پر دنیا کے مختلف ملکوں میں موجود تنظیموں کو کنٹرول کرتے ہیں۔ لیکن اہم فیصلے مشترکہ اجلاس میں ہوتے ہیں۔ لارڈ جب بولنے پر آیا تو واقعی مسلسل بولتا چلا گیا اور عمران اور اس کے ساتھی حریت سے یہ سب کچھ سنتے رہے۔

”کیا لہجاد ہے وہ جس پر اتنے طویل عرصے سے کام ہو رہا ہے۔“
مرمان نے پوچھا۔

”مجھے تفصیل معلوم نہیں ایک بار نسکی نے بتایا تھا کہ جب یہ لہجاد مکمل ہو جائے گی تو پھر دنیا اس کی مخفی میں ہو گی۔ وہ جس ملک کا چاہے گا پانی ایک لمحے میں غائب کر کے اس ملک کو صحرائیں بدل دے گا اور جس سمندر کا پانی چاہے گا۔ بھاپ بناؤ کر ازادے گا اور جہاں چاہے گا ہاتھ فیلڈ قائم کر دے گا۔ ایسا فیلڈ جو دنیا کا گرم ترین خطہ ہو گا جہاں پانی غائب ہو جائے گا اور تمام جاندار کوئی میں تبدیل ہو جائیں گے چاہے ان کی تعداد لاکھوں کروڑوں ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے زیادہ نہ اس نے بتایا۔ مجھے میں پوچھنے کی ہمت تھی اور نہ مجھے معلوم ہے۔“ لارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور مرمان کے چہرے پر تشویش کے اثرات گہرے پڑتے چلے گئے۔

ہیں ان کی تصریق اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ اس مشین سے واقعی ہات فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر ابطہ ہو سکے اور تم مجھے یقین دلا دو کہ تم نے ہات فیلڈ سے رابطہ کیا ہے اور اس کے علاوہ اگر تم نے راستے میں کوئی حرکت کرنے کی کوشش کی تو پھر جسم دون میں چھاری موت واقع ہو جائے گی۔..... عمران نے سرد لبجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو میں کچھ نہیں کروں گا۔..... لارڈ نے کہا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر لپٹنے دفتر اور بیڈ روم سے ہوتا ہوا نیچے اس سور میں چکنگیا سہماں کاٹھ کباڑ موجود تھا۔ اس نے بڑے ذبے میں سے وہ چھونا ڈبہ اٹھایا جس میں واقعی عجیب و غریب پرزوں کا ذخیر موجود تھا۔

"یہ ہے وہ مشین جس سے ہات فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ قائم ہوتا ہے۔..... لارڈ نے کہا اور پھر ایک طرف دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے اندر یہ ذبہ رکھ کر اس نے الماری بند کی اور اس کے باہر موجود نمبروں والے تالے کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔ عمران خاموش کھدا اسے یہ سب کچھ کرتے دیکھ رہا تھا جتند لمبوں بعد لارڈ نے ہاتھ اٹھائے تو الماری کے اندر سے ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جسے کسی نرم چیز کو کسی سفت چڑی سے پیٹھا جا رہا ہو۔ جسے فوم کے گدے پر فولادی راڈی مارا جا رہا ہو سہ جتند لمبوں بعد آوازیں سنائی دیئی بند ہو گئیں اور لارڈ نے ایک طویل سانس لیا اور ایک بار پھر نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔ اس بار اس نے الماری کھولی

"اب اس لیجاد کی کیا پوزیشن ہے۔"..... عمران نے ہونٹ پہنچاتے ہوئے پوچھا۔
"وہ کمل ہونے کے قریب ہے۔ اس کے تجربات کیے جائز ہے ہیں میں نے آخری بار یہی سنا تھا۔..... لارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کہاں ہے یہ لیبارٹری اس کا محل وقوع کیا ہے۔..... عمران نے پوچھا۔

"بس یہی ایک ایسی بات ہے جس کا علم سوائے اس ساتھیان یونارڈ اور اس کے چار ڈائیکٹروں کے اور کسی کو نہیں ہے۔ ٹسکی خود ایکریمیا میں رہتا تھا اور وہیں فوت ہوا۔..... لارڈ نے جواب دیا۔
"رابطہ کس طرح ہوتا ہے۔..... عمران نے پوچھا۔

"ایک ایسی مشین جو شاید اس یونارڈ کی لیجاد ہے جس سے کسی طرح بھی اس کا محل وقوع معلوم نہیں کیا جا سکتا۔..... لارڈ نے جواب دیا۔

"کہاں ہے وہ مشین۔..... عمران نے چونک کر پوچھا۔
"اس محل میں ہے۔ لیکن اس کے لئے تمہیں مجھے کھوننا ہو گا کیونکہ یہ پرزوں کی صورت میں ہے۔ اسے ایک مشین ہی جوڑ سکتی ہے۔"..... لارڈ نے کہا۔

"ٹائیگر لارڈ کو کھول دو۔....."..... عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ملا تاہرا آگے بڑھا اور تمہوڑی در بعد لارڈ سیوں کی گرفت سے آزاد ہو چکا تھا۔
"چلو مجھے وہ مشین دکھاؤ اور سنو لارڈ تم نے جو معلومات مجھے دی

سکرین پر مسلسل جلنے بھجنے لگ گیا اور اس مشین کے نچلے حصے سے
ٹوٹنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

”ہیلو! لارڈ کانگ۔..... لارڈ نے تیز لجھے میں کہا۔

”میں ساتھ۔ ایف انڈنگ یو۔..... چند لمحوں بعد مشین سے
ایک آواز سنائی دی۔ بھی قطعی غیر انسانی تھا۔ یون ٹک رہا تھا جسے کوئی
ڈولفن مجھلی انسانی آواز میں بول رہی ہو۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران نے خلاف میں نے جزل
کانگ آرڈر کی سفارش کی تھی۔ کیا میری سفارش قبول کر لی گئی ہے؟
لارڈ نے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی لارڈ کی یہ بات سن کر بے
اختیار ہونک پڑے۔

”تمہیں بتا دیا گیا تھا کہ اس کے بارے میں پوری دنیا سے
معلومات اکٹھی کر کے تفصیلی رپورٹ تمہاری سفارش کے ساتھ جزل
میٹنگ کے مہینے میں شامل کر دی جائے گی اور اگر منظور ہو گئی تو
جزل آرڈر کر دیا جائے گا۔ پھر فوری طور پر رابطہ کرنے اور یہ بات
پوچھنے کی تمہیں کیوں ضرورت پیش آئی ہے؟..... اس بار اہتا فی
حفل لجھے میں جواب دیا گیا۔

”اس لئے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس میرے گرد موجود
ہے۔..... لارڈ نے یہ کہت تیز لجھے میں کہا اور عمران نے مجھلی کی تیزی
سے لارڈ کو گردن سے پکڑ کر بھیچے اچھال دیا۔ لیکن دوسرے لمحے اس
مشین کی اوپر والی سطح سے تیز روشنی نکلی اور پورے دفتر میں پھیل گئی

تو وہاں موجود سارے افراد جن میں عمران بھی شامل تھا۔ یہ دیکھ کر
حیران رہ گیا کہ وہ ڈب جس میں پر دے تھے وہ خالی ہو چکا تھا اور اس سے
نچلے حصے میں مستطیل شکل کی عجیب و غریب تھی۔ قسم کی مشین
موجود تھی۔ لارڈ نے مشین اٹھائی اور واپس مڑ گیا۔

”آؤ میرے ساتھ اب دفتر میں بیٹھ کر رابطہ کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ
ایک طویل پروی سمجھ رہے ہے۔..... لارڈ نے کہا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ
گیا۔ تھوڑی در بعد وہ اپر بیٹھ روم سے ہوتے ہوئے دفتر میں پہنچ گئے۔
عمران نے اسے بڑی میز پر بیٹھنے دیا بلکہ علیحدہ میز پر مشین رکھوا کر
علیحدہ کریں پر بھایا کیونکہ لارڈ سے کچھ بعید نہ تھا کہ وہ کسی بھی وقت
کوئی خفیہ بٹن دبا کر ان کے لئے مغل پیدا کروتا۔ لارڈ نے مشین کو
میز پر کھا اور پر اس کے کہی بٹن دبادیے۔ مشین میں زندگی کی ہر سی
دوار گئی اور اس پر موجود چھوٹے چھوٹے کہی بلب جلنے بھجنے کے ساتھ
ساتھ ایک چھوٹی سی سکرین بھی روشن ہو گئی۔ عمران اور اس کے
ساتھیوں نظریں اس مشین پر جمی ہوئی تھیں۔ سکرین پر مسلسل آڑی
ترجمی لکریں دوڑتی رہیں اور کافی در بعد اچانک جھما کے کے ساتھ سوکا
ہندسہ سکرین پر نمودار ہوا اور پھر گنتی کم ہونی شروع ہو گئی۔ عمران
ہونٹ بیٹھنے اس عجیب و غریب مشین کو دیکھتا رہا۔ پھر جیسے ہی گنتی
سو سے کم ہوتے ہوتے زر دپھنی۔ لارڈ نے ایک بٹن دبادیا۔
دوسرے لمحے گنتی پھر بد صی شروع ہو گئی۔ جب گنتی اٹھا رہ پڑھنی تو
لارڈ نے ایک اور بٹن پر لیکر کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اٹھا رہ کا ہندسہ

ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب تم نجع کرنے جا سکو ہے علی عمران ہا۔ ہا۔ ہا۔

لارڈ نے ہذیانی انداز میں قہقہہ مارتے ہوئے کہا اور مگر دوسرے لمحے تھوڑا ہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی ایک زور دار دھماکے کے ساتھ ہی مشین کے پرڈے بکھر گئے۔ یہ فائرنگ صدر نے کی تھی۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسل موجود تھا۔

”دیل ڈن صدر تم نے بروقت اقدام کیا ہے“..... عمران نے تھیسین آمیز لمحے میں کہا اور پھر وہ لارڈ کی طرف مذاجواب اٹھ کر بیٹھا حریت سے آنکھیں پھاڑے پڑے پڑے ہوئی پڑی مشین کو اس طرح دیکھ رہا تھا جسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

”اوہ اوہ ہیڈ کوارٹر لائٹ چینگ کے چکر میں پڑ گیا اگر وہ ریڈ ریز فور آن کر دیتے تو اس کمرے میں موجود ہر چیز بھیسم ہو کر رہ جاتی بہر حال اب انہیں میری سفارش پر یقین آگیا ہو گا اور اب تمہارے خلاف جنگ آرڈر جاری ہو جائے گا اور اس کے بعد چاروں طرف سے موت تم پر جھپٹ پڑے گی۔ بھوکے عقابوں کی طرح۔ شکاری کتوں کی طرح۔ غضب ناک چیتوں کی طرح اور ہمیں دنیا بھر میں کہیں بھی پناہ نہ مل سکے گی۔ کہیں بھی۔ ہٹ فیلڈ کے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے سینکڑوں ہزاروں لاکھوں خوفناک قاتل۔ اہمیتی منظم اور طاقتور گروپ۔ منظم تنظیمیں سب تمہاری تلاش میں نکل کریں، ہوں گی۔ تم چاہے کوئی بھی میک اپ کر لو۔ کوئی بھی روپ دھار لو۔ کہیں بھی چھپ جاؤ۔ ہٹ فیلڈ کی طرف سے بھیجی ہوئی موت ہمیں

بہر حال تلاش کر لے گی۔ لارڈ نے ایسے لمحے میں بونا شروع کیا تھا جسے وہ لا شوری طور پر مسلسل بوتا چلا جا رہا ہو۔

”اب تم بتاؤ گے لارڈ کہ ہٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔“ عمران نے آگے بڑھ کر اسے بازو سے پکڑ کر کھوئے کرتے ہوئے کہا۔

”ہا۔ ہا۔ کوئی نہیں بتاسکتا۔ کسی کو علم نہیں کہ کہاں ہے وہ اور ہو سکتا ہے کہ تھوڑی در بعد تمہیں اس کی ضرورت ہی نہ پڑے۔“..... لارڈ نے ہذیانی انداز میں بستے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کا بازو گھوما اور لارڈ کی کنسٹی پر ایک زور دار ضرب پڑی اور وہ تھنٹا ہوا چل کر نیچے گرا اور اس کا جسم ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں اور کوچھ گستین وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

”یہ تو مر گیا ہے۔“..... صدر نے حیران ہو کر کہا۔

”اوہ ویری بیڈ نجھے اس کا خیال بھی نہ رہا تھا کہ اس پر بانس کی کوپل والا تجربہ کیا جا چکا ہے۔ اور اس کے دماغ پر لگنے والی چوت اسے فوراً ہلاک کر دے گی۔“..... بہر حال آواہ ہمیں فوری سہماں سے نکل جانا چلہتے۔ ہو سکتا ہے سہماں ناگ میں موجود ہٹ فیلڈ کا کوئی گروپ اس محل پر چڑھ دوڑے۔ عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی در بعد وہ سب پہلے کی طرح دو کاروں میں بیٹھے شہر کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے۔

”اب اسی اڑے پر واپس جانا ہو گا۔“..... عمران کے ساتھ فرم

سیٹ پر بیٹھی ہوئی جو لیانے کہا۔

”نہیں، ہمیں فوری طور پر ناگ سے نکلا ہو گا۔ ورنہ واقعی ہاٹ فیلڈ کے قاتل بھوکے کتوں کی طرح ہماری مکاش میں نکل کھڑے ہوں گے اس کال کی وجہ سے انہیں معلوم ہو گیا ہے، ہم ناگ میں اور لارڈ کے محل میں ہیں اس لئے ناگ سے فوری نکل جانے کے بعد ہم محفوظ ہو جائیں گے۔ ہمیں چار ٹڑہ طیارے سے فوری بھاہ سے روانہ ہونا ہو گا“۔
 عمران نے اہتمائی سمجیدہ لمحے میں کہا اور جو لیانے اشبات میں سر ہٹا دیا۔

”تھماری سمجیدگی بتارہی ہے کہ تمہیں لارڈ کی اس بات پر یقین ہے کہ پوری دنیا میں ہاٹ فیلڈ کے قاتل پھیلے ہوئے ہیں۔ کیا واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ وہ ہمارے متعلق معلومات کہاں سے حاصل کریں گے۔“..... جو لیانے تشویش بھرے لمحے میں کہا۔

”ہاں میں جانتا ہوں کہ ایسی پاگل تنظیم میں جو پوری دنیا پر اقتدار جمانے کا خواب دیکھ کر قائم کی جاتی ہیں ان معاملات میں اہتمائی حساس ہوتی ہیں۔ وہ اپنی بقا کے خلاف ایک تنظیم تو کیا ایک پورے ملک کی ایسٹ سے ایسٹ بجانے سے دریغ نہیں کرتیں اور ہاٹ فیلڈ بھی ایسی ہی تنظیم ہے اور اتنا تو ہم نے دیکھ لیا ہے کہ یہ کس قدر منظم باوسائل اور وسیع تنظیم ہے۔ اگر مجھے ذرا سا بھی خیال ہوتا کہ لارڈ رابطہ قائم کر کے ایسی بات کر دے گا تو میں کبھی اس کا رابطہ نہ کر آتا۔ بہر حال اس سے یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ لارڈ نے جو کچھ کہا تھا وہ

درست تھا۔..... عمران نے کہا۔

”تو کیا اب آپ اس ہاٹ فیلڈ کے خلاف کام کریں گے۔“ عقی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صدر نے اشتیاق آمیز لمحے میں کہا۔

”اس کا فیصلہ تو ہمارا چیف کرے گا۔ میں تفصیلی روپوں کے دے دوں گا۔ اس کے بعد وہ کیا فیصلہ کرتا ہے۔ یہ اس کی مرمنی ہے۔“
 عمران نے جواب دیا۔

”چیف یقیناً اس تنظیم کے خاتمے کے مشن پر فوری کام کرے گا۔“ دہ دیے بھی ایسی تنظیموں کے سخت خلاف ہے۔..... جو لیانے بڑے باعث مدد لمحے میں کہا۔

”اگر اس نے نہ بھی کیا تو مجھے تو بہر حال اپنے طور پر کام کرنا ہی ہو گا کیونکہ پاکیشا سیکرٹ سروس کے خلاف جنگ لکھنگ آرڈر جاری ہونے کے بعد ہاٹ فیلڈ کیا کرتی ہے۔ کیا نہیں۔ اس بارے میں سوچتا تھمارے چیف کا کام ہے۔ لیکن مجھے تو اپنی زندگی بچانے کا حق حاصل ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں چیف کو مجبور کر دوں گی تم لکر نہ کرو۔“ جو لیانے بڑے پر جوش لمحے میں کہا۔

”کس بات پر مجبور کر دو گی۔ شادی پر۔ اگر واقعی اس نے مجبور ہو کر شادی کر لی تو پھر میرے لئے باقی فکر کے لئے کیا رہ جائے گا۔“
 عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کیا بکواس ہے۔ ان حالات میں تمہیں شادی کہاں سے یاد آگئی؟“

جو یا نے غصے سے بھر کتے ہوئے کہا۔

شادی بھی تو جزل کلگ آرڈر کا ہی دوسرا نام ہے عمران
نے بڑے مخصوص سے لججے میں جواب دیا اور حقیقی سیٹ پر بیٹھے ہوئے
صفدر اور کیپن شکیل دونوں بے اختیار قاتمہ مار کر ہنس پڑے۔ جب
کہ جو یا بھی مسکرانے پر مجبور ہو گئی۔

ختم شد

لہو گولدن لائبریری مندوہ
لہو گولڈن لائبریری کالونی چشتیان
لروہ الٹر ہرنس محمد رفیق کنوں

ہاشم فیلڈ کے سلسلے کی انہتائی دلچسپی اور ہنگامہ خیز کہانی

ہاشم فیلڈ

— مصنف — مظہر کلیم ایم، اے —

ہاشم فیلڈ — جس کا ہیئتہ کوارٹر اور لیباڑی ٹریس کرنے کیلئے عمران اور
اس کے ساتھیوں کو انہتائی صبر آزمائ جہد و جہد کرنا پڑی۔

ہاشم فیلڈ — جس کے قاتلوں نے عمران پر کامیاب قاتلانہ حملہ کیا اور عمران
لاش میں تبدیل ہو گیا — کیا واقعی — ؟

کوری — جوانا کی سابقہ دوست۔ جس پر کسی زملنے میں جوانا جان دیتا
تھا، ایک بار پھر جوانا کے سامنے آگئی — پھر کیا ہوا — ؟ انہتائی
دلچسپ اور حیرت انگیز سچوئش۔

واراک — ایک ایسا آدمی جس نے جوانا اور جوزف دونوں کو بے لبس کر دیا۔

کیسے — ؟ کیا وہ ان دونوں سے زیادہ طاقتور اور شرذہ رود تھا۔ ؟

مادام یوشی — ہاشم فیلڈ کے چیریں لادڈ تامیری کی اکلوتی بیٹھی جس نے
عمران کے سامنے کلمہ پڑھ کر اقرار کیا کہ وہ مسلمان ہو چکی ہے اور عمران
نے اس پر اعتماد کر لیا — مگر — ؟

مادام یوشی — جو عمران اور اس کے ساتھیوں سیمت سینکڑوں فٹ کی
بلندی پر پرواز کرتے ہوئے ہیں کاپٹریں موجود تھیں کہ اسکے اس

ہمارے سیریز میں ایک قطعی منفرد امتاز کا نادل

وڈکنگ

مصنف

مظہر حکیم ایم۔ اے

وڈکنگ۔ ایک ایسا مجرم جس کی تنظیم انسانوں کی بجائے جھگڑات کی دشمن تھی۔ انتہائی حیرت انگریز تنظیم۔

وڈکنگ۔ جس نے پاکیشیا کے سب سے بڑے جنگل کو انتہائی پر اسرار بیماری میں مبتلا کر کے ناکارہ اور تباہ کر دیا؟۔

وڈکنگ۔ جس نے پاکیشیا کا سب سے بڑا جنگل تباہ کر کے پاکیشیا کے دس کو دڑ عوام کو معاشی سحران میں مبتلا کر دیا۔ کیسے؟۔

وڈکنگ۔ جس کے جنم کو دنیا کا کوئی شخص بھی جرم سمجھنے کے لئے تیار نہ تھا۔ سے آخر تک کڑی کی بیماری ہی سمجھتے رہے۔

اُن جو جنگل کو تباہی سے بچنے کیلئے اپنی جان پر کھیل گیا۔ کیوں؟۔

وڈکنگ۔ دنیا کا سب سے زیادہ محتاط مجرم ہے عمران پہچان لینے کے وجود تلاشی نہ کر سکا تھا۔ کیوں؟۔

وڈکنگ۔ جس نے عمران کو ایک ایسا حیرت انگریز سمجھ دیا کہ عمران کار و ان اُن مسرت سے نایح الہا۔ یہ سمجھ کیا تھا.....؟۔

اُنہی منفرد۔ دچسپ اور حیرت انگریز کہانی۔ ایک ایسی کہانی جو جاسوسی بیس پہنچے کبھی نہیں لکھی گئی۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

نے نیچے چلا گک لگادی اور دسرے لمجھ سیلی کا پڑ عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت ایک خوفناک دھماکے سے فضا میں ہی پھٹ گیا۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے۔ ؟ یوشی نے ایسا کیوں کیا تھا۔ باہمی حیرت انگریز سچوٹ۔

مادام یوشی۔ ایک حیرت انگریز اور دچسپ کردار۔ جس نے مسلمان ہونے کے باوجود عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف انتہائی خوفناک سازش کی۔ کیوں۔ ؟ کیا مادام یوشی اپنی سازش میں کامیاب ہو گئی۔ ؟ کیا عمران اور اس کے ساتھی مادام یوشی کی وجہ سے موت کا شکار ہو گئے۔ ؟ باٹ سپاٹ۔ وہ جگہ جہاں دراصل ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ کیا عمران ہاٹ سپاٹ کو تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ یا۔ ؟ بن الاقوامی تنظیم ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کو ڈریس کرنے کیلئے عمران اور اس کے ساتھیوں نا ایگر۔ جوزف اور جوانا کی ایسی جان لیوا جدوجہد جس میں قدم قدم پر انہیں یقینی موت کا سامنا کرنا پڑا۔

لمجھ بہ لمجھ بدلتے ہوئے خونی واقعات۔ تیز سے تیز تر ہوتا ہوا جان لیوا گئیں۔ مضبوط سے مضبوط اعصاب کو چٹخا دینے والا سپس۔

ایک ایسی کہانی جو یادگار حیثیت کی حامل ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران کھے ایک دلچسپ اور یادگار کہانی

موت کے بہبیب سائے میں کھیلے جانے والا عظیم اٹپنچر عمران کا ناقابل فرموٹ کار نامہ۔

مصنف
منظہر کلیم ایم اے

دیکھ گروپ

انہ کائنات

مصنف :- منظہر کلیم ایم اے

ڈیکھ گروپ - جس کی دہشت پورے شہر پر چھائی ہوئی تھی۔

و افریقہ کے گھنے جنگلوں میں کھیلا جانے والا موت کا ہولناک کھیل۔ عمران اور سالہتی ڈیکھ گروپ نے فرضی مہماں بن کر ایک ہوٹل میں پہنچ گئے۔

و عمران اور سکرٹ سروس افریقہ کے گھنے جنگلوں میں موت کے خوفی جڑوں پھر کیا ہوا۔ انتہائی دلچسپ صورت حال۔

میں پہنس گئے۔ ڈیکھ گروپ کا لیڈر جس نے جو لیسا کو عمران اور اس کے

و اپنے نادیوی کے وحشی اور آدم خوار پچاریوں نے عمران کو انکانا دیوی کی ساتھیوں کے سامنے بھرے مجمع میں اغوا کر لیا اور تنوری کو گولی مار دی۔

و بعدن ٹپڑھنے کا فیصلہ کر لیا۔ ڈیکھ گروپ - جس کے مقابلے میں آ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو عمران افریقہ کے اس ہولناک جنگل میں آگر کیا لینے گیا تھا کیا یہ کوئی خفیہ مشن تھا۔ قدم قدم پر موت اور تباہی کا سامنا کرنے پڑا۔

و قدم قدم پر موت کے واضح قدموں کی چاپ۔ گھنے دختوں سے جھاکتی ڈیکھ گروپ - جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی موجودگی میں

ان کی رہائش گاہ کو خوفناک بہوں سے اڑا دیا۔ ہوئی قیامت خیز تباہی۔

و ایسی ٹھیکیں جہاں موجود گھاس کا ایک ایک پتہ عمران اور سکرٹ سروس کا دشمن تھا۔ ڈیکھ گروپ - جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو موت کے

و یک لیسی خوفناک تنظیم جس نے افریقہ کے گھنے جنگلوں میں ڈیرے جمائے ہوئے تھے۔ تھاٹ اتار نے کا عزم کر رکھا تھا۔

و عمران سکرٹ سروس اور اس خوفناک تنظیم کے درمیان دل ہلا دینے والی کش مکش ہی عمران اور اس کے ساتھی ڈیکھ گروپ کے مقابلے میں

و جہوزن۔ جنگلوں کا شہزادہ۔ انتہائی منفرد کردار میں۔

ایڈ و نچر سپری اور ایکٹر سے بھر پور انتہائی منفرد کہاں تیز رفتار ایکشن اور رجحان لیو اسپنسر سے بھرپور

ناشر ان، یوسف برادر پیش زبان گیٹ ملٹی ان سران۔ یوسف برادر نہ پاک گیٹ ملٹی ملتا

آپریشن ڈیزرت ون

مصنف: منظہر علیم ایم اے

- پہر پاڑہ ایکریمیا کی دہشت ناک تنظیم ڈیول ہٹ "حکومت آران میں موجود اپنے یونیلیوں کی راتی کے لئے ایک خوفناک منصوبہ بناتی ہے۔
- حکومت آران کی سیکرٹ سروس ڈیول ہٹ کے سامنے بے بس اور جبود نظر آنے لگتی ہے اور پھر پاکشیا سیکرٹ سروس اور عمران ڈیول ہٹ کے خلاف میدان میں آت رہتے ہیں۔
- پہر پاڑہ ایکریمیا کی دہشت ناک تنظیم اور عمران کے درمیان ایک خوفناک اور حیرت انگیز جنگ۔
- آپریشن ڈیزرت ون ایک ایسا منصوبہ جس کی ناکامی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا مگر جب مقابلے میں عمران ہوتا تو۔۔۔؟
- کیا ڈیول ہٹ یونیلیوں کو چھڑانے میں کامیاب ہو گتی۔۔۔؟
- انتہائی خوفناک۔۔۔ انتہائی دچپ۔۔۔ اور انتہائی حیرت انگیز ایڈنچر۔

یوسف براڈن۔ پاک گینٹ ملٹیان

جنجا جھکاری

مصنف: منظہر علیم ایم اے

- جھکاریوں کی دنیا۔۔۔ جہاں جرم اور دش پہنچتے ہیں۔
- گنجاجھکاری۔۔۔ جس نے عمران کو جبی جھکاری بننے پر مجبور کر دیا۔
- کیشپن فشکیل، صوفدہ، جولیا اور تزویر جھکاریوں کے توبہ میں۔
- عمران جھکاری بن کر سلیمان سے جیک ماگنے ہالکے۔ قہقہے ہی قہقہے۔
- وہ گنجاجھکاری جاسوس تھا۔۔۔ مجرم تھا۔۔۔ یا جھکاری۔۔۔؟
- ایک حیرت انگیز۔۔۔ سنی خیز۔۔۔ اور ایکش سے بھر پور جاسوسی ناول

شارع ہو گیا ہے۔

آج ہی اپنے تربیتی بکسٹھال سے طلب فرمائیں۔

یوسف براڈن۔ پاک گینٹ ملٹیان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ سنبھلی خیڑا دریا دگار ایڈنچر

سپرشن

مصنف - منظہر کلیم ایم اے

سپرمشن — بین الاقوامی تنظیم بلیک تھنڈر کا ایک ایسا مشن جسے اس نے خود سپرشن کا نام دیا تھا۔

سپرمشن — جس کے تحت عمران کے ملک سے ایک سائنسدان کو اس کے اہم ترین فارمولے سمیت اخواز کر لیا گیا اور عمران اور پاکیشی سیکرٹ سروس کو اس کا علم تک نہ ہو سکا۔

سپرمشن — عمران اور پاکیشی سیکرٹ سروس کے لئے بھی یہ سپرمشن ہی ثابت ہوا کیونکہ عمران جانا ہی نہ تھا کہ بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور سائنسدان کو کہاں لے جایا گیا ہو گا؟

سپرمشن — عمران نے بلیک تھنڈر سے سائنسدان اور فارمولے کو واپس حاصل کرنے کا عزم کر لیا اور پھر بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کی تلاش شروع ہو گئی۔

سپرمشن — جس میں عمران اور پاکیشی سیکرٹ سروس کا واسطہ یکے بعد دیگرے بلیک تھنڈر کے سکتی ایجنسیوں سے پڑتا رہا اور

ہر ایجنسٹ پر ایجنسٹ ثابت ہوتا رہا۔

بلیک — بلیک تھنڈر کا ایسا پر ایجنسٹ ہے جسے بلیک تھنڈر نے عمران کے مقابلے میں کم تر صلاحیتوں کا سمجھتے ہوئے ہجوم کی نہ فرے دی۔

بلیک تھنڈر — جس نے عمران اور پاکیشی سیکرٹ سروس کو کھلی چھٹی دے دی کہ وہ جس طرح چاہیں مشن مکمل کریں۔ بلیک تھنڈر مداخلت نہ کرے گی۔ انتہائی حرمت انیجرا پر چوتھی۔

• کیا عمران اور اس کے ساتھی بلیک تھنڈر کے مقابلے میں اپنے مشن میں کامیاب ہو سکے یا یا ؟

• انتہائی حرمت انیجرا — دلچسپ — سنبھلی خیڑا دریا دگار مشن۔ جس میں قدم قدم پر پیشوں آنے والے انوکھے واقعات نے خود عمران کو صحی حرمت زدہ کر دیا۔

بے پناہ سپرنس مسلسلے اور تیز زمانہ ایکشن

بھرلوہ اور جان لیوا جدوجہد

یوسف بولڈ پاک گریٹ ملٹان

بلیک کالار

مصنف: مظہر حکیم ایم۔ اے

بلیک کالار — دنیا کا خوفناک جنگل، جو کرمل منہڈی کے ملک میں
اقع تھا، ایک ایسا جنگل جہاں ہر قدم پر موت کا پھنسہ موجود تھا۔

بلیک کالار — چہاں ایک خصوصی مشن پر کرمل فرمدی اپنے ساتھیوں سمت
ہنچا، لیکن ٹاہمی نے اسے ہر طرف سے گھیر لیا تو مجبوراً اسے عمران کو اپنی مدد کے
لئے بلا ناپڑا۔

وہ مشن کیا تھا — ۹

بلیک کالار — چہاں عمران جب اپنی ٹیم کے ساتھ ہنچا تو قدم قدم پر
موت کے خوفناک ہنگاموں نے اس کا استقبال کیا۔

بلیک کالار — چہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہرے منجھ ہو گئے
اور وہ سب اپنا منہ تو چھپنے پر مجبور ہو گئے اور عمران سب ساتھیوں کے ساتھ
وہاں بن کر غائب ہو گیا۔

بلیک کالار — چہاں جزو اور کمپنی حمید کے درمیان ہونے والی ایسی
خوف تھا رُدائی — جس کا انجمان یقینی موت تھا۔

بلیک کالار میں موجود ایسی خفیہ لیبارٹری۔ جسے دنیا کی جدید ترین لیبارٹری کا درجہ
حاصل تھا اور جس میں داخل ہونے کے بعد عمران اور کرمل فرمدی کا اپنے ساتھیوں
سمیت زندہ پنج نکلن قطعی ناممکن ہو گیا۔ انتہائی منفرد اور یادگار کہاں۔

لِوَسْكَفْ بِرَادْزَ پِلَشْرَزْ، بِکْ سِلَزْ پِاکْ گِيرْ طَلَانْ

عمران سیر نام میں ایک دلچسپی دینے والا

جم مائٹ

مصنف: مظہر حکیم ایم۔ اے

جم مائٹ — ایک ایسی سانسی دھات جسے عمران کے ملک سے چرا لایا گیا۔

جم مائٹ — ایک ایسی دھات جس کی قیمت لاکھوں کروڑوں ڈالر تک
ستی۔ انتہائی قیمتی دھات۔

ڈ وائٹ ڈائٹ — ایک بین الاقوامی تنظیم، جو مختلف ملکوں سے دھاتیں چڑا
کر سائنس لیبیارٹریوں کو فروخت کرتی ہے۔

میٹاک — ایک اور بین الاقوامی تنظیم جو کس کار دباد میں ملوث تھی۔

جم مائٹ — جس کی خاطر دنلوں بین الاقوامی تنظیمیں آپس میں پوری قوت
سے مکار گئیں۔

جم مائٹ — جس کی خاطر دبادن کامن کا درکومت انسانی پنجخانے میں تبدیل ہو گیا۔

جم مائٹ — جس کے حصول کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو انتہائی
جان لیوا جدوجہد سے گزرنا پڑا۔

جم مائٹ — جس کی واپسی کے لئے عمران۔ ٹائیگر۔ جونف اور جوانا کے
ہمراہ دبادن کامن پنجخانے گیا۔

کیا عمران اور اس کے ساتھی جم مائٹ واپس شامل کرنے میں کامیاب ہو گئے یا؟
انتہائی جان لیوا جدوجہد، سلس اور تیز ایکشن، اعصاب شکن سپس

ایک منفرد انداز میں لکھی گئی دلچسپی کہاں
لِوَسْكَفْ بِرَادْزَ پِلَشْرَزْ، بِکْ سِلَزْ پِاکْ گِيرْ طَلَانْ